DEDICATED

TO

HIS GRACE THE DUKE OF ARGYLL,

BY

THE SCIENTIFIC SOCIETY.

اِس کتاب کو

بنام نامي

جناب معلی القاب ھزگریس ڈیوک آف آرگائیل

کے

سینٹیفک سوسئیٹي نے معزز کیا

فہرست

مضامین حصۂ اول جغرافیۂ

مضمون — صفحہ

مقالہ اول

مضمون | صفحه

مقالہ دوم

پہلا باب

دوسرا باب

تیسرا باب

چوتھا باب

صفحه　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　مضمون

پانچواں باب

چھٹا باب

ساتواں باب

آٹھواں باب

مضمون صفحہ

نواں باب

دسواں باب

گیارھواں باب

بارھواں باب

بسم الله الرحمن الرحیم

بعد حمد و سپاس جناب کبریا و نعت بیقیاس رسول مقبول خدا کے واضح ہو کہ علم جغرافیہ عجیب علم ہی کہ جسکے مطالعہ کتب سے انسان ضعیف بیرنج سفر و تردد راہ واقف حالات تمام کرۂ زمین ہوتا ہی اگر یہہ علم نہوتا تو نوع انسانی دریافت حقیقت جسامت و کیفیت حرکات و دیگر حالات کرۂ زمین سے ناواقف رہتی الحق کہ یہہ علم نہایت غریب ہی چنانچہ اسی سبب سے صاحبان فرنگ با فرہنگ نے اس علم کو اپنے عہد حکومت میں بہت مروج کیا ہی مگر باوجود اسکے اب تک کوئی رسالہ کسی صاحب نے زبان آردو میں تصنیف نفرمایا کہ جس سے طالبان علوم کو فائدہ پہونچتا لہذا اس راقم ولیم ولکنشن نے سنہ ۱۸۵۴ ع میں کہ مہتمم کالج شہر بنارس کا تھا اور اس زمانہ میں شوق مطالعہ کتب علم ریاضی و جغرافیہ سے نہایت تھا بہ نظر فائدہ عام تحریر کرنا اس رسالہ کا شروع کیا مگر مسودہ بھی اس کا ہنوز تمام نہیں ہوا تھا کہ کشش آب و خورش سے سفر وطن یعنی ولایت لندن کا درپیش ہوا اس سبب سے تحریر کرنا اس مسودہ کا ملتوی رہا بعد عرصہ نو برس کے کہ پھر اتفاق ہندوستان میں آنیکا ہوا اور بسبب آب و دانہ کے چھاونی رسیدنٹی شہر اندور میں پہنچکر خدمت فیضدرجت لفتننٹ کرنیل رچرڈ جان میڈ صاحب بہادر سی ایس آئی اجنٹ جناب نواب گورنر جنرل فورسنترل اندیا دام اقبالہ میں مستفیض ہوا صاحب معزالیہ کی نظر فیض اثر ترقی علم پر از بس پاکر آن اوراق مسودہ ناتمام کو

پهر به نظر غور مِن اوله مطالعه کرکے باعانت منشي عبدالرحمن خاں ولد مولوي محمد سعید خانصاحب کہ اقربایان افتخارالدوله نواب عبدالغفور خانصاحب مرحوم والي جاورہ سے هیں اختتام کو پهنچایا اور نام اِس رساله کا مرأت غریب رکها اب ناظرین باتمکین کي خدمت میں گذارش هی کہ جس جا از راہ سهو غلطي واقع هوئي هو براہ عیب پوشي اصلاح فرماویں اور یهه رساله منقسم هی تین مقالوں پر پهلا مقاله اصطلاحات علم ریاضي دوسرا علم طبعي تیسرا سیاست مدن سے متعلق هی *

پهلا مقاله زمین کي هیئت اور حرکات اور اُس کي جسامت کے بیان میں *

دوسرا مقاله طبعي اقسام سطح زمین اور اُس کے حاصلات و موالید ثلثه یعني حیوانات و نباتات و جمادات و هوائے محیط زمین و آب و هوائے هر بلاد و اقالیم میں اور طبعي نباتات کہ جو اُس سے مناسبت رکهتے هیں شرح وار مذکور هیں *

تیسرے مقاله میں تقسیم طول و عرض بلاد و آبادي و آمدني و سیاست مدن و مملکت و طرز حکومت و آئین دین و رسم و لیاقت و اور وہ باتیں جو آدمي سے درباب معیشت و تمدن علاقه رکهتي هیں سب تفصیل وار تحریر هیں اور هر مقاله میں چند باب اور هر باب میں چند فصلیں هیں *

مقاله اول

منقسم هی تین بابوں پر

پهلا باب زمین کي هیئت کے بیان میں دوسرا باب زمین کي جسامت میں اور تیسرا اُس کي حرکات کے بیان میں *

پہلا باب پانچ فصلوں پر مشتمل ہی

فصل اول

علم جغرافیہ کی تعریف اور زمین کی کرویت کے بیان میں

جغرافیہ وہ علم ہی کہ جس میں زمین کی ہیئت اور اُسکی اقسام سطح اور انواع اہل و حاصلات کا بیان ہی جاننا چاہیئے کہ زمین کا جسم کرۂ عظیم کی مانند مدور ہی اور وہ اپنے دونوں قطب شمالی و جنوبی سے کسیقدر مسطح یعنی اُس کا قطر مشرق سے مغرب تک بہ نسبت قطر شمال و جنوب کے ۲۶ میل اطول ہی پس اُسکا قطر استوائی ۷۹۲۶ میل ہی اور قطر قطبی ۷۹۰۰ میل لیکن ان کی معدل اور فرق کے جاننے کی کیفیت علم ہیئت سے متعلق ہی مگر زمین کے مدور ہونے پر اہل فلاسفہ حکیم فیثا غورس کے عہد سے یعنی ۵۰۰ برس مسیح کے پہلے سے اب تک متفق ہیں پر اُس کا مسطح ہونا اپنے قطبوں کی دونوں طرف سے فیلسوف اسحاق نیوٹن نے شروع اٹھارھویں صدی سنہ ۱۸۰۰ ع میں ظاہر کیا اور زمین کے مدور ہونے پر بہت دلیلیں ہیں پہلی دلیل یہہ ہی کہ سمندر کے کنارے پر کھڑے رہنے والیکو کروی معلوم ہوتی ہی دوسری یہہ کہ جہاز سے پہلے مستول دور سے نظر آتا ہی گو جہاز کتنا ہی بڑا ہو تیسری یہہ کہ جتنے زیادہ بلند مقام سے کوئی دیکھیگا اُتناہی زیادہ دور تک دکھیگا چوتھی یہہ کہ حالت خسوف میں زمین کا سایہ چاند پر مدور نظر آتا ہی اور اِس سبب سے بلندی اُسکی سطح کے بعض اجزا کی معلوم نہیں ہوتی کہ کوئی پہاڑ آٹھہ میل سے زیادہ بلند نہیں ہی اور

زمین کا قطر قریب آٹھہ ہزار میل کے ہی پس پہاڑ کی بلندی قطر زمین کی نسبت ہزارواں حصہ ہی چنانچہ ایک ایسے کرہ پر کہ جسکا قطر بارہ انچہ ہو اُسپر ایک بہت چھوٹا بالو کا ریزہ بہ نسبت سب سے بڑے پہاڑ کے جو سطح زمین پر واقع ہیں بقدر اپنی حیثیت کے بڑا ہوگا مگر اُسکے اوپر کچھہ معلوم نہیں ہونیکا اِسیطرح پہاڑ اور دوسری ناہموار شی سطح زمین پر اُسکی کرویت کی مانع نہیں ہوسکتی

پانچویں دلیل یہہ ہی کہ بہت سے سیاحوں نے پورب یا پچھم سے سیدھی ایک طرف بغیر رجوع ہونے دوسری طرف کے سیر کی تو اُنکاسفر وہاں ہی تمام ہوا کہ جہاں سے اُنہوں نے شروع کیا تھا جسطرح ایک گولے پر کوئی مکھی یا چھوٹا کیڑا سیدھا ایک طرف سے دوسری طرف کو چلے اور کچھہ دیر بعد پھر وہیں پہونچے تو جیسے اُسپر چلتے ہوئے اوسے اُسکی سطح مسطح نظر اویگی اگرچہ ہم لوگوں کو مدوردیکھائی دیتی ہی ویسی ہی سطح زمین ہماری کوتاہ نظری سے ہمکو مسطح معلوم ہوتی ہی اور سب سے پہلے سیاح ماگلن نے دنیا کی سیر کی مگر جو دوسرے سیاح کولمبس نے اُس سے پہلے کوشش کی تھی اِس لیئے خاص کروہی بزرگی اور عزت کا مستحق ہی چنانچہ کولمبس ہی نے اپنے دلمیں زمین کی کرویت خیال کرکے یہہ تجویز کی تھی کہ ہندوستان کو قطعہ یورپ سے سیدھے مغرب کی طرف جانے سے پہونچینگے اور حقیقت میں ویساہی ہوتا اگر قطع امریکہ جسے اُنہوں نےنکالا راہ میں واقع نہوئے ہوتے

اب ہم مختصراً وہ دلیلیں بیان کرتے ہیں کہ جن سے سیاح کولمبس اور اَوروں کو آن سے پہلے ثابت ہوا تھا کہ زمین کروی شکل ہی فرض کرو کہ اگر زمین سطح مسطح آسمان تک پھیلی ہوجیسے کہ نظرآتی ہی اور جہلا اب تک خیال کرتے ہیں توکواکب جب افق سے اوپرآتے تو اُسوقت تمام دنیاپر دکھلائی دیتے اور حالانکہ یہہ حال نہیں ہی کیونکہ جو لوگ پورپ میں بستے ہیں اُنہیں

آفتاب بہ نسبت پچھم والوں کے بہت جلد نظر آتا ھی اور جب سورج افق سے نیچے غروب ھوتا ھی تو جو ملک کہ ھم سے پچھم واقع ھیں وھاں طلوع ھوتا ھی اور یہہ بات تب ھوتي کہ جب سطح زمین مقوس اور محدب ھوتي پس جب آفتاب طلوع ھوا تو بباعث کرویت کے گویا کوئي پہاڑ ھماري نظر کے سامنے واقع ھوا اور آفتاب کا طلوع اور غروب دیکھنے سے ھمکو بازرکھا یہہ وہ تصور ھی کہ جس سے حکماء قدیم نے پہلے یہہ نتیجہ نکالا کہ زمین گول ھی کیونکہ جسقدر وے مشرق یا مغرب کي طرف سیر کرتے تھے اُسي قدر آنھیں پہلي حالت میں جلد اور دوسري میں دیر کو آفتاب نظر آتا تھا اِسلیئے آنھوں نے یہہ نتیجہ غایت مرتبہ نکالا کہ زمین کروي شکل ھی پھر جب آنھوں نے شمال اور جنوب کیطرف سیر کي اور بمقدار اپني مسافت کے قطب شمالي نکلتے اور ڈوبتے دیکھا اور جسقدر اُنھیں نئے ستارے دیکھائي دیئے اُسیقدر اور ستارے جو وے ھمیشہ دیکھتے تھے افق سے نیچے ڈوبتے نظر آئے پس اس سے آنھوں نے یہہ نتیجہ نکالا کہ سطح دنیا شمال سے جنوب تک بھي گول ھی چنانچہ جب یہہ حال آنھیں ھر طرف نظر آیا تو آخرکار آن کو یہہ ثابت ھوا کہ تمام دنیا کرۂ اعظم کي مانند مدور رھے *

دوسري فصل

منطقوں کے بیان میں

ھرگاہ کرۂ زمین میں ایک خط مستقیم نقطہ عرض شمالي اور جنوبي کے درمیان فرض کیا تو لابد ھی کہ وہ خط آس کے مرکز سے گذریگا پس آس خط کو محورارض کہتے ھیں اور آس کي سمت شمالي کا نام قطب شمالي اور سمت جنوبي کا قطب جنوبي ھی اور جب زمین کے گرد دونوں قطبوں سے بعد واحد پر خط کھینچا تو

ایک دایرۂ پیدا ہوا کہ جس سے زمین دو نصف ایک شمالی اور دوسری جنوبی میں منقسم ہوئی پس اُس دائرہ کو خط استوا کہتے ہیں اور اگر ایک دوسرا خط زمین کے گرد خط استوا کے موازی ۲۳ درجہ ۲۸ دقیقہ کے تفاوت پر جانب شمال اور دوسرا جانب جنوب کھینچیں تو دو دائرے پیدا ہوتے ہیں اُن دونوں خطوں میں سے خط شمال کا نام خط سرطان اور خط جنوبی کا خط جدی ہی اور وہ جز سطح زمین جو اُن دونوں خطوں کے درمیان واقع ہی اُسکو منطقہ حارہ کہتے ہیں اور پھر جب سطح زمین پر دوائر مذکورہ سے خط سرطان کے موازی ۲۳ درجہ ۲۸ دقیقہ تفاوت پر قطب شمالی سے و علی‌ہذالقیاس خط جدی کے موازات میں قطب جنوبی سے تفاوت مذکورہ پر دائرے کھینچیں تو سمت شمالی کا نام دائرۂ شمالی اور جانب جنوبی کا دائرۂ جنوبی ہی پس وہ جز سطح زمین جو خط سرطان اور دائرۂ شمالی کے درمیان واقع ہی اُسکا نام منطقہ معتدلہ شمالیہ اور وہ جز جو خط جدی اور دائرہ جنوبی کے درمیان ہی اُسکا نام منطقہ معتدلہ جنوبیہ ہی اور جو جز کہ درمیان خط دائرہ شمالی اور قطب شمالی کے واقع ہی اُسکا نام منطقہ باردہ یا منجمدۂ شمالیہ ہی اور جو جز کہ درمیان خط دائرہ جنوبی اور قطب جنوبی کے واقع ہی اُسکا نام منطقہ باردہ یا منجمدۂ جنوبیہ ہی پس زمین اِن پانچ منطقوں میں منقسم ہی *

تیسری فصل

درجوں کے بیان میں

جغرافیہ داں لوگوں نے سب دائروں کو ۳۶۰ درجوں میں اور درجوں کو ۶۰ متساوی دقیقوں میں اور دقیقوں کو ۶۰ ثانیوں میں تقسیم کیا ہی

اِس وجہہ سے کہ ظاہرا آفتاب آسمان پر ثوابت کے درمیان بشکل کروی گردش کرتا هی اور اُسکے سفر کي راہ کو طریق الشمس کہتے هیں چنانچہ حکماء متقدمین کي تجویز میں آفتاب اُس تدویری سفر کو ۳۶۰ دنوں میں تمام کرتا هی اِس لیئے اُنہوں نے اُنکو ۳۶۰ متساوي حصوں پر باسم درجوں کے تقسیم کیا هی اِس اِرادہ سے کہ اُسکي روزانہ منزل و مقام قرار دیا جاوے پس اِس سبب سے چھوٹے بڑے دائروں کي محیط ۳۶۰ مساوي حصوں یا درجوں میں منقسم هوئي پھر طریق الشمس کو ۱۲ مساوي حصوں میں تقسیم کیا کہ جو بروج کے نام سے معروف هیں چنانچہ یہہ تمام راہ منطقۃ البروج کے نام سے بھي مشہور هی اور یہہ ۱۲ حصے سال کے ۱۲ مہینوں سے مطابق هیں پس هر ایک اِن میں سے ۳۰ درجوں پر مشتمل هی جو دنوں سے مطابقت رکھتے هیں اور هر ایک درجہ جغرافوي میل کي حساب سے خط استوا پر ۶۰ میل هی اور انگریزي میل سے جو فی الحال مروج هی ۶۹،۲ میل هی تمام دوائر مذکورہ میں جو شمال سے جنوب تک واقع هیں یهي حساب هی پر جو دائرے کہ خط استوا سے موازات پر هیں جسقدر قطبین سے قریب هوتے جاتے چھوٹے هوتے جاتے هیں یہاں تک کہ قطبین پر صرف صفر رہ جاتے هیں پس اِس سے یہہ ظاهر هوا کہ جتنادائرہ چھوٹاهوتا هی اوتناهي درجہ بھي طول میں چھوٹا هوتا هی اور چونکہ خط استوا کسي قطب تک ۹۰ درجہ هوتا هی پس اِس حساب سے اگر خط استوا پر ۶۰ میل هو تو ۱۰ درجہ پر اُس سے شمال یا جنوب کي جانب ۵۹ میل علی ھذا القیاس ۲۰ درجہ پر ۵۶ میل اور ۳۰ درجہ پر ۵۱ میل اور ۸۰ درجہ پر ۱۰ میل اور ۸۹ درجہ پر ۱ میل یہاں تک کہ دونوں قطبوں پر صرف صفر رهجاتا هی چنانچہ اسکا مفصل حال اِس جدول سے معلوم هوتا هی ٭

جدول درازي يک يک درجه طول بکمي يک يک درجه عرض بميل‌ها و جزهاے ميل از صد يعني کسور عشراتي

درجات بلد	تعداد میل معه کسر	درجات بلد	تعداد میل معه کسر	درجات بلد	تعداد میل معه کسر	درجات بلد	تعداد میل معه کسر	درجات بلد	تعداد میل معه کسر	درجات بلد	تعداد میل معه کسر
۱	۵۹ م ۹۹ و	۱۶	۵۷ م ۶۷ و	۳۱	۵[illegible] م ۴۳ و	۴۶	۴۱ م ۶۸ و	۶۱	۳۹ م ۹ و	۷۶	۱۴ م ۵۴ و
۲	۵۹ م ۹۶ و	۱۷	۵۷ م ۳۸ و	۳۲	۵۰ م ۸۸ و	۴۷	۴۰ م ۹۲ و	۶۲	۲۸ م ۱۷ و	۷۷	۱۳ م ۵۰ و
۳	۵۹ م ۹۲ و	۱۸	۵۷ م ۳۶ و	۳۳	۵۰ م ۳۲ و	۴۸	۴۰ م ۱۵ و	۶۳	۲۷ م ۲۴ و	۷۸	۱۲ م ۴۷ و
۴	۵۹ م ۸۵ و	۱۹	۵۶ م ۷۴ و	۳۴	۴۹ م ۷۴ و	۴۹	۳۹ م ۳۶ و	۶۴	۲۶ م ۳۰ و	۷۹	۱۱ م ۴۵ و
۵	۵۹ م ۷۷ و	۲۰	۵۶ م ۳۸ و	۳۵	۴۹ م ۱۵ و	۵۰	۳۸ م ۵۷ و	۶۵	۲۵ م ۳۶ و	۸۰	۱۰ م ۴۴ و
۶	۵۹ م ۶۷ و	۲۱	۵۶ م ۰۱ و	۳۶	۴۸ م ۵۴ و	۵۱	۳۷ م ۷۲ و	۶۶	۲۴ م ۴۵ و	۸۱	۹ م ۳۹ و
۷	۵۹ م ۵۵ و	۲۲	۵۵ م ۶۳ و	۳۷	۴۷ م ۵۲ و	۵۲	۳۶ م ۹۴ و	۶۷	۲۳ م ۴۴ و	۸۲	۸ م ۳۵ و
۸	۵۹ م ۴۲ و	۲۳	۵۵ م ۲۳ و	۳۸	۴۷ م ۲۸ و	۵۳	۳۶ م ۱۱ و	۶۸	۲۲ م ۴۸ و	۸۳	۷ م ۳۱ و
۹	۵۹ م ۲۶ و	۲۴	۵۴ م ۸۱ و	۳۹	۴۶ م ۶۴ و	۵۴	۳۵ م ۲۷ و	۶۹	۲۱ م ۵۰ و	۸۴	۶ م ۲۷ و
۱۰	۵۹ م ۹ و	۲۵	۵۴ م ۳۸ و	۴۰	۴۵ م ۹۶ و	۵۵	۳۴ م ۴۱ و	۷۰	۲۰ م ۵۲ و	۸۵	۵ م ۲۴ و
۱۱	۵۸ م ۹۰ و	۲۶	۵۳ م ۹۴ و	۴۱	۴۵ م ۲۸ و	۵۶	۳۳ م ۵۵ و	۷۱	۱۹ م ۵۳ و	۸۶	۴ م ۱۹ و
۱۲	۵۸ م ۶۹ و	۲۷	۵۳ م ۴۴ و	۴۲	۴۴ م ۵۹ و	۵۷	۳۲ م ۶۸ و	۷۲	۱۸ م ۵۴ و	۸۷	۳ م ۱۴ و
۱۳	۵۸ م ۴۶ و	۲۸	۵۲ م ۹۸ و	۴۳	۴۳ م ۸۸ و	۵۸	۳۱ م ۸۰ و	۷۳	۱۷ م ۵۴ و	۸۸	۲ م *
۱۴	۵۸ م ۲۲ و	۲۹	۵۲ م ۴۸ و	۴۴	۴۳ م ۱۶ و	۵۹	۳۰ م ۹۰ و	۷۴	۱۶ م ۵۴ و	۸۹	۱ م ۰۵۱ و
۱۵	۵۷ م ۹۶ و	۳۰	۵۱ م ۹۶ و	۴۵	۴۲ م ۴۳ و	۶۰	۳۰ م *	۷۵	۱۵ م ۵۳ و	۹۰	* *

چوتھي فصل

خطوط مفروضة کے بیان میں

جغرافیة والوں نے دائرہ معدل النہار کے محاذات ایک دائرہ زمین پر فرض کیا ھی کہ جسکو خط استوا کہتے ھیں اِسوسطے کہ ھر شہر و مقام کا عرض خط استوا سے حساب کرتے ھیں اِسطرح پر کہ ھر جگہہ کا فاصلہ خط استوا سے قطب شمالي اور جنوبي کي طرف کہ جسکا بیان بہ تفصیل آگے لکھا جائیگا معلوم ھوتا ھی اِس خط کا نام انگریزي میں اِي کوئیٹر ھی اور اِس دائرہ کو خط استوا اِسواسطے کہتے ھیں کہ اُس جگہہ پر رات اور دن برابر ھوتا ھی پھر جو دائرہ کرۂ زمین کو شرقاً و غرباً دو حصہ مساوي پر تقسیم کرتا ھی اور قطب شمالي سے جنوبي تک مرکز زمین کے آگے ھوکر گذرتا ھی اُسکو عربي میں نصف النہار اور انگریزي میں مریڈیں کہتے ھیں اِس خط کو اور جو قطعۂ زمین کہ اُس خط کي پورب طرف واقع ھی اُسکو حصہ شرقي اور جو پچھم طرف واقع ھی اُسکو حصہ غربي کہتے ھیں پس اِن دونوں دائرہ عظیمہ سے زمین کے چار حصے ھوئے شرقي غربي شمالي جنوبي اور عربي میں منتہا کرہ زمین کے اُن دو نقطوں کا نام کہ جن پر نصف النہار گذرتا ھی قطب شمالي اور قطب جنوبي ھی اور انگریزي میں نارتھہ پول اور ساؤتھہ پول اور هندي میں سومیرو اور کمیرو کہتے ھیں اِن نقطوں کو قطب اِس لیئے کہتے ھیں کہ اُنکے محاذات آسمان میں دو ثوابت ھیں شمالاً اور جنوباً جنکو عوام الناس قطب تارا کہتے ھیں اور جو خط کہ خط استوا سے ساڑھے تیئیس درجہ شمالاً فرض کیا ھی محاذات خط استوا کے اُسکو عربي میں خط سرطان کہتے ھیں اور انگریزي میں ٹراپک آف کینسر اور هندي میں کرک ریکھا کہتے ھیں علی ھذا القیاس جو خط خط استوا سے

ساڑھے تیئیس درجہ جنوبا فرض کیا ہی اسکو عربی میں خط جدی اور انگریزی میں ٹراپک آف کیپری کارن اور ہندی میں مکرریکھا کہتے ہیں اور وہ دائرۂ مسطح جو خط سرطان اور خط جدی کے درمیان بطور کمربند کہ جسکو پیٹی کہتے ہیں مفروض ہی آسمان میں محاذات آسکے دائرۂ منطقۃالبروج ہی اور وہ دائرہ خط استوا کو دو جگہہ قطع کرتا ہی اور دونوں محل تقاطع کو نقطۂاعتدال کہتے ہیں اور وہ نقطہ کہ آفتاب اُس سے گذرے اور جانب شمال ہووے آسکو نقطۂاعتدال ربیعی کہتے ہیں اور وہ راس یعنی برج حمل سے ہی اور دوسرا نقطہ کہ آفتاب آس سے گذر کے جنوبی ہوتا ہی آسکو نقطہ اعتدال خریفی کہتے ہیں اور وہ راس یعنی برج میزان سے ہی اور اسکو منطقۃالبروج اِس سبب سے کہتے ہیں کہ سب بارہ برج اِسی دائرہ پر واقع ہیں اور یہہ دائرہ ہمیشہ آفتاب کی عین راہ میں پڑتا ہی یعنی طریق الشمس اِس سطح سے باہر نہیں ہی پس جو اقالیم کہ اِس سطح میں واقع ہیں آنکو اقالیم حارہ کہتے ہیں کیونکہ وہاں بہ سبب محاذی ہونے آفتاب کے اور عموداً پڑنے آسکی کرنوں کے گرمی زیادہ رہتی ہی اور ہر فصل و موسم میں ہوا مائل بحرارت ہونی ہی اور اِس دائرہ کے تین سو ساتھہ حصوں میں تیس حصوں کے بروج مقرر کیئے ہیں چنانچہ اِسی حساب سے بارہ برج مشہور ہیں اِن حصوں کی شناخت کے واسطے آن ثوابت کو جو منطقۃالبروج کے گرد و پیش واقع ہیں ملاکر ہر ایک برج کا ایک ایک خاص نام رکھا پس آنکے احاطہ میں تمام سیارے معہ زمین کے گردش کرتے ہیں اور کوئی سیارہ طریق الشمس سے آٹھہ درجہ سے زیادہ آتر یا دکھن میں کبھی نہیں دکھلائی دیتا لہذا نام برجوں کے زبان عربی اور انگریزی اور فارسی اور ہندی میں اِسطرح پر ہیں جیسے نقشہ ذیل میں مذکور ہوتے ہیں *

جدول بروج دوازدہگانہ و فصول اربعہ

فصول عربي	عربي	انگریزي	فارسي	هندي	فصول فارسي
ربیع	حمل	رام	بره	میکھ	بہار
	ثور	بل	گاؤ	برکھ	
	جوزا	ٹوئنس	دوپیکر	منھن	
صیف	سرطان	کریب	خرچنگ	کرک	تابستان
	اسد	لاین	شیر	سنگھ	
	سنبله	ورجن	خوشه	کنیا	
خریف	میزان	اسکیلس	ترازو	تلا	خزان
	عقرب	سکارپین	کژدم	برچھک	
	قوس	آرچر	کمان	دھن	
شتا	جدي	گوٹ	بزغاله	مکر	زمستان
	دلو	واٹر بیرر	دلو	کنبھ	
	حوت	فش	ماهي	مین	

پس آفتاب برج حمل سے اکیسویں مارچ کو اپنا سفر شروع کرتاهی اور اِسیطرح ایک مہینے بعد برج ثور میں داخل هوتا هی علیٰ هذاالقیاس یونہیں هر برجوں میں پہوتا هی جاننا چاهیئے که خط اِستواسے جب پہلے روانه هوتا هی تو جاتے جاتے پہلے اُس منزل کے ربع کو تمام کر کے خط سرطان تک پہونچتا هی اور پھر اُس جگہه سے پھر کر وهاں آتا هی که جہاں سے شروع کرتا هی پس اکیسویں مارچ سے لے کر پچیسویں ستمبر تک آفتاب خط مذکور سے جانب شمال رهتا هی اور پچیسویں ستمبر سے اکیسویں مارچ تک سمت جنوب اِسي جہت سے هم طریق الشمس کو به نسبت

خط إستوا کے هر ایک ربع پر تبدیل دیکھتے هیں اور وہ خط إستوا إس لیئے کہلاتا هی کہ جس دن آفتاب إس خط کو زمین کي گردش سے مقام حمل اور میزان میں ملتا هی تو اُن دنوں کا دن اور رات تمام دنیا میں برابر هوتا هی اور جو دائرے کہ خط إستوا سے ساڑھے چھیاسٹھہ درجہ شمال اور جنوب پر اور قطبین سے ساڑھے تیئیس درجے کے فاصلے پر شمال اور جنوب میں فرض کیئے گئے هیں خط إستوا سے جو سمت شمال هی اُسکا نام دائرہ قطبي شمالي اور جو جانب جنوب هی اُسکا نام دائرہ قطبي جنوبي هی تو جو قطعات کہ خط سرطان سے دائرہ قطبي شمالي تک یا خط جدي سے دائرہ قطبي جنوبي تک واقع هیں وہ اقالیم معتدلہ کہلاتے هیں کیونکہ یہہ اقالیم آفتاب کي راہ سے جدا هیں پر إس قدر دور نہیں هیں کہ سورج کي کرنیں بہت ترچھي پڑتي هوں إس باعث سے وهاں کي هوا معتدل هی یعني نہ بہت گرم نہ بہت سرد پر جو قطعات کہ دائرہ قطبي جنوبي سے قطب جنوبي تک اور دائرہ قطبي شمالي سے قطب شمالي تک واقع هیں اُنکو اقالیم باردہ کہتے هیں کیونکہ آفتاب کي کرنیں بہت ترچھي پڑتي هیں إس سبب سے وهاں برف باري بہت شدت سے هوتي هی اور وہ جگہہ آبادي کي حد هی یعني حیوانات اور نباتات برف زدہ رهتے هیں پس زمین کي تقسیم باعتبار حرارت آفتاب کے بهي تین قسم پر هی حارہ اور معتدلہ اور باردہ *

هندي اور انگريزي اور عربي مهينوں كي تاريخ كه جن ميں آفتاب كي تحويل باره برجوں ميں ظاهر معلوم هوتي هى نقشه هذا ميں مرقوم هى

نمبر	هندي	انگريزي	عربي	نام برج در فارسي
۱	میکهه بیساکهه	رام ۲۱ مارچ	حمل جمادي الثاني	بره
۲	برکهه جیٹهه	بل ۲۱ اپریل	ثور رجب	گاؤ
۳	متهن اساڑه	ٹوئنس ۲۲ مئي	جوزا شعبان	دوپیکر
۴	کرک ساون	کریب ۲۳ جون	سرطان رمضان	خرچنگ
۵	سنگهه بهادوں	لاین ۲۴ جولائي	اسد شوال	شیر
۶	کنیاں کنوار	ورجن ۲۴ اگست	سنبله ذي القعد	خوشه
۷	تولا کاتک	اسکیلس ۲۴ ستمبر	میزان ذي الحجه	ترازو
۸	برچهک اگهن	سکارپین ۲۴ اکتوبر	عقرب محرم	کژدم
۹	دهن پوس	ارچز ۲۳ نوامبر	قوس صفر	کمان
۱۰	مکر ماگهه	گوٹ ۲۲ دسمبر	جدي ربیع الاول	بزغاله
۱۱	کنبهه پهاگن	واٹربیرر ۲۰ جنوري	دلو ربیع الثانی	دلو
۱۲	مین چیت	فش ۱۹ فروري	حوت جمادي الاول	ماهي

فصل پانچویں

خارتہ کے بیان میں

جب کہ زمین یا جزو زمین کا نقشہ کاغذ پر اِس ترتیب سے کھینچوں
کہ اُسکے اقسام اور حدود اقسام اور نسبت بعض کي بعض کي طرف معہ
حیثیت بعد و اطراف یا جو کچھہ کہ اِس سے مشابہ ھی ظاھر کرے تو
اُس نقشہ کو اھل جغرافیہ کي اِصطلاح میں خارتہ کہتے ھیں پس اگر
تمام زمین کي صورت ایک خارتہ پر کھینچو تو چاھیئے کہ اُسکو دو نصف
ایک شرقي دوسرے غربي میں اِس طور پر تقسیم کرو کہ ایک ان دونوں
میں سے دوسرے کي طرف کھنچا ھو اور جب خارتہ تمام ھو جاے تو
اسکے اُوپر کو شمال اور نیچے کو جنوب اور داھنے کو مشرق اور بائیں
کو مغرب جانو اور اِن جہات اربعہ کو نقطہ اصلیہ کہتے ھیں اور
جہت متوسطہ کو جو درمیان شمال اور مشرق کے واقع ھی شمال شرقي
کہتے ھیں اور جو جنوب اور مشرق کے درمیان واقع ھی جنوب شرقي
علی‌ھذالقیاس شمال اور مغرب کے درمیان شمال غربي اور جنوب و
مغرب کے درمیان جنوب غربي ھی اور اِن جہات اربعہ کو نقطہ فرعیہ
کہتے ھیں اور نقطہ اصلیہ و فرعیہ کے درمیان اور دوسرے نقطے ھیں کہ
جو بدقت ممیز ھوسکتے ھیں مگر یہاں اُن کے بیان کي حاجت نہیں*

دوسرا باب

زمین کي جسامت کے بیان میں اور یهه چار فصلوں پر مشتمل هی

پہلي فصل

مقدار کرۂ زمین کے بیان میں

اگرچه همنے بیان مرقومۂ بالا میں آفتاب کو اِس لحاظ سے گردش کرتے قرار دیا که اُس کو روز اور مهینا اور سال کے حساب سے تقسیم کریں پر حقیقت میں آفتاب گردش نهیں کرتا مگر اِس بیان سے پہلے لازم هوا که هم مقدار کرۂ زمین دریافت کریں که کسقدر هی پس سابق میں بیان هوا که زمین کرۂ اعظم کي مانند مدور هی تو ضرور هی که اُسکے تمام جسم اور قطر ومحیط کے درمیان مقدار میں باهم نسبت هوگي اب اگر هم یهه جاننا چاهیں که آنمیں سے کسیکي پیمایش کریں تو چاهیئي که پہلے محیط کے ایک درجه کا مقدار معلوم کریں اور اِس سے پہلے دریافت هوچکا که جن جن سیاحوں نے اوتر یا دکهن سفر کیا اُنهیں قطب‌شمالي آسمان میں بقدر اُنکي مسافت کے نکلتے یا ڈوبتے نظر آیا اِس بات کے علم سے علم جغرافیه کا ایک بڑا مفید قاعده معلوم هوا که نصف کرۂ شمال پر دکهن سے جسقدر قطب شمالي آسمان میں چڑهتے ڈوبتے نظر آتا هی اُسي قدر وهاں سے خط استوا کا قرب و بعد محسوب هوتا هی پس اگر هم بحر اعظم میں سے که جهاں بجز پاني کے کچهه نہ

نهيں آتا خط استوا کا بعد جاننا چاهيں تو قطب شمالي کے ذريعه سے
جان سکتے هيں مثلا اگر قطب شمالي دس يا بيس يا تريپن درجه
افق سے اوپر هو تو يقين هي که خط استوا بهي آسيقدر تفاوت پر هوگا
اِس دليل کي توضيح بيان کے واسطے فرض کرو که هم شمال پر کهڑے هوں
تو هم سے اور خط استوا سے نوے درجه کا فاصله هوگا اور قطب شمالي بهي
افق سے نوے درجه تک چڑهتا هي اِس واسطے که وه محور شمالي
پر سے سمت‌الراس نظر آتا هي پهر اگر دس درجه خط استوا يعني جنوب
کي طرف جائيں تو دس درجه فاصله کم هوگا يعني نوے سے آسي درجه
خط استوا باقي رهيگا اور اُسيقدر قطب شمالي همکو ڈوبتے نظر آئيگا يعني
جتنا فاصله هم سے خط استوا تک هوگا اُتناهي قطب شمالي سے افق
تک رهيگا يونهيں بيس يا بائيس يا جسقدر هم خط استوا يعني جنوب
کي طرف سير کريں تو اُسيقدر قطب شمالي افق کيطرف ڈوبتے نظر آئيگا
چنانچه نصف کرهٔ پر جب هم پينتاليس درجه محور مذکور سے
دور هوويں تو قطب شمالي بهي آسقدر افق سے اوپر نظر آئيگا اور جبکه
خط استوا پر پهونچيں تو قطب شمالي افق پر نظر آئيگا علم جغرافيه
کے اس سليس اور مطبوع قاعدہ سے بحر ناپيدا کنارميں اپني منزل
مقصود کو به نسبت خط استوا کے جهاں کهيں که واقع هو معلوم
کرسکتے هيں اور آس کے اِس قاعدے سے طريق و مقدار مساحت سطح
زمين کي بهي دريافت کرسکتے هيں چنانچه شهر بنارس خط استوا سے
پچيس درجه بتيس دقيقه پر واقع هي اِس ليئے قطب شمالي يهاں سے
پچيس درجه بتيس دقيقه پر نظر آتا هي پس اگر هم بنارس سے اوتر يا
دکهن ايک خط مستقيم پر برابر سير کريں جب تک کهقطب شمالي ايک
درجه پستي پر نظر آوے اور وهاں سے مقام روانگي کا حساب کريں تو اُس سے
درجه جغرافوي يعني کل محيط دنيا کا تين‌سو ساتهواں حصه معلوم هوتا هي
اور اگر تعداد پيمايش کو تين سو ساتهه حصوں ميں ضرب ديں تو کل محيط

دنیا کي پیمایش کا حال معلوم هوتا هی علی‌هذاالقیاس اِس حساب سے
ایک درجه کي تعداد پیمایش ۱/۲ ۶۹ میل هوئي اور اُس تعداد درجه کو
تین سو ساٹھه میں ضرب دي تو کل محیط دنیا کي تعداد چوبیس هزار
آٹھه سو نوے میل هوئي اور چونکه تمام اقطار اپنے محیط کے ثلث هیں
لهذا هم قطر دنیا کو آٹھه هزار میل قرار دیتے هیں مگر چونکه کرۂ ارض
شمالاً و جنوباً مسطح هی اِس لیئے قطر شمالي و جنوبي به نسبت شرقي
و غربي کے چھبیس میل کم هی پس دونوں قطروں کا معدل سات هزار
نو سو سولهه میل هی *

دوسري فصل

قطبین پر زمین کے چپٹے هونے کے بیان میں

واضح هو که زمین کے گرد خطوط موسومه اُتر سے دکھن تک دوائر
تامه نهیں هیں اِس لیئے زمین بھي کرۂ تامه نهیں هی جیسیکه اوپر
بیان هوا مگر تھوڑا سا فرق هی چنانچه یهه بات پهلے حکیم کامل جناب
اِسحاق نیوٹن صاحب نے دریافت کي هی اور اُس کي دلیل ثبوت
دو طرح پر هی پهلي نظري دوسري عملي دلیل نظري یهه هی که
هم یقیناً جانتے هیں که کوئي جسم نه تو آپسے متحرک هوتا اور نه قیام
پذیر هوتا هی اور صریحاً یهه بھي هم دیکھتے هیں که اجسام متحرک اپنے
مکان کي حیثیت یعني نشیب و فراز و مستوي کے موافق سریع‌السیر
وبطي‌السیر رهتے هیں چنانچه اگر سطح برفیده پر جو مثل آئینه
مسطح هی کسي جسم کو حرکت دي جاوے تو بهت دیر تک حرکت
کرتي رهیگي علی‌هذاالقیاس یهي قاعده پهیوں کے گھومنے میں لازم
آتا هی که جسقدر سطح مستوي پر گردش کرینگے اُسي قدر دیر تک
گھومتے رهینگے اور اگر ایک طرف کے اندر سے هوا نکال کر اُس میں پیه کو

گھوماویں تو اور زیادہ دیر تک گھومتا رهیگا اِس لیئے که هوا مانع حرکت نه رهي جب که یهه دریافت هوا که ضرب اول کا نتیجه یعني حرکت بمقدار قلیل هووے تو در صورت ممانعت تصادم و تخالف هوا کے زیادہ پھرتا رهیگا تو هم دلیل عقلي سے یهه نتیجه نکال سکتے هیں که اگر یهه امر جو هماري طاقت سے باهر هی وقوع میں آوے اعني ممانعت حرکت دفع کیجاوے تو حرکت هرگز نه موقوف هو کیونکه جو اسباب اُس کے قیام کے ظاهرا نظر آتے هیں دفع هوگئے پس اگر هم یهه فرض کریں که ابتدا میں کرۂ زمین عرصه خالص فلک میں جو لاانتہا هی ڈال دي گئي تو اگر کوئي سبب اُس کي حرکت کا مانع نہیں هو تو ایک هي خط مستقیم میں اول هي ضرب کے صدمه سے متحرک رهیگي اگر کسي شی کو حرکت تدویري دي جاوے تو اُس کا میلان یهه هوتا هی که اُس دائرہ کے خط مماس پر نکل جاوے چنانچه اگر منجنیق میں ایک پتھر رکھکر گھماویں تو اُس کا یهي حال هو که اگر رسي ٹوٹ یا چھوٹ جاے تو پتھر اُسیدم اپني دائرہ کے خط مماس کي راہ لیوے پس کرۂ زمین اسي طرح حرکت مستدیري دو قوت متقابله کے باعث کرتا هی پهلي جس سے وہ متحرک هوا دوسري جس نے آفتاب کي طرف رجوع هوتا هی اور چونکه وہ دونوں قوتیں اُسپر برابر اثر کرتي هیں اِس لیئے وہ کسي مانع سے منع نہیں هوتا اور گیند کي مانند ایک هي ساحت میں دونوں طرف سے دهکا پاکر اور بیچ سے نکلکر دوسري راہ لیتا هی لیکن گیند کي مانند خط مستقیم پر نہیں چلا جاتا اِس لیئے که وہ قواے متقابله پر برابر اثر کرتا جاتا هی یعني پهلي قوت سے وہ آگے بڑھتا جاتا هی اور دوسري یعني آفتاب کي کشش سے وہ اُسکي جانب میل کرتا هی اِس سبب سے منحنی منوس میں پھرتا هی پھر اِس حرکت مستدیري کے سوا یهه کرۂ زمین حرکت محوري بھي کرتا هي اِس لیئے اُسکے تمام اجزاء جسم کو یهه میل همیشه رهتا هی که اپنے دائرہ کے خط مماس پر نکل جاے اور جو چیز

جتنی مرکز حرکت سے دور ہوگی اُسی قدر اُسے خط مماس پر نکل بھاگنے کی خواہش ہوگی اِسی لیئے وہ بہ نسبت نزدیک والی کے بڑے زور سے حرکت کرتی ہی پس وہ اجزا کہ جو خط اِستوا کے نزدیک ہیں بہ نسبت اُن اجزا کے جو قطبین سے قریب ہیں خط مماس پر سے نکل بھاگنے کی زیادہ میل رکھتے ہیں اِس لیئے کہ اُنپر بہ نسبت اُنکے گردش کا اثر زیادہ ہی چنانچہ یہی سبب ہی کہ خط اِستوا کے متصل کی زمین اُبھری ہوئی ہی اور قطبین پر کی کہ جہاں گردش کم ہی پچکی ہوئی ہی چنانچہ علم و فہم کے موافق یہہ مثال ذکر کی جاتی ہی کہ اگر کسی لچکیلے حلقے میں لکڑی دونوں طرف سے نصب کر کر گھماویں تو وہ حلقہ اپنے درمیان کے اطراف کی جانب پچکا اور اُبھرا نظر اویگا یعنی اُسکی شکل کرۂ غیر تامہ کی مانند ہو جاتی ہی دوسری دلیل عملی یہہ بات پیمایش کی عمل سے ثابت ہو چکی ہی کہ قاعدہ پیمایش مذکورہ بالا کے مطابق قطبین والہ ایک درجہ بہ نسبت دوسرے درجہ خط اِستوا کے آدہ میل سے کچھہ زیادہ ہوتا ہی اور اِس سے بےشبہہ یہہ نتیجہ حاصل ہوتا ہی کہ کرۂ زمین قطبین کی طرف بہ نسبت اطراف سطح خط اِستوا کے پچکا ہی کیونکہ جتنا درجہ بڑا ہوتا ہی اُتنا ہی کل دائرہ بھی جسکا وہ تین سو ساٹھواں حصہ ہی بڑا ہوتا ہی اور جس قدر دائرہ بڑا ہوتا ہی اُسی قدر اُسکا قوس کم مدور ہوتا ہی یعنی اِس مقدار سے وہ زیادہ خط مستقیم کے مشابہہ ہوتا جاتا ہی اور اِسی طرح جسکا یہہ قوس ایک حد ہو یا جسپر چھوتے گذرے تو وہ بھی پچکا رہیگا اور جو سطح کہ پچکی ہوگی تو جو خط کہ اُسے احاطہ کرے یا اُسپر چھوتے گذریگا تو وہ بھی مستقیم ہوگا چنانچہ بہ سبب گردش زمین کے سطح زمین قطبین کے اطراف میں پچکی ہی اِسی طرح جو دائرے کہ قطبین پر گذرتے وہاں پر اُنکے درجے جتنے کہ انسے قریب ہوتے بڑے ہوتے جاتے ہیں بہ نسبت اُن دائروں کے جو خط اِستوا سے

قریب ہوتے ہیں اور اُن دائروں کے درجے جو خط اِستوا سے متوازي ہیں جس قدر قطبین کے قریب پہونچتے گھتّے جاتے ہیں بلکہ قطبین پر صرف صفر رہ جاتا ہی پر دوسرے دائروں کے درجوں کي تفاوت یعني ان دائروں کي جو قطبین پر گذرتے ہیں اِس قدر کم ہوتي ہیں کہ اکثر کاموں کے واسطے برابر کہے جاتے ہیں *

تیسري فصل

زمین کے طول و عرض کے بیان میں

طول اور عرض کے معني لمبائي اور چوڑائي کے ہیں مگر شکل کروي میں اِسکا اِستعمال کرنا جائز نہیں پر زمان قدیم سے کہ لوگ ناواقف تھے اور دنیا کو مسطح جانتے تھے تو پورب سے پچھم تک کو طول اور اتر سے دکھن تک کو عرض جانتے تھے اِسي واسطے یہہ الفاظ اب تک دنیا کے لیئے مستعمل ہیں چنانچہ نقشہ دنیا کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہی کہ قدما نے کہاں سے کہاں تک کو دنیا فرض کیا تھا یعني پورب آبنائے جبرالٹر یعني جبل‌الطارق سے پچھم ہندوستان میں لب گنگ تک اور یورپ کے ممالک جنوبي سے افریقہ کے اطراف شمالي تک حدود اربعہ دنیا تصور کرتے تھے اور چونکہ اِس خیال کے موافق البتہ پورب سے پچھم تک بہ نسبت اتر اور دکھن کے طویل ہی تو اس حساب سے انکو پورب سے پچھم تک کو طویل اور اُتر سے دکھن تک کو عریض سمجھنا مناسب تھا علیٰ‌ھذاالقیاس وے بحیرۂ روم کو جو اوسط میں ممالک کے واقع تھا مابین‌العرض کہتے تھے پر حقیقت میں دنیا کے لیئے ان اِصطلاحات یعني طول و عرض کا اِس طرح پر اِستعمال کرنا درست ہی کیونکہ خط اِستوا کي طرف جسکو طول فرض کیا تھا بہ نسبت معاصلہ قطبین کے جسکو عرض مانا تھا کم و بیش چھبیس میل لمبا ہی اور یہہ بات بیان مذکورالصدر سے ظاہر ہی چنانچہ ہم قطبین پر چپٹے ہونے کا حال لکھہ چکے ہیں *

عرض مراد هی بعد موضع خط اِستوا سے شمالاً یا جنوباً

پہلی فصل میں مذکور ہی کہ خط استوا سے فاصلہ قطبین تک نوے درجہ کا ہی اور ہرایک درجہ ساٹھہ ساٹھہ میل جغرافوی کی برابر ہی پس اِس سے صاف معلوم ہوتا ہی کہ جتنے مقام اور بلاد خط استوا اور قطبین کے درمیان آوینگے اُن کا بعد خط اِستوا سے نوے درجے سے کم ہوگا اور اگر ہم قرار واقعی کسی مقام کا بعد دریافت کرنا چاہیں تو چاہیئے کہ ایک خط قطب شمالی سے قطب جنوبی تک اس مقام پر گذرتا ہوا کھینچیں اور اس مقام کا نصف النہار اول مقرر کریں پس جہاں سے کہ یہہ خط خط استوا کو قطع کریگا اور وہاں سے مقام مذکور تک جو قوس پیدا ہوگا وہی اس مقام کا عرض بلد کہلاویگا اور جو کہ دوائر قطبیہ سب آپسمیں برابر اور تین سو ساٹھہ درجوں پر منقسم ہوتے ہیں اس لئے جس دائرہ قطبیہ پر کہ درجے مقرر کرکے محاذات میں اُس کے ایک حلقہ برنجی بناویں اور نشان درجوں کا اُس پر معین کریں وہ حلقہ برنجی کرۂ زمین کا نصف النہار عام ہوگا اور اُس سے عرض بلد ہر مقام کا اسطرح دریافت ہوسکیگا کہ جب کرہ کو گھماکر جس مقام کا کہ ہمکو عرض بلد معلوم کرنا ہی اُس نصف النہار عام کے مقابل میں لاوینگے تو جو بعد کہ خط استوا سے اُس مقام کا ہوگا درجوں کے حساب سے بخوبی دریافت ہوجاویگا اور وہ حلقہ برنجی نصف النہار عام محاسبہ کہلاتا ہی اور اگر عرض اُس مقام کا خط استوا سے جانب شمال ہوگا تو عرض شمالی اور جانب جنوب ہوگا تو عرض جنوبی کہلاویگا *

طول مراد هی بعد مقام خطوط متوازیہ نصف النہار سے شرقاً یا غرباً

طول شرقی ایکسو اسی درجے ہوتا ہی اور اِسیقدر غربی اور خطوط موصلہ بین القطبین کا نام نصف النہار ہی اور نصف النہار کے سب دائرے طول بوی

کہلاتے ھیں اور ان کو نصف‌النہار اِس واسطے کہتے ھیں کہ کرۂ ارض اپنی محور پر چوبیس گھنٹے میں ایک بار گردش تمام کرتا ھی اور ھر ایک حصہ اُسکی سطح کا اُن اوقات میں ضرور آفتاب کے محاذی واقع ھوتا ھی اِس سے معلوم ھوا کہ خط استوا میں جتنی نقاط ھیں اُتنے ھی خطوط نصف‌النہار کھچ‌سکتے ھیں پر نقشۂ کرۂ زمین اگر بڑا ھو تو دس درجہ کے فاصلہ پر ورنہ پانچ پر بسہولت کھچینگے آفتاب جب کسی طرف اسپر گذرتا ھی تب تمامی طبقات مرقومہ محاذیہ پر اُس کے نصف‌النہار ھوتا ھی اِسلیئے جائز ھی کہ ان خطوں میں سے جس خط سے چاھو طول کا حساب کرلو چنانچہ قدما طوالت ارض کو ایک خط طویل متعدلہ سے جو مجموعہ کنوایلس یعنے جزایر کنمریا سے گذرا ھی حساب کرتے تھے لیکن اب باشندے ھر ملک کے اُس خط نصف‌النہار سے جو اُنھوں کے ملک میں ھوکر گذرا ھی حساب کرتے ھیں چنانچہ اھل اِنگلستان خطۂ لندن سے اور فرانس والے خطۂ پیرس سے اور علی‌ھذالقیاس اب جاننا چاھیئے کہ طول مقام کے دریافت کرنے کے لیئے وہ قاعدہ جو عرض بلد کے واسطے مذکور ھوا ھی کافی نہیں ھوتا ھی بلکہ اُس کے بعد کی پیمایش اُن دوائر پر جو خط استوا کے متوازی کھینچے جاتے ھیں ھوتی ھی یعنی خط استوا جو تین سو ساٹھہ حصوں پر منقسم ھی مثل نصف‌النہار اول کے یہاں سمجھا جاتا ھی اور جس طرح بعد عرضی خط نصف‌النہار سے معلوم کرتے ھیں اُسی طرح یہاں خط استوا سے نصف‌النہار ھر مقام تک درجے شمار کرکے اُس کو طول قرار دیتے ھیں مثلاً جزائر گیلی پاگر عین خط استوا پر واقع ھیں اور نسبت نصف‌النہار لندن کے نوے درجہ پر یعنی قوس دائرہ خط استوا کی اُن جزایر سے نصف‌النہار لندن تک نوے درجے پر ھی پس طول بلد بھی اُس کا نوے درجے سمجھا جاویگا اورجوخط بموازات خط استوا لندن سے جانب شرق یا غرب کھچا ھی اُس کو وھاں تک دیکھنا چاھیئے جو نصف‌النہار اس مقام مطلوب کا ھو پھر اُس نصف‌النہار نے

جہاں خط استوا کو قطع کیا ہو وہاں تک کے درجہ طول کے جو خط استوا پر معین ہیں معلوم کرکے شمار کرنا چاہیئے وہي طول بلد اس مقام کا ہوگا — پر یاد رکھنا چاہیئے کہ تمام دوائر متوازیہ جسقدر خط استوا سے دور ہوتے جاتے ہیں چھوٹے ہوتے جاتے ہیں مگر درجوں کے حساب میں ویسہ هي شمار ہونگے جیسے خط استوا کے قریب ہوتے ہیں اظہار توضیح کے واسطے نقشۂ ارض پر داهني طرف یا نصف الکرہ شرقي میں جو جگہہ کہ اوپر سے نیچے تک تیسویں خط نصف النہار میں واقع هی سب لندن سے تیس درجے کے بعد پر واقع هی چنانچہ شہر اسکندریہ اور پٹرس برگ دونوں کو جو مصر اور روس میں واقع ہیں اُن کے خط طویل سے نیچے پاتے ہیں مگر ایک کا دوسرے سے فاصلہ معلوم نہیں ہوتا ایک اُنمیں سے خط استوا پر اور دوسرا اوتر یا دکھن قطب پر یا کہیں نقشہ بھر میں تیسویں درجے والے خط طویل پر واقع ہوسکتا هی پر اگر ہم کرۂ زمین ارض دیکھیں تو ان کي خاص جگہہ ایک دوسرے کي نسبت اور بہ نسبت آنکے اور مشہور جگہہ بھي کرہ ارض میں جان سکتے ہیں ایسے هي ہم دیکھتے ہیں کہ ساٹھواں اور اکتیسواں درجہ خط ارض شمالي کا بہ نسبت پٹرس برگ کے اسکندریہ سے گذرتا هی یعني پٹرس ساٹھہ درجہ اور اسکندریہ اکتیس درجہ خط استوا سے اُتر هی اِس سبب سے اب ہم اُنکے مکانات سے بہ نسبت ایک دوسرے کے لندن اور اور جگہہ سطح ارض سے واقف ہوئے اِسلیئے ہم لوگ کہتے ہیں کہ پٹرس برگ ساٹھہ درجہ خط ارض شمالي پر اور تیس درجہ طول شرقي پر واقع هی اور اسکندریہ اکتیس درجہ خط ارض شمالي پر اور تیس درجہ خط طویل شرقي پر واقع هی *

تیسرا باب

زمین کي حرکات کے بیان میں اور یهه تین فصلوں پر مشتمل هی

پهلي فصل

حرکت روزانه کے بیان میں

زمین کي دو حرکتیں هیں ایک روزانه جو اپنے محور پر مغرب سے مشرق تک چوبیس گهنته میں گردش ارضي تمام کرتي هی اِس سبب سے رات اور دن متواتر هوتے هیں پس یهه دنیا ایک کره هی اور سورج کے گرد گردش کرتي هوئي حرکت محوري بهي کرتي هی اِس سبب سے جو نصف کره که آفتاب کے محاذي واقع هوتا هی روشن رهتا هی اور نصف متضاده اُسکا تاریک چنانچه یونهیں علی‌التواتر ایک دوسرے کے بعد هوتا رهتا هی پس جس درجه پر که آفتاب کي روشني پڑتي وهاں دن هوتا هی اور بر عکس اُسکے جهاں روشني نهیں هوتي هی وهاں رات چونکه یهه دنیا آفتاب کے مقابل چوبیس گهنته میں ایک مرتبه حرکت محوري طی کرتي هی اِس لیئے رات اور دن چوبیس گهنته کے عرصه میں هوتے هیں مگر دنیا کي پوري گردش ۲۳ گهنته ۵۶ منٹ ۴ سکنڈ میں هوتي هی اگر ایک سیدها تار کسي گیند میں برابر اِس پار سے اُس پار تک داخل کر کے گهماویں تو ٹهیک مثال اِس دنیا اور محور قطبین و حرکت روزانه کي هو سکتي هی جیسے پہیه دهرے پر گهومتا هی ویسي هي هم تار میں گیند گهما سکتے هیں اور یهي مثال دنیا کي هی که وه خیالي خط پر جو که اُتر کي سطح سے دکهن تک گذرا هی گهومتي هی اور یهي خط محور دنیا کهلاتا هی اور اُسکے دونوں حدود کو قطبین کهتے هیں چنانچه اُتر والے کو قطب شمالي اور

دکھنے والے کو قطب جنوبی اِس لیئے کہ وے قطبین فلکی کے سامنے واقع ہیں اور اِسی گردش متصورانہ سے جو پچھم سے پورب طرف چوبیس گھنٹہ میں ہوتی ہی ہم لوگوں کی نظر میں آفتاب و اور اجرام فلکی کی گردش عرصہ مذکور میں پورب سے پچھم کی طرف معلوم ہوتی ہی جیسے کہ کشتی یا گاڑی بہت اعتدال سے گذرے کہ جس میں جسم کو حرکت نہ معلوم ہو تو سوار کو غالباً معاملہ بر عکس یعنی اپنا سکون اور منظر لاانتہا کا گذرنا معلوم ہونا ہی علاوہ اِسکے غبارہ چڑھنے والے کو اُوپر چڑھتے وقت زمین نیچے دھسنی نظر آتی ہی حالانکہ وہ خود اُوپر جاتا ہی یونہیں جب دنیا سیدھی برابر اپنے محور پر حرکت کرتی ہی تب آفتاب اور اور اجرام فلکی چوبیس گھنٹہ کے عرصہ میں ہمکو پورب سے پچھم کی طرف گردش کرتے معلوم ہوتے ہیں اور اگر یہہ دنیا بجاے مرکز ساکن ہوتی تو ویسا ہی خلل ظہور میں آتا جیسا اُوپر مذکور ہوا چنانچہ قدما و بعضے متاخرین جنکو علم ہیئت سے خبر نہیں ہی اُنکو اب تک یہی خیال ہی مگر یہہ خیالات اُس خالق موجودات کے کارخانجات سے بر خلاف ہیں کیونکہ رات اور دن کا تواتر و تبادل ہونا جس سے عین راحت زندگانی حاصل ہی دو صورتوں سے خالی نہیں ہی یا تو زمین چوبیس گھنٹہ کے عرصہ میں معہ اپنے تمام اجزا کے سورج کے محاذی ہوکر گردش کرتی ہی و یا سورج اِسی عرصہ میں زمین کے گرد گردش کرتا ہی اِس باب میں سواے اِن دو صورتوں کے دوسرا خیال کرنا محال ہی اگر دوسری صورت صحیح مانیئے تو اُس چوبیس گھنٹہ کے عرصہ میں آفتاب کو ستاون کروڑ کے دائرہ میں زمین کے گرد گردش کرنا لازم آتا ہی کیونکہ یہہ امر متحقق ہی کہ آفتاب زمین سے نو کروڑ پچاس لاکھہ میل کی تفاوت پر ہی اور یہہ فاصلہ اُس دائرہ کا نصف القطر ہی کہ جسمیں آفتاب کو گردش کرنا لازم آتا ہی پس جب کہ نصف القطر کو چھہ گونہ کریں

کیونکہ ہر دائرہ کا محیط اپنے قطر کی نسبت سہ گونہ ہوتا ھی تو ظاھر
ھی کہ کل محیط دائرہ ستاوں کروڑ ہوگا پس آفتاب کی اِتنی تیز رفتاری
بعیدالقیاس ھی پس اگر پہلی صورت کے موافق چوبیس گھنٹہ کے عرصہ
میں زمین اپنے محور پر نہ گھومے تو نہ صرف آفتاب کو بلکہ تمام افلاک
کو عرصہ مذکور میں زمین کے گرد گردش کرنا لازم آتا ھی حالانکہ
اِسقدر لاتعد ثوابت عرصہ افلاک میں بھرے ہوئے ھیں کہ قوت ناطقہ
اور متخیلہ بیان اور شمار اُس کے سے عاجز ھی چنانچہ جناب حکیم
ھرشل صاحب فرماتے ھیں کہ جب میں نے دوربین سے کھکشاں
کو دیکھا تو جسقدر عرصہ دوربین میں نظر آیا تو کروڑھا ثوابت مانند
ذرات منور کے دکھائی دیئےاور جاننا چاھیئے کہ آفتاب دنیا سے دس لاکھ
حصہ بڑا ھی اور ہر ایک ثوابت بھی دلایل عقلی سے ثابت ھی کہ
بجاے خود ایک ایک آفتاب ھیں اور سواے اِن کی کثرت اور عظمت
کے کرۂ زمین سے اِتنے بُعد بعید پر واقع ھیں کہ قوت بیانیہ اُسکے بیان
طوالت میں کوتاہ ھی چنانچہ نجومیوں نے دریافت کیا ھی کہ
روشنی آفتاب سے آٹھ لمحہ کے عرصہ میں زمین تک آتی ھی یعنی
اِس عرصہ میں نو کروڑ پچاس لاکھ میل طی کرتی ھی تو اِس حساب
سے جو یہہ بہ نسبت اَور ثوابتوں کے زمین سے قریب تر ھی اُنکی روشنی
تین ساعت سے کم میں ہمتک نہیں پہونچ سکتی پس اِس سے ہم کیا تصور
کریں آیا آفتاب و کروڑوں ثوابت جو عرصہ لاانتہا پر چاروں طرف پھیلے
ہوئے ھیں چوبیس گھنٹہ کے عرصہ میں کرۂ زمین کے گرد گردش کرتے
ھیں جیسا بظاھر معلوم ہوتا ھی و یا کرۂ زمین عرصہ مذکور میں صرف
گردش محورانہ سے وھی نتیجہ پیدا کرتی ھی کیونکہ اِن دونوں صورتوں
میں ایک ھی نتیجہ حاصل ہونا ھی پر ایک صورت سے تو راست اور
معقول طور سے نتیجہ حاصل ہوتا ھی اور دوسری سے اِس پیچ در پیچ

طور سے کہ هماري سمجهہ سے برخلاف هی علاوہ اس کے آفتاب و اور ثوابت دنیا سے اِتنے بڑے هیں کہ اُن کے مقابل یہہ ذرا سا ذرہ هی تو یہہ تصور کرنا چاهیئے کہ اِتنے اِتنے بڑے اجرام فلکي اِس کے گرد گردش کرینگے یہہ محض واهیات اور نامعقول سمجهہ هی هنوز دریاب ثوابتوں کي کاانے کے کچهہ دریافت نہیں هوا مگر دلایل عقلي سے یہہ معلوم هوتا هی کہ وے سب اپنے اپنے نظام کے آفتاب هیں چنانچہ وے اِتني بُعد پر واقع هیں کہ تصور اُن کے دریافت مسافت میں تهک جاتا هی جب کبهي بڑي دوربینوں سے اُن کو دیکهتے هیں تو ویسے هي جیسے کہ آنکهوں سے دکهلائي دینے نظر آتے هیں مگر کچهہ روشني صاف معلوم هوتي هی *

دوسري فصل

حرکت سالانہ کے بیان میں

زمین کي دوسري حرکت سالانہ هی جو سورج کے گرد مغرب سے مشرق تک برس بهر میں ایک مرتبہ تمام کرتي هی اور اِس سبب سے تبادل فصلین هوتا هی زمین اپني روزانہ حرکت چوبیس گهنٹہ میں طی کرتي هی اور دوسري حرکت سالانہ آفتاب کے گرد مدور قریب بہ بیضاوي سال بهر میں کرتي هی اور اُس دائرہ کو جو زمین کي گردش سے پیدا هوتا هی طریق الشمس کہتے هیں اور وہ هموار فاصلہ جو مابین خط طریق‌الشمس اور آفتاب کے واقع هی اُسے سطح طریق‌الشمس کہتے هیں پر حقیقت میں ایسا کوئي خط اور سطح موجود نہیں هی یہہ صرف مفروضہ هی چنانچہ زمین اور سب ستارے بهي اپني اپني گردش آفتاب کےگرد عرصہ خالص و معدوم‌الطریقین

میں کیا کرتے ہیں اور اُسے اِس لیئے سطح قرار دیا ہی کہ وہ سطح
طریق‌الشمس پر مقام مذکور سے محاذی ہی لیکن کہیں سے نشیب و فراز
نہیں ہی چنانچہ فہم تمام کے واسطے ایک گولہ میں سمجھیئے اور
اُسکے اطراف کو طریق‌الشمس قرار دیجیئے اور میز کے بیچ میں ایک
شمعدان رکھیئے اور اُسکو آفتاب مانیئے اور میز کے اطراف سے وہ گولہ
زمین فرض کرکے حرکت محوری دیتے ہوئے گرد کل اطراف میز کے
گھمائیے تو اُس گولہ کی اُن دونوں حرکتوں سے زمین کی روزانہ اور سالانہ
دونوں حرکتیں صاف ظاہر ہوتی ہیں اور وہ دائرہ جو گھومتے ہوئے میز
کے گرد گولہ سے پیدا ہوتا ہی طریق‌الشمس پر دلالت کرتا ہی اور جو
فاصلہ اندر محیط کے واقع ہی سطح طریق‌الشمس دکھلاتا ہی اگر اُس
گولہ پر دونوں طرف قطبین کا اور بیچ میں خط‌استوا کا نشان بناویں
اور اُسکو اِس طرح پر روشنی کے گرد پھراویں کہ اُسکا قطر طریق‌الشمس
معروضہ سے عموداً ہوکر پھرے تو اُس سے صاف ظاہر ہی کہ شمع کی
روشنی خط استوا پر سیدھی اور قطبین پر ترچھی پڑیگی پر اگر کرہ
زمین کا یہہ حال ہوتا تو تبادل فصلین نہوتا اور اِس سبب سے نباتات
و حیوانات کی زندگی بھی باقی نرہتی کیونکہ حصص متوسطہ پر اگر
شعاع آفتاب ہمیشہ پڑتی تو وہ سوکھہ کر جھلس جاتے اور اطراف میں
اُسکے جہان کی جوش اور دل پسند آب و ہوا تبدیل موسموں سے ہوتی ہی
نرے اعتدال پر رہتی اور اطراف قطبین پر شدت کی سردی پڑا
کرتی مگر یہہ کرۂ زمین سیدھا نہیں بلکہ کسیقدر ترچھا گھومتا
ہی چنانچہ اُسکاقطر سطح طریق‌الشمس سے عموداً گردش نہیں کرتا
بلکہ ساڑھے چھیاسٹھ درجہ اُسکی طرف جھکا رہتا ہی اور اِس سبب سے
کہ وہ ہمیشہ آسمان کی ایک ہی جگہہ کے مقابل رہتا ہی اِس لیئے
اُسکے اُتر کا نصف کرہ سال بھر میں ایک مدت تک اُنکی طرف اُس سے

هت کر رها کرتا هی پس جبکه قطر زمین کے اُتر کا نصف حصه آفتاب
کي طرف جهکا رهتا هی تو پچهم کا حصه آفتاب سے هت کر جهکا رهتا هی
اور یهي سبب هی که جب کره زمین کے اُتر طرف گرمي هوتي هی
تو اُسکے دکهن طرف سردي هوتي اور یونهیں ایک دوسرے پر برعکس
برس بهر میں قطر زمین دو مرتبه آفتاب سے قریب یا بعید جهکا نهیں
رهتا تو اسي سبب سے اُسکے اُتر اور دکهن کے نصف الکره میں نه گرمي
نه سردي رهتي بلکه دونوں میں آفتاب کي گرمي اور روشني برابر پڑتي
چنانچه یهه دونوں اوقات مسمی به مساوي اللیل والنهار هیں یعني
تمام دنیا کے هر مقام میں رات برابر ایک وقت تک اور دن بهي برابر
ایک هي وقت تک هوتے هیں اگر ایک گول میز کے گرد کوئي شخص
دوڑے تو اُسکے سر کے اوپر ویسے هی بعینه تدویري شکل کا دائره پیدا هوگا تو کیا
سبب هی که قطر زمین حرکت سالانه میں گردش کرتے وقت ایک هي سمت
یعني قطب کے طرف همیشه مائل رهتا هی هر چند که وه سال بهر کے سفر میں
ایک ایسا آپي دائره پیدا کرتا هی که جسکا قطر اُنیس کروڑ میل هی چنانچه
سبب اُسکا یهه هی که قطب اور سب ثوابت همسے که نه صرف زمین بلکه
ایک دوسرے سے اُسکا قطر طریق الشمس اِسکي نسبت ایک ذرا سا ذره
معلوم هوتا هی اِس بات کے سمجهنے کے واسطے یهه مثال هی که کسي
اُونچي جگهه پر دس دس یا پندره پندره فٹ کے فاصله پر خطوط متوازي
کهینچیں اور هر ایک پر سے افق ماه کو دیکهیں تو یهه معلوم هوتا هی
که گویا هر ایک خط سیدها اُسي کے متابل مائل هی سبب اُسکا یهه هی که
چاند همسے نو لاکهه چالیس هزار میل دور هی تو جو نسبت اِن خطوط
کے فاصله کي چاند سے هی وهي نسبت قطر طریق الشمس کي که
اُنیس کروڑ میل هی به نسبت سب سے قریب والے ثوابت کے هی اگر
گونه مذکور الصدر کے درمیان ایک تار اِس پار سے اُس پار تک داخل

کر کے میز کے ایک کنارے پر جھکا رکھیں کہ اُسکي سطح پر ساڑھے چھیاسٹھ درجہ کا زاویہ پیدا کرے اور وہ تار ہمیشہ چھت میں ایک هي جگهہ کے محاذي رهے تو اُس سے زمین کي وہ حالت معلوم هوتي هی کہ جس سے موسموں کي تبدیل هوا کرتي هی چنانچہ ذیل میں اِسکي مثال کے واسطے نقشہ بنا هوا هی *
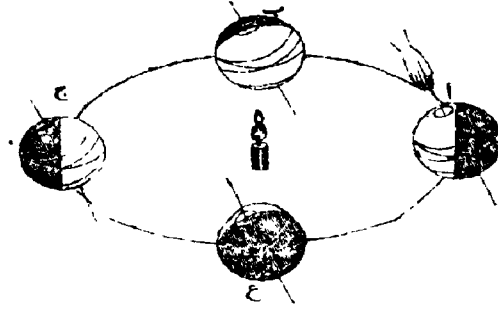
اِس نقشہ میں زمین کي حالت بہ نسبت آفتاب کے عین گرمي و سردي اور مساوي‌اللیل والنہار کے وقت معلوم هوتي هی یعني مقام ا پر همیں گرمي اور مقام ب اور ع پر مساوي‌اللیل والنہار اور ج پر عین جاڑے کا نشان هی یعني مقام ا پر قطر زمین کا اُتر حصہ آفتاب کي طرف جھکا رهتا هی تو اِس سبب زمین کي اُتر سمت پر آفتاب کي گرمي کا اثر بہ نسبت دکھن سمت کے زیادہ هوتا هی اور اگر اِس مقام پر آفتاب اپني شعاع خط سرطان پر عموداً ڈالتا هی تو مقام مذکورہ میں اُسکي شعاع قطب شمالي کے ساڑھے تئیس درجہ تک پہونچتي هی اور چونکہ زمین کرہ هی اِس لئیے آفتاب اُسکے نصف کرہ کو روشن کرتا هی یعني هر چہار طرف نوے نوے درجہ تک اثر کرتا هی کہ جہاں عموداً گرتا هی اِس حالت میں تمام منطقہ باردہ شمالیہ روشن هوتا هی اور یہاں جب تک کہ زمین اِسي مقام پر هی تو چوبیس گھنٹے تک دن برابر رهتا هی اور بر عکس اِسکے قطب جنوبي کي

اطراف پر وہ شعاع ساڑھے بئیس درجہ تک نہیں پہونچنی تو اِس سبب
سے تمام **منطقۂ باردۂ جنوبیہ** اتنے عرصہ تک روشنی سے محروم رہتا
هی **پس** اِس طرح پر برابر کرتا رهیگا جب تک که وہ مقام **ج** تک نہ
پہونچے پس فرض کرو که زمین مقام ب تک پہونچي ہو تو اُس وقت
آفتاب خط استوا پر عموداً کھڑا رهیگا اِس لیئے که اُسکي شعاع **خط استوا**
سے دونوں طرف نوے نوے درجه یعني دونوں **قطبین** تک پهونچیگی **پس**
اِس صورت میں صاف ظاهر هی که **دن و رات** تمام دنیا کے هر مقام
میں برابر ایک هي وقت تک رهے اور خط استوا کے هر مقام میں رات و دن
برابر هوتا هی کیونکه نصف کرہ روشن رهتا اور نصف تاریک **چونکه**
خط استوا کا بالکل دائرہ چوبیس گهنٹه میں گهومتا هی پس اُسکا
هر ایک نصف دائرہ بارہ گهنٹه میں گردش کریگا یعني اُس جگهه دن و
رات برابر هوگا اور یهي دلیل سب خطوں کے واسطے جو خط استوا کے
متوازي هیں لازم آئیگي کیونکه جب زمین اِس حالت میں هی تو وہ
منور دائرہ **آفتاب** کا اِن سب خطوں کو نصف نصف قطع کریگا تو اِس
لیئے ایک حصه روشن اور دوسرا تاریک برابر رهیگا یعني **دن** اور **رات**
برابر هونگے پر جب خط استوا سے جانب **شمال** یا **جنوب** هوتا هی
تو خطوط مذکور غیر مساوي حصوں میں **آفتاب** کے منور دائرہ سے
منقطع هوتے هیں اِس لیئے اُنکے هر ایک مقام میں **رات** اور **دن**
غیر مساوي هوتے هیں **چنانچه** جب **آفتاب** خط استوا کے **اُتر** هوتا
هی تو وے خطوط نصف سے زیادہ روشن رهتے هیں اور اُنکے باقي حصے
جو تاریک رهتے نصف سے کم هوتے هیں یعني دن رات سے زیادہ هوتا هی
علیٰهذالقیاس بر عکس اِسکے **جنوب** میں هوتا هی پس اوپر والے
نقشه کے مطابق **ا** زمین کي اُس حالت کا نشان هی که جیسے وہ آفتاب
کي به نسبت تیئیسویں **جون** کو جهکي هوتي اور مقام ب ماہ **ستمبر**

کي چوبیسویں اور ج ماہ دسمبر کي بائیسویں اور ع ماہ مارچ کي اکیسویں تاریخ کي حالت کا نشان ہی چنانچہ زمین مقام ا سے ب تک تین مہینے کے عرصہ میں پہونچتي ہی تو جس قدر ا سے آگے بڑھتي اُسی قدر آفتاب کي شعاع قطب شمالي کي اطراف سے گھتني جاتي ہی یہاں تک کہ مقام ب میں خط استوا پر شعاع سیدھي پڑتي ہی اور اِس حالت میں نور آفتاب کا دونوں قطبین تک برابر پہونچتا ہی علی‌ھذاالقیاس جب ب سے ج کي جانب روانہ ہوتي ہی تو زمین کي قطب شمالي کي اطراف تاریک ہوتي جاتی ہی یہاں تک کہ جب آفتاب خط جدي کے مقابل ہوتا ہی تو قطب شمالي تمام تاریک اور جنوب بالکل روشن ہوجاتا ہی اور جب ج سے ع کي جانب روانہ ہوتي تو مقام ع میں خط استوا پر شعاعیں سیدھي پڑتي ہیں اور آفتاب کا نور پھر دونوں قطبین تک برابر پہونچتا ہی مگر ہم لوگوں کو کیونکر ثابت ہو کہ کرۂ زمین آفتاب کے گرد گردش کرتا ہی چنانچہ آفتاب کي سوا ے حرکت روزانہ کے جو پورب سے پچھم کو معلوم ہوتي ہی اگر بہ نظر غور کسي ثوابت کي نسبت دیکھو تو ہرروز ایک ایک درجہ یعني قطر کادونا پورب کیطرف ہٹتا نظر آتا ہی یہاں‌تک کہ سال بھر کے عرصہ میں آسمان میں ایک بڑا دائرہ پیدا کرتا معلوم ہوتا ہی لیکن جیسے کہ اِس باب میں اِسکي حرکت روزانہ ظاہر ہی ویسے ہي اگر اندک بہ تعمیق نظر غور کریں تو حرکت سالانہ بھي ظاہر معلوم ہوتي ہی اور جو دائرہ کہ وہ آسمان میں پیدا کرتا ہی حقیقت میں زمین کي گردش سے طریق الشمس پیدا ہوتي ہی چنانچہ اِسکے واسطے یہہ مثال ہی کہ ایک گولہ یا شمع کسي مکان کے درمیان رکھو اور اُسکو اور دیوار کو ایک ہي خط میں دیکھتے ہوئے گرد اُسکے گھومو تو اِس حالت میں وہ گولہ یا شمع جو بیچ مکان میں قائم ہی دیوار کے گرد دائرہ پھرا

کرتے نظر آتیکا یونہی آفتاب هر چند مانند مرکز کے قایم هی مگر هم لوگوں کو اسمان میں دائرہ پیدا کرتے نظر آتا هی جو درحقیقت زمین طریق الشمس میں گردش کرنے سے بنتی هی هرگاه زمین کسی حصه پر دائرہ پیدا کرتی هی تو آفتاب اُسکی ضد میں دائرہ پیدا کرتا هی چنانچه جب زمین میزان میں دائرہ بناتی هی تو آفتاب اُسکے مقابل یعنی **جدي** میں اور جب زمین **عقرب** میں تو آفتاب **ثور** میں بنتی علی هذا القیاس اور یهي دائرہ جو آفتاب نواحیوں کے درمیان هوکر پیدا کرتا هی اُسکو **منطقة البروج** یا **طریق الشمس** کهتے هیں اور جب چاند اُسکے اندر آتا هی تو سورج گهن هوتا هی چنانچه اُسکي مثال کے واسطے اُس دائرہ کو جو تمہارے سرسے گوله مذکور الصدر کے گرد گهومنے سے پیدا هوا طریق الارض یعني دنیا کي راہ فرض کرو اور دوسرے کو جو ظاهر گوله سے اِس مکان کي دیوارونپر پیدا هوا اُسکو طریق الشمس یعني منطقة البروج جانو پس اندک غور سے معلوم هوگا که اِن دونوں دائروں کا ایک هي مرکز هی اور دونوں ایک هي سطح میں واقع هیں اُسوقت اپني آنکه اور گوله مذکور کے درمیان ایک نارنگي گول رکهو یا گوله تو اِس سے کسوف پیدا هوگا یعني گوله مذکور آفتاب هی اور تمهارا سر زمین اور نارنگي بیچ میں چاند چونکه تینوں ایک هي سطح میں واقع هیں اِس لیئے نارنگي نے تمهاري نظر کو سورج سے روکا اور اگر گوله مذکور کي طرف اپني نسبت پیٹهه دو اور ایک هي خط میں گوله کے مقابل اپنا سر و نارنگي رکهو تو خسوف هوگا کیونکه اِس حالت میں تمهارا سر نارنگي پر گوله کي روشني مفروضه کے آنے سے مانع هوا اور اگر تم اپنا هاتهه اُٹهاؤ یا جهکاؤ تو هرگز گهن نهوگا کیونکه اِسصورت میں نارنگي سطح منطقة البروج کے اُوپر یا نیچے هوگي او اکثر اِسي طریق سے چاند کچهه نیچے یا اُوپر سطح طریق الارض سے گهومتا هی ورنه هر مهینے میں دوگهن هوا کرتے یعني اماوس کو کسوف اور پورنماشي کو خسوف *

تیسري فصل

اسباب حرکت سالانہ کے بیان میں

اوپر کي فصل کے بیان سے دریافت ہوا کہ طریق‌الشمس میں دنیا کي تدویري گردش دونوں کي باعث ہوتي ہی ایک وہ جس سے وہ آگے بڑھتي اور دوسري وہ کہ جس سے گھٹتي جاتي چنانچہ پہلي **دافعۃ‌المرکز** کہلاتي اِس لیئے کہ احاطہ آفتاب سے خط مماس کي راہ نکل بھاگا چاہتي ہی اور دوسري **جاذب‌المرکز** جس سے کہ آفتاب میں مل جاناچاہتي ہی **سبحان‌اللہ** اِس حرکت معقول و پسندیدہ سے خداتعالی کي کیسي قدرت اور احسان ظاہر ہوتا ہی کیا معني کہ اگر آفتاب یا یہہ دنیا آفتاب کي طرف مائل یا اُسکے جذب سے باہر واقع ہوئي ہوتي تو ضرور نیست و نابود ہوجاتي چنانچہ اب بھي اگر اُن دو قوتوں میں سے کوئي زیادہ اسپر موثر ہو تو وہي منحوس نتیجہ ظہور میں آوے یعني پہلي حالت میں تو سورج پر گرنے سےجھلس جائے اور دوسري حالت میں عرصہ لاانتہا و تاریک میں بعدِ حرارت تکراتي پھرے پر حقیقت میں یہہ دونوں قوتیں حالت سفر میں ہر جگہہ دنیا پر برابر اثر نہیں کرتیں اِسي جہت سے گردش دنیا شکل تدویري نہیں بلکہ کسیقدر فرق یعني بیضاوي ہوتي ہی لہذا کبھي آفتاب سے قریب ہوجاتي ہی اور کبھي دور پر تمام اجسام متحرک کا یہہ خاصہ ہی کہ جسقدر زور سے گھومتے ہیں اُسیقدر اُسمیں قوت دافع‌المرکز زیادہ اثر کرتي ہی یعني وہ کرہ خط مماس سے گذرنیکا مائل ہوتا ہی جیسے **منجنیق** مذکورالصدر کا حال ہی پس جب قوت جاذب‌المرکز زیادہ ہوتي ہی تو دنیا قریب تر آفتاب کے آکر جلدي سے گذرجانا چاہتي ہی اور اِسي سرعت کے باعث في‌الفور مائل بخط مماس ہوتي ہي یعني حالت قرب میں قوت دافع‌المرکز اُسپر زیادہ اثر کرتي ہی اِسواسطے وہاں سے بہت جلد

گذر جاتي هی لهذا شعاع آفتاب دير تک اثر نهيں کرتي و ترچهي پڑتي هيں اِس ليئے موسم سرما وقوع ميں آتا هی گو که جسوقت آفتاب سے قريب هوتي تو اُسوقت زور سے نکل کر بڑهتے بڑهتے شکل تدويري نهيں بلکه بيضاوي پيدا کرتي هی مگر تسپر بهي اُس بيضاوي شکل کا قطر طويل اُسکے عرض سے کچهه ايسا زياده نهيں صرف ساٹهواں حصه بڑا هی پر ساٹهواں حصه بهي تيس لاکهه ميل کے برابر هی ليکن فاصله دنيا کے بُعد کي نسبت جو نو کروڑ پچاس ميل هی کچهه شمار ميں نهيں اِس ليئے تبادل فصليں آفتاب کے قرب و بُعد پر منحصر نهيں بلکه اِس شرط پر که شعاع اُسکي زمين پر عموداً يا ترچهي پڑيں چنانچه موسم گرما ميں آفتاب که اُفق کے اوپر دير دراز تک سفر کرتا هی اور اُسوقت شعاعيں زياده اثر کرتي هيں تو اِن دونوں سببوں سے گرمي به شدت پيدا هوتي هی اور برعکس اِسکے موسم سرما ميں علاوه اِسکے منطقهٔبارده ميں موسم گرما کے وقت آفتاب برابر پانچ مهينے تک اُفق کے اوپر نظر آتا هی که اُس عرصه ميں کبهي غروب نهيں هوتا تسپر بهي وهاں دهوپ بہت تيز نهيں هوتي کيونکه شعاعيں آفتاب کي اُس جگهه پر ترچهي پڑتي هيں يعني اُن اطراف ميں وه اُفق کے اوپر کبهي اُونچا نهيں نظر آتا اور اِسي طرح هم هميشه ديکهتے هيں که آفتاب کے طلوع اور غروب کے وقت گرمي آفتاب کي اِسقدر معلوم نهيں هوتي که جسطرح عين نصف النهار کے وقت هوتي هی مگر اِن تينوں اوقات ميں بُعد اُسکا دنيا سے اُتنا هي رهتا هی چنانچه اُن مثالوں مذکور سے صاف ظاهر هی *

مقاله دوم

زمین کے طبعي اقسام کے بیان میں اور یهه بارہ باب پر مشتمل هی

پهلا باب

آب و هواے متفرقه کے بیان میں

پهلے مقاله میں بیان هوچکا که سطح زمین پانچ منطقوں پر ایک
متوسطه یا حاره اور دو معتدله اور دو بارده یا منجمده میں منقسم هوئي
هی چنانچه بیان مذکورالصدر سے یهه ظاهر هی که وے بحساب مدارج
کهنسے کهاں تک واقع هیں مگر چونکه اِس حساب سے اُنکي مقدار
سطح بخوبي نهیں دریافت هوئي اِس لیئے اب تفصیل ذیل سے هر ایک
کي مقدار سطح که ایک دوسرے کي نسبت کسقدر هی یوں محسوب
هوگي که اگر تمام سطح زمین کے سو حصے هوں تو اُنمیں سے تخمیناً
چالیس حصے منطقه حاره اور چهبیس چهبیس هر ایک معتدله اور
چار چار هر ایک منجمده میں شامل هیں تو منجمدین جهاں آبادي
نهیں ممکن هی به نسبت اَور حصوں کے هر ایک معتدله میں جهاں
کثرت سے آبادي هی کسي شمار میں نهیں اگرچه ازروے طبعیات کے اِس
طرح پر سطح زمین کو منطقوں پر تقسیم کرنا روا هی پر تفهیم عام
کے واسطے یهه تقسیم کافي نهیں اِس لیئے هر ملک تبدیل آب و هوا سے
منطقوں کو بلحاظ تفریق روزانه کے جو متفرق خطوط عرض پر هوتے هیں
چهوٹے حصوں میں تقسیم کیا هی چنانچه اُوپر کے بیان سے معلوم هوا که
خط استوا پر رات و دن تمام سال کے برابر یعني هر ایک بارہ بارہ گهنٹه
کے هوتے هیں پر جسقدر آفتاب اُتر یا دکهن کي طرف هٹتا هی اُنکے
درمیان فرق هوتا جاتا هی پس جبکه آفتاب خطاِستوا سے اُتر هوتا هی

تو نصف‌الکرہ شمالیہ میں دن رات سے بڑا ہوتا ہی اور جب آفتاب وہاں سے دکھن سمت ہوتا ہی تو اُسپر بہ نسبت دن کے رات بڑي ہوتي ہی اِس لیئے جغرافیہ والوں نے خط استوا سے قطبین کے مفاصلہ کو بارہ بارہ چھوٹے حصوں یعني ساڑھے سات سات درجہ عرض کے تفاوت پر فرض کیا ہی اور زمین کي کروي شکل ہونے کے باعث ہر ایک حصہ کي اِنتہا پر دن ایک دوسرے کي نسبت آدہ گھنٹہ کم ہوتا ہی علی‌ہذ‌االقیاس معلوم ہوا کہ گرمي اور سردي کي کمي و بیشي بمقدار کمي و بیشي دن کے ہوتي ہی اگرچہ یہہ بات عام طور پر بڑے منطقوں کي نسبت درست ہوسکتي ہی مگر بلحاظ چھوٹے حصوں کے نہیں کیونکہ بعضي جگہوں کي اعتدال آب و ہوا اور کئي چیزوں سے بھي موثر ہوتي ہی جیسے سمندر کي قربت اور بعضي ہواؤں کي کثرت اور زمین کي بلندي و پستي کے سببوں سے وہاں کي آب و ہوا بہ نسبت اور مقامات کے جو خط استوا سے دور ہیں سرد ہوتي ہی جیسے شہر کوئیٹو گو کہ منطقہ‌حارہ کے درمیان واقع ہی مگر آب و ہوا اُسکي نہایت معتدل ہی یہاں تک کہ تھرموميٹر یعني گرمي اور سردي کي کل کا پارہ اکثر ترین درجہ سے زیادہ نہیں بڑھتا پس اُسکا اور شہر نیویارک کا اعتدال برابر ہی باوجودیکہ یہہ خط‌استوا سے چالیس درجہ بیالیس منٹ دور ہی بلکہ شہر آمسٹرڈام جو دارالسلطنت ہالنڈ کا ہی باون درجہ بائیس منٹ خط‌استوا سے دور ہی مگر آب و ہوا وہاں کي بھي معتدل ہی *

شہر کوئیٹو کي آب و ہوا اِس سبب سے معتدل ہی کہ وہ ایسے میدان پر واقع ہی کہ جو نو ہزار فٹ سطح سمندر سے بلند ہی اور ہر چہار طرف برفیدہ پہاڑوں سے محصور ہی اور امریکا و ایشیا کي شمال کي طرف برعکس اِسکے وقوع میں آتا ہی یعني بحرہ‌منجمد کي قربت کے باعث اُسکے تمام اضلاع شمالي میں سرد اور تند ہوا بغیر مزاحمت نباتات و حیوانات کے دور دراز تک چلتي ہی پس اب خاص

سبب اعتدال آب و هوا کے ذکر کیئے جاتے هیں پهلا سبب آفتاب کي
شعاع هیں اور وه کئي طرح پر پڑتي هیں جهاں عموداً پڑتي هیں وهاں
اکثر زیاده گرمي هوتي هی جیسے خطاستوا کي اطراف میں جهان کي
زمین اکثر مسطح هی آفتاب کي شعاع به نسبت اطراف شمالي کے
سیدهي پڑتي هیں دو-ر، سبب دن کي کمي بیشي هی جب دن بڑا
هوتا هی اور رات چهوٹي تب دنمں ایسي زیاده گرمي هوتي هی که
اُس چهوٹي رات میں وه گرمي دور نهیں هوتي جیسے قطبین کي اطراف
میں گو که آفتاب کي کرن بهت ترچهي پڑتي هی اور جاڑےکا موسم
بهت دیر تک رهتا هی تو بهي وهاں تهوڑيسي گرمي کے موسم میں شدت
کي گرمي هوتي هی اِس سبب سے که آفتاب همیشه اِس موسم میں اِن
اطراف پر اُفق کے اُوپر رهتا هی تیسرا سبب زمین کي بلندي هی
کیونکه پهاڑ و اور بلند زمین نسبت نشیب اور ترائي والي جگهوں کے
زیاده ٹهنڈي رهتي هی یعني جو زمین جسقدر سمندر سے اُونچي هوتي
هی وه اُسیقدر ٹهنڈي هوتي هی اور اُن ملکوں میں جهاں کے پهاڑ بهت
اُونچے هیں ایک حد معین تک همیشه یخ اور برف جما رهتا هی اور
کهیں کهیں ایشیا کے حصص متوسطه اور جنوبي امریکا میں بهت بڑے
اور وسیع قطعات زمین اونچے پر واقع هیں مثلاً کوهستان اینڈیز میں
بهت سے بڑے وسیع میدان هیں جو سطح سمندر سے آٹهه هزار فٹ اونچے
هیں اور وهاں بهت بڑے بڑے شهر آباد هیں جو ممالک معتدله کے
اقسام نباتات سے سرسبز هیں چوتها سبب هواے سیال هی بعض قطعات
زمین اُسقدر گرم و سرد رهتے هیں جسقدر گرم یا سرد هوا وهاں چلا
کرتي هی اور اکثر ممالک متصله کي هوا جهاں شدت سے گرمي یاسردي
پڑا کرتي هی جو هوا وهاں سے گذرتي هی تو وهاں گرم یا سرد هوجاتي
هی جیسے افریقه کے اطراف شمالي اور یوروپ کے ممالک جنوبي بلکه
تمام بحیرهٔ روم کے ممالک متصله پر اِسي سبب سے گرمي زیاده رهتي

هی که عربستان اور حبش کے صحرا کي لو اُسپر گذرتي اور اثر کرتي
هی یا نچواں سبب پہاڑوں کي قربت اور حسامت هی پہاڑوں سے کئي
نتیجے حاصل هوتےهیں جدنتیجه بخارات بحري جو کشش آفتاب سے هوا
میں پھیلے رهتے هیں سو اُنکي کشش سے جمع هوجاتے هیں اور اِس سبب
سے ابر اور مینهه اور سبنم پیدا هوتي هی اور هوا سرد تر هو جاتي هی
اور اُن ملکوں میں پاني پهونچتا هی که جو بغیر اِنکے دھوپ کي شدت
سے جهلس جاتے هیں جیسے ایشیا میں سلسله کوه همالة کے باعث
اور یورپ میں سلسله کوه الپس کے باعث ملک هندوستان اور ملک
اٹالیه بڑے زر خیز هیں بلکه اٹالیه کي آب و هوا بھي بہت معتدل اور
دل پسند هی اور پہاڑوں سے هواے سرد و گرم کي بهي آڑ هوتي هی پر
جہاں اُنسے چھوٹے چھوٹے میدان کثرت سے محصور هوتے هیں وهاں
گرمي اور تري بیشتر رها کرتي هی اور اکثر اُونچے برفیده پہاڑوں کے باعث
ممالک متصله ٹهنڈے رهتے هیں اِس لئے که هوا وهاں سے گذرتي هوئي
اُنپر گذرتي هی چھٹا سبب سمندر کي قربت هی اُسکے باعث ممالک
متصله میں گرمي یا سردي کم هوتي هی کیونکه زمین کي یهه خاصیت
هی که وه سمندر کي نسبت بہت جلد گرم اور سرد هو جاتي هی اور
سمندر همیشه زمین کي نسبت معتدل رهتا هی جیسے تمام دنیا کے
حصص متوسطه میں سمندر همیشه زمین سے بہت ٹهنڈا رهتا هی اِسي
سبب سے جو هوا سمندر پر سے آتي هی ٹهنڈي اور بر عکس اِسکے جو هوا
زمین پر سے گذرتي هی نہایت گرم هوتي هی اور حقیقت میں هندوستان
کے دکهن اور مدراس کي طرف بهي حال هی پس یهي سب جا بجا
آب و هوا کے متفرق هونے کے اسباب هیں پر سواے اِنکے اور بھي هیں
مثلاً زمین کي خاصیت اور زراعت کي کثرت اور جنگلوں و بسته پاني کي
وسعت پس اگر کسي ملک کي آب و هوا کي حقیقت دریافت کیا
چاهو تو وهاں سے نه صرف خط استوا کے بُعد پر لحاظ کرو اگرچه عموماً

بهي سمجهه سکتے هو لیکن جو أسکا تحقیق حال جاننا چاهو تو أن باتوں سے جو أوپر مذکور هوئیں واقف هونا چاهئیے سواے إسکے اکثر ملکوں کي آب و هوا کے متفرق هونے کي یهه علامت هی که جس قدر وهاں گرمي یا سردي هوني هی أسي قدر میوه جات متفرقه و نباتات وهاں پیدا هوتے هیں چنانچه طبعي داں لوگوں نے تمام روئے زمین کو هر ایک نصف کره کي رو سے سات سات طبعي منطقوں یعني قطعوں میں تقسیم کیا هی پس پهلا قطعه وه هی که جسمیں گرم مصالح زیاده پیدا هوتا هی اور بیس بیس درجه تک أتر یا دکهن ایک ایک قطعه کے لیئے کم و بیش حد هی اور أسکے اوسط کي گرمي تهرمومیتهر کي حد اسي درجه اور اطراف کي اتهتر تک هی اور دوسرے قطعه کي حاصلات اکثریه نیشکر و قهوه هی اور ایسے قطعه کا اعتدال متوسط ارستهه درجه تک هوتا هی اور یهه قطعه شمال امریکه اور فارس میں خط استوا سے اکیس درجه کے بُعد پر واقع هی مگر یورپ اور بحیرهٔ روم اور تمام ممالک روم میں سنتیس درجه کے بُعد پر هی تیسرے قطعه کي حاصلات اکثریه زیتون و انجیر هیں اِس میں وے سب ممالک گنا شامل هیں که جنکا اعتدال تهرمومیتهر کے حساب سے ارستهه سے لیکر أنستهه تک هی اور امریکه سے گذر کر خط استوا سے چونتیس درجه کے بُعد پر اور یورپ سے چوالیس درجه پر اور ایشیا سے چالیس سے لیکر أنستهه کے بُعد پر هی چوتهے قطعه کي حاصلات اکثریه انگور هی که جسکي شراب بنتي هی اور أسکا اعتدال تهرمومیتهر کے حساب سے پچپن سے لیکر أنستهه تک هی اور یورپ میں خط عرضي پچاس اور باون درجه اور امریکه میں تینتالیس سے لیکر پچاس بلکه ایشیا میں چالیس درجه کے بُعد پر هی پانچویں قطعه کي حاصلات اکثریه گیهوں اور بلوط هیں اور یهه سب چیزیں اِن جگهوں میں بےنهایت پیدا هوتي هیں اور یهاں کا

اعتدال پچاس سے اکتالیس درجہ تک تھرمومیتھر کے حساب سے ہوتا
ہی اور اُسکا بعد خط استوا سے ملک ناروي میں کبھي تریسٹھہ درجہ پر
اور روس میں اٹھاون پر بلکہ امریکہ میں اُنتچاس تک ہی چھٹی قطعہ
کي حاصلات اکثریہ صنوبر اور برچ ہیں جو بہ نسبت اور درختوں کے
بڑے اور توي ہوتے ہیں اعتدال وہاں کا اکتالیس سے تیس تک ہی مگر
خط عرضي کے بُعد پر چھیاسٹھ اور چون درجہ تک ہی ساتویں قطعہ
میں کچھہ نہیں پیدا ہوتا صرف کہیں کہیں سبزہ‌زار ہی اور آگے اِسکے
برفستان ہی واضح ہو کہ اُوپر کے بیان سے یہہ غرض نہیں ہی کہ جوجو
نباتات اور گھاس پات جن جن قطعوں میں مذکور ہوئے ہیں اُنھیں کے
واسطے خاص ہیں پر یہہ مراد ہی کہ جن جن قطعات میں جو جو
چیزیں مذکور ہوئیں کثرت سے پیدا ہوتي ہیں اور حد کمال تک
پہونچتي ہیں اور پہاڑوں میں خاص کر ملک گرم سیر میں وہ نباتات اور
سبزیاں دیکھنے میں آتي ہیں کہ آب و ہواء جداگانہ سے پیدا ہوتي ہیں
پس اعتدال ایسي حالتوں میں اکثر بمقدار بلندي گنا جاتا ہی اگر پہاڑ
خط استوا سے قریب ہو تو اُسکے دامن میں گرم‌مصالح وغیرہ پیدا ہوتاہی
اور اُس سے کچھہ اُوپر قہوہ اور نیشکر اور اُس سے اُوپر زیتون اور انجیر
اور اُس سے بھي اُوپر انواع اور اقسام کے انگور کہ جنکي فرانس اور جرمن
میں شراب بنتي ہی اور سبھوں سے اُوپر والے قطعوں میں بلوط و صنوبر
وغیرہ پیدا ہوتے ہیں مثلاً کوہ ارارات‌ھہ میں اِن پانچ ممالک کي اکثریہ
نباتات ملتي ہیں یعني اُسکے دامن میں جو نباتات کہ ملک روس
میں پیدا ہوتي ہیں ملتي ہیں اور دوسرے درجہ بلندي پر نباتات ملک
اٹالیہ اور تیسرے درجہ بلندي پر نباتات خاص ملک فرانس اور چوتھے درجہ
بلندي پر نباتات ملک سویڈن اور اُسکے پانچویں درجہ نہایت بلندي پر
وہ نباتات کہ جو ملک لیپ‌لینڈ میں پیدا ہوتي ہیں دستیاب ہوتي ہیں *

دوسرا باب

پہاڑوں کے بیان میں اور وہ دو فصلوں پر منقسم هی

پہلی فصل

پہاڑوں کی خاصیت طبعی کے بیان میں

بادی النظر سطح زمین پر پہاڑ بے ترتیب و ناهموار نظر آتے هیں
مگر بہ عمیق نظر ملاحظہ کرنے سے ثابت ہوتا هی کہ اُن سے کارخانجات
طبعی کے نتائج متعدد حاصل ہوتے هیں اُنکی معتدد تاثیروں آب و هوای
ان ملکوں کا کہ جہاں آفتاب کی شعاع عموداً پڑتی هیں بیان اُوپر مذکور
ہوچکا اب یہہ بیان کیا چاہتے هیں کہ پہاڑ بالطبع وہ مناسبت کہ جو بیچ
زمین سر سبز و سیراب ہونے کی کیا علاقہ رکھتے هیں *

پہاڑ ابر کو بروقت هوا پر گذرنے کے روکتے هیں اور ابر اُنکے جذب سے
منجمد ہوکے موافق اعتدال اور حالت هوائے محیط ارضی کے پانی یا
اولہ یا برف ہوکر برستا هی پس یہہ تمام رطوبتیں جو اِس طرح سے
حاصل ہوتی هیں پہاڑوں کی درزوں اور مسامات میں گہس جاتی هیں
اور زمین کے نیچے کے طبقہ میں جمع ہوتی هیں اُنہی سے نہروں اور
ندیوں کے سوتوں کی اِبتدا هی اور جب طبقہ زمین لبالب بہرجاتا هی
تب پانی چشموں میں بہوت نکلتا هی اور زمین کے نشیب کی طرف
مائل ہوکر ایک چشمہ سے دوسرے چشمہ میں جاملتا هی اور یونہی
بتدریج بڑھکر نہر اور دریا ہوجاتا هی اگر سطح زمین پر پہاڑ نہوتے تو
تو رطوبتیں کہ بخارات ہوکر اُوپر جاتی هیں سوکھی اور ریتیلی زمین
میں گرکے بالکل بےفائدہ جذب ہوجایا کرتیں نہیں تو اَور جگہوں میں
گرکے **جہیل** یا **دلدل** بن جاتیں اور نباتات بہی پیدا نہوتی اور بغیر
پہاڑوں کے زمین کی کہانوں سے آدمیوں کو فائدہ حاصل نہوتا کیونکہ اگر

فلزات وغیرہ زمین میں چھلکے کی مانند بھی ملفوف ہوتیں یعنی نہانیں پہاڑ کے چھلکے کی مانند زمین میں لپٹی رہتیں تو ظاہر ہے کہ ہم لوگ سواے طبقہ بالا کے اور دوسرے نیچے کے طبقوں کے معادن یعنی فلزات اور **نمک معدنی** اور **پتھر کے کوئلے** وغیرہ سے جو سچے کے طبقہ میں ہیں واقف نہوتے اور وے ہرگز اِستعمال کے واسطے بھی حاصل نہوتیں پس پہاڑ گویا زمین کے دنبل ہیں کہ بہ سبب انکے کرۂ زمین کا چھلکا ٹوٹ کے نیچے کے طبقہ کی حاصلات اوپر بر آمد ہوکے آدمیوں کو حاصل ہوتی ہیں اور اگر سطح زمین ہموار و کف دست میدان ہوتے تو یہہ فضا یعنی سبزہزار کی خوبصورتی اور میدانوں اور پہاڑوں کی اشکال جداگانہ کی عمدگی کہ جیسے اب معلوم ہوتی ہے نہوتی بلکہ کوئی اَوْر ہی صورت ہوتی الغرض جو فوائد اور مطالب ضروری کہ اُن سے حاصل ہوے ہیں اب مجملاً ذکر کیئے جاتے ہیں *

واضح ہو کہ پہاڑ ملکوں کے **ہاڑ** یعنی اِستخوان ہیں جیسے ہڈیوں سے جانور موزوں ہوتا ہے ویسے ہی پہاڑوں سے ملک کی صورت بنتی ہے کیونکہ پہاڑوں کے سلسلہ کے مطابق ندیں بہتی ہیں پس اگر سمندر قریب ہوتا ہے تو ندیاں بہت مختصر ہوتی ہیں کیونکہ بباعث سمندر کی قربت کے بہت جلدی سمندر میں جاملتی ہیں اور بہتے میں بہ سبب نشیب زمین کے بہت تیز بہتی ہیں اور جو سمندر سے دور ہوتی ہیں تو لمبی ہوتی ہیں مگر آہستہ بہتی ہیں چنانچہ اِس طرح کی ندیاں جہاز رانی کے لائق ہوتی ہیں اور سمندر کے قریب پہونچکر اتنی بڑی ہوجاتی ہیں کہ وہاں بڑے بڑے جہاز اُنمیں چل سکتے ہیں اور اُس جگہہ اگر شہر آباد ہوتے تو ایسے شہر بڑے مالدار اور کثرت سے آباد ہونے اور تمام جہان میں مشہور ہونے ہیں اور ہر ملک کی کہانوں کی مالیت اُسکے پہاڑوں کی خاصیت پر موقوف ہے اگر وہ پہاڑ گرانِٹ یا سلیٹ پتھر کا ہے تو اُسمیں سونا اور چاندی

اور تانبا اور ولایتي لوها پیدا هوتا هی اور اگر چونے کے پتھر کا پهاڑ هی تو
اغلب هی که اُسمیں شیشه پیدا هوتا هی چنانچه اِنگلستان کے صوبه ڈربي
اور ڈرام میں بهت شیشه ملتا هی اور اگر بلوي پتھر کا هو تو عجب
نهیں که اُسکے قریب پتھر کے کوئلے ملیں چنانچه ملک اِنگلستان کے صوبه
نارتهه هیمبرلینڈ اور لنکاسٹر و یارک میں بهت کثرت سے نئے پتھر
کے کوئلے ملیے هیں برعکس اِسکے اگر چونے کي یا زرد یا کهریا متي جهاں
هو تو وهاں کوئي چیز نهیں ملتي پس جس ملک میں محاصل کاني
خصوصاً پتھر کے کوئلے ملتے هیں وهاں کے باشندوں کي بسر اوقات اُنهیں
کے سبب هوتي هی اور کارخانجات وهاں کے بهی کثرت سے جاري رهتے
هیں چنانچه انگلنڈ کے اُن صوبوں میں که جهاں پتھر کے کوئلے نهیں
هیں وهاں اکثر صناعي نهیں هی بلکه وهاں کے باشندے اکثر زراعت میں
مشغول رهتے هیں حاصل کلام پهاڑوں کے سلسله اور ترکیب پر مقدار اور
خواص اُنکي ندیوں کا موقوف هی اور ندیوں کي خاصیت پر اُن شهروں
کي کیفیت اور شهرت اور تجارت کي قلت اور کثرت موقوف هی اور
بهي پهاڑوں کي ترکیب پر اُس ملک کے لوگوں کا شغل و زیادتي عقل و
اخلاق و سیاست مدني موقوف هی *

دوسري فصل میں جدول جہان کے نامور پہاڑوں کا معہ تعداد بلندي عموداً جہاں تک کہ تخمیناً معلوم هی بلحاظ سطح دریاے شور اور اُن سلسلہ پہاڑوں میں جوٹیلے کہ مشہور هیں معہ اُنکي تعداد بلندي کے فٹ انگریزی سے

جدول سلسلہ پہاڑوں کي بہ تفصیل ذیل جو قطعہ ایشیا میں واقع هیں

نام سلسلہ پہاڑ	تخمیناً تعداد عمود	سلسلہ مذکور ہ بالا میں جو ٹیلے کہ مشہور هیں	تعداد بلندي ٹیلے بحساب فٹ
کوہ ایلاتل مسمی بکوہ استنوئي ملک سبیریہ میں واقع هی	نامعلوم	کوہ کابغان	٣٢٦٣
کوہ امس چنکا	نامعلوم	کوہ سوالسح آتشي	١٠٥٩١
		کوہ کہلبو چیو	١٦٥١٢
کوہ التائي جو ملک سبیریہ اور مغلیہ میں واقع هی	ازپنجہزار تاهشتہزار	کوہ بي لکہا کہ اسکا عرض پچاس ڈگري اور طول چہیاسي ڈگري تیس دقیقہ پر واقع هی	١١٠٠٠
کوہ بلور نارک واقع ملک ترکستان و بخارا	ازپانزدہهزار تابستہزار		

نام سلسلہ پہاڑ	تخمینا تعداد عموی	سلسلہ مذکورہ بالا میں جو ٹیلے کہ مشہور ہیں	تعداد بلندی ٹیلہ بحساب فٹ
کوہ ہمالہ کہ جو ملک ہندوستان اور تبت میں واقع ہی	از نوزدہ ہزار تا بستجدہ ہزار فٹ	کوہ چملاري	۲۳۹۲۹
		کوہ کنچن چنگا کہ طول چہیاسي دگري اور تیس دقیقہ پر واقع ہی	۲۸۱۷۸
		کوہ دہولاگري یعنی کوہ سفید	۲۶۸۶۲
		کوہ جواہر	۲۵۷۴۹
		علاوہ ان کے اور کئی ٹیلے ہیں زیادہ بیس ہزار سے	۲۰۰۰۰
کوہ ہندو کش کہ ملک افغانستان میں واقع ہی	نامعلوم	کوہ بابا	۱۸۰۰۰
کوہ سلیمانی کہ افغانستان میں واقع ہی	نامعلوم	کوہ تخت سلیمانی	۱۲۰۰۰
کوہ کاسپین یعنی سلسلہ البرز ملک فارس میں واقع ہی	نامعلوم	کوہ دماوند	۱۴۷۰۰
کوہ داگ روس کہ ملک فارس اور کردستان میں واقع ہی	از شش ہزار تا نہ ہزار		
کوہ تارس کوچک کہ ایشیا میں واقع ہی	نامعلوم	کوہ ارجش داگ	۱۳۱۰۰
		کوہ چشش داگ	۹۰۰۰

نام سلسلہ پہاڑ	تخمیناً تعداد عمود	سلسلہ مذکورہ بالا میں جو ٹیلے کہ مشہور ہیں	تعداد بلندی ٹیلہ بحساب فٹ
کوہ ارولی واقع ملک ہندوستان	۳۶۰۰		
کوہ بندیاچل واقع ہندوستان	از ۲۵۰۰ تا ۳۰۰۰		
کوہ گھاٹ شرقی واقع ہندوستان	از ۳۰۰۰ تا ۳۵۰۰	اِس سلسلہ میں سب سے بلند ٹیلہ	۸۰۰۰
کوہ نیل گری واقع ہندوستان		سب سے بلند ٹیلہ	۸۹۶۰
کوہ کاکسس واقع ترجس یا گرجستان	از ہشت ہزار تا دہ ہزار	کوہ البرز	۱۸۴۹۳
کوہ اورال قطعہ یورپ اور ایشیا کے درمیان واقع ہے	نامعلوم	کوہ کتھا کاوسکے	۵۳۹۷
		کوہ دامن	۵۴۰۰
کوہ تبداں ملک شام میں واقع ہے	از ۶۰۰۰ تا ۷۰۰۰	کوہ جبل سنتم	۱۰۰۰۰
کوہ سینا عربستان میں واقع ہے	نامعلوم	سب سے بلند ٹیلہ	۹۳۰۰
		جبل قطرن	۸۵۹۳
		جبل موسیٰ	۷۴۹۸
		کوہ برمائل	۶۷۱۰

کوہ ہائے تفصیل الذیل جو کہ جزائر ایشیا میں واقع ہیں

کوہ توسمی ممالک جزیرۂ جاپان میں واقع ہے	۱۲۰۰۰		

نام سلسلہ پہاڑ	تخمیناً تعداد عمود	سلسلہ مذکورہ بالا میں جو ٹیلے کہ مشہور ہیں	تعداد بلندی ٹیلہ بحساب فٹ
کوہ نور موسی	۱۲۰۰۰		
کوہ ہاے جزیرۂ جاوا	از ۵۰۰۰ تا ۱۲۰۰۰		
کوہ ہاے جزیرۂ سماترا		کوہ اندر پور	۱۲۳۰۰
		کوہ پاسامان	۹۶۰۰
کوہ ہاے جزیرۂ سیلوں		کوہ پدروتالا گالا	۸۲۸۰
		کوہ حضرت آدم	۶۱۵۲
سلسلہ کوہ ہاے مفصل الذیل جو قطعہ افریقہ میں واقع ہیں			
کوہ مصری اور حبشی جو کہ بحیرۂ قلزم کے کنارہ کے متصل ہی	از ۳۰۰۰ تا ۴۰۰۰	جبل لہوما	۹۶۰۰
		جبل غریب	۶۰۰۰
کوہ ایسیما	از ۸۰۰۰ تا ۹۰۰۰	کوہ سمین	۱۵۵۰۰
		کوہ گیش	۹۷۰۰
کوہ اطلس جو کہ ملک بابر میں واقع ہی	از ۳۰۰۰ نا ۴۰۰۰	کوہ ملتسن	۱۱۳۰۰
کوہ کونگ ملک سوڈان میں واقع ہی	ار ۳۰۰۰ تا ۴۰۰۰		
جو پہاڑ کہ قطعہ افریقہ کے کنارۂ غربی کے واقع ہیں	نا معلوم	کوہ کمرون	۱۳۰۰۰
جو پہاڑ کہ قطعہ افریقہ کے کنارۂ شرقی کے واقع ہیں	نامعلوم	کوہ کلنند جارو	۲۰۰۰۰

نام سلسلہ پہاڑ	تخمیناً تعداد عمود	سلسلہ مذکورہ بالا میں جو ٹیلے کہ مشہور ہیں	تعداد بلندی ٹیلہ بحساب فٹ
کوہ نرویو آلت جو کہ قطعہ افریقہ جنوبی میں واقع ہی	نامعلوم	کوہ کمپاس برگ	۷۳۰۰
		کوہ سنو برگ	۱۰۰۰۰
		کوہ صدا… کہ قریب کوہ صداں کے واقع ہی	۳۵۸۲

کوہ ہا جو کہ جزائر افریقہ میں واقع ہیں بہ تفصیل ذیل ہیں

نام سلسلہ پہاڑ	تخمیناً تعداد عمود	سلسلہ مذکورہ بالا میں جو ٹیلے کہ مشہور ہیں	تعداد بلندی ٹیلہ بحساب فٹ
جزیرہ مدیرہ	نامعلوم	کوہ روئیرو دو	۵۹۹۳
جزیرہ کیمنری	نامعلوم	کوہ ٹنریف آتشی	۱۲۲۳۶
جزیرہ کیسپوڈ	نامعلوم	کوہ فوگو آتشی	۷۸۸۳
جزیرۂ اسنس	نامعلوم	اسکا سب سے بلند ٹیلہ	۲۸۷۰
جزیرۂ فرنڈ موڈو	نامعلوم	کوہ کلارنو	۱۰۲۵۵
جزیرۂ برون	نامعلوم	کوہ پیتون دی نیج	۱۰۳۵۵

جدول سلسلہ کوہ ہا جو کہ قطعہ یورپ میں واقع ہیں

نام سلسلہ پہاڑ	تخمیناً تعداد عمود	سلسلہ مذکورہ بالا میں جو ٹیلے کہ مشہور ہیں	تعداد بلندی ٹیلہ بحساب فٹ
کوہ بالقین	از ۲۰۰۰ تا ۳۰۰۰	کوہ شوہ داغ	۱۰۰۰۰
کوہ پنڈس جو کہ مملکت روم اور یونان میں واقع ہی	نامعلوم	کوہ لاچہ کہ قدیم میں معروف المپس تہا	۹۷۵۴
		کوہ شار وکہ قدیم میں معروف اسکس تہا	۹۳۳۹
		کوہ گیہونا	۸۲۳۹
		کوہ سینٹ الیاس جو کہ موریہ یعنی یونان کے جنوب میں واقع ہی	۷۹۰۰

نام سلسلہ پہاڑ	تخمیناً تعداد عمود	سلسلہ مذکورہ بالا میں جو ٹیلے کہ مشہور ہیں	تعداد بلندی ٹیلہ بحساب فٹ
کوہ دینارک جو کہ مملکت روم کے شرق میں واقع ہی	نامعلوم	کوہ کوم	٩٠٠٠
		دینارہ	٧٣٥٨
کوہ ہاے الپس جو کہ اٹالي اور سویچ میں واقع ہی	از ٨٠٠٠ تا ٩٠٠٠	کوہ نرگلو	١٠٨٦٦
		کوہ براگھنٹہ	١٢٧٦٦
		کوہ اور ٹلراسپٹز	١٢٨٥٢
		کوہ سنت گہتہ رڈ	١٠٥٩٥
		کوہ مرکا	١٣٠٣٧
		کوہ سمپلان	١١٥٤١
		کوہ روسا	١٥١٥٤
		کوہ کرون یا منر حارن	١٣٨٤٧
		کوہ سنت برنار کلاں	١١١٦٣
		کوہ سنت برنار خرد	٩٥٥١
		کوہ بلانک یعني سعید	١٥٧٣٠
		کوہ اسران	٣٢٧٣
		کوہ سیبي	١١٣٦٠
		کوہ ویزو	١٢٥٨٦
		کوہ فنترآرم ہورن	١٣١٠٦
		کوہ یون فراؤ یعني کنواري عورت	١٣١٠٦
		کوہ شریک ہورن یعني ہیبت ناک ٹیلہ	١٣٧١٨

نام سلسلہ پہاڑ	تخمیناً تعداد عمود	سلسلہ مذکورہ بالا میں جو ٹیلے کہ مشہور ہیں	تعداد بلندی ٹیلے بحساب فٹ
کوہ ہاے جورا جو کہ مملکت فرانس اور سویچ میں واقع ہی	از ۳۰۰۰ تا ۴۰۰۰	کوہ اول رکھیولی	۵۶۴۷
کوہ اپینن جو ملک اٹالیہ میں واقع ہی	از ۴۰۰۰ تا ۵۰۰۰	کوہ سیموبی	۶۹۷۵
		کوہ سبیلہ	۷۴۱۲
		کوہ کورنو	۹۵۴۱
		کوہ ولسونوس آتشی	۳۹۳۲
سلسلہ پرنیز جو مملکت فرانس اور اسپین میں واقع ہی	از ۷۰۰۰ تا ۹۰۰	کوہ نام	۱۰۶۶۳
		کوہ مالہ جنہ	۱۱۳۴۶
		کوہ پیرتو	۱۱،۱۷۵
		کوہ پگ نومدی	۹۳۰۶
سلسلہ کن ٹبریہ جو کہ ملک اسپین میں واقع ہی	از ۴۰۰۰ تا ۶۰۰۰	نرانپارانده	۱۰۹۹۸
سلسلہ کستیل ممالک اسپین اور پرتگال میں واقع ہی	از ۳۰۰۰ تا ۵۰۰۰	کوہ سیرہ ڈگریڈوز	۱۰۵۹۱
		کوہ سیرہ ڈس ٹرل	۷۵۲۳
کوہ ٹولیڈو ملک اسپین میں واقع ہی	از ۲۰۰۰ تا ۳۰۰۰		
سلسلہ مورینہ ایضا واقع اسپین	از ۳۰۰۰ تا ۴۰۰۰		
سلسلہ نیوادہ کہ ملک اسپین میں واقع ہی	از ۶۰۰۰ تا ۹۰۰۰	کوہ ملحاقن	۱۴۹۵۷
		کوہ ولیٹہ	۱۳۳۸۹

نام سلسلہ پہاڑ	تخمیناً تعداد عمود	سلسلہ مذکورہ بالا میں جو ٹیلے کہ مشہور ہیں	تعداد بلندی ٹیلہ بحساب فٹ
کوہ سیوین ملک فرانس میں واقع ہے	از ۳۰۰۰ تا ۴۰۰۰	کوہ مزن	۵۱۱۹
کوہہائے اوبیرن ملک فرانس میں واقع ہے	نامعلوم	کوہ توری	۶۲۲۱
		کوہ پونڈہ دوم	۴۸۴۶
کوہ ووج ایضاً واقع ملک فرانس	از ۲۰۰۰ تا ۳۰۰۰		
کوہہائے ہرکینیہ ملک جرمن میں واقع ہے	نامعلوم	کوہ بروکن یعنی کوہ جادو	۳۶۱۸
		کوہ وسن کی برگی	۵۲۷۴
کوہ کابیتھن ملک ہنگری میں واقع ہے	از ۵۰۰۰ تا ۶۰۰۰	کوہ لوم نتس	۸۶۷۵
کوہہائے سکاندنویہ ملک ناروے اور سویڈن میں واقع ہے	نامعلوم	کوہ اسکنک اسنول تند	۸۱۰۱
		کوہ سنی ہتن	۸۱۲۰
		کوہ سولی تیلما	۶۱۷۸

جدول اُن پہاڑوں کا جو کہ جزائر یورپ میں واقع ہیں

نام جزیرہ یا سلسلہ پہاڑ	تخمیناً تعداد عمود	جزیرہ یا سلسلہ مرقومہ بالا میں جو ٹیلے کہ مشہور ہیں	تعداد بلندی ٹیلہ بحساب فٹ
ملک اسکاٹلنڈ کے صوبہ راس میں واقع ہے	نامعلوم	ٹیلہ بن ویوس	۳۷۲۰
سلسلہ گرام پین کہ صوبہ ایتھین میں واقع ہے	نامعلوم	کوہ بن مکڈھوئی	۴۳۹۰

نام جزیرہ و سلسلہ پہاڑ	تخمیناً تعداد عموں	جزیرہ سلسلہ مرقومہ باز میں جو تیلہ کہ مشہور ہیں	تعداد بلندی تیلہ بحساب فٹ
سلسلہ ایضاً کہ صوبہ اہراس میں واقع ہی	نامعلوم	تیلہ من نوس	٣٣٧٣
سلسلہ ایضاً کہ صوبہ پیورن میں واقع ہی	نامعلوم	تیلہ بن لاورز	٣٩٣٥
سلسلہ لونو کہ صوبہ نویاک میں واقع ہی	نامعلوم	کوہ نو مر	٣١٥٠
		تیلہ ہارتی فیل	٢٦٣٥
ملک انگلنڈ کے صوبہ نورس ہمبرلانڈ میں واقع ہی	نامعلوم	چیوٹ	٢٦٥٨
ملک انگلنڈ کے صوبہ کمبرلانڈ	نامعلوم	کوہ کراس فیل	٢٩٠١
		کوہ اسکافل	٣١٦٦
		کوہ ہلویلن	٣٠٥٥
		کوہ اسکدا	٣٠٢٢
کوہہای ملک ویلز	نامعلوم	کوہ اسنوڈن	٣٥٧١
		کوہ ولاتی امان	٢٣٧٣
جزیرہ ایرلنڈ کے کوہ ہای سرتہہ	نامعلوم	سلدونوزارہ	٢٧٩٦
جزیرۂ ایضاً کوہ و کلو	نامعلوم	لگنا کوئلہ تلہ	٣٠٣٩
جزیرۂ ایضاً کوہ کری	نامعلوم	مککلی کدی رکس	٣٣٠٣
جزیرۂ ایرن	نامعلوم	کوہ گوت فیل	٢٨٦٥

نام جزیرہ و سلسلہ پہاڑ	تخمیناً تعداد عمود	جزیرہ سلسلہ مرقومہ بالا میں جو ٹیلے کہ مشہور ہیں	تعداد بلندی ٹیلہ بحساب فٹ
مجموعہ جزیرہ ہیبری ویز			
جزیرۂ جورا	نامعلوم	کوہ جورۂ پاپس	۲۳۷۰
جزیرۂ مل		کوہ بن مور	۳۱۶۸
جزیرۂ ارائی		کوہ کنچلن	۲۹۹۵
جزیرۂ ویسٹ جیمس		کوہ هکلا	۲۹۳۰
جزیرۂ لوس		کوہ کلسوال	۲۷۰۰
مجموعہ جزیرۂ اورکنی جزیرہ ہوئے		سب سے بلند ٹیلہ	۱۵۹۰
مجموعہ جزیرۂ شٹلنڈ جزیرۂ مین لنڈ		کوہ رونا	۱۳۷۰
جزیرۂ ایسلنڈ		کوہ سنی فل	۶۸۶۲
		کوہ هکلا آتشی	۵۲۱۰
جزیرۂ ازور یعنی جزائر الغرب		کوہ گرانڈ پکو	۸۰۵۷
مجموعہ جزائر جو کہ بحیرۂ روم میں واقع ہیں			
جزیرۂ کورسکا		کوہ رونڈو	۹۰۶۹
جزیرۂ سارڈنیا		کوہ سنو شنو	۶۰۰۰
جزیرۂ سسلی		کوہ اتنا آتشی	۱۰۸۷۳
جزیرۂ کنیدیا		کوہ پسی لورتی کہ زمانہ سابق میں ایدا مشہور تھا	۷۸۰۰

نام سلسلہ کوہ ہاے	تخمیناً تعداد عمود	سلسلہ و جزیرہ مذکورہ بالا میں جو ٹیلے و کوہ کہ مشہور ہیں	تعداد بلندي ٹیلہ بحساب فت
جدول سلسلہ کوہہا جو کہ قطعات شمالي امریکہ میں واقع ہیں			
کوہہاے روکي یعني پتھریلي		کوہ براؤن	۱۵۹۰۰
		کوہ جوکر	۱۵۷۰۰
		ٹیلہ لونگ	۱۳۵۷۵
		ٹیلہ جمز	۱۱۳۲۰
کوہ سرانوادہ جو کہ ملک کلیفورنیہ میں واقع ہي	زیادہ از ۱۰۰۰۰		
کوہ ہا جو کہ شمالي امریکہ کے غربي کنارہ کے متصل ہیں *		کوہ سینٹ الیس	۱۷۶۰۰
		کوہ فیروتہ	۱۴۷۵۰
		کوہ سینٹ ہیلن	۱۲۰۰۰
		کوہ ہڈ	۱۲۰۰۰
کوہ ہا جو کہ ملک میکسیکو اور امریکہ متوسطہ میں واقع ہیں		کوہ اوري زابا آتشي	۱۷۳۷۳
		کوہ پوپوکٹي پتل آتشي	۱۷۸۸۴
		کوہ ٹولوکا	۱۵۲۷۱
		کوہ کلیما آتشي	۹۱۹۴
		کوہ جورلو	۴۱۱۴
		کوہ اگوا آتشي جو کہ صوبہ گواتي مالا میں واقع ہي	۱۲۲۶۰

نام سلسله کوه هاے	تخمیناً تعداد تعدد	جزیرہ سلسله مرقومه بالا میں جو ٹیلے که مشہور هیں	تعداد بلندی ٹیله بحساب فٹ
سلسله افغانی	از [illegible] تا ۳۰۰۰	کوه واسنٹن جو که صوبه نیو همشیره میں واقع هی	۶۲۳۴
		کوه آٹر جو که صوبه ورجینا میں واقع هی	۳۲۶۰
		کوه اینا کا یعنی کوه آتشی جو که صوبه شمالی کرلینه میں واقع هی	۶۳۷۹

جدول سلسله کوه ها جو که جنوب امریکه میں واقع هی

نام سلسله کوه هاے	تخمیناً تعداد تعدد	جزیرہ سلسله مرقومه بالا میں جو ٹیلے که مشہور هیں	تعداد بلندی ٹیله بحساب فٹ
کوه هاے اینڈیز	[illegible]	کوه ٹولدما	۱۸۳۱۴
		کوه کایمبه	۱۹۶۲۵
		کوه ایلنی ساند آتشی	۱۹۱۲۶
		کوه کوٹو پیکسی آتشی	۱۸۸۵۸
		کوه چمبو رازو	۲۱۳۱۵
		کوه سوراٹا	۲۱۲۸۶
		کوه سلامه که در بولویه میں واقع هی	۲۲۳۵۰
		کوه اکون کگوا آتشی	۲۳۹۱۰
سسلله وینی زوویله	از ۳۰۰۰ تا ۵۰۰۰	کوه سیره دی میریده	۱۶۳۲۰
		کوه سلانی کرهکس	۸۶۳۰

نام سلسله و جزائر	تخمیناً تعداد عمود	سلسله و جزیرہ مذکورہ بالا میں جو بلے و کوہ که مشہور هیں	تعداد بلندي ٹیله از فٹ
کوهھاے پاریمه یعني گوایانه	از ۲۰۰۰ تا [illegible]	کوهماراواکا	۱۱۰۰۰
		کوہ دوازدہ	۸۲۷۸
		روزانما	۷۳۵۰
کوهھ ے مماکت براذل	از ۲۰۰۰ تا ۳۰۰۰	کوہ سیرہ مانتک کوویرہ	۸۳۲۶
		کوہ اتا کلومی	۵۷۱۰

جدول کوہ ھاے جزائر قطعه امریکه

نام سلسله و جزائر	تخمیناً تعداد عمود	سلسله و جزیرہ مذکورہ بالا میں جو بلے و کوہ که مشہور هیں	تعداد بلندي ٹیله از فٹ
جزائر الغرب کا جزیرہ کوبا		کوہ سیرہ قبی کوبر	۸۶۰۰
جزیرہ جمیکا		کوہ نیل	زیادہ از ۷۰۰۰
جزیرہ ہائي		کوہ سی باو	۸۶۰۰
جزیرہ پورٹوریکو		کوہ سیرہ دي لاکلا	۳۶۷۸
جزیرہ گواڈالوپ		کوہ سوفری ابر	۵۵۰۰
جزیرہ دومی نیک		سب سے بلند ٹیله	۶۰۰۰
جزیرہ مارتي نیک		کوہ کوہ بلي	۴۴۰۰
جزیرہ سند اوسی		کوہ پتون بزرگ	۴۷۱۰
جزیرہ سنٹ ونسنٹ		کوہ موزنا گارو	۳۸۰۰
قطعه جزیرہ ٹوبیگو		کوہ سارمي ایٹو	۶۸۰۰

جدول کوهها جو که قطعات آسٹریلیا اور پولی نیسا میں واقع هیں

نام قطعات و جزائر		قطعه و جزیره مذکوره بالا میں جو کوهها و ٹیلے مشهور هیں	تعداد بلندی ٹیله
قطعه آسٹریلیا		کوه لند سے	۵۷۰۰
		کوه گلنفو بولاس	۴۴۶۱
		کوه بیلا	۳۲۳۲
		کوه الپس ورگون	۶۵۰۰
		سلسله کوه ڈالنگ که اطراف غربی سے متصل هی	۲۵۰۰
جزیره تاسمانیه		کوه ولنٹس کهریک	۳۵۰۰
جزیره نیوزیلند		کوه اگمنٹ	۸۸۳۸
جزیره سوسی ایی		جزیره تاهتی سب سے بلند ٹیله	۱۲۲۵۰
مجموعه جزیره سینڈوچ		ٹیله موناکووا آتشی	۱۳۷۶۴
جزیره هوائی		ٹیله مونا رووا آتشی	۱۳۴۳۰
جزیره وکٹوریا جنوب		کوه ایریبس آتشی	۱۳۴۰۰

تیسرا باب

میدان و صحرا کے بیان میں

جو سطح زمین که بہت دور تک مسطح یا قریب بمسطح نظر آوے تو اُس سطح زمین کو میدان کہتے ہیں چنانچہ اطراف دنیا میں اکثر چھوٹے بڑے میدان ملتے ہیں پس یورپ کے اطراف شمالی کے ممالک اور **ریزرلنڈ** اور **ڈینمارک** اور اطراف شمالی **فرانس** اور **جرمن** اور **پولنڈ** کے و قریب تمام ممالک فرنگستان **روس** یعنی جرمن سے لیکر کوہ **یورال** کے دامن تک جو سر حد روس کے پورب طرف واقع ہی ایک بڑا وسیع میدان واقع ہی جسمیں سوائے والدائی کے چھوٹے ٹیلوں سے کہ وے بارہ سو فٹ سے زیادہ کہیں اُونچے نہیں اور کوئی پہاڑ اُس بڑے قطعہ زمین میں نظر نہیں آتا پر کوہ یورال کے باعث قطعہ مذکورۂ بالا ایک دوسرے میدان یعنی نشیب سیبریہ سے جو اُس سے بہت بڑا ہی اور تمام ایشیا کے شمال پر مشتمل ہی جدا کیا گیا ہی اگرچہ اِن میدانوں میں اکثر کہیں جنگل و خلاب و زمین شور جہاں زراعت نہیں ہوسکتی واقع ہی پر تاہم بہتیری جگہہ زمین زرخیز ہی کہ وہاں غلہ اور نباتات کثرت سے پیدا ہوتی ہی اور بعضے میدانوں میں بڑے بڑے جنگل بوچ اور صنوبر کے درختوں کے ہیں پر تمام قطعہ یورپ میں کوئی نشیب اسقدر بڑا اور وسیع اور خوفناک نہیں ہی کہ جسے دشت کہہ سکیں بلکہ اَور قطعات میں در حقیقت صحرا پائے جاتے ہیں *

دنیا کے سب سے بڑے مشہور دشت و صحرا میں دشت افریقہ ہی اور یہہ اسم بامسمی ایک وسیع سمندر کی مانند ہی اِسکی سطح بھی جب ہوا سے موج ماریتی ہی تو بعض اوقات پہاڑ کے برابر اُونچی اُٹھتی ہی اور اکثر جب باد تند چلتی ہی تو کاروان کے کاروان مسافروں کے ہلاک کرتی ہی اور بعض وقت بونڈر یعنی بگولے سے ایک ستون

متحرک کي طرح اُٹھتا هی که اُسکا سر بادل سے چھو جاتا هی اور جب پچیس تیس ایسے ستون یکبارگي اُٹھتے هیں اور ایک طرف گھومتے هوئے ناظر یعني دیکھنے والے اور آفتاب کے درمیان واقع هوتے هیں تو اُنکي عجیب هولناک صورت جو بیان سے باهر هی معلوم هوتي هی کیونکه جب سورج کي کرن اُنمیں سے گذرتي هی تو وه ایک بڑے ستون آتشیں کي مانند دکھلائي دیتے هیں جیسے سمندر میں سوائے اُسکے پاني کے اور کچھه نظر نہیں آتا ویسے هي اِس بڑے صحرا میں بجز بالو کے فرش کے اوُر کوئي چیز نہیں دکھلائي دیتي اور چونکه بالو همیشه اُڑا کرتا هی اِس سبب سے کوئي راه کا نشان بھی وهاں نهیں هی که جس سے مسافر اپني منزل مقصود کو پہونچے اِس باعث سے مسافر بمجبوري منزل مقصود کو کمپاس یا ستاروں کے ذریعه سے جیسے سمندر میں چلتے هیں پہونچتے هیں حقیقت میں اِس بالو کے دریا سے گذرنا نه نسبت سمندر کے جو نصف کرهٔ زمین تک گذرا هی بہت مشکل هی اگر اُویسز یعني روئیدگي دشتي جو بمنزله جزائر کے اِسمیں جا بجا هیں نہوتي تو اِس صحرا سے گذرنا غیر ممکن تھا قدمائے اُوسز یعني روئیدگي اِس دشت کو چیتے کے سیاه داغوں سے تشبیه دي هی اور اِسکي سرسبزي اور شادابي کي بڑي تعریف کي هی حقیقت میں انہیں سرسبز و سیراب کہه سکتے هیں کیونکه وے ایسے جھیل سے صحرا کي حد میں واقع هیں که مسافران خوش قطعات پھولے اور پھلے هوئے میں پہونچکر اپنے اونٹ سمیت تازه دم هوجاتے هیں یهه اونٹ صحرا کے جہاز کہلاتے هیں اور اِن قطعات میں سے لوگ مشکوں میں تازه پاني بھرکر کاروانیوں کے واسطے لیجاتے هیں پاني کي قلت کاروانیوں کے لیئے بڑا خطر هی کیونکه شدت صرصر سے اور بعض اوقات هوائے گرم جو خاص صحرا میں چلاکرتي هی اور باد سموم کہلاتي هی حلق سوکھه جاتا هی اور جب یهه حال هو اور چشمه قریب نہو تو آدمي اور اونٹ دونوں بےموت مرجائیں، اور ایسے هي شدت طپش میں

تشنگی کے مارے مسافر اپنے اونٹ ذبح کرکے اُسکے پیٹ کے پانی سے اپنی
جان بچاتے ھیں اور اِسی حالت میں بعض اوقات ایسا بھی ھوتا ھی
کہ وہ چشمے کہ جنسے پانی کی اُمید ھوتی ھی ھواء گرم کے سبب
سوکھہ جاتے ھیں چنانچہ سنہ ١٨٠٥ ع میں ایک قافلہ شہر تمبکٹو
سے شہر تافلت کو جاتا تھا ایک جگہہ پر پانی نہ پایا تمام قافلہ دوھزار
آدمی اوراتھارہ سو اونٹ کا اُس سختی سے ھلاک ھوگیا عرب اور سیبیریہ
یعنی شام اور فارس میں چھوتے چھوتے دشت بہت ھیں اِس لیئے یہاں
اُنکے بیان کی حاجت نہیں مگر فارس کے ایک بڑے صحرا کی علامت
یہہ ھی کہ اُسکی سطح کے اکثر حصے مواد نمکین سے چھپ گئے ھیں اور
اِسی جہت سے وہ نمکین دشت بزرگ کہلاتا ھی چنانچہ وھاں کے باشندے
بھی اُسکو دشت کبیر نمکین کہتے ھیں اور بالو کے ویرانہ کو صحرا کہتے
ھیں اور یہہ نمکین دشت بزرگ سات سو میل طویل ھی ھندوستان میں
بھی بڑے بڑے وسیع دشت دریاے سندہ اور گنگا کے درمیان واقع ھیں
مگر ایسے خوف ناک نہیں جیسے اوپر مذکور ھوئے تمام اوسط ایشیا کی
زمین میزانہ یعنی بہت بلند اور وسیع ھی جو بہ نسبت سطح سمندر کے
ایک ھزار سے دس ھزار فت تک اونچی ھی اور بیچ میں مسطح ھی
اور وہ تمام زمین بلنداور وسیع دشت گوبی کے نام سے مشہور ھی اور یہہ
دشت بارہ سو میل لنبا ھی اور پانچ سو میل بلکہ کہیں سات سو میل چوڑا ھی
اور اُسکے بیچ میں سے شامو نام ایک بالو کا دریا گذرا ھی جو کہیں ڈیڑ سو اور
کہیں تہائی سو میل چوڑا ھی چونکہ یہہ دشت بہت بلند اور خطاستوا سے دور
ھی اِس لیئے اِسمیں دشت افریقہ اور عرب کی طرح گرمی نہیں ھوتی تاھم
وھاں نہ کوئی چیز پیدا ھوتی اور نہ پانی ملتا ھی صرف اونٹوں کے ذریعہ
سے اُس سے گذرتے ھیں علی ھذاالقیاس امریکہ میں نہایت وسیع میدان
اور دشت ھیں چنانچہ سلسلہھاے روکی اور آلغانی کے پہاڑوں میں ایک
نہایت وسیع میدان واقع ھی اُسکے اطراف کی زمین بہت زر خیز ھی

پر شمال اور مغرب کي طرف اُسمیں اکثر دشت ویران هیں چنانچه
اُسکي حد مغربي پر امریکا کا دشت کلاں واقع هی جو که تخمیناً چار سو
میل چوڑا هی اور روکي کے پهاڑوں کے دامن سے گذرا هی اور اِس دشت
میں بهي وسط ایشیا اور امریکا کي مانند زمین شور هی بلکه مواد نمکین
برف کي طرح زمین پر جمے رهے هیں یهاں درخت وغیره نظر نهیں آتا
اور یهه گرمي میں دهوپ کي تابش سے کرهٔ آتش کي مانند تپتا رهتا
هی *

شمال امریکا میں دریاے آوهي آو اور مسیسپي کے دونوں کناروں
پر نهایت وسیع اور عظیم‌الشان میدان واقع هیں زیاده حصه اُن وسیع
میدانوں کا نشیب میں هی پس برسات میں اِن بڑے بڑے دریاؤں کا
پاني یهاں تک بڑه جاتا هی که دریا بن جاتا هی اِس سبب سے زمین
اُسکي بهت زر خیز هی اور اُونچي جگهه میں بڑے بڑے جنگل اور میدان
واقع هیں اور وهاں هر قسم کے جنگلي جانور ملتے هیں اور جنوبي امریکا
کے نشیب میں دریاے آمیزن اور لاپ لاتا اور اوري‌نوکو کے کناروں پر
بهي وسیع میدان هیں اور وهاں بهي موسم برسات میں سبزنباتات پیدا هوتي
هیں پر موسم گرمي میں خشک اور جهلس جاتي هیں اور وهاں پر
جنگلي جانوروں کے گلے بهي چرتے چگتے پهرتے هیں *

وه میدان که جنکا اب تک ذکر تها سطح سمندر سے چنداں بلند
نهیں هیں اب اور دوسرے میدانوں کا ذکر کیا جاتا هی جو میزانهوار کے
نام سے نامزد هیں اور وجهه تسمیه انکي یهه هی که یهه میدان به نسبت
اطراف کي زمین کے میز یا چبوترے کي مانند بلند اور مسطح هیں
چنانچه اِنمیں سے کئي میدان بهت وسیع هیں اور سطح سمندر سے
هزار فٹ اونچے چنانچه ملک اسپین میں میدان کسٹیل واقع هی جو
سطح سمندر سے جنوب کي طرف دوهزار فٹ اور اُتر کي طرف تین هزار
فٹ اُونچا هی اور اُسکے هر چار طرف کي زمین نیچي هی اور اُتر کے

حصه میں نباتات کم پیدا هوتي هی پر اُسکي جنوب اور مشرق کی
زمین زر خیز هی ایشیا میں ایسي زمین به نسبت اور جگهوں کے
اکثر زیادہ اور بہت وسیع پائي جاتي هیں چنانچه سب میں سے مشہور
قابل دیکھنے کے وہ میدان هی جو تمام اوسط ایشیا میں واقع هی اور زیادہ
حصه اُسکا کوہ التائي اور همالہ کے درمیان واقع هی بلکه تمام ملک تبت
و دشتہاے مذکورہ بالا یعنی گوبي اور شامو اِسمیں شامل هیں اور یہہ بڑا
وسیع میدان دس هزار فت تک سطح سمندر سے اونچا هی علی هذا القیاس
فارس میں بھي ایک ایسا قطعه وسیع هی جو سطح سمندر سے چار پانچ
هزار فت تک اونچا هی اور یهي حال هندوستان میں تمام ملک دکھن
کا هی که وہ تین هزار فت سطح سمندر سے اونچا هی امریکا یعنی نئي
دنیا میں بھي کئي ایک اِس قسم کے میدان هیں خصوصاً تمام ملک
میکسیکو اکثر سات هزار فت سطح سمندر سے اونچا هی پس اِس
قطعه کي زمین اونچي نیچي بھي هی اور جنوب امریکا میں میدان
تي تي کاکا جو اتھارہ سو میل مربع هی اور کم و بیش تیرہ هزار فت
سطح سمندر سے اونچا اور جنوب امریکا میں میدان قیطو جو بہت
آباد اور زر خیز هی سطح سمندر سے نو هزار چهه سو فت بلندي پر
واقع هی *

چوتھا باب

ندي اور جھیلوں کے بیان میں اور یہہ چار فصلوں پر مشتمل ھی

پہلي فصل

ندیوں کے بیان میں

ندیوں کا سر چشمہ جیسا اوپر مذکور ھوا اکثر کوھستاني اور اونچي زمین پر ھوتا ھی اور بعضي ندیاں یکبارگي جھیلوں کے پٹ جانے سے بن جاتي ھیں اور یہہ بات نقشہ یا کرہ اُن ممالک امریکا کے دیکھنے سے کہ جنمیں سے وھاں کي بڑي ندیاں گذري ھیں بخوبي ظاھر ھوتي ھی وہ وادي کہ جسمیں دریاے آمیزن معہ اپني شاخوں کے بہتا ھی قطعہ یورپ کے دولت کي برابر ھی اور مسیسپي اورلاپلاٹا کا وادي اگرچہ بہت وسیع ھی تاھم وہ دریاے آمیزن کے وادي کے آدھے کے برابر بھي نہیں ھی پس اِسکا ظاھر کرنا بےفائدہ ھی واضح ھو کہ امریکا کے سلسلہ جیمنٹي سے یہہ سب بڑے بڑے دریا نکلے ھیں تمام دنیا کے پہاڑوں سے بہت وسیع اور سب سے زیادہ بلند ھی بلکہ قدیم دنیا میں بھي یہہ حال ھی کہ وھاں کي بڑي ندیوں کے چشمے وھاں کے سب سے بلند پہاڑوں کے سلسلوں میں سے ھیں دریا کي تیزروي اکثر زمین کے نشیب پر کہ جسپر سے گذرتا ھی موقوف ھی اور جبکہ وہ دریا یکایک نشیب سے گذرتا ھی سیلاب کہلاتا ھی اور جو ناھموار یا بلندي سے گذرتا ھی تو وہ آبشار کہلاتا ھی پر دریا کي تیز روي پاني کي کثرت پر موقوف ھی اِسي واسطے جسقدر عمق دریا کا اپني وسعت کي نسبت زیادہ ھوتا ھی اُسیقدر سیلان میں تیز روي زیادہ ھوتي ھی کیونکہ اگلے پاني پر پچھلے پاني کا زور زیادہ

هوتا هی بلکه اوپر کے پانی کا دباؤ یعنی زمین کی قوت جاذب المرکز کا زور پانی کو کبھی ھی زمین چھتی ھو نکال لیجاتا ھی اور اِسی طرح پر اگر کسی نہر یا کاریز کی تیز روانی کیا چاھو تو اُس کے نل کو زیادہ عمیق یعنی گہرا کرنا چاھیئے بہ نسبت اُسکی وسعت کے اور وسعت اُسکی اُسی حالت پر رھے تو اُس پانیکی تیز روانی خوب زیادہ ھوگی ندیوں کی کلانی اُن پہاڑوں کی بلندی پر کہ جہاں سے وہ نکلتی ھیں اور اُن ملکوں کی وسعت پر کہ جنمیں وے بہتی ھیں اور اُس ملک کے خواص پر یعنی زر خیزی اور آب و ھوا پر کہ جہاں سے وے گذرتی ھیں موقوف ھی اور یوں ھی اکثر ندیاں بہت مسطح اور وسیع میدانوں سے گذری ھیں چنانچہ دریاے آمیزن چھہ سو میل تک مہانہ سے لیکر ساڑھے دس فٹ نشیب پر بہتا ھی یعنی ھر ھزار فٹ پرانچ کے $\frac{1}{۲۷}$ کا نشیب هوتا ھی بلکہ وھیں کی دوسری بڑی ندی یعنی پارا گوئی زیادہ حصہ پر اپنی مسافت کے ایک ایک میل پرانچ کے $\frac{1}{۲۴}$ حصہ نشیب پر بہتی ھی اکثر کئی ندیاں سمندر سے کئی مہانہ ھوکر نکلی ھیں چنانچہ رود نیل اور گنگا اور الگا اور نیگر اور بعضی ایک ھی مہانہ سے نکلتی ھیں جیسے لاپلاٹا اور سنٹ لارنس اور دریاے لاپلاٹا کا مہانہ ڈیڑ سو میل چوڑا ھی اور بعضے دریاؤں یعنی رودنیل اور گنگا اور مسیسپی میں موسمی سیلاب ھوا کرتا ھی اور یہہ ندیاں پہاڑوں کی برف کے گلنے سے کہ جہاں سے وے جاری ھوئی ھیں اور موسم برسات کی کثرت بارش سے خصوصاً منطقہ محترقہ پر طغیانی میں آتی ھیں چنانچہ رودنیل کی سالانہ طغیانی قدما کی سمجھہ میں معجزہ معلوم ھوتا تھا کیونکہ ملک مصر میں جہاں وہ بہتا ھی پانی کبھی نہیں برستا پس اگر خلقت کے خاصہ طبعی سے واقفیت حاصل ھو تو پھر کوئی بات بعیدالقیاس نہیں رھی کہ سمجھہ میں نہ آوے یونہی اب رودنیل کی سالانہ طغیانی کا راز پوشیدہ کھل گیا اور ندیوں کی طغیانی سے نقصان جان و مال کا ھونا ھی

چنانچہ سنہ ۱۸۲۲ ع میں گنگا کي ایسي طغیاني ہوئي کہ ایک لاکھہ پچاس ہزار آدمي جان سے ہلاک ہوئے اور سیکڑوں بستیاں ویران ہوگئیں سیلاب جو کثرت سے نہو تو اُس سے بہت فائدہ حاصل ہوتا ہی یعني جو زمین کہ خشک اور ویران پڑي ہی سیلاب کے باعث سیراب و شاداب ہوجاتي ہی چنانچہ تمام ملک مصر صرف رود نیل ہي کي سیلاب کے سبب سے آباد ہی کیونکہ وہ ملک وہاں تک زرخیز ہی کہ جہاں تک سیلاب پہونچتا ہی اور باقي ویران پڑا ہی اور اگر رود نیل کا سیلاب نہوتا تو تمام زمین مصر کي مثل صحراے افریقہ کے ویران پڑي رہتي اور فرات بھي اِس نام سے اِس لیئے نامزد ہی کہ فرات لفظ یوناني ہی اور معني اسکے خوش کرنا ہی پس اس کے سیلاب سے زمین ایسي زرخیز ہوتي ہی کہ تمام باشندے اُس ملک کے خوش ہوجاتے ہیں اِسي سبب سے اسکا نام فرات رکھا *

دوسري فصل

دنیا کي نامور ندیوں کے بیان میں اور وے بحساب اُنکي طولاني کے دس قسم پر منقسم ہیں

قسم اول وہ ندئیں ہیں کہ جو تین ہزار میل سے چار ہزار میل تک لنبي ہیں *

قسم دوم وے ہیں کہ دوہزار میل سے تین ہزار میل تک لنبي ہیں *

قسم سوم جو پندرہ سو میل سے دوہزار میل تک لنبي ہیں *

قسم چہارم جو کہ بارہ سو میل سے پندرہ سو میل تک لنبي ہیں *

قسم پنجم جو کہ ایک ہزار میل سے بارہ سو میل تک لنبي ہیں *

قسم ششم   جو که آٹھه سو میل سے ایک هزار میل تک لنبي هیں *

قسم هفتم   جو چھه سو میل سے آٹھه سو میل تک لنبي هیں *

قسم هشتم   جو که چارسو میل سے چھه سو میل تک لنبي هیں *

قسم نهم   جو که تین سو میل سے چار سو میل تک لنبي هیں *

قسم دهم   جو دوسو میل سے تین سو میل تک لنبي هیں مفصل حال اِس جدول کے دیکھنے سے معلوم هوگا *

جدول دنیا کي سب سے نامور اورمشهور ندیوں کا جو بحساب طول دس قسم پر منقسم هیں

قسم اول

نام ندیوں کے	تعداد طولاني
آمیزان	۳۹۰۰۰
مسیسیپي	۴۰۰۰۰

قسم دوم

نام ندیوں کے	تعداد طولاني
نبگ سي کیانگ	۳۰۰۰۰
رودنیل	۳۰۰۰۰
هوئنگ هو	۲۶۳۰۰
اوبي	۲۵۵۰۰
ین نسي	۲۹۰۰۰
بیگر	۲۳۰۰۰
آمور	۲۳۰۰۰
مکن زي	۲۲۰۰۰
لاپ لاتا	۲۳۰۰۰
والگا	۲۲۰۰۰
پارا گوئي	۲۳۰۰۰
سنت‌لارنس	۲۰۰۰۰
جبل سبیریه کے میانه سے لیکر	۲۰۰۰۰
میکن	۲۰۰۰۰
اکن زس	۲۰۰۰۰

قسم سوم

نام ندیوں کے	تعداد طولاني
ڈنوب	۱۸۰۰۰
اوري نوکو	۱۸۰۰۰
مدیرا	۱۸۰۰۰
فرات	۱۸۰۰۰
سندھ	۱۷۰۰۰
گنگا	۱۶۵۰
برم پتر	۱۶۰۰۰
ایراودي	۱۶۰۰۰

قسم چهارم

نام ندیوں کے	تعداد طولانی
دلغوتی	۱۳۰۰
دنیپر	۱۲۰۰
مري	۱۲۰۰
آمو یعني جیحون	۱۲۰۰
اوهي آو	۱۲۰۰

قسم پنجم

نام ندیوں کے	تعداد طولانی
دجله	۱۱۳۰
ڈن	۱۱۰۰
ٹن نسي	۱۰۰۰
گلریپ	۱۰۰۰
ستلج	۱۰۰۰
سیحون	۱۰۰۰

قسم ششم

نام ندیوں کے	تعداد طولانی
مینلم	۸۵۰
رین	۸۴۰
مگدالینا	۸۶۰
گوداوري	۸۰۰
اوروگوئي	۸۰۰

قسم هفتم

نام ندیوں کے	تعداد طولاني
جمنا	۷۸۰
ڈوئنا شمالی	۷۶۰
گامبیا	۷۰۰
ڈنیسٹر	۷۰۰
اهلب	۶۹۰
لوار	۶۲۰
وس منولا	۶۵۰

قسم هشتم

نام ندیوں کے	تعداد طولاني
اوٹر	۵۸۰
تهمس	۵۷۰
دوئنا جنوب	۵۷۰
تاجو	۴۵۰
بوگ	۴۷۰
رون	۴۶۰
تورو	۴۶۰
گواڈیلا	۴۶۰
سس کوئنا	۴۵۰
پو	۴۵۰
سین	۴۳۰
ساوي	۴۵۰
پروس	۴۳۰
ایرو	۴۲۰
سلرنٹو	۴۱۰
نیمن	۵۱۵
مبوز	۵۵۰

قسم نهم

نام ندیوں کے	تعداد طولاني
کنک ٹکٹ	۴۰۰
پوتومیک	۴۰۰

سوانا	۳۰۰	قسم دهم		شنن	۲۲۳
دوراوي	۳۸۰	نام ندیوں کے	تعداد طولانی	تیبر	۲۱۵
ویزر	۳۸۰	تلاویر	۳۰۰	سیون	۲۰۰
اسي کیبو	۳۵۰	گادل کبیر	۲۹۰	فورس	۱۱۵
یہ نسي	۳۲۵	تہمس	۲۱۵	ٹي ٹي	۱۲۰

دوسري فصل

جهيل کے بيان ميں

جهيل چار متفرق قسموں ميں منقسم هي۔ **پهلي** قسم وہ هي کہ جسميں نہ کہيں سے پاني کي آمد هو اور نہ اُسميں سے کوئي چشمہ نکلا هو اور اِس قسم کي جهيليں اکثر چهوٹي هوتے هوتے بجهے هوئے آتشي پہاڑ کے چشمے تصور کيجاتي هيں **دوسري** قسم کي جهيليں وہ هيں کہ جسميں بهتا پاني تو کہيں سے نهيں آتا مگر اُس سے اور نديان نکلتي هيں اور اِس قسم کي جهيليں سوتوں سے بنتي هيں **تيسري** قسم کي وہ جهيليں هيں جنميں اوروں سے آمد هوتي هي اور اُس سے بهي نديان اُور چشمے نکلتے هيں جيسے ملک امريکہ ميں **لاقوگا** اور **نيکاراو** **کانستاس** اور **بيکال** وغيرہ جهيليں هيں اور بهي ايسي کئي بڑي جهيليں مشهور هيں اِس قسم کي بہتيري جهيليں ندي کي کشادگي سے بن جاتي هيں جو نديان کہ اِنميں سے هوکر نکلتي هيں چنانچہ شمال امريکہ کي جهيل رود سنٹ لارنس کي وسعت سے تصور کيجاتي هي علی هذاالقياس اور ملکوں ميں جيسے **جنيوا** اور روکي اور کانستاس رائن کي اور ملک ابيسينيا ميں ڈيبسا رود نيل کي تصور کيجاتي هي **چوتهي**

قسم کي جهیلیں وے هیں جنمیں اکثر ندیاں اور بڑي نهریں ملتي هیں مگر وہ ظاهرا کوئي مخرج نهیں رکھتیں جیسے دریاے کیاسپین اور بحیرۂ ارل اور چہاڈ افریقه میں اور اِس قسم کي جهیلیں اکثر نمکین هوتي هیں مثلاً دریاے کیاسپین اور ارل اور عرومیه ملک فارس میں اور ایشیا اور افریقه اور شمالي ممالک گرم سیر میں یا خشک قطعات بیاباني میں اکثر نمکین جهیلیں پائي جاتي هیں جو بخار که موسم گرما میں اُٹھا کرتا هی وہ مواد نمکین جهیل کي زمین پر جم جاتا هی اور وهاں کے باشندے اُس سے بهت نمک حاصل کرتے هیں اور بعضے جهیلوں میں شورا پیدا هوتا هی که قعر دریا کي تهه میں جم جاتا هی چنانچه ملک مصر میں ایسي چهه جهیلیں مشهور هیں که جنسے سوداگری کے واسطے بهت شورا که پیدا هوتا هی لاتے هیں اور جنوبي امریکه میں صوبه میر اکیبو میں ایک جهیل هی که جسمیں سے پانچ پانچ سو سیر شورا عرصه دوبرس میں پیدا هوتا هی که غوطه زن اُسکي تهه میں سے نکالتے هیں اور اِس قسم کي جهیلیں ملک هینگري میں پائي جاتي هیں *

چوتھي فصل

دنیا میں جو بڑي جھیلیں معروف اور مشھور ھیں اُنکے نام اور اُسکي مقدار سطح بحساب میل مربع

جھیلونکے نام	معدار سطح	جھیلونکے نام	مقدار سطح	جھیلونکے نام	متدار سطح
کاسپین نمکین	۱۳۰۰۰۰	گریٹ بیر	۱۰۰۰۰	واین	۵۶۰
سپیراشبرین	۳۲۰۰۰	اني سگ	۸۰۰۰	بحیرہ مردہ	۳۴۰
ارال	۲۶۰۰۰	ایري	۸۰۰۰	جني وز	۲۴۰
مچھي گن	۲۴۰۰۰	لاڈوگا	۶۳۳۰	کانستانس	۲۲۸
ھورن	۲۰۰۰۰	انٹا ریو	۵۵۰۰	گاردا	۱۸۳
بیکال	۱۵۰۰۰	نگرہ گواہ	۳۸۰۰	مگ یوري	۱۹۲
الگامي افریقہ میں	نامعلوم	تی تی کاکا جنوب امریکہ میں	۳۸۰۰	نی شاتل	۱۱۵
ابباسي ایضا	ایضا			نوزن	۹۹
تکن یکہ ایضا	ایضا	اونی گا	۳۲۸۰	ردزک	۷۶
نیترہ افریقہ میں	ایضا	ونیر	۲۱۳۵	کومو	۶۶
		ڈم بیا	۱۱۳۰	لومنڈا	۴۰
چہاڈ	۱۲۰۰۰	وتیرہ ھر	۸۵۰	نبس	۱۵
اِسلاب	۱۱۰۰۰	میلر	۷۶۰	دتدرمیہ	۷

پانچواں باب

بحر محیط اور تمام تریوں کے اقسام جداگانہ کے بیان میں

بحر محیط بڑا دریاے ذخار ھی اُسکو **اوقیانوس** بھي کھتے ھیں اور طول اِس بحر کا مشرق سے مغرب تک قریب گیارہ ھزار میل کے ھی اور عرض اُسکا **بوغاز بیرنگ** کي طرف ۵۵۵ میل اور عرض جنوبي قریب آتھہ ھزار میل کے ھی اور یہہ دو ثلث سے زیادہ سطح دنیا پر واقع ھی یعني دس حصے میں سے سات حصے پاني اور تین حصے خشکي ھی اور پاني اُسکا کھارا ھی اِس لیئے یہہ **دریاے شور** بھي کھلاتا ھی مگر **منطقۂ حارہ** پر کا پاني بہ نسبت **قطبین** کے پاني کے زیادہ کھارا ھی بحري سیاحوں سے دریافت ھوا کہ نمکین پاني بہ نسبت شیریں پاني کے جلد نہیں جمتا اور یہي سبب ھی کہ دریاے شور سواے قطبین کے اور جگہہ کمتر منجمد ھوتا ھی کیونکہ وھاں اِس شدت کي سردي پڑتي ھی کہ اِس کھاري پن پر بھي غالب آتي ھی اور مانند اوقیانوس کے بحر **اطلانتک** ھی یہہ مشرق کي طرف **یورپ** اور **افریقہ** اور مغرب کي طرف **امریکہ** سے ملا ھوا ھی اور بڑا **عرض** اُسکا پورب سے پچھم تک چار ھزار میل اور چھوتا عرض اُسکا درمیان شمال یورپ اور شمال امریکہ کے قریب سات سو میل کے ھی اور **طول** اُسکا شمال سے جنوب تک قریب نو ھزار میل کے ھی اور وہ اوقیانوس ھندي کہ **ایشیا** کے دکھن اور وہ اوقیانوس شمالي کہ جو گرد **قطب شمالي** کے ھی اُن میں جھاز اور **کشتي** نہیں چل سکتي کیونکہ پاني اُسکا منجمد رھتا ھی مگر بعض بعض قطعہ میں گرمي کے موسم میں کشتیاں چلتي ھیں لیکن بڑا خطر رھتا ھی کہ مبادا کوئي **برف** کا تکڑا کشتي پر نہ آن پڑے اور وہ **اوقیانوس جنوبي** جو گرد **قطب جنوبي**

ے واقع هی اُسکا حال بهي مانند اوقیانوس شمالي کے هی اور یهه سبهه
بحر آیس میں ملے هوئے هیں اور اُنکے اقسام اور نام معه اوصاف جدیده
کے آگے ذکر کیئے جاتے هیں سمندر کا قعر یعني تهه دریا بهي زمین کي
مانند غیر مستوي هی چنانچهه اِنمیں بهي ٹیلے اور پهاڑ اور عمیق
وادیان بیشمار هیں اور تهه دریا کے پهاڑوں کي چوٹیاں جو اُوپر نظر آتي
هیں مثل جزیرہ کے معلوم هوتي هیں اور یهه اکثر آباد هیں اور اوقیانوس کا
عمق اوسط جو حساب کیا گیا تو قریب سات میل کے معلوم هوا
واضح هو کہ جن پانیوں سے زمین گهري هوئي هی دو قسم پر هیں
میٹها اور کهارا اور اُنکے اقسام باعتبار کشادگي اور زمین کے سات قسم پر
هیں اُنمیں سے پهلي قسم بحر محیط هی جو اُوپر مذکور هوا اور دوسري
بحر هی یهه بهي آب شور کي قسم میں سے هی مگر اوقیانوس سے
چهوٹا هی مانند بحر متوسط اور بحر روم کے جو یورپ اور افریقه
کے درمیان واقع هی اور بحار اکثر اوقیانوس کے جزو هوتے هیں یا اُسکے
قریب هوتے هیں مگر بحر خزر اور بحر ارال یهه دونوں اُس سے
علحده هیں تیسري قسم خلیج هی اور یهه بحر یا اوقیانوس کا بڑا
جزو هی اور یهه خشک زمین پر واقع هی اور اِسي قسم سے جون هی
لیکن یهه خلیج سے چهوٹا هی اور کبهي اُسکو خور بهي کهتے هیں
چوتهي قسم بوغاز هی اور یهه بهي پاني کا ایک جزو هی جو دو حدوں
کے درمیان هوکر دو دریاؤں میں ملتا هی جیسے بوغاز جبل طارق
جو بحر متوسط اور اوقیانوس و اطلانتک میں ملا هی اور بوغاز بیرنگ جو
اوقیانوس شمالي اور بحر کاهل میں جا ملا هی پانچویں قسم
بحیرہ هی اور یهه بهي میٹهے پاني کا حصه هی جسکو زمین هر طرف
سے گهیرے هوئے هو اور اِسي قسم میں سے اچهه هی یعني جهیل بکر

بحیرہ سے چھوٹي هی اور یهه **برکة** کے نام سے معروف هی اور بحیروں
اور برکوں میں نهر کے داخل هونے سے پاني جاري رهتا هی جیسے
بحیرہ طبریة نهر **لوروں** کے ملنے سے اور بحیرہ جینوا نهر رون
کے ملنے سے جاري رهتي هیں اور بعضي جاري نهیں جیسے بحیرہ مرح
چهتي قسم **نهر** هی اور یهه بڑي رود هی جسکے پاني کي کچهه مسافت
تک جاري هوکر بحر یا بحیرہ میں گرتي هی اور علاوہ اِسکے **جدول**
هی اور کبهي اُسکو **نهر** بهي کهتے هیں اور یهه چهوٹي نهر هی جو
ایک طرف سے بهه کر دوسري نهر میں جا ملتي هی اور جس جگهه
دو نهریں ملتي هیں اُسکو **ملتقي النهرین** کهتے هیں اور جس جگهه
نهر بحر سے ملتي هی اُسکو **مصب** کهتے هیں اور جهاں سے نهر
نکلتي هی اُسکو عین یعني **چشمة نهر** کهتے هیں یا **ینبوع** اور چشمے
اُس زمین سے پهوٹ نکلتے هیں جس زمین کے مسامات میں بارش کا
پاني جمع هوتا هی اور جبکه کئي نهیر جمع هوتي هیں تو نهر بن جاتي
هی اور جس زمین میں سے پاني بهکر کسي بحر میں جا ملتا هی اُسے اُس
بحر کا **حوض** کهتے هیں اور اُس وادي کو جسکے دونوں طرف سے پاني
بهه کر ایک طرف نهر میں ملتا هی اُسے **حوض نهر** یا نهیر کا کهتے هیں
اور جو خط که دو حوض متصله کا پاني جدا کرتا هی اُسے **تقسیم المیاہ**
کهتے هیں **پس** جب کوئي نهر کسي بلند چشمے سے بهه کر کسي پست
بحر یا **نهر** میں جا ملے تو اُسکے پاني کي آواز کو **شلالات** یا **خرارات**
کهتے هیں اور اگر اُسکا جریان پتهروں میں تیز هو تو اُسکو **خنادل** کهتے
هیں جیسے **رود نیل** کا خنادل **ساتویں** قسم **ترعة** یعني نهر مصنوعي
ترعته اُس نهر کو کهتے هیں که جسے آدمیوں نے کسي نهر یا بحر سے
خوب گهري کهود کر نکالي هو چنانچه بعضي اُنمیں سے بڑي کشتیوں کے
چلنے کے قابل هوتي هیں اور بعضي صرف چهوٹي کشتیوں کے *

چھٹا باب

بحر محیط کي حرکتوں کے بیان میں

بحر محیط کا پانی خاص تین سببوں سے متحرک رهتا هی یعني هوا اور دهار اور سیلاب اِسي سبب سے یهه باب تین فصلوں میں منقسم هی *

پهلي فصل حرکت هوا کے بیان میں

جو حرکت که هوا سے پیدا هوتي هی سواے سطح آب کے دریا کے اندر اثر نهیں کرتي چنانچه قعر دریا زور کي آندهي میں بهي ساکن رهتا هی اِس لیئے اِس باب میں اِسکا زیادہ بیان کرنا ضرور نهیں آینده کو هواے محیط ارضي کا مفصل بیان کیا جائیگا *

دوسري فصل دهار کے بیان میں

پانی کي دو حرکتیں هیں جو اور سب حرکتوں کا سبب معلوم هوتے هیں اُنمیں سے ایک حرکت قطبین سے خط اِستوا کي جانب هوتي هی دوسري حرکت منطقه حارہ پر جو پورب سے پچهم کي طرف هوتي هی قطبین سے خط اِستوا کي جانب اُس وقت حرکت هوتي هی جب که منطقه حارہ پر شدت کي گرمي پڑتي هی اور اُس گرمي سے همیشه سمندر کا پانی بخار هوکر اُڑ جایا کرتا هی اِسي سبب سے خط اِستوا پر کا پانی کم هوجاتا هی لیکن اُسکے بهرنے کے واسطے اطراف ممالک باردہ کي طرف سے پانی کي آمد هوتي هی یعني جب گرمي کے باعث خط اِستوا کے قرب و جوار کا پانی گهٹ جاتا هی اُسوقت قطبین کا برف شدت گرمي سے گل کے پانی هوکر خط استوا کي جانب آتا هی اور جو زیادہ هوتا هی تو زیادہ پانی اُتر اور دکهن کي دهاروں سے چلا جاتا هی علی هذاالقیاس سمندر کے پانی کا دور یوں هي هوتا رهتا هی اور منطقه حارہ

میں پچھم کي حرکت مذکورہ زمین کي حرکت محورانه سے پیدا هوتي هی
ظاهر هی که کرۂ زمین کے جو اجزا که خطاستوا کے اندر هیں به نسبت
اجزائے قطبین کے بہت جلد حرکت کرتے هیں کیونکه خطاستوا کے تمام
اجزا چوبیس گھنٹه میں کل محیط دنیا کي برابر مسافت طی کرتے
هیں اور تمام اشیاء جو بظاهر ساکن هیں درحقیقت اِسي سرعت سے گرد
کرۂ کے گردش کرتي هیں جیسے بگي میں اگرچه آدمي بہت جلدي سے
جاتا هی پر اُسکو برابر اور هموار سڑک پر حرکت مطلق نہیں معلوم
هوتي لیکن اگر بگي یکایک ٹہر جاوے تو وہ آدمي منہه کے بل گرپڑے
اِس سبب سے که گاڑي کي حرکت اُس کے بدن میں سرایت کرجائیگي
یوں هي خط استوا پر سمندر کا پاني کرہ کے گرد پھرتا هی اور اُس کي
حرکت اُس میں سرایت کرجاتي هی پس اگر کرہ یکبارگي ٹہرجاے
تو حرکت پانیکي بند هوجاے اور زور سے آگے کو چھلک جاے پس اگر
خط استوا کے اندر کا پاني اُسکي سطح کے کسي اجزاء متفرقہ کے پاني کي
طرح کرہ کے گرد گھومے تو وہ ظاهرا محض بے حرکت معلوم هو اگر
وهي پاني همیشه خط استوا پر رهتا تو کرہ کي حرکت کے ساتھه گرد کرہ
کے گھومتا رهتا مگر خط استوا کا پاني همیشه قطبین سے دهاروں کے باعث
بدلتا رهتا هی اور یهه پاني اُس جگهه آتا هی که جهاں سطح زمین کي
حرکت محورانه به نسبت اطراف خط استوا کے سست هی اور زمین
کي حرکت سریع کے سرایت کرنے سے پہلے وہ منطقه‌حارہ پر پهونچتا هی
اور فی‌الفور اُسکي حرکت نہیں قبول کرتا اِس لیئے پیچھے رهتا هی اور
جب تک که زمین کي کامل حرکت اُس میں نہیں سرایت کرتي
تب تک وہ آهسته حرکت کرتا هی چنانچه جو پاني زمین کے ساتھه
پورب کي طرف نہیں گھومتا ظاهرا پچھم کي جانب گھومتا معلوم
هوتا هی اور یهه ظاهري حرکت پانیکي مدام اُس پاني کے آنے سے که
جسمیں زمین کي حرکت نے سرایت نہیں کي هی هوگي اِن دونوں

حرکتوں سے سمندر میں جداگانہ دھاریں پیدا ہوتی ہیں زیادہ حرکتیں
میں سے پچھم کی طرف حرکت عام کرتی نظر آتی ہیں لیکن قعر سمندر
کی ناہمواری اور کناریکی خلیج اور کھاڑیوں کی بے ترتیبی سے دھاریں
اور رخ کو پھر جاتی ہیں اُن دھاروں میں سے خاص دھار خلیج دھار کے
نام سے مشہور ہی خط استوا کے قریب کا پانی پچھم کی طرف حرکت
کرتا ہوا امریکه کی پورب کی طرف کی کھاڑی پر زور سے گرتا ہی اور
اس خشکی سے رک کر اُتر طرف خلیج میکسیکو میں جاتا ہی اور
وہاں سے اُتر امریکه کی کھاڑی سے بہتا ہوا دکھن طرف کنارہ نویافته زمین
تک پہونچتا ہی پھر وہاں سے پورب طرف گھومکر جزیرۂ ازور تک
جاتا ہی اِس دھار کا پانی اِبتدا میں منطقهٔ حارہ سے گرم ہوکر دیر میں
سرد ہوتا ہی یہاں تک که تمام اپنی مسافت میں به نسبت اُن پانیوں
کے جنسے قریب ہوکر گذرتا ہی گرم رهتا ہی اور دوسرا مشہور دھار شہر
آسٹریلیه کی طرف سے نکلکر اُتر طرف خلیج بنگال تک آتا ہی اور
یہی حرکت ہی جو قطب جنوبی سے خط استوا کیطرف ہوتی ہی *

تیسری فصل

سیلاب کے بیان میں

تیسری قسم کی حرکت سیلاب سے پیدا ہوتی ہی اور سیلاب سمندر
کی دوقسم ہی ایک سیلاب خاص دوسری حمی پہلی قسم سیلاب ہی
سمندر اور اُسکی خلیج اور کھاڑیوں کے کنارے پر جو سمندر سے بےتکلف
آمد و رفت رکھتی ہیں یہه بات دیکھنے میں آئی ہی که پانی اپنی حد
اوسط سے چار پہر میں گھٹتا بڑھتا ہی که جسکو جوار بھاٹا کہتے ہیں
پانی کا یہه گھٹنا بڑھنا اوقات جداگانہ پر مقدار میں متفرق ہوتا ہی اور
بتدریج زیادہ ہوتا جاتا ہی اور ویسی ہی گھٹتا ہی جب زیادہ ہوتا ہی
تو اُسکو سیلاب کہتے ہیں اور جب گھٹتا ہی تو تلاطم یہه سیلاب اور

تلاطم هر مهینے میں دو مرتبہ متواتر واقع هوتا هی سیلاب دوج اور پورنماشي پر اور تلاطم مهینے کے بیچ میں هوتا هی یعني چاند کے اول ربع یا ثلث کے آخر میں اور جس وقت چاند مقام نصف‌اللیل والنهار پر آتا هی اُس وقت پاني کا بڑهنا شروع هوتا هی اور دو تین گهنٹے کے بعد زیادہ تر بڑہ جاتا هی یعني سیلاب هوجاتا هی یهہ سب باتیں چاند کي قوت جاذبہ سے اور کسی قدر سورج کي بهي تاثیر سے پاني میں پیدا هوتي هیں جیسے زمین سورج کے گرد گردش کرتي هی ویسے هي چاند زمین کے گرد گهومتا هی چنانچہ چاند اپني گردش اُنتیس دن اور بارہ گهنٹہ چوالیس منٹ میں تمام کرتا هی کہ جیسے ایک ماہ نو پیدا هوتا هی مادہ میں ایک عجیب بعیدالفهم شی هی کہ جسکا بیان نهیں هوسکتا مگر کسي قدر اُسکي تعریف کي جاتي هی کہ مادہ میں ایک ایسي طاقت هی کہ جس سے اُسکے اجزا باهم کشش کرتے هیں اور یهہ قوت مقدار جسامت اور اُسکي قربت پر موقوف هی اِس سے تمام اشیا سطح کرہ کي اپنے مرکز کي طرف کهچي رهتي هیں اور هر جسم میں بهاري هوتي یا گرنے کي میل رکهتي هیں اور اُسکو قوت جاذبہ کهتے هیں اور اِسي قوت کے باعث زمین اور سیارے اپنے محور پر قایم هیں چونکہ اِس قوت کے باعث سورج اِنهیں جذب کرتا هی اِس لیئے وے اُسکي جانب سے ایک خط مستقیم میں نکل بهاگنے سے رکي هیں اور یهہ بات بخوبي یوں ظاهر هوتي هی کہ کوئي چیز رسي میں باندهکر گهومائي جاوے پس یهہ رسي مانند قوت جاذبہ کے هی جو اُس چیز کو نکل بهاگنے سے روکتي هی اور حرکت مدورہ اُس چیز کو هاتهہ سے ایک تفاوت پر قایم رکهتي هی اِس قوت کا فعل منفعل هی جو شی جذب کرتي هی مجذوب بهي هوتي هی جیسے زمین چاند کو کهینچتي هی ویسي هي چاند زمین کو کهینچتا هی مگر چونکہ چاند به نسبت زمین کے چهوٹا هی اِس لیئے زمین کي قوت جاذبہ اُسپر زیادہ اثر کرتي هی اور

وہ کرہ زمین کي تقليد کرتا هی اور چاند کا جذب زمين کے اُس حصه
پر ظاهر هوتا هی که جهاں رقيق هی يعني سمندر کے پاني پر اور وہ
پاني اُسکي تاثير سے في الفور حرکت ميں آ جاتا هی پس جب کوئي حصه
سمندر کي سطح کا چاند کي طرف هوتا هی تو پاني اُسکي طرف پهاڑ
کي طرح اُونچا اُٹهتا هی اور جب وہ قطعه گردش زمين کے باعث چاند
کي جانب سے پهر جاتا هی تو پاني کا اُٹهنا موقوف هوجاتا هی جب قطعه
زمين چاند کي طرف هوتا هی تو فقط اُسي جانب کا پاني که جو چاند کے
مقابل هی نهيں اُٹهتا بلکه چاند کے قطعه متضادہ کا بهي که جو نشيب
کي طرف زمين کے هی اُٹهتا هی غرض کرہ کے دونوں قطعه متضادہ ميں
ايک هي وقت پاني اُٹهتا هی چنانچه اِس نقشه سے بخوبي ظاهر هی

مثلاً (ا ب ج د) دو زمين فرض کرو اور (م) کو چاند اور سطح (ب)
چاند کے مقابل کي اور (ک) اُسکے ضد کي پاني هو تو قوت جاذبه کا اثر
نزديک والے قطعه پر به نسبت دور والے کے زيادہ هوتا هی اِس ليئے چاند کي
قوت کا اثر سطح (ب) کي پاني پر زيادہ هوتا هی جو چاند سے مجذوب هوتا هی
اور اُسکي سطح خم منقوطه يعني (ف ي ک ح) هی پس قطعه متضادہ
کا پاني به نسبت جسم زمين کے چاند سے دور هوتا هی اور چاند به نسبت
اُس کے پاني کے يعني (ک) کے جسم زمين کو زيادہ جذب کرتا هی
اِس ليئے زمين به نسبت اُس پاني کے زيادہ جذب کيجاتي هی اور وہ
پاني مرکز زمين يعني (د) سے به نسبت سابق کے کسيقدر تفاوت پر
معلوم هوتا هی اور (ک) تک علحدہ اُبهرا هوا نظر آتا هی جب سطح
(ب) اور (د) يعني چاند کے اطراف متقابله اور متضادہ سطح معمول

کے اوپر پانی بڑھتا هی اور اِن مقامات کے حصص متصلہ سے پانی کھنچتا هی اِس لیئے قطعہ (ج) اور (ا) کا پانی (ي) اور (ح) کی طرف جاملتا هی اور چونکہ زمین اپنے محور پر چوبیس گھنٹہ میں ایک دفعہ گھوم جاتی هی تو اِس عرصہ میں هر ایک جزو اُسکي سطح کا ایک مرتبہ چاند کے مقابل هوتا هی اور ایک مرتبہ ضد میں پس چوبیس گھنٹہ کے عرصہ میں دومرتبہ پانی هر جگہہ گھتتا بڑھتا هی جب چاند نصف‌النهار پر دکھن جانب طلوع کرتا هی تب اُسکے مقابل کا پانی فی‌الفور بڑھتا هی اور اُسیطرح بعد بارہ گھنٹہ کے چاند اُسي مقام کي ضد میں هو جاتا هی دوسري قسم سیلاب سمندر کي حمي هی اور یہہ چاند اور سورج دونوں کي تاثیر سے پیدا هوتا هی حمی دوج اور پورن ماشي کو واقع هوتا هی دوج کو چند زمین اور سورج کے درمیان رهتا هی اور پورن ماشي کو زمین چاند اور سورج کے بیچو بیچ رهتي هی اور اِن دونوں حالتوں میں چاند اور سورج بہ نسبت زمین کے ایک هي خط میں رهتے هیں چنانچہ یہہ دو نقشے واسطے تصریح کے لکھے جاتے هیں
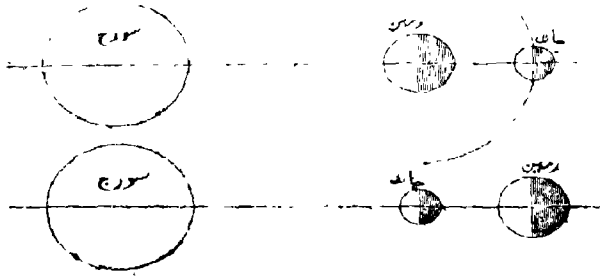
تو اِن حالتوں میں چاند کا اثر سمندر کے پانی پر سورج کي مدد سے هوتا هی دوج کو سورج اور چاند ایک هی خط میں زمین کي طرف سطح زمین کو کھنچتے هیں اور دونوں کي کشش متفقہ سے اکیلے چاند کي کشش کي نسبت زیادہ پانی اُٹھتا هی *

پورنماشي کو سورج اور چاند ایک هي خط میں هوتے هیں مگر
چاند زمین کي اطراف متضاده کا هرگاه اپنے مقابل کا پاني جذب کرتا هی
تو سورج اپني طرف متضاده سے اپني طرف کهینچتا هی پس اِس سے
بهي وهي نتیجه حاصل هوتا هی جو دوج کے چاند سے حاصل هوتا هی
جب حمی سورج اور چاند دونوں کي کشش متفقه سے پیدا هوتا هی تو
تلاطم اُن دونوں کي کشش مختلفه سے پیدا هوتا هی پهلے اور تیسرے ربع پر
سورج زمین اور چاند کي حالت نقشه مفصله ذیل کے مطابق رهتي هی
یهاں هرگاه چاند (ا) پر کا پاني کهینچتا هی تو سورج (ء) پر کا اور اُسے
(ا) کي طرف کهینچنے سے باز رکهتا هی اِسلیئے (ا) پر کا پاني اور وقتوں کي طرح
زیاده اُونچا نهیں اُٹهتا اور نه (ء) پر زیاده پهنچا کرتا هی اور وه نقشه یهه هی
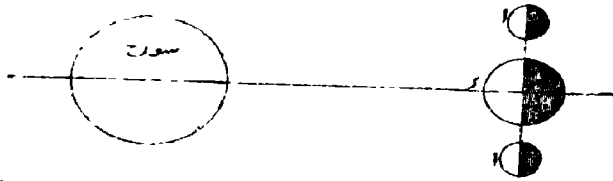
بڑا حمی دو برس میں دو مرتبه ربیع کے پهلے اور خریف کے بعد ایام
مساوي اللیل والنهار میں واقع هوتا هی دونوں ایام مساوي میں جیسا
بیان هو چکا آفتاب عموداً زمین کے خط اِستوا پر واقع هوتا هی اور جب
چاند بهي اُس وقت عموداً خط اِستوا پر هوتا هی تو دونوں یکبارگي خط
اِستوا کے پاني پر عمل کرتے هیں اور اُس جگهه پر جذب کا اثر به نسبت
اور اطراف کے زیاده هوتا هی وجهه اِسکي یهه هی که کره کا قطعه خط
اِستوائي اپنے محور کے گرد سریع الحرکت به نسبت قطبین کے هوتا هی
اِس لیئے پاني زمین سے نکل بهاگنے کي زیاده میل کرتا هی اور هر چند یهه
جذب زمین سے مغلوب رهتا هی تا هم یهه میل اُس زمین کي قوت
جاذبه کو کم کرتا هی اور پاني کو بآساني سورج اور چاند سے مجذوب
کرتا هی جب سورج اور چاند خط اِستوا پر عموداً هوکے اور سوا اِسکے

اگر دونوں باہم ایک خط میں ہوکے بالاتفاق عمل کریں اور بھی اُس وقت
زمین سے قریب ہوں تو بڑا حُمی اُٹھیگا یہہ حمی عین ایام مساوي اللیل
پر نہیں واقع ہوتا ہی کیونکہ زمین جاڑے میں سورج کے بہت قریب
رہتي ہی تو اِس سبب سے بڑا حُمی خریف کے کچھہ بعد اور ربیع کے
پہلے واقع ہوتا ہی اور دوسرا جو حُمی کبھي کسي قطعہ زمین پر کسي
وقت میں تاثیر کرتا ہی وہ چاند کي کاھش ہی چاند زمین کے گرد
گھومتا ہوا ہمیشہ خط اِستوا پر عموداً نہیں رهتا مگر بعض اوقات قطعہ
زمین کے شمالی اِستوا پر اور بعض ایام اُسکے جنوب پر عموداً واقع ہوتا
ہی جب چاند عموداً یا قریب بعمود کے واقع ہوتا ہی تو اُسي قطعہ کے
پاني کو بڑے زور سے کھینچتا ہی بشرطیکہ وهي سب حالتیں موجود ہوں
تو بڑے زور سے حُمی پیدا ہوتا ہی پس سیلاب کے بھي تین سبب ہیں
جب سمندر کا پاني اپني معمولي سطح سے بلند ہوتا ہی تو زمین پر
چڑھتا ہی اور اُسکے قطعات مانعہ سے زیادہ اور کھاڑي وغیروں سے کہ جنسے
بہتیري بےترتیبیاں ظاهر هیں مزاحمت پذیر ہی اور قطعات میں ایک ہی
وقت سیلاب نہیں واقع ہوتا ہی مثلاً کھاڑیوں کے کناروں پر بہ نسبت
بحر کبیر کے کچھہ دیر بعد واقع ہوتا ہی جیسے کہ دریاے جرمنی میں
طوفان اُٹھتا ہی تو لندن کے کنارے پر بارہ گھنٹہ کے بعد پہنچتا ہی
سیلاب جو بڑے بحر میں معلوم ہوتا ہی چھوٹے بحیروں میں نہیں اور
بحیروں میں سیلاب بحر محیط کي آمد سے ہوتا ہی اور وہ بحیرے
جنکي کھاڑیاں دھارے کي گذرگاہ میں جو سیلاب سمندر سے پیدا ہوتي
ہیں تو اُنمیں بھي سیلاب ہوتا ہی جیسے خلیج حدسن اور خلیج
بالطق اور خلیج عرب میں مگر جو کھاڑئیں بحیر محیط کے دھارے
کي گذرگاہ میں نہیں پڑتیں اُنمیں سیلاب بمشکل پیدا ہوتا ہی جیسے
بحیرہ روم اور بحیرہ بالٹک میں *

ساتواں باب

هواء محيط ارضي اور أسكي خاصيات اور استعمال كے بياں ميں اور يهه چار فصلوں پر مشتمل هى

پهلي فصل

هواء محيط ارضي كي تعريف ميں

هواء محيط ارضي كرۂ زمين كا بخار هى چنانچه زمانه سلف ميں قدما هوا كو عنصر يا **بسيط** سمجهتے تهے مگر اب يهه بات ثابت هوئي كه هوا دو شى متفرق اور جداگانه آيسجن گياس اور نيٹروجن گياس سے مركب هى هواء محيط ارضي كے سو حصوں ميں سے اصل حصے ڈاكٹر ترى كي تجوبز كے مطابق اِس طرح پر منقسم هيں بحساب كسر اعشاريه *

نام انگريزي	ترجمه نام انگريزي	ماپ	وزن
نيٹروجن گيس	گندي هوا	٧٧٫٥	٧٥٫٥٥
آگسيجن گيس	هواء خالص	٢١٫٠	٢٣٫٣٢
اكوئيس	بخار تر	١٫٤٢	١٫٠٣
كاربونك اسدگيس	هواء محترقه	٫٠٨	٫٩٠

پس هواء محيط ارضي شفاف اور ناپديد اور سيال هى جو كرۂ زمين كو هر طرف سے تخميناً پينتاليس ميل تك گهيرے هى اگرچه أسكي بلندي تحقيق نهيں معلوم هوئي مگر اتنے بُعد پر زيادتي خفيفه كے باعث آفتاب كي كرنوں كي روشني نهيں قبول كرتي چنانچه يهه زمين

کے گرد ساتھہ اُسکے محیط کے گھومتي هی اور اُس کے ساتھہ سورج کے
گرد چلي جاتي غرض اِس سیال کا موجود هونا صرف حیوانات کے لیئے
مفید نہیں بلکہ نباتات کے واسطے بھي هی اور جہاں کہیں یہہ سب
اقسام هوا کم هیں مثلاً بلند پہاڑوں کے اوپر تو حیوانات وهاں
نہ مشکل تنفس کرسکتے هیں اور یہہ بات بخوبي معلوم هوئي
کہ اگر هوا کي کل سے کسي جگہہ کي هوا خالي کرکے اُس
جگہہ میں کوئی جانور رکھدیں تو وہ بغیر هواء محیط ارضي کے
فیالفور مرجاویگا پاني اور اُوس زمین کو شاداب کرنے کے واسطے پیدا
هوئیں اور هواء محیط ارضي بخارات مسموم کو جو همیشہ زمین سے
اُٹھتے هیں متفرق کرنے کے واسطے اور یہہ ایسي مددگار هی کہ حرارت
اور برودت کو اعتدال پر رکھہ کے آب و هوا آدمي کے رهنے کے قابل
کر رکھتي هی یہہ اُسکي قوت متعکسرہ اور منتشرہ کا سبب هی کہ
هم لوگ صبح اور شام کي روشني عام کا تمام آسمان پر پھیلاؤ دیکھتے هیں
اگر اِن قولوں کے برخلاف هو تو جیسے بتدریج رات هوتي هی اور دنیا
کي صورت بدلتي هی فیالفور دن کي روشني نصف شب کي تاریکي
کے برابر تبدیل پاجاوے اور یہہ بالکل هواء محیط ارضي کي قوت پر
موقوف هی کہ سورج کي روشني تمام آسمان پر هوتي هی کیونکہ اگر
اُسکي کرنوں کا عکس آسمان میں نہ پھیلتا تو آسمان کا وهي حصہ جہاں
وہ هی روشن رهتا اور باقي تمام آسمان میں نصف شب کي طرح تاریکي
رهتي اور ستارے دو پہر کو نظر آتے *

دوسري فصل

روشني خفیف کے بیان میں

صبح کو جب آفتاب اٹھارہ درجہ افق سے نیچے رهتا هی اُسکي
کرنوں کا عکس اوپر کي هوا میں پڑتا هی اور وهاں سے زمین پر منعکس

ہونا ہی اُسوقت دن کہلاتا ہی اور روشني جب تک کہ آفتاب دوسرے
افق پر پہونچتا ہی بڑھتي جاتي اور قایم رہتي ہی شام کو بھي اِسیطرح
جب تک آفتاب افق سے اٹھارہ درجے نیچے نہیں جاتا ہملوگ روشني
دیکھتے ہیں یہہ روشني جو بتدریج دھیمي ہوتي جاتي جب تک کہ
بالکل سب تاریک نہیں ہوجاتي ہی روشني خفیف کہلاتي ہی روشني
خفیف جو دن اور رات کے درمیان ہوتي ہی اُسکا قیام **منطقۂ معتدلہ**
اور موسم اور ہواء محیط ارضي اور بلندي سے تبدیل ہو جاتا ہی زمین
کے خط استوا کے حصوں پر روشني خفیف ہر موسم میں بہت مختصر
ہوتي ہی اُنپر آفتاب شام کو افق سے نیچے اُترتا ہی اور صبح کو وہاں
عموداً پہونچتا ہی اِس لیئے زیادہ جلدي نکل آتا ہی پر اصلاع قطبین
پر روشني خفیف اکثر کئي مہینوں تک رہتي ہی کیونکہ آفتاب جاڑے
بھر اِن اضلاع میں بمشکل افق سے اٹھارہ درجے نیچے جاتا ہی اِس لیئے
روشني خفیف اِس موسم میں قایم رہتي ہی اور اِن اضلاع تاریک کے
باشندے ہرچند برس بھر میں بہت مہینوں تک سورج سے محروم
رہتے ہیں تاہم جیسا ہملوگ تصور کرتے ہیں وے بالکل اندھیرے میں
نہیں رہتے اور روشني خفیف کي درازي اور چاند کي مدامي روشني
جب وہ کامل ہوتاہی اور آسمان میں سورج کي ضد میں رہتا ہی یعني
جب سورج افق سے نیچے ہوتا ہی تو چاند ہمیشہ اُس کے اوپر رہتا ہی
اِس لیئے جاڑے میں بدرکامل اِسقدر افق اور آسمان کے اوپر ہوتا ہی کہ
جسقدر سورج گرمیوں میں اور اِسیطرح اُتر کے دائرہ پر بدرکامل ہمیشہ
افق کے اوپر رہتا ہی اور ہرگاہ اطراف شمالي پر گذرتا ہی تو روشني
رنگین اور منور کي چمک سے جو خاص کر جاڑے کے وقت ہوتي ہی
رہاں والے اپنا دن کا کام نکال لیتے ہیں منتشرہ ہواء محیط ارضي جسقدر
زمین سے قریب ہوتي ہی اُسیقدر غلیظ ہوتي ہی کیونکہ ہواء محیط ارضي
کا جو حصہ زمین سے بہت نزدیک ہی وہ اپنے اوپر والے سے دبا رہتا ہی

جیسے اینٹ چھت پر تہہ بتہہ رکھی ہو تو وہ تہہ جو نیچے ھی زیادہ
دبی ھی اِس لیئے زیادہ بھاری اور منجمد بہ نسبت اوپر والی کے ھی
پس جب سخت گرانی ہواء محیط ارضی میں داخل ہوتی ھی تو
وھاں سے تھک یا جھک کر زمین یا ناظرین کی آنکھوں کی طرف
ایک خط منحنی میں رجوع کرتی ھی اِس سبب سے تمام اجرام فلکی
سوا ے سمت الراس پر رھنے کے جہاں وے ھیں اُسی بلندی پر معلوم
ہوتے ھیں اور جیسے ھملوگ سورج کے طلوع ہونے سے کچھہ دیر پہلے اور
غروب ہونے کے بعد بھی افق پر جہاں ھمیں اِنتشار ھی دیکھتے ھیں
کیونکہ وھاں ہواء محیط ارضی بہت دبی اور اِس لیئے منجمد ھی کچھہ
زیادہ نصف درجہ سے یعنی تینتیس دقیقہ ھی اِس سے ثابت ہوتا ھی
کہ جب سورج یاچاند کا حصہ اخیر افق پر نظر آتا ھی تو جاننا چاھیئے
کہ وے بالکل غروب ہوگئے اور ضرور ھماری نظروں سے غایب ہوجائیں
اگر اِنتشار کے باعث اُسکی کرنیں ہوا کی راہ میں خط منحنی ہوکر
ھم تک نہ آئیں یہہ بات اُس آسان اور معروف تجربہ سے جو آگے بیان کیا
جاتا ھی بخوبی معلوم ہوگی مثلاً کوئی چھوٹی چیز جیسے روپیہ یا
آتھنی خالی برتن میں رکھو اور اُسقدر اُس سے پیچھے ھٹو کہ وہ نہ
دکھلائی دے تب کسی دوسرے شخص سے اُس برتن میں پانی چھڑواؤ
اُسوقت وہ شی پھر نظر آئیگی پھر اُس سے اور اُسیقدر پیچھے ھٹو کہ وہ
نظروں سے غایب ہوجاوے اور پانی اُسمیں چھڑواؤ کہ پھر دکھلائی دینے لگے
پس اب برتن کے کنارہ کو افق فرض کرو اورپانیکو ہواء محیط ارضی اور روپیہ
کو چاند تو اُس سے ضرور ھی کہ چاندافق پر دکھلائی دیگا ھرگاہ کہ وہ اُس سے
نیچے ہوگا اِنتشار بھی ہوگا ایک کنکی یا لکڑی کا کنارہ پانی میں ڈوبانے سے
بخوبی معلوم ہوگا یعنی اگر کنکی کو ترچھا پکڑو تو وہ جھکایا ہوا حصہ جہاں
سے پانی میں گھسا ھی ٹوٹا معلوم ہوگا لیکن اگر اُسے عموداً پکڑو تو سیدھا
معلوم ہوگا کیونکہ سمت الراس پر اِنتشار نہیں ہوتا ھی *

تیسوی فصل

هواء محیط ارضي کے وزن کے بیان میں

زمین کے حصص متعددہ کي نسبت هوا محیط ارضي نهایت هلکي اور متخلخل هی مگر سب سطح زمین کو ایسا دبائے هوئے هی که أس کے وزن سے حیرت معلوم هوتي هی چنانچه بارومیٹهر کا پاره هوا کے وزن سے تهما رهتا هی اور اِسي کل سے یهه نتیجه ظاهر هوا که هواء محیط ارضي تمام سطح زمین کے نیچے سے اوپر تک برابر هی وزن میں ایک طبقه پارے کے جو تیس اِنچهه زمین سے بلند اور اِسیقدر موٹائي رکهتا هو یا ایک ستون مفروضه هوا کا زمین سے آسمان تک برابر هی وزن میں أس ستون پارے کے جو عرض و عمق میں مساوی هو اور زمین سے تیس اِنچهه بلندي رکهتا هو علیٰهذاالقیاس ایک ستون مفروضه پاني کا جو بتیس فٹ زمین سے بلند هو وزن میں ستون مفروضه هوا کے برابر هی اِس سے ثابت هوتا هی که کل هوا وزن میں تیس اِنچهه طبقه پارے کے جو سطح زمین پر رکها هو یا بتیس فٹ عمیق آب سمندر کے یا وه گولا سیسے کا جسکا قطر ساتهه میل کے برابر هو برابر هی چنانچه یهه بهي دریافت هوا که هواء محیط ارضي کا دباؤ سطح ارض کے هر ایک اِنچهه مربع پر سارهے سات سیر وزن هی اِس حساب سے أسکا دباؤ ایک آدمي کے بدن پر که سطح بدن أسکا پندره فٹ مربع کے برابر هی ۱۶۲۰۲ ½ سیر کے مساوي هی اور یهه دباؤ گو که هملوگ نهیں معلوم کرتے هیں مگر جو هر طرف جسم کے برابر نهوتا اور جسم کے اندر هوا بهي نهوتي تو همیں پیس ڈالتا *

آٹھواں باب

بخارات اور اُسکے اقسام کے بیان میں اور یہہ چھہ فصلوں پر مشتمل ھی

پہلي فصل اُسکي تعریف کے بیان میں

وہ فعل کہ جو آفتاب اور ھوا کي مدد سے سمندر اور جھیل اور ندي اور زمین نارد کا پاني بخار بنتا ھی **منجر** کہلاتا ھی یہہ بخار بہ نسبت ھوا کے جو زمین سے قریب ھی بہت **ھلکا** ھی اور ھوا پر وھاں تک چڑھتا جاتا ھی کہ جب تک اپنے ھموار طبق پر نہیں پھونچتا اور وھاں پھونچکر وہ ٹھہر جاتا ھی جب تک وہ ھوا سے ملا رھتا ھی معلوم نہیں ھوتا جیسے **نمک** پاني میں مل جانے سے نہیں نظر آتا مگر جب ھوا بخارات تازہ کے صعود متواتر سے ملتہب ھوجاتي تو اُنکي گداخت کي طاقت اعتدال کے کم ھوجانے سے وے منجمد ھوجاتے ھیں اور اجزاے مائي ھوکر دکھلائي دیتے اور ابر خواہ مخواہ **کوھا** کي شکل میں ھوا پر رھتا ھی اور پھر اُس سے **پاني** اور **اُولے** اور **اُوس** ھوکر زمین پر گرتا ھی *

دوسري فصل

ابر اور اُوس کے بیان میں

ابر جو زمین پر پھیلا ھوا منفصل ھی کوھا کہلاتا ھی اور یہہ باد تند اور اِس نیچے کے طبقے میں ھواے محیط ارضي کے کسي قدر سرد ھونے سے پیدا ھوتا ھی اور گرم سیر ملکوں میں طلوع آفتاب سے پہلے مٹ جاتا ھی یا ابر ھوکر ھوا پر چڑہ جاتا ھی اور سرد سیر ملکوں میں خصوصاً اضلاع قطبین پر یہہ ماجرا اکثر ھوتا ھی اور بعضے مقاموں میں

مثلاً زمین نو یافتہ کي کھاڑي اور قطعات میں بیشتر ہوتا ھی اِسي سبب
اُن سمندروں میں جہاز راني میں بڑا خوف ھی خصوصاً جب کہ قطعہ
شمال کي یخ کي بڑي بڑي چٹانیں جزیرۂ گرم سے بہکر اِن ملکوں کے
قرب و جوار میں بےاِنتہا آتي ھیں تو جہاز غارت ہونے کا بڑا خوف
ہوتا ھی بخارات جو ہواے محیط ارضي سے پاني اور اُولہ اور برف
ہوکر گرتے ھیں اُس سے چشمے اور ندیاں جو سمندر میں ملتی ھیں
بہر جاتي ھیں اِسي واسطے یہہ سمندر کا پاني جو بخار ہوکر اُڑ جاتا ھی
پھر آتا ھی اُس سے ہم دیکھتے ھیں کہ آدم زاد کے فوائد کے لیئے پاني کا دور
ہمیشہ آسمان اور زمین کے درمیان ہوا کرتا ھی پاني جو سمندر سے
بخار ہوکر اُٹھتا ھی ہواے زمین سے صاف ہوتا ھی اور زمین پر ابر کے
ذریعہ سے زراعت کے لیئے تقسیم ہوتا ھی اور ہوا اُسکو آدمي اور حیوانات
کے استعمال کے لیئے اجزاء کھاني سے پر ہوکر پھر چشمہ کي صورت میں
ظاہر ہونے سے پہلے زمین پر ڈالتي ھی بارش کا پاني ہر چند قدرے
صاف ھی مگر اِس حالت میں بھي پینے میں پھیکا معلوم ہوتا ھی *

تیسري فصل

بارش کے بیان میں

اضلاع گرم سیر میں بخارات شدت سے اُٹھتے ھیں کہ بارش کا نمونہ
معلوم ہوتا ھی منطقۂ محترقہ پر مقدار بارش بحساب سالانہ دس
حصے اِنچھہ سے زیادہ کا زمین میں آتا ھی اور منطقۂ معتدلۂ شمالیہ
پر تیس اِنچھہ سے کچھہ زیادہ یعني ثلث سے کسي قدر کم حساب میں آتا
ھی بارش کي اِنچوں سے یہہ مراد ھی کہ سطح پر عمق میں ایک اِنچھہ
مربع بغیر جذب کرنے زمین کے جو پاني جمع ہوتا ھی اِس بات سے
ہم لوگوں کو اِس قدر پاني برسنے کا ایک کمال تعجب سے خیال ہوتا
ھی علی‌ھذاالقیاس یہہ بھي خیال اِس قدر بخارات اُٹھنے سے ہوتا ھی

که جس سے اتنا پانی برستا هی چنانچه کارپردازان قضا و قدر کے اِس قدرتي فعل سے کم تعجب کا مقام نهين هی که جهاں کهيں زيادہ بارش درکار هی وهاں اُسي قدر هوتي هی مقامات مفصله ذيل میں سالانه بارش کی مقدار جو تحقيق هوئي هی تحرير کي جاتي هی *

هر چند ملکوں میں مقدار بارش نه نسبت سرد متعدل حصوں کے بهت زيادہ هی اور برسات کے اکثر دن همیشه بهت کم هيں مگر ايام بارش کے مختصر جيسے ولايت کے حصه ارضي پر کچهه مقدار بارش کا جو گرمي میں برستا هی به نسبت جاڑے کے بهت زيادہ هی جومال ڌيفرک کے مطابق عرض شمالي سے بارہ درجه سے تينتاليس تک تعداد اوسط ايام برسات کے انهتر دن هيں اور تينتاليس سے چهياليس درجے تک تعداد اوسط ايک سو تين اور چهياليس سے پچاس تک ايک سو چونتيس دن اور پچاس سے ساٹهه تک ايک سو اکسٹهه روز هيں منطقه محترقه پر اعتدال بمقابله اور دن کے بهت مختصر هيں اور هواء ارضي کي نمود جو سال بسال به ترتيب و تواتر واقع هوتي هی دنيا کے سب حصے پر بلا تعين وقت هی چنانچه اِن ملکوں میں هواے مدامي يا موسمي هی اور بارش بترتيب ايک خاص موسم میں برستي هی پهر دوسرے وقت نهيں الغصه حقيقت میں سال کي تقسيمیں اِن اضلاع میں صرف خشکي و موسم برشگال میں نصف شمالي منطقه حارہ پر جب سورج خط استوا سے اُتر هوتا هی تو موسم برشگال هوتا هی اور جب اُس سے دکهن کي طرف هوتا هی تو خشکي هوتي هی اور نصف جنوبي منطقه حارہ پر اِسي طرح سورج کے مقام سے موسم علاقه رکهتا هی جب آفتاب سمت‌الراس پر هوتا هی تب بارش اور موسم هميشه رهتا هی اِس لیئے که هواے ارضي بخارات کو جو شدت حرارت سے اُٹهتے هيں برداشت کر سکتي هی تو اِسي جهت سے آندہ کي زمين بحفاظت شعاع آفتاب کے عموداً گرنے سے هوتي هی اِن موسمات بارش اور خشکي کا

نتیجه شمالی امریکه کے خط جدي میں اِس طرح پر همبولٹ نام
سیاح نے بیان کیا هی که بڑے هموار میدان جنمیں ایام برشکال میں
خوشنما سبزي اُگتي هی وے مندرج صحرا کي صورت میں هوجاتے هیں
یعني گهاس پات خاک هوجاتي هی اور زمین پهٹ جاتي هی
گهڑیال اور بڑے بڑے سانپ اُسمیں سوکهی کیچڑ میں دبے پڑے رهتے
هیں جب تک که پهلاپانی اُنهیں حالت پژمردگی سے نهیں پیدا کرتا موسم
بارش اخیر ماه اپریل سے شروع هوتا هی اور آسمان باریک هوجاتا هی اور
نیلاپن جاتا رهتا هی اور همیشه متغیر نظر آتا هی اُسوقت گرمی شدت کي
هوتي هی اور فی‌الفور بخارات منجمد هوکر ایک سرے سے دوسرے سرے
تک آسمان کو ڈهک لیتے غمگین نالے بندروں کے قبل طلوع آفتاب سے
سنائي پڑتے هواء محیط ارضي اخیر کو اکثر زور شور کي اندهي سے
جهنجهاتي اور زور شور کا پانی برسنے لگتا اور ندیاں جلد کنارے سے اوپر بڑه
آتیں اور تمام میدان سیلاب سے بهرجاتا هی اُس مصنف کے بیان سے اُس
وسیع میدان کے جنگلي گهوڑوں کي شدت تکلیف اِس طرح پر دریافت
هوئي که برشکال تک جو گهوڑے وهاں چرتے پهرتے هیں اور اُسوقت بلند
زمین پر نهیں پهونچ‌سکتے تو سیکڑوں ندیوں کے سیلاب میں بهکر مرجاتے
اور گهوڑیاں اپنے بچوں سمیت گهاس کے چرنے کي خواهش میں اونچے
کي طرف دیر تک تیرتي جاتي هیں مگر پانی پر گهوڑے کے سوا اور
کچهه نهیں پاتیں اور اُسے زمین میں گهڑیال بیشتر کهاجاتے هیں جزائر
هندالعرب اور هند اور امریکه کے بعض حصوں میں برشکال کے موسم
کي دو تشخیص هوئي هیں مگر ایک کا وقت بهت هي مختصر هی اور
اُنمیں به نسبت دوسرے کے کم برستا هی اور منطقه محرقه کے بعض
حصوں میں سے جو مقامات که شمال هندوستان کے ممالک گهاٹ سے
متوازي واقع هیں اُنمیں موسم خشکي و بارش سال کے ایام متصاده

هوتے هیں اور منطقۂ محترقہ کے بعض حصوں جیسے افریقہ کے صحرا
میں بارش بہت کم بلکہ کالعدم هوتي هی علیٰهذاالقیاس مصر میں
بهي جیسا اوپر مذکور هوا لوگ بارش جانتے هي نہیں بالاتفاق قول
جمہوردنیا کے تمام حصوں میں پہاڑ اور مقامات بلند میں بہ نسبت
میدان اور ممالک هموار کے اگرچہ اُسي ارض پر واقع هوں زیادہ بارش
هوتي هی اور یہي بات جزائر اور کهاڑیوں پر بہ سبب مقابل مقامات
بعیدہ کے سمندر سے اگرچہ ایک هي خط متوازي پر واقع هیں لازم
آسکتي هی سبب اِسکا صاف ظاهر هی کہ پہاڑ جیسا اوپر مذکور هوا ابر
کو روک کر وهیں پاني برس والیتا هی یوں هي جو جگہہ کہ سمندر سے
قریب تر هی جہاں سے بخار اُٹهتا هی بیشتر وهانکي هواء ارضي میں
پاني زیادہ بهرا هتا هی اِس لیئے البتہ وهاں مناسب هی کہ وهاں پاني
زیادہ برسے *

چوتهي فصل

شبنم کے بیان میں

موسم گرم و خشک میں غروب آفتاب کے بعد جو رطوبت هواءارضي
سے سطح زمین پر بتدریج گرتي هی شبنم کہلاتي هی گرم سیر ملکوں
میں خصوصاً اُن مقاموں میں جہاں زیادہ پاني برستا هی شبنم شدت
سے گرتي هی اور یہہ شادابي زمین اور تازگي نباتات کے واسطے بہت
کار آمد هی پہلے شبنم کو لوگ خیال کرتے تهے کہ بعد غروب آفتاب کے
هواءارضي ٹهنڈي هوکر گرتي هی یہہ البتہ اُسکي گداخت کي طاقت
کم کرتي هی اور جن سب بخاروں کو حالت گداخت میں نہیں
رکهہسکتي رطوبت کي شکل میں زمین پر گرادیتي هی مگر یہہ از سر نو
ثابت هوا کہ وہ پہلے سطح زمین کے ٹهنڈے هونے سے گرتي هی یعني
زمین جو کچهہ اپني گرمي سے بہ نسبت هواء محیط ارضي کے جلد

جدا کرتي هی بعد غروب آفتاب کے سطح زمین به نسبت هواءارضي کے
جو اُس سے قریب هی تهنڈي رهتي اِس لیئے جو بخارات تمام دن کي
گرمي سے پگل کر اُسمیں سے صعود کرتے هیں اُنهیں منجمد کرکے کهینچ
لیتي اگر ایک گلاس تهنڈے پانے کا گرم مکان میں خصوصاً گرمیوں کے
ایام میں رکهو تو باهر اُس کے جلد رطوبت بهر آویگي اگر وہ برتن لانے سے
پهلے بالکل سوکها هو پس یهه موافق تاثیر شبنم کي تاثیر سے موافق هی
گلاس کي سطح یا بیروني حصه به نسبت مکان هوا کے اِس جهت سے
تهنڈا هی که اُس میں پاني بهرا هی تو اِس لیئے وہ اجزاے بخارات که
جو اِس کے قریب آتے هیں منجمد کرکے شبنم بناتا هی علیٰهذاالقیاس
کوئي تازي شراب کي بوتل کسي تهنڈے تهه خانه سے کسي گرم کبابي
کے مکان میں لائي جاوے تو اُس کے اطراف خارج پر یهي صورت نظر
آئیگي اور ایسے قاعدہ سے گاڑي کے گهیرے کے یا گرم مکان کے شیشه کے
بهتیرے حصه پر رطوبت جمجاتي هی یهه امر تحقیق هی که جس
رات ابر هوتا هی شبنم نهیں گرتي اِس سبب سے که سطح زمین کي
ایسي حالت هواء محیط ارضي کے اعتدال سے برابر هی تو جو
حرارت اُس سے اُٹهتي هی پهر ابر کے باعث پهر آتي هی اور جس رات
کو آسمان صاف اور بے ابر رهتا هی تو زمین کي حرارت بغیر مزاحمت
دورتک هواء ارضي پر چڑہ جاتي هی اِس لیئے سطح زمین فیالفور
تهنڈي هوجاتي هی یهه بهي دریافت هوا هی اور درحقیقت یهه تاثیر
قابل استعجاب هی که جهاں جسقدر شبنم درکار هی پڑتي هی اور یهه بهي
که مثلاً ترمومیتهر گهاس پر رکهه دیا اور کنکریلي سڑک پر تو یهه نتیجه
حاصل هوا که شبنم کو گهاس کے زیادہ حصے سے اخذ کیا هی اور کنکریلي
سڑک سے کچهه نهیں حاصل کیا یهي سبب هی که اکثر هملوگ دیکهتے
هیں که چٹانوں یا سڑکوں پر یا پاني یا ریتے پر مطلق شبنم نهیں گرتي
حالانکه نباتات اُس جگهه شبنم سے ڈهک جاتي هی جب شبنم زمین پر

گرتي هی اور برودت سے جمجاتي هی تو أسے پالا کہتے هیں لیکن پھپوند کي اصل هواء محیط ارضي سے نہیں هی *

پانچویں فصل

برف کے بیان میں

دوسري صورت جو هواء ارضي که بخارات اختیار کرتے هیں برف هی جب اجزاے آبي یا بارش کے بنے کي ترکیب کے وقت برودت سے بالوئي رنگ هوجاتي یا جمجاتي تب وہ برف کي صورت اختیار کرتي هی بس اولاً ایک قسم برف میں سے تصور کي جاتي هی ظاهرا یہہ ابکي تحقیق سے هملوگ نتیجہ نکال سکتے هیں کہ شبنم کي رطوبت بارہ نباتات کے واسطے ضرور مضر هی مگر أسکے برعکس خالي برف هی حصوصاً أن ملکوں میں جہاں کي زمین جاڑے بھر أس سے ڈھکي رهي نباتات اور غلہ کے واسطے هواء سرد زمین بڑي کار آمد هی *

چھٹي فصل

أولے کے بیان میں

سواے پہاڑوں اور بلند مقامات کے ممالک گرم سیر میں برف نامعلوم هی مگر اولوں کا گرنا تمام حصص پر موسموں میں بلکہ گرمیوں میں ظاهر هی أولوں کي ترکیب بجلي کے عمل سے متعلق هی ایک دلیل إسکي یہہ هی کہ أولوں کے برسنے کے ساتھہ رعد اور برق اکثر گرجتي اور چمکتي هی اور در حقیقت مصنوعي أولی کي کڑک بجلي کے اوزار سے بنا سکتے هیں *

نواں باب

هواے سیال اور اُسکي خاصیتوں کے بیان میں اور یهه باب تین فصلوں پر منقسم هی

پهلي فصل

هواے سیال کے بیان میں

جس طرح سے کہ بحیر محیط میں پانی کی حرکت سے دھاریں پیدا هوتي هیں ویسے هي هواے سیال هواے محیط ارضي کي دهاریں هیں اور هوا پانی کي مانند ایک سیال شی هی اور تمام اشیاے سیال معدلی کي طرف مائل هوتي هیں چنانچه اگر ایک برتن کا کهیں سے کسي قدر پانی نکال لیں تو اُس جگهه کو اطراف کا پانی بهه کر اعتدال قایم رکهیگا اور یهي حال هوا کا هی اگر کچهه هوا کسي جگهه سے کم هوجاوے تو هواے محیط وهاں داخل هوکر وزن اور اعتدال پهر بحال کریگي اور هوا میں اِسي طرح دهاریں پیدا هوتي هیں جیسے پانی میں هواے محیط ارضي میں مثل سمندر کے جیسا بیان هوچکا دو بڑي دهاریں هیں ایک منطقه حاره میں پورب سے پچهم تک دوسري قطبین سے خط اِستوا کی طرف یهه ظاهر اور معروف هی که حرارت هوا کو پهیلاتي اور رقیق کرتي هی اور کم مقدار هوا سے زیاده جگهه بهر جاتي هی اگر ایک چهوچهي نصف هوا سے بهر کے گرم کي جاوے تو پهول کو بالکل بهري نظر آویگي اور پهر ٹهنڈي کي جاوے تو اپني اصلي حالت پر آ جاویگي چنانچه جب آفتاب خط اِستوا پر شدت سے گرمي کرتا هی تو هوا وهاں رقیق هوتي هی اِس سبب سے ٹهنڈي هوا کي ایک دهار اُس طرف سے بهتي هی اور اُتر سے دکهن تک ایک دهار پیدا کرتي هی اور ٹهنڈي هوا جو پانی کے باب میں بیان هوچکي خط سرطان

پر زمین کي حرکت سریع منفعل سے پہلے پہنچکر زمین کے ساتھہ پورب طرف نہیں گھومتي بلکہ مقام متضادہ میں گھومتي معلوم هوتي هی اور یہہ پورب سے پچھم کي دھار هی *

دوسري فصل

هواء تجارت کے بیان میں

وہ دونوں دھاریں جو پہلي فصل میں مذکور هوئیں ایک دوسري اور بھي سورج کي طاقت سے متبدل هوتي هیں اوریہہ دونوں **هواءتجارت** اِس لیئے کہلاتي هیں کہ وے برابر ایک جانب کو بہتي هیں اور اِسي جہت سے بحر ذخار پر بخوبي جہاز راني هوتي هی دریاے اٹلانٹک میں پورب کي هوا هواء تجارت هی اور اِس مشہور دھار کا ابھي بیان هوچکا **بحرپسفک** کي هواء تجارت بھي پورب کي دھار سے شامل هو قطبین کي دھار سے متبدل هوتي هی اِس لیئے کہ بعض اوقات شمال و مشرق بہتي اور بعض اوقات جنوب و مشرق جینوا کي کھاڑي میں هواے جنوب اور جنوب و مغرب بہتي هی افریقہ کے جزیرہ اعظم کي هوا جو زیادہ **ریگستان** کي گرمي سے شامل هی شدت سے رقیق هوتي اِس لیئے کسي قدر پورب کا عام دھار صوبہ افریقہ کے بلند مقاموں میں کھنچ آتا هی **دریاے هند** میں موسم کي هوائیں تجارت کي هوا هیں گرمي بھر اضلاع شمالي میں هواے موسم جنوب ومغرب بہتي هی اور جاڑے بھر اضلاع جنوب میں شمال و مغرب **شعاع آفتاب** تجربہ روزانہ سے دریافت هی کہ اجسام منجمد کو رقیق کي نسبت جلد گرم کرتي هی اِس لیئے زمین بہ نسبت سمندر کے جلد بآساني گرم هوجاتي هی جبکہ منطقہ حارہ کے ممالک شمالي پر آفتاب سمت الراس هوتا هی یعني **هندوستان** اور **چین** وغیرہ میں تو زمین بہ نسبت سمندر کے جو جانب جنوب اُسکے واقع هی زیادہ گرم هوجاتي هی *

زمین کے اُوپر کي هوا رقیق هوتي هی اور ٹهنڈي هوا دکهن سمندر سے مقامات شمال میں بهر جاتي پس یهه هوا جو خط اِستوا سے آتي هی اور زمین کي مشرق حرکت محوورانه رکهتي هی سو شمال مشرق حرکت پیدا کرتي هی جاڑے میں جب یهه ممالک ٹهنڈے هوتے تو هوا بند هوجاتي اور شمال مشرق کي هوا تب بها کرتي هی شمال مغرب کي هواے موسم جنوب منطقه حاره میں آسٹریلیا کے میدان وسیع کي هوا سے گرم و رقیق هوکر اُسي طرح بهتي هی چنانچه یهي اصلي اور مدامي هوائیں کره پر معلوم هوتي هیں سوا اِنکے بےشمار اقسام هواؤں کے مقامات مختلف میں بهمرے اسباب سے پیدا هوتي هیں اِنمیں سے هواے بحري اور بري اور کوهي اور باد سحر اور عصر وغیره قابل ذکر هیں یهه سب بسبب رقت هوا کے هوتي هیں اور قریب کي هواء بارد اُنکي جگهه میں بهر جاتي هی *

تیسري فصل

هواے طوفان کے بیان میں

بہت ملکوں اور خاص خاص خاصیتوں کی هوائیں کئی قسم هیں جیسے سراکو حرمت و سموم اور سامیل وغیره چنانچه یهه هوائیں بیابان بالو پر سے که جس سے دم گهٹتا هی یا دلدل کے گندے بخارات سے گذر کر وبائي اور مسموم هوجاتي هیں پر هواے سراکو جنوب یورپ خصوصاً جنوب اسپین اور اٹالیه میں چلتي هی پهلے افریقه سے بهنا شروع کرتي اور تا زمان قیام جو کئي گهنٹوں سے لیکر دو تین دن تک رهتي هی تمام موجودات کو تحلیل کر ڈالتي هی یعني نباتات کو پژمرده اور بهائم وغیره کو بہت ضعیف مثل مرده بنا دیتي اور ترکیب جسماني انسان میں اِس قدر غلبه ضعف اور تصرف کرتي که عرق آنا موقوف

هوجاتا اور عروق کو از هم جدا کر ڈالتي هی اور هواے حرمت موسمانه صحرا سے دریاے اٹلانتک کي طرف بهتي هی مگر اِس قدر گرمي اور خشکي اُس سے پیدا هوتي هی که تمام نباتات جهلس جاتے اور بعض اوقات حبشیوں کے چمڑے پهٹ جاتے بلکه اُسکي شدت سے اُنکي کهال اُدهڑ جاتي مگر یهه هوا بهر حال بعض امراض کے روکنے اور آرام بخشنے سے مفید تمام اور ممد شفاے عام هی هواے سموم اور سامیل افریقه اور عرب کے صحراے محرقه کے واسطے خاص هیں اور اُنکي تاثیر اوروں کي نسبت زیاده تر خراب اور مخرب هی پر سامیل جو صحراے بغداد میں چلتي هی نه صرف في الفور هلاک کر ڈالتي بلکه اعضا کو اِس طرح چور کر ڈالتي که بآساني ایک دوسرے سے اُکهڑ جاتے هیں چنانچه اُونٹوں کو اُسکي جبّليّ ایک شناخت حاصل هی که اُسکی آمد کے وقت چلاتے اور اپني ناک بالو میں دهسا دیتے تاکه اُس سے تنفس نکریں چنانچه یونهي مسافر لوگ بهي اُس سے نجات پانے کے واسطے جب تک یعني چند لمحه وه رهتي منهه اپنے زمین میں گڑوئے اوندهے پڑے رهتے هیں هواے سامیل کي رواني ایک میل سے ایک سو تک ایک گهنٹه میں بدلتي هی پهلي حالت میں اُسکي حرکت غیر محسوس هی اور دوسري حالت میں اِس قدر تیز که مکانات سنگین کو مسمار کرتي اور درختوں کو جڑ سے اُکهیڑ ڈالتي اور اُنکي شاخیں هوا میں اُوڑا لیجاتي مگر اِن ملکوں میں هوا کي کمال سرعت ایک گهنٹے میں ساٹهه میل سے زیاده نهیں بڑهتي پس ایک گهنٹے میں دس میل گذرنے والي هوا هوا کهلاتي اور گهنٹه میں بیس میل گذرنے والي هواے تند اور پچاس میل گذرنے والي هواے تیز و تند یعني آندهي اور ۸۰ میل گذرنے والي طوفان کهلاتي هی *

دسواں باب

نباتات کي تقسيم ميں

نباتات هر قسم کي آب و هواے زمين اور مقامات کے موافق هيں اور اِس لیئے خط اِستوا سے ليکر اضلاع قطبين تک هر کہيں پائي جاتي بعض نباتات گرميوں ميں تقاضاے نشو و نما کرتي هيں اور بعضي موسم اعتدال ميں مگر بعضي جاڑوں ميں بخوبي شاداب رهتي هيں اور بعض پہاڑوں کے لیئے خاص هيں اور بعضي نديوں کے اور سوا اِنکے ميدان وسيع ميں اُگتي هيں پهر بعضي سرد تر زمين اور آب و هوا چاهتي هيں اور بعضي اضلاع خشک اور مقامات سخت ميں پيدا هوتي هيں بلکه صاف سطح چٹان پر ايک قسم کي نباتات اُوگتي هيں چنانچه يونهي تمام روے زمين نباتات سے ڈهکي هے بلکه تاريک غاروں اور کهاڑيوں اور درياؤں اور جهيلوں اور سمندر کے حوض ميں پائي جاتي هيں **الغرض** گرمي و سردي و خشکي و تري دهوپ و چهائوں زمين شاداب و خراب هر مقام ايک خاص طرح کي روئيدگي رکهتے هيں اور جن اضلاع ميں روئيدگي نهيں اُگتي از قسم ميوه وغيره حيوانات بلکه اِنسان کي غذا کے واسطے جهاں هميشه برف رهتا هے پائي جاتي هيں مگر منطقه محترقه ميں انواع اور اقسام کے تناور درخت و خوبصورت نباتات پائي جاتي هيں اور وهاں خط سرطان اور جدي کے اطراف ميں منطقه معتدله اور بارده کے چهوٹے پودے جهاڑي هوجاتے اور جهاڑي ميں بڑے بڑے درخت چنانچه مقدار اور تعداد اُن اضلاع کے درختوں کي هماري سمجهه سے بڑهکر هے چنانچه يهه حصه نزاکت و کثرت نباتات سے ممتاز هے اور اچهے اور عمده مصالحه جيسے **دارچيني** اور **جائفل** اور **لونگ** اور **مرچ** سياه کي پيدايش خاص وهيں سے متعلق هے اور وهيں پر زياده خوشگوار ميوے اور بهت خوشبودار نباتات

اور خوش رنگ و خوبصورت **پھول** ہوتے ہیں **هانیت صاحب** کي تحقیقات کي روسے سطح زمین پر نوا-ي هزار اقسام کے درخت جو اب ظاهر هوئے هیں اور یهه حسب تفصیل تین بڑے حصوں میں جو بالکل ساخت و ترکیب میں ایک دوسرے سے فرق رکھتے هیں منقسم هوئے هیں **پہلي** قسم پتھریلے پھول اور دریائي گھاس اور پھول والے درخت میں شامل هی **دوسري** قسم کي نباتات جسکے اندر سے انکھوے نکلتے هیں اُسمیں انواع و اقسام کي گھاس پات شامل هیں جیسے نے اور نباتات آبي اور خشکي کي چرائي کي گھاس اور سب دانه دار مثلاً **گیہوں** اور **جوار** اور **جوندھري** اور **دھان** اور **نیشکر** اور **خرما** اور **انار** وغیره هیں **تیسري** قسم کي نباتات وه هیں جنکے انکھوے خارجي چھلکے کے بڑھنے سے بڑھتے هیں اور یهه سب اقسام سے کامل اور خوبصورت قسم مکثرت هی چنانچه اِس میں سب طرح کے جنگلي درخت جیسے **شاهبلوط** اور **صنوبر** اور **پیپل** اور **بیری** اور **بریچ** اور **املتاس** اور بہتیرے پهاڑي اور بڑے بڑے ممالک گرم سیر کے درخت اور **ببول** اور **آم** اور **املي** اور **ساگون** اور جن جن درختوں سے گبندے اور شیر وغیره نکلتے اور اکثر جھاڑیاں اور پھول والے درخت سب چھوٹے بڑے جس میں **کنیر** اور **ترة** و **پودینة** اور **گلاب** وغیره و خوشبودار و خار دار وغیره شامل هیں نباتات کا فائده بني **آدم** پر روشن هی که بعض تو کھانے میں استعمال کیتجاتي هیں یعني انواع و اقسام کے **غلے** اور **میوے** وغیره غذا کي چیزیں هیں اور بعض اُنمیں سے جیسے **روئي** اور **سن** وغیره پہنے کي چیزیں هیں اور بعض دوا میں مستعمل هوتي هیں اور بعض کي لکڑیاں تعمیر مکانات کے کام آتي هیں کیونکه بغیر اُن لکڑیوں کے عمارت اور بھي تجارت غیر ممکن هی چنانچه بہتیري انمول نباتات

اپني بهي سر زمين ميں پيدا هوتي هيں جيسے لونگ اور جائفل وغيرة
جزيرة جاوا ميں كه وهاں پيدا هونے كے باعث إس نام سے مشهور هي
اور اصل دار چيني لنكا ميں اور چاء بهت عمدة چين ميں هوتي هي
مگر بهتيري مفيد نباتات كے تخم لوگ اكثر ممالك ميں ليجاتے هيں اور
بوتے هيں اور وے اپني خاصيت كے موافق جهاں كهيں زمين اور
آب و هوا پاتے هيں جمتے هيں غرض يونهي نباتات اور ميووں كو
بهتيرے ملكوں ميں دور دور ليجاتے هيں اور نيشكر اور قهوة قطعه ابتدا
كے باشندے مغرب هندوستان ميں تجارت كے واسطے ليجاتے هيں اور آلو
اور جوار خاص امريكه كي هيں وهيں سے أوٗر تمام جگهه گئي هيں
نباتات غذائي آدمي هر موسم ميں كهانے كے واسطے نباتات گرم پسند
كرتے هيں اور نباتات گرم چهه مهينے كے عرصه ميں كمال كو پهنچتي
هيں اور إس قسم كي نباتات كے زيادة حصے زمين كے اندر رهتے اور اكثر
ننه أنكے مجوف هوتے پهر أنكے انكوے زمين كے اوپر نكلنے بعد ازاں پهول
پهولنے اور أسكے بعد پهل پهلتے اور سال بهر أوٗر موسموں ميں يهه نباتات
سوتے هيں يعني غلاف زمين ميں ملفوف رهتے هيں الغرض يوں شدت
گرمي اور سردي سے بچے رهتے هيں آدمي ان نباتات كے بونے سے
منطقه معتدله كے اضلاع متصله ميں موسم خشك كي تكليف سے بے پروا
رهنے اور تشدد جاڑے كے موسم مهلك سے خطهٔ ارضي كے اضلاع بلند پر
بچ جاتے هيں چنانچه يهه بات معروف اور قابل لحاظ هي كه تمام دنيا
ميں شجري نباتات جو درحقيقت نباتات غذائي ميں شامل هيں صرف
يهي تين يعني نارجيل و خرما اور ثمر نان هيں اور اشياے زراعت
هوگئے هيں اور بعض ملكوں ميں بهت سے آدميوں كي خاص غذا
هوگئے هيں چنانچه مشهور نباتات ذيل ميں درج كي جاتي هيں پراني
دنيا ميں دانه دار گهاس زيادة پيدا هوتي هيں مثلاً گيهوں دهان باجرا
زيتون وغيرة اور ميوة دار درخت جو زيادة تر كهانے ميں آتے هيں درخت

خرما و کیلا و نارجیل وغیرہ ہیں اور اُس قسم کے درخت جو پہلے نئي دنیا سے آئے جوندھري و آلو و ارارات وغیرہ ہیں اور جو درخت دونوں دنیا میں مشترک ہیں نیشکر و قہوہ و چاء و انگور و کوکو و مرچ دارچیني اور لونگ و جائفل اور نبج پات وغیرہ ہیں چنانچہ جو جو چیزیں جہاں جہاں پیدا ہوتي ہیں بیان اُن چیزوں کا بہ سبب طوالت کلام کے نہ لکھا گیا *

گیارھواں باب

تقسیم حیوانات کے بیان میں

مٹي هوا اور پاني الغرض تمام طبقات حیوانات سے بھري هي هملوگ اِس عرصه وسعت آباد طبعي پر بجز نظر سراسري کے اور کچهه نهیں کرسکتے نباتات کي طرح حیوانات بھي آب و هوا و زمین و مقامات مختلفه کے موافق هوتے اور اِس لیئے تمام روے زمین میں اِنسان کے ساتهه پائے جاتے هیں پهر اکثر کام کے جانور بڑي ضروري نباتات کي مانند بشتر هر کهیں موجود هیں چنانچه بیل گهوڑے اور سؤر وغیره خط استوا سے لیکر قطبین تک ملتے هیں اور بکریاں و مینڈهے اور کتے تمام کره آباد پر کثرت سے پهیلے هیں حقیقت میں گهوڑے اور بیل منطقه بارده پر پهنچکر بد اصل اور بدنما هوجاتے پر اِن کے بدلے اِن ویران اضلاع کي زمین لایق ایسے جانور پیدا هوتے هیں که وهاں کي آب و هوا کے موافق هیں بارہ سنگه کا پرورش کرنا لیپ لنڈ والے بخوبي جانتے هیں اور اِس قسم کے جانور ایشیا اور امریکه کے اضلاع بارده میں بکثرت هیں کتا بھي جو هر ملک و آب و هوا میں اِنسان کا عزیز اور نمک حلال رفیق هی اُن اضلاع ویران میں جهاں اور جانور امداد سے قاصر هیں دو چند خدمتگذاري کرتا هی یعني اضلاع قطبین پر جهاں گهوڑے اور باره سنگے مفقود هیں یهه چالاک اور جفاکش کتا اُنکے عوض کام آتا هی چنانچه اِس قسم کے کتوں سے ملک برفیده میں اِسقیمو اور کمسچٹکا کے

لوگ کتے کي گاڑي پر سوار هوکر سفر کرتے هيں تصوير اُس قسم کے
کتے کي واسطے ملاحظه ناظرين کے درج رساله هذا کي جاتي هی *

حيوانات کي کهال اور آب و هوا جسميں وه رهتے هيں کيا خوب
اُنکے يعني حيوانات کے موافق و مطابق هی يعني اضلاع قطبين پر
پشميں اور گنجان بال سے جو اِنکے موافق هيں ڈهکي رهتي اور ممالک
گرم سير مثلاً بربر اور هندوستان وغيره ميں اِنکے چمڑے چکنے اور
بے روئيں هوتے بهيڑوں کا گنجان اور دبيز رواں منطقه حاره پر بال سے
مبدل هوجاتا هی بلکه ايک هي ملک ميں بهتيرے جانوروں کے غلاف
تبديل موسم کے ساتهه بدل جاتے چنانچه اِس باب ميں ڈاکٹر بيواي
صاحب فرماتے هيں که پشمينه فروش بخوبي جانتا هی که جاڑے ميں
کس قدر رواں گنجان آ جاتا هی الغرض اِس مختصر ميں جس
حيوانات کا بيان مختصر بهي غير ممکن هی لهذا يهه بات چند کلمات
پر که جنميں حيوانات کے بڑے بڑے حصے شامل هيں ختم کرتا هوں *

تقسيم حيوانات

حيوانات چار بڑي قسموں ميں تقسيم هوئے هيں اُن ميں سے
پهلي قسم ريڑه والي دوسري قسم بے هڈي والي تيسري قسم

جوڑ والي چوتھي قسم نور والي *

پہلي قسم ريڑھ والوں کي چار نوع پر هی نوع اول میں وہ حيوان هيں جو چھاتي سے اپنے بچوں کو دودھ پلاتے هيں دوسري نوع ميں هر طرح کے پرند تيسري نوع ميں تمام حشرات الارض يعني زمين کے اندر رهنے والے حيوانات مثل سانپ مگر گھڑيال گرگٹ چھپکلي کچھوہ مينڈک چوتھي نوع ميں سوائے مگرمچھ کے سب مچھلياں هيں *

دوسري قسم بے استخوان والے جو اکثر گھونگے اور سنگين چھلکے يعني انواع و اقسام کي صدف ميں رهتے هيں در حقيقت چھه نوع پر هيں مگر يہاں بلحاظ صورت کے اُنکي تين نوعيں بيان کي جاتي هيں ايک صدف والے اور دو صدف والے اور کئي صدف والے يعني جو ايک صدف يا دو يا کئي سے مرکب هيں *

تيسري قسم جوڑ والے چار نوع پر هيں پہلي نوع ميں وہ هيں جنکي ترکيب حلقہ انگشتانہ کي سي هی جيسے جونک اور کينچوے اور کھنکھجورے وغيرہ دوسري نوع جنکے اعضا و اجسام مضبوط اور سنگين چھلکوں ميں محفوظ رهتے هيں جيسے جھينگے اور کيکڑے اور ٹڈي وغيرہ تيسري نوع اقسام مکڑي اور بچھو چوتھي نوع جنگلي کيڑے مثلاً مکھياں اور بھريں اور شهد کي مکھياں اور تتلياں وغيرہ *

چوتھي قسم ميں ايسي شکل والے هيں کہ ايک هي مرکز سے اُنکے اعضا چاروں طرف کرن کي مانند پھيلے رهتے اور يهه قسم بھي پانچ نوع پر هی مگر ايک هي پر اکتفا کرتے هيں يعني نبات حيواني کہ جسم زندہ رکھتے هيں مگر زمين کے اندر گڑے رهتے هيں اور شاخوں کي طرح پھوٹ نکلتے پر اَوْر جانوروں کي مانند کھاتے پيتے هيں جيسے اسفنج اور مونگا *

بارهواں باب

انواع انسان اور اُنکي بولیاں اور حکومت اور مذهب کے بیان میں اور اِس میں تین فصلیں هیں

پهلي فصل

انواع انسان کے بیان میں

جب هم بعضے حیوانات مثلاً گهوڑے اور کتے وغیرہ پر نظر کرتے هیں تو اُنمیں بهت سي قسمیں معلوم هوتي هیں اور اُنمیں سے هر ایک نوع والے اپني هیئت اور حلقت مخصوصہ کے سبب پهچانے جاتے هیں اگرچہ وے صورت اور قوم میں متفق هیں اور یهہ بات دلالت کرتي هی کہ اِن سبهوں کي اصل اور جوهر ایک هی اور جو کچهہ اِنمیں اختلاف پایا جاتا هی صرف عرض کے باعث هی جو ملکوں اور تعلیم اور آب و هوا وغیرہ کے اختلاف سے حاصل هوتا هی پس اِس طرح پر انسان کو بهي سمجهنا چاهیئے اگرچہ هم اُنکو نوع جداگانہ میں پاتے هیں لیکن وے اشیاء جوهري اور قوا میں اتفاق رکهتے هیں چنانچہ اجسام کي پیدایش میں جو جو بحث طویل اور دقیق لکهي گئي هی اُس سے ظاهر هی پس انسان میں بهي ویسے هي فرق هی جیسا کہ حیوانات میں حالانکہ اُنکي اصل ایک هی اور انسان کي شناخت اُنکے اقسام رنگ اور شکل اور هیئت مخصوصہ سے جو رکهتے هیں وہ اُنکے ایک اصل هونے پر مبني نهیں اور جب یهہ بات درست هی تو اب هم بیان کرتے هیں کہ نوع انسان تین بڑي قسموں میں منقسم هی *

پهلي جماعت کوروں یا قوقاسیوں کي جو قوقاس یا کوہ قاف سے کہ روس کے ایک صوبہ چرکس میں بحر اخضر اور اسود کے درمیان واقع هی منسوب هیں اور اُنکي شناخت چهرے کي همواري

کھوپري کي گولائي بالوں کي نرمي داڑھي کي گنجانی پيشاني کي بلندي دانت اور ناک کي باريکي سے ھی اِنميں سے اکثر لوگ ديار يورپ کے رھنے والے ھيں اور اِنکي نسل ايشيا ميں بھي ھی ايشيا کے پچھم ملک کے باشندے يعني عرب و فارس و ھندوستان و يھودي و سرياني اور تاتاري وغيرہ بھي اِنميں سے ھيں اور يہہ ملک اوسط ايشيا ميں واقع ھيں *

پس پہلي جماعت والے اور اِن لوگوں ميں کچھہ تھوڑا سا فرق ھی بعضے اوقات يہہ لوگ قوقاس سے منسوب ھوتے ھيں کيونکہ يہہ ممالک چرکس اور گرج کي اطراف و جوانب ميں واقع ھيں ھر چند کہ قوقاسي بعض بعض ملکوں ميں بسبب اِختلاف آب و ھوا کے مختلف‌اللون اور ھيئت ھيں مگر رنگ اصل طبعي اُس قوم کے لوگوں کا گورا ھی جيسے کہ شمال يورپ کے باشندے خالص گورے اور اوسط يورپ کے کمتر اور جنوب يورپ کے مائل بسياھي اور عرب اور شمالي افريقہ کے باشندے سياہ مائل بہ زردي اور اھل ھند سياہ مگر اھل ھند ميں سے جو امير لوگ اور عورتيں کہ جنکو اتفاق باھر جانے اور محنت کرنے کا نہيں ھوتا اُنکا رنگ و روغن اکثر اھل يورپ کے جنوبي باشندوں کے موافق ھی اور افغان جو کہ کوھستان ميں رھتے ھيں عموماً شمال يورپ کے باشندوں کے مطابق ھيں اور اِن دونوں اطراف کي قوموں کي شناخت ملتي ھی يعني بال اُنکے بھورے اور آنکھيں نيلي چنانچہ يہي عين قوقاسيوں کي بھي شناخت ھی اور وے تمام دنيا کے آدميوں ميں صاحب جمال اور اوصاف حميدہ ميں کامل مشھور ھيں *

دوسري جماعت زرد رنگ والے مغل ھيں يہہ لوگ در اصل تاتاريوں ميں سے ھيں اور اُنکي اصل اِس طرح پر نقل کرتے ھيں کہ پہلے چين کے کوہ شمالي ميں بود و باش رکھتے تھے پھر وھاں سے آکر

تاتار میں بسے چنانچه وے لوگ قسم اول کي به نسبت بشره کي زردائي
ناک کي چوڑائي رخساروں کي چھوٹائي ھونٹوں کي موٹائي
قد کي پستي پیشاني کي تنگي ھڈیوں کي چکلائي سے ممتاز ھیں *

اھل جاپان اور چین اور جنوبي ایشیا کے بعض ممالک کے رھنے
والے اور یورپ میں شہر موسکو کے رھنے والے اور شمالي امریکه کے
باشندے جو اسقیمو معروف ھیں اور لپ لینڈ اور فن اور کمشتکا کے لوگ
بلکه تمام اطراف قطعه برفیده کے باشندے اِس میں شامل ھیں *

تیسري جماعت علاله ھی بعضوں نے یوں گمان کیا ھی که دوسري
اور تیسري قسم والے ایک ھي ھیں مگر تیسري جماعت والے سیاھي رنگ
سے پہچانے جاتے ھیں اور وے بھي تین قسم پر ھیں *

پہلي قسم ملقي جو جزیرۂ ملقا سے منسوب ھیں اور وے لوگ
گھونگر والے بال اور چھوٹے سر اور بڑي ناک سے پہچانے جاتے ھیں اور
اِنھیں لوگوں میں سے جزیرۂ ملقا اور جزیرۂ بحر محیط اور پسفک اور
ماوا اور کاسکار میں رھتے ھیں *

دوسري قسم امریکائي اِنکي شناخت تانبڑه رنگ سفید بال چکي
داڑھي پست پیشاني بلند استخوان رخساره سے ھی اور اِس عجیب
ھیئت کے دو شخص اِنھیں مں سے امریکه کے اصلي باشندے اھل یورپ
کے جانے سے پائے گئے ھیں *

تیسري قسم زنگي وے لوگ نہایت سیاه رنگ گھونگر والے بال
پست پیشاني چوڑي ناک موٹے ھونٹ دریدگي دھن سے پہچانے جاتے
ھیں اور اِنھیں میں سے اوسط افریقه اور ھندوستان کے جنوبي ملک کے
رھنے والے ھیں بلکه جزیرۂ بحرالھند اور آسترال ایشیا کے باشندے
بھي اِنمیں شامل ھیں چنانچه اِنمیں سے بہتیرے بعض شہر کے باشندے

آنسے ایسے باھم ملگئے ھیں اور مشابہہ ھوگئے ھیں کہ اصل اُنکي پہچاني نہیں جاتي *

دوسري فصل

بولیوں کے بیان میں

تمام جہان کي بولیاں بے شک ابتدا میں ایک ھي تھیں پر اب یہہ کوئي نہیں جانتا کہ ابتدا میں کونسي زبان تھي زبان کا اختلاف شہر بابل سے ھوا کیونکہ تمام لوگ سطح زمین پر پھیل گئے پھر بہت سي زبانیں جدا جدا اُن سے پیدا ھوئیں مگر سب کا اُصول بہ سبب اُنکي مشابہت کے چار زبانوں پر ھوسکتا ھی اور بعضي بولیاں بباعث عدم مشابہت کے مذانہ اصل جاني جاتي ھیں کسي زبان کي فرع نہیں جیسے چینیوں کي زبان *

اور بعضے فرقے حبشیوں کے (جو افریقہ اور بحر محیط کے جزیروں میں رھتے ھیں) *

چار زبانوں مذکورہ میں سے پہلي زبان سامي ھی جو منسوب ھی حضرت نوح کے بیٹے سام سے اور بعضے لوگ اِس زبان کو ارامیہ بھي کہتے ھیں ارام یعني بلاد سوریہ کي نسبت سے اور اِس قسم میں سے عبراني سریاني عربي اور فنیقیہ زبانیں ھیں اور اِنکي شاخ افریقہ والوں کي زبان ھی *

دوسري زبان ھندي اور اور اُنمیں فارسي اور متعلقات اُسکے اور سنسکرت ھی اور ارخیل اور ارقیانوس کے جنوبي ملک کي زبان بھي اِسمیں داخل ھی (سنسکرت ھندوستان کي اکثر زبانوں کي اصل سمجھي گئي ھی) *

تیسري زبان یوناني هی اور اِسکي بہت شاخیں هیں اِنمیں سے ایک زبان ابتنه هی جو یونان اور اطالیه کے باشندوں کي زبانوں کے ملنے سے پیدا هوئي هی اور ابتنه اور کئي زبانوں کے ملنے سے انگریزي اور فرانسیسي اور ایشیائي اور یونانیه اور اطالیه زبانے پیدا هوئیں *

چوتھي زبان جرمني هی اور یهه زبان یورپ کي کئي زبانوں کي اصل هی جو دوسري قسم سے بھي مخلوط هی *

تیسري فصل

حکومت اور مذهب کے بیان میں

اگرچه حکومت کئي قسم پر هی مگر اُسکا حصر تین طور پر ممکن هی *

پہلي حکومت پادشاهي وه یهه هی که پادشاه کو امر و نهي میں اختیار کل حاصل هو کچهه قید آئین اور شریعت کي نهو چنانچه ایسے مقام میں خواهش پادشاه کي سکناے شهر کے لیئے بمنزله شریعت کے هی *

دوسري حکومت پادشاهي مقید یعني پادشاه اُس ملک کا آئین اور شریعت کا پابند هو اور اُسی مطلق یهه اختیار نهو که موافق اپني خواهش کے کام خلاف آئین و شریعت کے عمل میں لاوے *

تیسري حکومت جمهوري هی اور وه یهه هی که رعیت کے لوگ چند اشخاص کو ارباب شوره یعني کونسل مقرر کریں تاکه وے موافق آئین و شریعت کے اِنتظام رکھیں اور حاکم بھي موافق اُن کے عمل میں لاوے *

دین چار قسم پر منقسم هی *

پہلا دین یهودیوں کا هی انکا اعتقاد عهد عتیق یعني توریت اور اُسکي تفاسیر اور کتاب تلمود سے متعلق هی *

دوسرا دین مسیحي هی اِس دین کي بنا عهد عتیق اور جدید یعني توریت و انجیل پر هی اور اِس دین میں تین جماعتیں هیں *

پهلي جماعت روم کي هی اُنکا اعتقاد و مذهب بالکل قانون شرعي اور باپ دادوں کے قول پر هی *

دوسري جماعت **پاپا ویه** انکا عقیدہ هی که روم کا پاپا زمین پر نایب مسیح اور سردار کلیسا هی اگر اُس سے امر ونهي میں کچهه خطا هو تو وہ معصوم هی چنانچه ایسے عقیدے والوں کا پادشاہ گویا سردار کلیسا هی اور وے کتاب مقدس کے معني تفسیر پاپا کے موافق سمجهتے هیں *

تیسري جماعت **پروتستانت** هی انکا اعتقاد صرف اسفار قدیمه پر هی وے سواے اُن کے اَوْر کسي کے قول پر هرگز عمل نهیں کرتے *

تیسرا دین **اسلامیه** هی جنکا عمل قران اور حدیث پر هی اِنمیں بهي تین مذهب هیں پهلے **سنیه** دوسرے **شیعه** تیسرے **وهابیه** اور **نصیریه** اور **اسماعیلیه** ظاهر میں دعوی اسلام کا کرتے هیں پر باطن میں انکا عقیدہ خلاف اسلامیه کے هی بلکه مجوسیوں اور مسیحیوں اور مسلمانوں کے عقیدوں سے مرکب هی *

چوتها دین **وثنیه** یعني بت پرستوں کا هی اِنمیں بهت جماعتیں هیں بعضے اُنمیں برهمن هیں اور یهه فقط واجب‌الوجود کے قائل هیں جو هر ایک چیز کا مختار هی پر یهه بهي کهتے هیں که بےشک اُس نے اپني ذات میں سے تین معبودوں کو بطور نائب کے مقرر کیا هی جنهیں برهما بشن مهیش کهتے هیں چنانچه اِن معبودوں کے تحت حکومت اور بهت معبود هیں جو کم و بیش چار لاکهه محسوب کیئے جاتے هیں پهر اِس مذهب میں چار طرح کے لوگ هیں پهلے کاهن یعني برهمن پنڈے دوسرے سکر یعني چهتري تیسرے بیش یعني کشتکار اور تجارت پیشه چوتهے شودر یعني خادم لوگ یهه چاروں قسم ایک دوسرے سے

ممتاز هیں باهم مخالطت نهیں کرتے اور اِن هر ایک کي لڑکي بهي ایک دوسرے کو نهیں بهیائي جاتي *

پس ایسا طریق هندوستان کے اکثر شهروں میں شائع هی اور اِنهیں بت پرستوں میں سے بودہ هیں جنکا یهه عقیدہ هی که مخلوقات کا مادہ عرض هی اور اِس مادہ سے پهلے عقل اول پیدا هوئي که جسکا نام بودہ هی بعد اِسکے هیولا پیدا هوا اِن دونوں سے تمام موجودات ظاهر هوئي پس اِس مذهب والے بودہ کي عبادت کرتے هیں اور یهه مذهب اکثر چین اور سیام اور برهما اور هندوستان شرقي اور جاپان کے جزیروں میں شائع هی اور بت پرستوں میں سے بعضے فرقے فتشیه وغیرہ هیں *

الغرض هر ایک معبود کي که جس سے کچهه اور ضرر منصور هی پرستش کرتے هیں اور اِن عقیدوں کے لوگ افریقه یعني ملک حبش اور مصر میں بهي پائے جاتے هیں پس اِن سب مذهب والوں کي تعداد اِس جدول سے ظاهر هی *

تمام جہاں کے لوگ نوے کروڑ کے قریب هیں			
طوائف عالم	هل صاحب کي رائے کے موافق	مالوي صاحب کي رائے کے موافق	مالٹن صاحب کي رائے کے موافق
وثنیه ...	٥٦١٨٢٠٣٠٠	٣٧٧٠٠٠٠٠٠	٣١٠٠٠٠٠٠٠
مسیحیه ...	٢٥٢٥٩٥٧٠٠	١٦٠٠٠٠٠٠٠	٢٢٨٠٠٠٠٠٠
إسلامیه ...	١٢٠١٠٥٠٠٠	٩٦٠٠٠٠٠٠	١٠٣٠٠٠٠٠٠
یهودیه ...	٣٦٣٠٠٠٠	٤٠٠٠٠٠٠	٤٠٠٠٠٠٠
جدول اهل مذهب کے شمار میں			
مسیحي			
پاپاوي ...	١٣٣٧٣٢٠٠٠	١٣٩٠٠٠٠٠٠	١١٦٠٠٠٠٠٠
روم ...	٥٦٠١١٠٠٠	٦٢٠٠٠٠٠٠	٧٠٠٠٠٠٠
پروتستنت ...	٥٥٧٩١٠٠٠	٥٩٠٠٠٠٠٠	٤٢٠٠٠٠٠٠
نشاط وغیره ...	٣٢٣٢٠٠٠		
إسلامي			
سنی ...	٩٩٧٠٣٠٠٠		
شیعه ...	١٥٣٢١٠٠٠		
وهابی ...	٥٠٠٠٠٠٠		
صوفي ...	٨٠٠٠٠٠		
بت پرست			
بوده ...	٣١٥٩٧٧٠٠٠	١٧٠٠٠٠٠٠٠	١٥٠٠٠٠٠٠٠
برہمن ...	١١١٣٥٣٠٠٠	٦٠٠٠٠٠٠٠	٦٠٠٠٠٠٠٠
قسیسیه وغیره ...	١٣٣٣٠٠٠٠	١٣٧٠٠٠٠٠٠	١٠٠٠٠٠٠٠٠

تمام هوا مقالۂ دوم

غلط نامہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۹	۳	اسوسطے	اس واسطے
۱۷	۲۰	جسم	شی
۲۰	۲۱	اسطرح پر	اس اعتبار کو
ایضا	۲۲	کیونکہ	کہ کرۂ زمین
۲۳	۱۳	کرۂ زمین ارض	کرۂ ارض
ایضا	۱۸	مکانات	مقامات
۲۸	۲	لیکن کہیں سے	اس میں کہیں سے
۳۴	۸	ہوتی جاتی ہی	ہوتے جاتے ہیں
ایضا	۲۱	پیدا ہوتی ہی	پیدا ہوتا ہی
۳۵	۱	پہاڑوں کا	پہاڑوں کے
۵۰	۲۱	۱۳۷۱۸	۱۳۳۸۶
ایضا	۲۰	۱۳۱۰۶	۱۳۷۱۸
۵۱	۹	تا ۹۰۰	تا ۹۰۰۰
۵۲	۱۳	پہاڑوں کا	پہاڑوں کے
۵۶	۲۳	کوہ سیرہ ڈۃ میریڈۃ	کوہ سیرہ ڈی میریڈۃ
۶۵	۱۵	الگا	والگا
۶۷	۷	ندیونکا	ندیوں کے
ایضا	۱۵	نبگ سی کیانگ سنت لارنس	ینگ سی کیانگ سینٹ لارنس
ایضا	۱۷	جبل سبیریا کے میانہ سے	جھیل سپیریار کے سہانہ سے
۷۷	۱۲	دوسرا	دوسرے
ایضا	۱۳	آتا ہی	آتی ہی
۹۴	۲	کاالعدم	کالعدم

NO. 13.

GEOGRAPHY

PART II.

Compiled from various English works,

BY

THE REV. WILLIAM WILKINSON, MINISTER
OF SEHORE.

Contributed to and published by the Allygurh
Scientific Society.

1870.

Printed at the Institute Press.—Allygurh.

رسالہ علم جغرافیہ

مسمی بمرأت غریب

حصہ دوم

مؤلفہ ولیم ولکنسن صاحب بہادر پادری سہور جس کو انھوں نے
متعدد انگریزی کتابوں سے تالیف فرماکر حق طبع اسکا
سینٹیفک سوسیٹی علیگڈھ کو مرحمت فرمایا ہے

اور

سینٹیفک سوسیٹی نے بنظر افادہ عام اس کو
چھاپ کر مشتہر کیا

علیگڈھ

مطبوعہ انسٹیٹیوٹ پریس

سنہ ۱۸۷۰ ع

Price 1½ annas per Copy.

قیمت فی جلد ۱۱؎

NO. 13.

GEOGRAPHY

PART II.

Compiled from various English works,

BY

THE REV. WILLIAM WILKINSON, MINISTER

OF SEHORE.

Contributed to and published by the Allygurh Scientific Society.

---

18 0.

Printed at the Institute Press.—Allygurh.
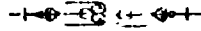
رسالہ عام جغرافیہ

مسمی بمرأت غریب

حصہ دوم

مؤلفہ ولیم ولکنسن صاحب بہادر پادري سہور جس کو اُنہوں نے
متعدد انگریزي کتابوں سے تالیف فرماکر حق طبع اُسکا
سین تیفک سوسیٹي علیگڈہ کو مرحمت فرمایا
اور
سین تیفک سوسائیٹي نے بنظر افادۂ عام اس کو
چھاپ کر مشتہر کیا

علیگڈہ

مطبوعہ انستیتیوت پریس

سنہ ۱۸۷۰ ع

DEDICATED

TO

HIS GRACE THE DUKE OF ARGYLL,

BY

TEH SCIENTIFIC SOCIETY

اِس کتاب کو

بنام نامي

جناب هزگریس ڈیوک آف آرگائل

کے

سین ٹیفک سوسئیٹي نے معزز کیا

فہرست

مضامین حصہ دوم جغرافیہ

فصل اول

مضمون | صفحہ

دوسري فصل

تیسري فصل

چوتھي فصل

جغرافیہ

حصہ دوم

واضح ہو کہ یہہ کتاب مسمی بمرأت غریب علم جغرافیہ میں
تصنیف راقم آثم پادری ولیم ولکنسن مشتمل ہی ایک مقدمہ اور تین
مقالوں اور ایک خاتمہ پر منجملہ اِنکے ایک مقدمہ اور دو مقالے
ریاضی ہئیت علم طبعی وغیرہ میں پہلے حصہ میں اِس کتاب کے مذکور
ہوئے *

اب تیسرا مقالہ سیاست مدن اور تقسیم طول و عرض بلد اور آبادی
اور آمدنی ملک اور طرز حکومت مملکت اور آئین دین و مذہب کے
بیان میں لکھا جاتا ہی *

کرۂ زمین کی تری اور خشکی کا بیان

کرۂ زمین کے نقشہ کے دیکھنے سے معلوم ہوا کہ یہہ کرہ دو شی یعنی
پانی اور خشکی سے مرکب ہی ازانجملہ سات حصے پانی اور تین حصے
خشک زمین ہی جسکو پانی ہر طرف سے محیط ہی اور اِس کل پانی
کو جو تمام خشکی کو محیط ہی بحر اوقیانوس کہتے ہیں اور اَور سب
بحار اُسی کے اجزا ہیں چنانچہ بحراطلانطک اور بحر الکاہل جنکے
حائل ہونے سے اِس تمام خشکی کے دو حصے ہوگئے ہیں *

اول دنیاے قدیم دوم دنیاے جدید قدیم اِس اعتبار سے کہ زمانہ قدیم
سے دنیا کے آدمی اِس حصہ کو جانتے ہیں بخلاف نئی دنیا کے کہ اِسکا
حال اب چند عرصہ سے یعنی سنہ ۱۵۰۰ ع کے آخر میں معلوم ہوا
ہی اِسی لیئے نام اِسکا جدید رکھا اور اِسکو امریکہ بھی کہتے ہیں پس

وہ نصف کرہ کہ جسمیں دنیاے قدیم واقع ہی اہل جغرافیہ کے نزدیک کرہ شرقی اور جسمیں دنیاے جدید واقع ہی کرہ غربی کہلاتا ہی *

وہ دو بحر جو مابین دنیاے قدیم اور جدید کے حائل ہیں اُن دونوں میں بحرالکاہل بحراطلانطک سے زیادہ وسیع ہی جسکو انگریزی میں بحر پسفک بولی کرتے ہیں *

دنیاے قدیم سواے جزائر آسٹریلیا اور سامیشیا وغیرہ کے کہ بہہ بھی پیچھے ظاہر ہوئے ہیں خاص تین قطعوں میں منقسم ہی *

ایشیا یورپ افریقہ قطعہ افریقہ بسبب حائل ہونے بحر روم کے جسکا نام انگریزی میں مڈی ٹرینین ہی اور بحر قلزم کہ جسکا نام ریڈسی ہی ایشیا اور یورپ سے جدا ہی *

یورپ بواسطہ سلسلہ کوہ قاف اور بحیرۂ اسود کے جو بحر روم کی ایک شاخ ہی اور اِس قطعہ سے جنوباً واقع ہی اور بحر خضر اور سلسلہ کوہ اُرال کہ بطرف مشرق ہی قطعہ ایشیا سے منفصل ہی اور قطعہ امریکہ یعنی دنیاے جدید بھی بسبب واصل ہونے خلیج میکسیکو جو اوقیانوس سے متعلق ہی اور بحیرۂ کرِبین کے دو حصہ پر منقسم ہوگیا ہی یعنی امریکہ شمالی اور امریکہ جنوبی لیکن اِن دونوں میں خاکناے ڈیرین کے واقع ہونے سے انفصال کلی نہیں ہی *

وہ دریا کہ ایشیا سے جنوب کو اور افریقہ سے مشرق کی طرف واقع ہی اُسکا نام بحر ہند ہی اور جو قطب شمالی سے متصل ہی اُسکو بحرشمالی اور جو قطب جنوبی سے قریب ہی اُسے بحر جنوبی کہتے ہیں اب ہم اولاً بحر اوقیانوس بعدہ تمام خشکی کا بیان واسطے ملاحظہ ناظرین کے درج رسالہ ہذا کرتے ہیں *

بحر اطلانطک کا بیان

جاننا چاہیئے کہ بحر اطلانطک وہ دریا ہی جو دنیاے قدیم سے بجانب مغرب اور دنیاے جدید سے بطرف مشرق واقع ہی طول اِس

بحر کا شمال سے جنوب تک مطابق طول قطعہ امریکہ کے تخمیناً نو ہزار میل اور عرض مابین افریقہ اور جنوبي امریکہ کے کم سے کم ستره سو میل اور جہاں بہت عریض ہی چار ہزار میل ہی اور اوسط عرض اسکا تین ہزار میل *

اِس بحر کے چاروں طرف کئي بحیرے اور خلیج ہیں خصوصاً مشرق کي طرف بحیره بالٹک اور بحیره روم اور مغرب کي طرف خلیج ہڈسن اور خلیج میکسیکو اور بحیره کریبین ہی اور بحیره بالٹک آبنائے کٹی گٹ کي راه سے بحر اوقیانوس سے جاملا ہی طول اِس بحیره کا چھہ سو میل اور عرض ساتھہ میل سے ڈیڑه سو میل تک ہی اور اِس بحیره کا پاني بہ نسبت بحر اوقیانوس کے پاني کے سرد اور صاف اور مایل بہ شیریني ہی لیکن چونکہ یورپ کے اطراف شمالي میں واقع ہی اِس سبب سے پاني اسکا بسبب شدت سرما کے تین چار مہینے تک منجمد رہتا ہی اور اِس عرصہ میں اسمیں کوئي جہاز نہیں چل سکتا اور بحیره روم براه آبنائے جبل الطارق بحر اوقیانوس سے ملگیا ہی یہہ بحیره مشرق سے مغرب تک دوہزار میل لنبا اور شمال سے جنوب تک دوسو میل سے اٹھہ سو میل تک چوڑا ہی اسکے چاروں طرف اور کئی خلیج ملے ہوئے ہیں جنکا ذکر بجاے خود مذکور ہوگا اور کئي مشہور جزیرے بھي اِس بحیره روم میں واقع ہیں کہ اُن کے نام بھي لکھے جائینگے خلیج ہڈسن بھي آبنائے ہڈسن کي راه بحر اطلانطک سے ملتا ہی خلیج مذکور شمال سے جنوب تک ہزار میل طویل اور مشرق سے مغرب تک اٹھہ سو میل عریض ہی یہہ بھی حدود شمالی میں واقع ہونے کے سبب یخ بستہ اور منجمد رہتا ہی اِس لئے آمد و رفت جہاز کي اسمیں بہت کم ہی *

بحر اطلانطک کے بیچ میں خلیج میکسیکو اور بحیره کریبین واقع ہیں اور یہہ دونوں بسبب حائل ہونے جزائر ہندالغرب کے علحده ہوگئے

هیں خلیج میکسیکو بطرف شمال اور بحیرۂ کریبین جانب جنوب اِنہیں دو کے باعث قطعۂ امریکہ دو حصوں پر تقسیم ہوگیا ہی *

بحرالکاہل یعني بحرپسفک کا بیان

یہہ بحر بہ نسبت تمام بحار روے زمین کے زیادہ تر وسیع ہی اور امریکہ کے جو اُس کے مشرق میں ہی اور ایشیا اور آسٹریلیا کے جو مغرب میں ہی درمیان واقع ہی وسعت اِسکي بحر شمالي سے بحر جنوبي تک تخمیناً نو ہزار میل اور مغرب سے مشرق یعني امریکہ سے حدود ملاکا تک خط استوا پر بارہ ہزار میل ہی لیکن شمال اور جنوب کي طرف بسبب کہویت زمین کے وسعت اِسکي کم ہوتي گئي ہی چنانچہ جانب شمال کہ براہ آبناے بہرنگ بحر شمالي سے جا ملا ہی صرف باون میل عریض ہی اِس بحر کي حدود پر کئي بحیرے ہیں حد شرقي پر بحیرۂ کملي فورنیا جو شمالي امریکہ سے متصل ہی اور حد غربي پر بحیرۂ اوخوتسک جو جزیرہ نما کمشتکا اور قطعہ ایشیا کے بیچ میں واقع ہی اور بحیرۂ جاپان جو جزائر جاپان اور ایشیا کے درمیان واقع ہی اور بحیرۂ چین طول اِس بحر کا اٹھہ سو میل ہی *

اِس بحر میں جزیرے بھي بہت ہیں امریکہ کي طرف اکثر چھوٹے اور حد غربي پر اکثر بڑے اور وسیع خصوصاً جزیرہ آسٹریلیا کہ بہت بڑا جزیرہ ہی *

بحر شمالي اور جنوبي کا بیان

اِن دونوں بحروں کا حال قطبین کے قریب ہونے سے کہ وہاں سردي بکثرت ہوتي ہی بہت کم معلوم ہی صرف اِس قدر کہ بحر شمالي میں دو بحیرے ہیں ایک بحیرۂ ابیض یعني سفید جو قطعہ یورپ کے اطراف شمالي میں ہی دوسرا بحیرۂ اوبي کہ قطعہ ایشیا کے اطراف شمالي سے متصل ہی اِسمیں کئي ایک وسیع جزیرے بھي واقع ہیں چنانچہ گرین لینڈ اور آئیس لینڈ اور اسپٹز برگن اور نواز نبلا وغیرہ مگر بحر

جنوبي کا حال کچهه معلوم نهين کيونکه بسبب سرما اور يخ بسته هونے کے اُسمين کوئي جا نهين سکتا بارها صاحبان انگريز کا اتفاق جانے کا هوا ليکن بخوف هلاکت بدون دريافت حال جلد واپس چلے آئے *

بحر هند کا بيان

يهه بحر قطعه ايشيا اور بحر جنوبي کے بيچ مين واقع هے اِسکي حد غربي پر افريقه اور حد شرقي پر آستريليا هے شمال سے جنوب تک سات هزار ميل اور مشرق سے مغرب تک سارهے تين سو سے ليکر سارهے چهه سو ميل تک وسيع هے چارون طرف اِسکے کئي خليج هين که وه اِسي سے نکلے هوئے هين جيسے خليج فارس جو براه آبناے اورمز اس بحر سے ملگيا هے طول اِس خليج کا پانسو ميل اورعرض ايک سو بيس سے ليکر دوسو باون ميل تک هے *

دوسرا بحر قلزم جو آبناے باب المندب کي راه اِس بحر سے ملا هے اور عرب کي حد غربي اور افريقه کي حد شرقي کو محيط هے يهان تک که اُسمين اور بحر روم مين صرف ساٹهه ميل خشکي کا فاصله باقي رهجاتا هے يهي بحر قطعه ايشيا اور افريقه مين فاصل هے، طول اِسکا چوده سو ميل اور عرض جهان که بهت وسيع هے دوسو ميل هے اسمين جهازون کي آمد و رفت اندر کي چٹانون کے باعث بهت خطر سے هوتي هے بلکه اسمين اکثر جهاز تباه هوگئے هين اِسي سبب اهل عرب نے اِس بحر کے آبناے کا نام باب المندب يعني رونيکا دروازه رکها هے اور اِس بحر هند کے شمال کي طرف خليج بنگال هے جو برهما اور هندوستان کے درميان واقع هے اور اُس بحر کے جزيرون مين سے غرباً جزيره مدگاسکر اور جزيره سيلان جو هندوستان کے جنوب مين هے اور شرقاً جزيره سماترا اور بورنيوا اور قطعه آستريليا وغيره هين *

خشکي کا بیان

پہلے اِس سے مذکور ہوا کہ خشکي خاص دو بڑے قطعوں میں منقسم هی اور سواے انکے أور جزائر بهي بے شمار هیں پس وہ قطعہ جو کرۂ شرقي میں واقع هی یعني دنیاے قدیم قطعہ افریقہ کي حد غربي سے قطعہ ایشیا کي حد شرقي تک وسیع هی طول اِسکا تخمیناً اٹهہ هزار میل اور عرض تین هزار میل هی جسکے ضرب دینے سے رقبہ اُسکا دو کرور چالیس لاکهہ میل مربع ہوا اِس دنیاے قدیم کي غایت حد شمال راس سویرو و ستوکداے (۶۲) درجے عرض شمالي میں اور اِنتہاے حد جنوب راس اگلہس (۳۴) درجے عرض جنوب میں اور اِنتہاے سمت مغرب راس ورد (۳۴۱۷) درجے طول غربي میں اور اِنتہاے مشرق راس آبناے بیرنگ (۵۹) درجے (۴۰) دقیقے تک طول غربي میں واقع هی اور اِسکي حد شمالي پر بحر شمالي اور حد جنوبي پر بحر جنوبي حد شرقي پر بحر پسفک اور حد غربي پر بحر اطلاطک هی *

اِن بحروں میں کئي جزیرے نما بهي واقع هیں پہلا حصہ خشکي کا وہ جزیرہ نما هی جو بحر بالتک اور بحر اطلانطک کے درمیان واقع هی اور وہ دو ملکوں میں منقسم هی ناروے اور سویڈن ملک ناروے بحر اطلانطک کي حد پر اور سویڈن بحر بالتک کي حد پر دوسرا حصہ بهي دو ملکوں پر منقسم هی اسپین پاتوگال اِس جزیرہ نما کے تین طرف بحر اطلانطک چوتهي یعني مشرق کي طرف بحر روم محیط هی تیسرا جنوبي حصہ افریقہ چوتها عرب جسکے مشرق کي طرف خلیج فارس اور جنوب کي طرف بحیرہ عرب اور مغرب کي جانب بحیرۂ قلزم هی پانچواں هندوستان چهٹا ملاکا ساتواں آنام اور سیام جو جزیرہ نماے ملاکا اور چین کے درمیان واقع هی اٹهواں کوریا اور سب سے اِنتہاے

سمت شمال جزیرہ نماے کمشتکا هی ان سب جزیرے نماؤں کا مُنهه جانب جنوب پهرا هوا معلوم هوتا هی *

دوسرا قطعه امریکه جو کره عربي میں واقع هی یعني دنیاے جدید وه بهي ایک بڑا دراز جزیره هی جو قطب جنوبي سے قطب شمال تک پهیلا هوا هی لیکن به سبب واصل هونے خلیج میکسیکو اور بحیره کریبین کے دو حصوں میں منقسم هوگیا هی امریکه شمالي اور امریکه جنوبي اور وه قطعه جو خلیج میکسیکو کي حد شمالي سے کریبین کي حد جنوبي تک هی وسط امریکه کے نام سے مشهور هی قطعه شمالي امریکه کي حد اکثر ستر درجے عرض شمالي پر واقع هی بلکه حد قطعه قدیم کي بهي اکثر اتنے هي درجوں پر هی اِس امریکه شمالي کي حد جنوبي راس هورن جو چهپن درجے عرض جنوبي میں واقع هی اور مشرقي بحر اطلانطک اور مغرب بحرالکاهل اور شمال بحر شمالي محیط هی ۱۲۸ درجے طول غربي سے لیکر (یعني راس پرنس آف ویلس سے که آبناے بهرنگ میں واقع هی پچپن درجے حدود ملک ابر دور تک) وسیع هی اور امریکه جنوبي کي انتهائي حد شرقي راس سینٹ روک هی جو پینتیس درجے طول غربي میں واقع هی *

قطعه امریکه کے سواے اِن چند جزیره نماؤں کا حال جو بیان کیا جاتا هی مشهور جزیره نما کم هیں پهلا وه جزیره نما جو خلیج هڈسن اور بحر اطلانطک کے مابین واقع هی اُسکا مُنهه شمال کي طرف هی دوسرا جزیره نما فلورڈا جو خلیج ڈالا ویرا اور میکسیکو کے بیچ میں هی تیسرا روبرو اِسکے بحیره کریبین میں جزیره نما یوکتان جو کریبین اور اطلانطک کے مابین واقع هی چوتها امریکه جنوبي کے سمت جنوب میں جو راس هورن کے قریب تمام هوا هی پانچواں کیلي‌فورنیا بحرالکاهل میں چهٹا الاسکا بحرالکاهل کي حد شمالي پر واقع هی *

جزائر کا بیان

دنیا کے مشہور جزیروں میں سے بحر شمالي میں جزائر گرین لیانڈ اور آئیس لانڈ اور اسپانز برگن اور نوازنبلا هیں اور بحر اطلانطک کے حصه شمالي میں گریٹ برٹین اور آئرلانڈ یهه دونوں حدود یوروپ سے قریب هیں اور حدود امریکه کے اطراف میں جزیرہ نیوفونڈ لیانڈ یعني زمین نو یافته اور بحر اطلانطک میں جزائر هند الغرب کے نامور جزیروں میں سے جزیرہ کیوبا اور هائي تي هیں اور بحر هند کے مشہور جزیروں میں سے مدگاسکر جو قریب قطعه افریقه کے هی اور سیلان جو هندوستان کے سمت جنوب واقع هی اور ایشیا کے حدود شرقي کے قریب بحرالکاهل میں جزائر جاپان یعني سکهي لین جسو نپي فاونڈ اور ملک چین کے قریب فورموسا اور فورموسا کے جنوب کچهه فاصله پر جزائر فلي پائن اور بحرالکاهل اور بحر هند کے درمیان بڑے بڑے کئي جزیرے هیں چنانچه سماترہ جاوہ تیمو بورنیو سلي بیس نیوگني آسٹریلیا وغیرہ اور آسٹریلیا کے سمت جنوب ترنیفیا اور بطرف مشرق اُسکے نیوزي لیانڈ دو جزیرے اِسي نام سے مشہور هیں *

تمامي کرہ زمین کے رقبه اور باشندوں کا بیان

کرہ زمین کے طول کو اُسکے محیط میں ضرب دینے سے معلوم هوا که کرہ زمین کا کل رقبه اُنیس کروڑ ستر لاکهه میل مربع هی اِسمیں سے پانچ کروڑ پندرہ لاکهه میل خشکي هی اور باقي تري اور بیان مرقومه بالا سے معلوم هوچکا هی که تمام خشکي پانچ قطعوں میں منقسم هی پس هر ایک حصه کي وسعت به نسبت ایک دوسرے کے نقشه زمین سے معلوم هوسکتي هی لیکن واسطے سمجهنے عوام کے تعداد رقبه هر قطعه کي تخمیناً به تفصیل ذیل لکهي جاتي هی *

قطعهٔ ایشیا کا رقبه معه اُن جزیروں کے جو اِس سے متصل هیں ایک کروڑ پچھتر لاکھه هي اور قطعهٔ یورپ کا معه اُسکے جزائر کے سینتیس لاکھه اور قطعهٔ افریقه کا معه جزیرهٔ مدغاسکر ایک کروڑ ستر لاکھه اور قطعهٔ امریکه کا معه جزائر ایک کروڑ پچاس لاکھه اور قطعهٔ اوشانیکا یعني جزیرهٔ آسٹریلیا اور تمام جزائر بحرالکاهل کا پینتیس لاکھه میل مربع هي *

پس اِس سے ظاهر هي که اِن پانچ قطعوں میں سے قطعهٔ ایشیا بهت بڑا هي اور یورپ اور اوشانیکا آپس میں قریب به مساوي هیں لیکن چونکه روے زمین کو خداے تعالی نے انسانوں کي آبادي کے واسطے بنایا هي اِس واسطے قطعه کي بزرگي حقیقي اُسکي وسعت پر نهیں بلکه آبادي پر موقوف هي. پس آبادي قطعات کرهٔ زمین کي بجز تعداد باشندگان قطعهٔ یورپ اور امریکه کے اگرچه تحقیق معلوم نهیں هي مگر از روے تخمینه کے که وہ بهي قریب به تعداد تحقیقي کے هي جدول هذا میں لکهي جاتي هي *

نام قطعه	تعداد باشندگان	رقبه بحساب میل مربع	آبادي في میل مربع
ایشیا ...	۶۵۰۰۰۰۰۰۰	۱۷۵۰۰۰۰۰	۳۷
یورپ ...	۲۷۰۰۰۰۰۰۰	۳۷۰۰۰۰۰	۷۳
افریقه ...	۱۰۰۰۰۰۰۰۰	۱۱۷۰۰۰۰۰	۹
اُمریکه ...	۹۰۰۰۰۰۰۰	۱۵۰۰۰۰۰۰	۴
اوشانیکا ...	۳۰۰۰۰۰۰۰	۳۵۰۰۰۰۰	۸
میزان کل ...	۱۱۱۰۰۰۰۰۰۰	۵۱۴۰۰۰۰۰	اوسط ۲۹

ایک کي کثرت آبادي به نسبت دوسرے قطعه کے معلوم کرنے کے واسطے چاهیئے که اُسکي وسعت پر نظر کریں کیونکه اگر بلا لحاظ وسعت

صرف باشندوں پر خیال کیا جاوے تو ظاهر هی که قطعه ایشیا به نسبت اور سب قطعات کے زیادہ تر آباد هی لیکن به نظر غور معلوم هوگا که در حقیقت اِسکي آبادي به لحاظ اِسکي وسعت کے به نسبت قطعه یورپ کے بہت کم هی کیونکه یورپ میں في میل مربع تہتر آدمي هیں اور ایشیا میں صرف سینتیس *

قطعه ایشیا کا بیان

قطعه ایشیا کے سمت شمال میں بحر شمالي اور مشرق میں بحرالکاهل اور جنوب میں بحر هند اور مابین جنوب اور مغرب بحر قلزم اور خاکناے سوئیز اور بحر روم هیں یهه تمام قطعه بلحاظ کره زمین کے تمام نصف کرهٔ شمالي میں واقع هی حد شمالي اِسکي قطب شمالي کے قریب اور حد جنوبي خط استوا کے قریب تک هی *

کوه آرال خلیج کاره سے جو قطعه یورپ اور ایشیا سے شمال کي طرف هی شروع هوکر جانب جنوب رود آرال تک چلا گیا هی اور رود آرال اِنتہاے کوه آرال سے شروع هوکر بحر کسپین میں که دامن کوه قاف تک هی گرتا هی پس قطعه ایشیا کوه آرال اور رود آرال سے بطرف مشرق اور قطعه یورپ کے جانب مغرب واقع هی اور کوه قاف جو بحیره کسپین سے بحر اسود تک لنبا هی اور بحر اسود جو کوه مذکور سے بحر روم تک هی قطعه ایشیا ان کے جنوب میں اور یورپ شمال میں واقع هی *

قطعه ایشیا کي راهوں اور خلیجوں اور جزیروں کا بیان

ایشیا کے مغرب اور شمال کے درمیان خلیج کاره ۵۳ درجے پر اور اِنتہاے حد شمال میں راس سویرووستکنوئي اور مابین شمال اور مشرق کے راس مشرق ٦٦ درجے عرض شمالي میں اور ۱۶۹ درجے

طول غربي میں واقع هیں اور انتہاے حد جنوب میں راس روماتیا عرض شمالي ایک درجے اور طول شرقي ایک سو ساڑھے تین درجے پر اور هندوستان کے انتہاے جنوب میں راس کمورن آٹھ درجے عرض شمالي اور ساڑھے سنتر درجے طول شرقي میں واقع هی اور مابین جنوب اور مغرب راس باب‌المندب عرض شمالي ساڑھے بارہ اور طول شرقي ساڑھے تینتالیس هی اور اِس قطعه کي انتہائے حد مغرب آبنائے ڈارڈنلز ۴۰ درجے عرض شمالي اور سوا چھبیس درجے طول شرقي میں واقع هی یہه قطعه ذوالاربعةالاضلاع هی اور هر چہار زاویوں پر خلیج کارہ اور راس مشرق اور راس کمبودیا اور خاکنائے سویز هیں ضلع شمالي اِسکا که بحر شمالي سے ملتحق هی تخمیناً قریب تین هزار میل کے لنبا هی اور ضلع غربي تین هزار چهه سو میل اور باقي دو ضلع قریب پانچ پانچ هزار میل کے طویل هیں اِسکي حد جنوبي پر جزیرہ نمائے عرب اور هندوستان اور ملاکا اور حد شرقي پر جزیرہ نمائے کوریا اور کمشتکا هیں اور حد شمالي پر کوئي جزیرہ نما نہیں اور حد غربي پر صرف کوچک ایشیا هی جو بحر اسود اور بحر روم کے بیچ میں واقع هی اور اسکے هر چار طرف کي خلیجوں میں سے جنوب کي طرف خلیج فارس اور بحر عرب اور خلیج بنگال اور خلیج سیام اور سمت مشرق بحیرہ زرد جو هوئنگ هو کے نام سے مشهور هی اور بحر جاپان اور بحر اوخوتسک اور بطرف مغرب بحر قلزم جو اِس قطعه اور قطعه افریقه میں حائل هی اور بحیرہ یونان اور بحر اسود جو اِسي قطعه اور قطعه یورپ میں فاصل هی واقع هیں *

اور قطعه ایشیا کے نامور جزیروں میں سے شمال اور مشرق کي طرف سگھیلین اور جزائر جاپان اور انسے جنوب فور موسل اور جزائر فلي پائن اور اِس قطعه کي جانب جنوب سلي بیس اور بورنیو اور سماترہ اور جاوہ واقع هیں سواے اِنکے اور بهت چھوٹے بڑے جزیرے بهي هیں اور اسے

مغرب کي طرف صرف جزيرہ سيلان قابل الذکر هی جو که هندوستان سے قريب هی *

قطعہ ايشيا کي سطحوں کے اقسام طبعي کا بيان

وسط ايشيا نهايت بلند اور وسيع ميزانہ وار هی جسکے شمال ميں کوہ آلتائي اور جنوب ميں کوہ هندوکش اور همالہ اور کوہ سانگ تهيانگ اور مغرب ميں کوہ بلور تاغ اور ترکستو اور کوہ آلاک اور مشرق ميں کوہ پيشان واقع هی بلندي اِس قطعہ زمين کي عموماً که اکثر ناهموار هی کهيں چار هزار سے دس هزار فت تک بلکہ کهيں پندرہ هزار فت تک هی رقبہ اِسکا ساٹهہ لاکهہ ميل مربع هی اِس زمين ميزانہ وار کے اکثر بلند قطعات پر برف جما رهتا هی اِسي باعث قطعہ ايشيا کے جنوبي ممالک جيسے چين اور برهما اور هندوستان اگرچہ اقاليم حارہ ميں واقع هيں ليکن اُس طرف کي سرد هوا کے باعث جو ايام صيف ميں اُس طرف سے آتي هی کسي قدر معتدل هوجاتے هيں که جس سے انسان آرام پاتے هيں جتنے ممالک که اِس قطعہ متوسطہ سے جنوب اور مغرب کي طرف واقع هيں چنانچہ عرب اور فارس اور بلوچستان اور هندوستان حد قطعہ مذکور سے ليکر سمندر تک مائل بہ نشيب هيں علی هذا القياس برهما اور سيام اور انام اور چين بهي که جو مابين جنوب اور مشرق هيں اور ايسے هي وہ ممالک جو بطرف شمال هيں دامن سلسلہ کوہ التائي سے ليکر بحر شمالي تک مائل بہ نشيب هيں اور اسکے مغرب کي طرف دامن کوہهاے بلورتاغ اور الاک سے بحر اُرال اور بحر خضر يعني کسپين کي طرف هيں اِن هر چار طرف کي نشيبوں ميں کئي بڑي بڑي مشهور نديان جاري هيں چنانچہ دامن کوہ التائي سے سمت شمال رودلينا اور ينسي اور اوبي بحر شمالي ميں جاکر گرتي هيں اور جنوب کي طرف سے رودآمور اور هوتنگ هو اور ينگ سي کيانگ اور ٹونگ چنگ کيانگ مشرق کے نشيب سے گذر کر بحرالکاهل ميں دکهن کي نشيب ميں سے

بودهکمبودیا اور ایراودي اور گنگا اور سندھ اور دجله اور فرات بهہ کر بحر هند میں اور مغرب کي طرف سے رود سیر یعني سیحون اور عمو یعني جیحون بحر أرال میں گرتي هیں *

قطعہ ایشیا کے کوهستان میں هر ایک قسم کے جواهرات اور فلزات یعني دهاتیں بکثرت دستیاب هوتي هیں چنانچہ هیرا یاقوت لعل نیلم عقیق یشب وغیرہ اور سونا اور چاندي اور لوها اور تانبا اور سیسہ اور قلعي اور پارہ وغیرہ اور کوہ هاے همالہ میں بعض جانور کہ رے پتهر کے هوگئے هیں اور دامن کوہ التائي کي نشیبوں میں کہ جو سولهہ هزار سے اٹهارہ هزار فت تک بلند هی کئي طرح کے عظیم‌الجثہ عجیب‌الخلقت جانور چنانچہ پشمدار هاتهي اور گینڈا وغیرہ علاوہ اِنکے اور بہت بڑے بڑے جانور کہ جو في زماننا عدیم‌الوجود هیں مردہ دیکهنے میں آئے لیکن اب تک اُنکے وجود بباعث برف کے ویسے هي سلامت هیں *

قطعہ ایشیا کي مملکت اور سیاست مدني کا بیان

تمام قطعہ ایشیا آٹهہ قطعوں میں منقسم هی اول سبیریا جو دامن کوہ التائي سے لیکر بحر شمالي تک اور دامن کوہ اُرال سے لیکر حدود بحرالکاهل تک وسیع هی اِسمیں سے روداوبي اور ین‌نسي اور لینا نکلکر بحر شمالي میں گرتي هیں *

دوسرا قطعہ متوسطہ میزانہ وار یعني چیني تاتار کہ بحر أرال اور کسپین کے قریب سے لیکر بحر جاپان اور خلیج تاتار تک وسیع هی یهہ قطعہ تین ملکوں میں منقسم هی سمت مغرب تاتار خاص جو متصل بحیرہ أرال کے هی حکومت اِس ملک کي بالاستقلال هی اور بطرف مشرق حصہ غربیہ مشهور بنام منصوریہ جو حدود چین سے متصل هی اور اِن دونوں کے بیچ میں مغلیہ هی *

تیسرا قطعہ ایران یعني فارس جو تاتار خاص سے بطرف جنوب واقع هی یهہ مملکت رود سِندہ سے لیکر رود دجلہ تک اور شمالاً کوہ البرز

اور کوهستان پروپامیشن سے لیکر خلیج فارس اور بحر عرب تک وسیع هی *

چوتها تبت جو تاتار مغلیه سے جنوباً کوہ لگام تک هی *

پانچواں قطعه هندوستان جو کوہ هماله کے دامن جنوبیه سے تا بحر هند اور رود سندہ سے تا برمپتر واقع هی *

چهٹا چین جو تاتار منصوریه سے جنوباً مابین تبت کے مشرق سے لیکر تا بحرالکاهل چلا گیا هی اِسمیں سے رود هوئنگ‌هو اور ینگ‌سي‌کیانگ اور تونگ‌چنگ‌کیانگ نکل کر بحر مذکور میں گرتي هیں *

ساتواں وہ قطعه جو چین اور هندوستان کے درمیان واقع هی کئي ملکوں پر مشتمل هی. انام اور تون‌کین آسام اور سیام اور لاؤ اور ملاکا اور برهما ملک ملاکا خط اِستوا کے قریب تک چلا گیا هی اِن ملکوں میں سے رودکمبودیا اور مائي‌گوئي اور ایراودي نکل کر جنوب کي طرف بهتي هوئیں بحر چین اور خلیج بنگال میں ملي هیں *

آٹهواں قطعه ایشیاء غربي یهه بهي کئي ملکوں میں شامل هی کوہ قاف اور کوہ طوروس کے درمیان ملک ارمن اور اِس سے مشرق کي طرف مائل به جنوب ملک شام که بحیرہ روم کے شرقاً واقع هی اور دجله سے لیکر ملک شام تک ملک عرب جو شام سے جانب جنوب واقع هی یهه ملک بطور جزیرہ نما کے هی یعني تین طرف سے بحیرہ اسود اور دارڈنلز اور بحیرہ روم محیط هی *

قطعه ایشیا کے فرماں روائے و مذاهب کا بیان

قطعه ایشیا کے قطعات مرقوم‌الصدر کئي حکومتوں میں منقسم هیں ملک سیبیریا اور وہ ملک جو کوہ قاف سے متصل هیں شاہ روس کے ماتحت هیں اور قطعه مغلیه تاتار ملوک‌الطوائف هی باشندے اُسکے بباعث قلت پاني کے کشتکاري نهیں کرتے اکثر خانه‌بدوش هوتے هیں *گائے بیل بکري اُونٹ وغیرہ چراکر اپني اوقات بسر کرتے هیں مگر

باوجود اِس بات کے بھي تمام قطعہ ایشیا میں کوئي ایسي قوم نہیں ھی کہ جسپر اطلاق وحشي کا کیا جاوے جیسے کہ بعض ساکنان جزیرہ مطلق وحشي ھیں اور ممالک چین اور تبت اور کچھہ قطعہ منصوریہ شاہ چین کے ماتحت ھی لیکن چونکہ اِس مملکت میں بہت خلل واقع ھیں اور باشندے بکثرت چنانچہ تخمینہ حکما سے معلوم ھوا کہ تمامي ساکنان روے زمین کے ایک ثلث شاہ چین کے تابع ھیں اِس سبب سے اطاعت اُن کے نوکروں کي بطرف شاہ چین برائے نام ھی *

اور ھندوستان شاہ گریٹ برٹن یعني شاہ اِنگلسڈان کے ماتحت ھی اور تمامي ایشیاے غربي میں خطبہ اور سکہ بنام سلطان روم ھی *

مورخاں متقدمین کي کتب تواریخ کے مطالعہ سے یہہ بات ثابت ھوتي ھی کہ علم و ھنر و طرز حکومت و آئین دین و رسم و لیاقت اور وہ باتیں جو بني نوع انسان سے درباب تمدن و اسباب معیشت متعلق ھیں قطعہ ایشیا کے باشندوں سے دوسرے قطعات کے باشندوں یعني اھل یورپ اور افریقہ اور امریکہ نے سیکھي ھیں اور ابتدا اِن سب باتوں کي یہیں سے ھوئي ھی چنانچہ ابتداے پادشاھي کي مملکت ایران ونینوا یعني نمرود اور بابل سے ھوئي ھی اب کچھہ عرصہ سے بباعث لڑائیوں اور تجربہ کاریوں کے امورات مالي اور ملکي میں بہ نسبت اَوْر قطعات کے باشندوں کے اھل فرنگستان کو زیادہ تر دخل ھوگیا ھی اور ابتداے دین مسیحي ارض فلسطین یعني بیت المقدس سے ھوئي ھی اب کئي سو برس سے فرنگستان میں زیادہ شائع ھی اور دین محمدي کي ابتدا عرب مکہ مدینہ سے اب في زماننا تمام ملک عرب اور روم اور ایران اور ترکستان اور فارس اور کچھہ ھندوستان میں وہ مذھب شائع ھی اور دین وثنہ یعني بت پرستي کي اِبتدا جو برھما بشن مہیش کي پرستش کرتے ھیں ھندوستان سے ھی اور اِسي میں زیادہ تر شائع ھی اور چیني تاتار اور آنام اور سیام اور برھما کے لوگ بودہ اور اُسکے پوجاري لامہ کي پوجا کرتے ھیں جسکا مندر لاسہ میں ھی *

جدول نام ممالک اور دارالسلطنت تمامي قطعهٔ ایشیا و حال حکومت هر ایک ملک کي

نام ملک	دارالامارة	ماتحت	نام ملک	دارالاماة	ماتحت
سیبیریا	استرخان و توبولسک	شاه روس	عرب	مکه و سنه و مسقط و ریذ	سلطان روم
گرگس و گرجستان	تفلیس	ایضا	پارس	طهران و اصفهان و شیراز	شاه ایران
ترکستان	بخارا و سمرقند	*	افغانستان	کابل و قندهار	امیر کابل
چیني تاتار یعني منصوریه	کاشغر	فغفور یعني شاه چین	هندوستان	کلکته مندراس بمبئي الهآباد لاهور لکهنؤ دهلي پونا سورت	شاه گریت برٹن
تبت	لاسه لي لداخ	لامه بزرگ	برهما	آوا منڈلي	شاه برهما
کوچک ایشیا یعني برانا ضول	اسمرنا برسه	قیصر یعني سلطان روم	سیام	بانکوک و یوٹیا	شاه سیام
ارمن	ارض روم	ایضا	آنام و تون کین	هوئیفو و کیثو و سائیکون	لہ
دیار بکر و کردستان	دیاربکر و موصول و بطلس	ایضا	چین	پیکن و نانکن و کانٹون	فغفور چین
عراق عرب	بصره و بغداد	ایضا	جاپان	نگرساکي و یدو و میاکو	لہ
شام	حلب و دمشق و بیروت	ایضا	مجموعة الجزائر	بٹاویه سنگاپور امنلا	*
فلسطین	بیت المقدس	ایضا	*	*	*

پس بلحاظ منقسم هونے قطعۂ ایشیا کے آتھہ قطعوں میں اِس مقالہ کو بهي آتھہ فصلوں میں منقسم کیا *

فصل اول

بیان ممالک ماتحت مسکوب یعني شاہ روس

قطعۂ ایشیا میں سے جسقدر کہ شاہ روس یعني مسکوب کے ماتحت هی دو قطعوں میں منقسم هی ایک سبیریا اور دوسرا وہ قطعہ جو کوہ قاف اور بحیرہ کسپیین کي جانب جنوب واقع هی *

قطعہ سبیریا کوہ آرال اور رود آرال کي حد شرقي سے بحرالکاهل تک اور دامن کوہ التائي سے بحر شمالي تک وسیع هی طول اس کا حد مشرق سے حد مغرب تک تخمیناً چار هزار میل اور اوسط اِسکے عرض کا حد جنوب سے حد شمال تک تخمیناً ایک هزار میل هی *

یہہ قطعہ بهي دو صوبوں میں منقسم هی ایک شرقي دوسرا غربي صوبہ شرقي کا دارالخلافت توبولسک اور صوبہ غربي کا ارکتسک هی عرصہ دو برس سے یہہ قطعہ شاہ روس کے قبضہ میں هی اور وجہہ تسمیہ اِس قطعہ کي یہہ هی کہ سبیریا ایک شهر هی قدیم شهر توبواسک کے قریب تاتاریوں نے آس کو آباد کیا تها في زماننا ویران هی پس یہہ قطعہ اُسي کے نام سے نامزد هی اصلي باشندے اِس کے تاتاري هیں اور یہہ کئي قومیں هیں ازانجملہ ایک قوم سیموےدي هی اور یہہ اُس قطعہ میں رهتي هی جو کوهستان سائي‌لیمک سے لیکر رودینِسي کے مهانہ تک اور آس مهانہ سے غرباً رود اوبي اور جنوباً رود تنگوسکا تک جو رود ینِسي میں جاکر گرتي هی واقع هی اور دوسوي تنگوس جو قطعہ مذکور سے مشرق کیطرف تنگوسکا سے لیکر رود لینا کے مهانہ تک اور آس مهانہ سے بحیرہ اوخوتسک هی رهتي هی اور فرقہ منصوریہ بهي اِسي قوم میں سے هی شاہ چین کا بهي خاندان قوم منصوریہ میں سے هی اور

ایک قوم کمشت تهال هی جو قوم منصوریه سے گوشه شمال اور مشرق کي طرف رهتي هی اُس قطعه کا نام جسمیں یهه قوم رهتي هی اِسي کے نام کے سبب سے کمشتکا رکها گیا چونکه یهه قومیں قطعه امریکه کے گوشه شمالي سے متصل هیں پس یهه اُس گوشه مذکور کي قوم سے جو اِسکیمو کے نام سے مشهور هی باهم قرابت رکهتي هیں بلکه زبان اور وضع بهي اُن کي ایک هی *

سیبریا کے حصه جنوبي کے باشندے بعضے اصل تاتاري هیں اور بعض قوم اسکیمو سے ملے هوئے هیں اور شهر کے باشندے قوم قزاق اور روسیوں سے ملے هوئے هیں اور ایک قوم فن هی جو دامن کوه اَرال کے اوتر طرف شمال اور مغرب کے گوشه میں رهتي هی ان سب قوم کے لوگوں کي چهوٹي آنکهیں چوڑے مونهه پسته قد مثل مغل اور قوم منصوریه کے هوتے هیں *

اِس وسیع قطعه کے بڑے بڑے پهاڑوں میں سے سمت مغرب اَرال اور جانب جنوب سلسله کوه هاے التائي جسکے نام بحسب مقام مختلف هیں اور وسط سیبریا میں کوه هاے بیکال کے جو جهیل بیکال سے متصل هی اور اوتر طرف جاکر رود ینسي اور لینا کے بیچ میں حائل هوا هی اور کوئي پهاڑ بهت بلند نهیں هی *

کوه التائي کے مشرق کي طرف سے ایک شاخ نکلکر اوتر طرف رود لینا سے قریب قریب چلي گئي هی اور اُس میں سے بهي ایک اور شاخ پهوٹ کر کمشتکا میں سے هوکر گذري هی بباعث اطراف شمالي میں واقع هونے کے اکثر ان پهاڑوں پر برف جما رهتا هی اور کمشتکا کے اُنهیں بعض پهاڑوں میں سے شعلے بهي نکلتے هیں سواے ان پهاڑوں کے اِس قطعه میں قطعات میزانه وار بهي بهت هیں اُن میں سے بعض قطعه کي زمین سبز حاصل هی اور بعض کي شور جس میں نمکین جهیلیں هیں که اُن میں سے لوگ نمک نکالکر تجارت کے واسطے لیجاتے هیں *

قطعہ سیبریا کی تمام رودیں اوتر طرف بہتی هیں اُن میں سے بڑی
تین مشہور رودیں اوبی اور ینسی اور لینا هیں سوا اُن کے اور چھوٹی
چھوٹی بیشمار هیں خصوصاً اوبی اور ینسی کے بیچ میں تار اور ینسی
اور لینا کے درمیان رود پیازمہ اور انہ یارہ اور اونسک هیں اور لینا سے
مشرق طرف یانہ اور آندی گرکہ اور کولیما اور انادر هیں کہ یہہ سب پورب
طرف بہکر بحرالکاهل میں گرتی هیں روداوبی دو رودوں سے مجتمع هی
ایک کا اوبی اور دوسرے کا نام ایرتش هی یہہ دونوں ملکر چودہ درجے
عرض تک بہکر بحر شمالی میں گرتی هی اِس کے منصب کا نام بحیرہ
اوبی هی ایرتش میں بہی پچھم اور دکھن کی طرف بہت سی ندیئیں
آکر ملی هیں خصوصاً گوشہ مغرب اور جنوب کی طرف سے توبول اِسمیں
آکر ملی هی جسکے سنگم پر شہر توبولسک آباد هی جو اِسی رود کے
سبب سے اِس نام سے موسوم هی رود ینسی میں بہی جو قطعہ متوسطہ
میزانہ وار یعنی تاتار میں سے نکلی هی کئی ندیئیں مغرب کی طرف سے
آکر ملی هیں اولاً جھیل بیکال میں گرکر بعدہ ینسی میں جاکر
ملتی هیں یہہ رود بہی مائل بہ شمال بہتی هی اور مہانہ اوبی سے
مشرق طرف دو سو میل کے فاصلہ پر بحر شمالی میں گرتی هی
رود لینا رود ینسی سے بہی بہت مشرق طرف هی اور یہہ اُن پہاڑوں سے
نکلی هی جو جھیل بیکال کے جنوب اور مغرب کی طرف واقع هیں پس
اُن میں سے دو ندیاں نکلکر جھیل کے گرد چکر کہاکر دونوں طرف
جھیل کے مائل بہ شمال تین سو میل تک بہکر باهم ملتی هیں بعدہ
مشرق کی طرف ساڑھے پانسو میل بہکر اُس سلسلہ پہاڑ کے باعث جو
اُس کے قریب هی اوتر طرف بہکر بحر شمالی میں جاکر گرتی هی *

جھیلیں اِس قطعہ میں بہت هیں بعضی میٹھی اور بعضی کہاری
میٹھوں میں سے وہ جھیل جو بعد کسپین اور آرال کے تمام روئے زمین کی
جھیلوں سے بڑی هی جھیل بیکال هی جو تخمیناً ۳۶ میل طول

میں اور ۳۰ سے ۵۰ تک عریض ہی پانی اس کا میٹھا اور صاف
عمق اس کا بعض مقام پر تخمیناً بارہ سو فٹ ہی پانی اس کا برف
باری کے باعث ابتداء ماہ نومبر سے لغایت مئی منجمد رہتا ہی
پہاڑوں کی طرف سے جو ہوا کہ آہستہ چلکر اُس میں طمانچہ مارتی ہی
تو بڑی بڑی موجیں اُٹھتی ہیں اور جو زور سے چلتی ہی تو بباعث
ہوا کے دباؤ کے موج نہیں اُٹھتی کہتے ہیں کہ اُس کے اندر سے ایک
ایسا جوش اُٹھتا ہی کہ بظاہر اوپر سے پانی برابر معلوم ہوتا ہی لیکن
جہاز کو نیچے سے صدمہ پہنچتا ہی جو مچھلیاں کہ بحر شمالی میں
پیدا ہوتی ہیں وہ اس میں بھی ہیں چنانچہ ایک قسم کی بڑی
مچھلی کہ مونہہ اُس کا بصورت اِنسان ہوتا ہی جسے انگریزی میں
سیل کہتے ہیں اِس جھیل میں پائی جاتی ہی *

ملک سبیریا کی ہوا نہایت سرد ہی اِس سبب سے کہ اُتر کی
طرف بحر شمالی کی ہوا کو بباعث ہونے پہاڑوں کے کچھہ آڑ نہیں ہی
موسم سرما نو دس مہینے تک رہتا ہی بلکہ اُن قطعات میں جو بحیرہ
بیکال اور رود ینی‌سی سے مشرق کی طرف ہیں کشتکاری نہیں ہوتی
پر اُن اطراف میں اگرچہ موسم گرما کم ہوتا ہی لیکن گرمی بہت شدت
کی ہوتی ہی اِسی سبب سے نباتات اسقدر بہت جلد نشو و نما پاتے
ہیں کہ گویا دیکھتے دیکھتے نظر کے سامنے بڑھتے ہیں اور برف اِسقدر پڑتا
ہی کہ باوجود شدت گرمی کے دوتین فٹ سے زیادہ نیچے نہیں پگلتا
ویسا ہی منجمد رہتا ہی بلکہ بباعث شدت سردی زمین کے بعضے
نہروں میں نیچے کا پانی پہلے بعدہ اوپر کا جمتا ہی اور اِس ملک میں
رات کو کبھی کبھی ایسا اوجالا ہوجاتا ہی کہ رات کا دن معلوم ہوتا ہی
اُسکو صبح شمالی کہتے ہیں *

سبیریا کے حیوانات کا بیان

وہ جانور جو ملک گرم سیر میں ہوتے ہیں اِس ملک کی نشیبوں
میں بھی رود لینا کے متصل بہت سے مردہ دیکھنے میں آئے لیکن تمام

جسم اُن کے بباعث برف کے سلامت پائے سنکھہ اور سبب بھي یہاں ہوتے هیں لھذا ندي کے مہانہ پر هاتھي اور گینڈے کي هڈیاں اِس کثرت سے پائي جاتي هیں کہ اُن کي هڈیوں سے بڑے بڑے جزیرے بن گئے هیں قیاس سے معلوم هوتا هی کہ یہہ ندیوں کے سیلاب کے باعث ملک گرم سیر سے یہہ کو یہاں آجاتے هیں جبال اُرال اور بحر منجمد کے کناروں پر جنگلي بلي اور سمور جنکے پوستین خاص اُس هي ملک میں سوروپیہ سے کم قیمت میں نہیں هوتے اور سنجاب اور کالي لومڑي جسکا پوستین ڈیڑہ هزار سے زیادہ قیمتي هوتا هی اور اطراف شمالي میں بارہ سنگھا جسکو انگریزي میں اِلک کہتے هیں تمام قطعہ سیبیریا میں ملکہ ۶۵ درجے عرض شمالي میں بہت هوتے هیں چونکہ گھوڑے اور بیلوں سے بہ سبب برف کے کام کم لیاجاتا هی اِس باعث اِس ملک میں کتوں اور بارہ سنگوں کو بے پہہ کي گاڑي میں جوت کر برف پر گھسیٹا کر چلاتے هیں اور بیل اور گھوڑے وغیرہ جو کام کے جانور هیں اگر روس کے ملک سے اِس ملک میں لاتے هیں تو بعد دو تین نسل کے قد و قامت اُنکا چھوٹا لیکن زور زیادہ هوتا جاتا هی اور اطراف جنوبي میں اونٹ بھي هوتے هیں بحر شمالي میں مچھلیاں کئي قسم کي هوتي هیں ازانجملہ ایک دلفین هی منہہ اُسکا سوئر کے منہہ کي مانند هوتا هی اِسي سبب سے اُسکو فارسي میں خوک ماهي اور هندي میں سوس کہتے هیں اور یوناني اطباؤں نے لکھا هی کہ وہ مچھلي بھري هوئي مشک کي مانند هوتي هی اور آدمي سے نہایت محبت رکھتي هی کہ ڈوبتے هوئے کو بھي قعر دریا سے کنارے پر لے آتي هی لیکن یہہ بات بعد تحقیقات کے ثابت نہوئي اور دریائي بچھڑے جسکو انگریزي میں سیل کہتے هیں منہہ اُسکا اِنسان کے چہرہ کي مانند هوتا هی چربي کا اسکے تیل اور چمڑے کي بباعث مضبوطي کے جلدیں بناتے هیں اور دریائي بھیڑئے اور گھوڑے کمسنتکا میں هوتے هیں اِس ملک میں دریائي پرند بھي کئي قسم کے

هوتے هیں چنانچه بطک مرغابي جل مرغي صحرائي مرغي اور چکور مگر شہد کي مکهي اِس ملک میں نہیں هوتي البته سانپ اور بچهو اور مچهر وغیره بہت هیں اور اسکي نہروں میں بهي کئي قسم کي مچهلیاں هیں بعض جگہوں میں بڑي بڑي هڈیاں هاتهي کیسي ملیں حالانکه وهاں هاتهي نہیں هی مگر اُن هڈیوں کي موٹائي سے یهه معلوم هوتا تها که وه جانور اِس زمانه کے هاتهي سے بهي بڑا هوگا *

سبیریا کے نباتات کا بیان

نباتات اِس قطعه میں بہت کم هیں کیونکه به سبب شدت برف کے بجز قوي درخت کے پیدا نہیں هوتا پس بلوط فندق وغیره اطراف جنوبیه میں اور چلغوزه اور چاول ۶۰ درجے عرض شمالي تک پیدا هوتے هیں اور نہروں کے کناروں پر حور اور مد کے درخت اور بعضي جگہوں میں آلو بخارے جنگلي هوتے هیں اور وسط اطراف جنوبیه میں اَوْر غله سواے گیہوں کے بہت پیدا هوتا هی اور بهنگ اور السي عرض شمالي کے ۵۵ درجے تک پیدا هوتي هی اور معلوم هوا که سبیریا کي تین خمس زمین مطلق زراعت کے قابل نہیں مگر بباعث فلزات کي کانوں اور عمده پتهروں اور جواهرات کے زرریز اور معمور هی چنانچه زمرد اور الماس اور بلانین اور حجرالفتیله ایک قسم کا پتهر هی زرد رنگ کا جب اُسکو کوٹتے هیں تو مانند روئي کے هو جاتا هی اُس کي بتي بناکر چراغ میں جلاتے هیں اِسي سبب اُس کو حجرالفتیله کہتے هیں جبال اور بلور اور لاجورد جبال التائي میں اور جواکهار اور شوره اُسکي زمین اُفتاده میں بہت ملتا هی اور سونا چاندي لوها چمک پتهر تانبا جست هرتال وغیره کي کانیں کئي جگہه هیں مگر جیسا که اِس قطعه سبیریا کے شہروں کے حال سننے سے گمان هوتا تها ویسي واقع میں صناعي نہیں هی البته شهر کتهرنبرگ میں صنعت لوها پگلانے کي ایسي هی که کہیں نہوگي شہر مذکور میں لوهے

کے هتیار اور اوزار اکثر بنتے هیں اور شہر نلیمسک میں باور اور اُون اور پھمینہ اور کتان کے کارخانے هیں اور شہر کاشان میں باروت بنانے کے اور شہر ایلتسکی میں نمک طعام بنانے کے کہ جو اُسکے قریب کے کھاري بحیروں سے بناتے هیں کارخانے هیں اکثر سوداگران شہروں کے خشکي کي راہ اُن مسافت دور و دراز کو جو مابین اِس ملک کے شہروں کے هی اور حدود چین سے شہر توبولسک اور استرخان تک واقع هی بذریعہ قافلوں کے طی کرتے هیں *

اشیاے تجارت وهاں کي پوستین چمڑے چار پائے اور چري هی سوداگر وهاں سے چین کو اشیاے معدني اور پشمینہ اور شورہ اور غلہ اور چار پائے لیجاتے هیں اور چین سے چاء حریر روئي چیني کے برتن ریوند چیني اور مشک اور اور دوائیں لاتے هیں *

قطعہ سیبیریا کي سیاست مدني کا بیان

اِس ملک کے شہروں کا ذکر بہ ترتیب اُن نہروں کے کہ یہہ شہر اُن کے کناروں پر آباد هیں لکھا جاتا هی *

اُن نہروں میں سے ایک نہر اوبي هی جسمیں نہر ایرتش آکر ملي هی جس میں مغرب کي طرف سے نہر توبال آکر ملي هی جسکے سنگم پر شہر توبولسک آباد هی بلکہ یہہ بباعث واقع هونے نہر توبال کے کنارے پر اِس نام سے موسوم هی یہہ دونوں ندیاں ایام بارش میں اِسقدر پور آتي هیں کہ شہر سے تیرہ چودہ میل تک پاني هي پاني هوجاتا هی اور تمام ضلع بحیرہ کي مانند نظر آتا هی اُن دنوں میں لوگ بہ سواري کشتي سفر کرتے هیں مگر بباعث اِن ندیوں کے تجارت اِس شہر میں بہت هوتي هی اور سوداگر روس اور چین کے براہ تری یہاں آتے هیں اِسي باعث اشیائے فرنگستاني روس اور چین جیسے شراب انگوري فرانس کي اور کتابیں اور هتیار وغیرہ مثل قطعہ یورپ کي کثرت سے ملتے هیں کثرت

تجارت کے باعث اِس شہر میں سوداگر بہت بستے ھیں اُس کے اطرافـہ کے باشندے تاتاري ھیں آب و ھوا یہاں کي سرد اور صاف اور چونکہ سردي زیادہ ھوتي ھی اِس سبب سے مکانات یہاں کے اِس قطع کے بناتے ھیں کہ اُس میں باھر سے ھوا کم آئے *

یہہ شہر قطعہ سیبیریا کے اَوْر تمام شہروں سے بڑا ھی ایک بلند میزانہ وار ٹیلہ پر آباد ھی گرد اُسکے شہر پناہ گنبد اور منارہ وغیرہ اسمیں بہت ھیں کہ مسافروں کو دور سے خوشنما نظر آتے ھیں مکانات بعض لکڑي کے اور بعض سنگین خوش وضع بلکہ بباعث کثرت آبادي کے کل مکانات سیدھے قطار در قطار بطور لین کے بنے ھوئے ھیں باشندے اس کے تخمیناً بیس ھزار کے قریب ھیں یہہ تمام ضلع بباعث اِس شہر کے قطعہ توبولسک کے نام سے مشہور ھی *

دوسرا شہر تسک ھی جو نہر اوبي کے کنارے پر تھرتوم اور ایرتش کے سنگم کے قریب آباد ھی اِسمیں بھي تجارت بہت ھوتي ھی عجب نہیں کہ چند روز میں توبولسک کے برابر ھوجاوے اور دارالسلطنت بھي یہي مقرر ھو روسي تاتاري بخارائي اور قلماقي تجاروں سے آباد ھی باشندے اِسکے قریب تیرہ ھزار کے ھیں اِسمیں ایک مدرسہ لشکري اَوْر کئي مدرسے ھیں کہ اُنمیں کئي علم پڑھائے جاتے تھے لیکن اب اُنمیں نہ کوئي معلم ھی نہ طالب علم *

تیسرا شہر ینیسي‌ایسگ ھی جو نہر ینیسي پر آباد ھی اُتنے درجے عرض پر جتنے پر کہ شہر توبولسک ھی اِسمیں بھي تجارت بہت کثرت سے ھوتي ھی لیکن بباعث اھل شہر کي بد معاملگي اور بد مستي کے ترقي نہیں پاتي باشندے قریب سولہہ ھزار کے ھیں اِس شہر سے تھوڑي دور پر انگارہ ندي ینیسي میں آکر ملي ھی اسیکے کنارہ پر بحیرہ بیکال کے قریب شہر ایرکتسک آباد ھی باشندے اِسکے قریب چوبیس ھزار کے ھیں اور یہہ شہر اُس زمین میزانہ وار پر آباد ھی جو بہ نسبت سطح

بحر لیوقیانوس کے بارہ سو فٹ بلند هی اِسکے اطراف کی زمین نہایت سیر حاصل اور سرسبز اور شاداب هی اور یہہ بحیرہ بیکال سے تیس میل دور هی اور بلحاظ کثرت اهل حرفہ بعد توبولسک کے یہہ دوسرا شہر هی اِسکے گرد شہر پناہ بیچ میں ایک قلعہ شہر کے اندر سیدھی سڑک خوش قطع بنی هوئی هی منارادس لکڑی کے اور تیس کلیسے یعنی گرجا هیں اُنمیں بارہ سنگین هیں اهل فرنگ اِسمیں بہت رهتے هیں اِنهیں کے باعث اُنکی عملداری اور راہ و رسم نے آس پاس کے ملکوں میں زیادہ تر رواج پایا هی اِسمیں سوداگروں کا ایک چوک بڑی هی چونکہ یہہ شہر حدود چینی تاتار کے قریب واقع هی یہاں کے باشندوں کا اسباب خانگی اکثر چین کے کاریگروں کے هاتھہ کے بنے هوئے هیں بلکہ عورت و مرد یہاں کے چینی کپڑہ سوتی خصوصاً ریشمی بہت پہنتے هیں اور بباعث قرب چین کے باشندے اِسکے چاء بھی بہت پیتے هیں دستکاری اِسمیں بہت هوتی هی آب و هوا یہاں کی بہ نسبت اور قطعہ سیبیریا کے معتدل هی اکثر یہاں کل سے بہت اشیا بنتی هیں اور یہاں ممالک چین اور بخارا اور روس کی اشیاے تجارت لوگ بہت لاتے هیں اور اِسی قطعہ کے شہروں میں سے کیاختا ایک شہر هی جو سرحد چین پر واقع هی جسکو بعضے میاچین بھی کہتے هیں اور یہہ شہر چینی اور مسکوب یعنی روس کے تجاروں کی منڈی هی کہ اُنهوں نے اپنے اپنے محلے اور جگہہ علحدہ علحدہ مقرر کرلیئے هیں اور ایک قطعہ اوخوتسک هی اور اِسمیں ایک شہر هی اوخوتسک بلکہ یہہ قطعہ اِسی شہر کے باعث اِس نام سے موسوم هی اور شہر مذکور بندر هی بحیرہ اوخوتسک کے کنارہ پر آباد هی باشندے اِسکے سولہہ سو کے قریب هیں اور یہہ قطعہ مشہور اِس سبب سے هی کہ اِسکے اطراف میں بڑے بڑے بن هیں کہ اُنمیں کشتی بنانے کے لایق لکڑی بہت پیدا هوتی هی پس اسکی کشتیاں یہاں بہت بنتی هیں اور اُنمیں اشیاے تجارت کمشتکا مثل پوستین وغیرہ بھر کر شمالی امریکہ

کي طرف بهيجي جاتي هيں اور رودلينا کے آس گوشه پر جو مشرق کي طرف سے شمال کي طرف موڑنے سے پيدا هوا هی شهر ياختسک آباد هی اور يهه شهر ايرکوسک سے کسي قدر شمال کي طرف هی يهه تمام قطعه اِس شهر کے نام موسوم هی زمين يهاں کي کهاري سمور کے پوستين کي تجارت بهت هوتي هی باشندے اِسکے ياخوني کهلاتے هيں خاص کر سموري پوستين کے خريد و فروخت کے واسطے ايک ميلا لگتا هی که جسميں چين اور فرنگستان کے سوداگر آ کر اشياے چيني اور فرنگستاني کے عوض سمور لے جاتے هيں باشندے اِسکے تخمينا چار هزار هيں اور سيبيريا کا ايک قطعه جزيره نما کمشتکا هی اصلي باشندے اِسکے سست اور غليظالطبع اور وحشي هوتے هيں حيوانات بري اور بحري کا که قطعه مذکور ميں بهت هيں شکار کر کے اپني اوقات بسر کرتے هيں اور کتوں کو برف پر گاڑي کهينچنا سکهلاتے هيں باشندے اسکے دو هزار سات سو کے قريب هيں اُنميں سے بارہ سو کے قريب روسي هيں بباعث وحشي اور خانه بدوش هونے اصلي باشندوں اِسکے کے.اِن لوگوں سے کوئي شهر آباد نهيں هی روسيوں نے اِسميں ايک شهر بنام پتَرو پولوس کے آباد کيا هی جسميں صرف روسي سات آٹهه سو کے قريب رهتے هيں *

خاص دارالخلافت مسکوب يعني شاه روس کے ملکوں کا بيان جو قطعه ايشيا ميں واقع هيں

مسکوب کے ملکوں کي حد شرقي آس قطعه زمين تک هی جو نهر اُرال اور بحيرہ خضر کے درميان واقع هی اور حد جنوبي بلاد عجم اور بلاد ترک جو ايشيا ميں هيں اور بحيرہ اسود اور حد غربي اور شمالي بحر اسود اور نهرولگا هی اور يهه چار قطعوں ميں منقسم هی کاشان اور اورنبرگ اور استرخان اور کوہ قاف *

قطعه کاشان کو کازان بهي کهتے هيں سنه ۱۵۵۲ ع تک تاتاري سرداروں کے قبضے ميں تها بعدہ مسکوب نے لے ليا يهه قطعه نهر کوما اور

نہر ولگا کے کنارہ پر واقع ہی شہر کاشان اِس قطعہ کا مشہور شہر ہی جو
نہر ولگا سے تین میل کے فاصلہ پر ہی باشندے اُس کے ساٹھہ ہزار کے
قریب ہیں ازانجملہ بارہ ہزار تاتاري ہیں شہر مذکور میں اکتالیس کلیسے
اور چودہ تاتاري مندر ہیں ایک مدرسہ جامع مثل یونیورسٹي کے اور
ایک مدرسہ متوسط مانند کالج کے بہت بلند اور خوش قطع بنا ہوا ہی
خصوصاً ستون اس کے بہت خوشنما ہیں علاوہ اِن کے نو مدرسے لشکري
ہیں جنمیں ساڑھے تین سو طالب علم ہیں ان مدرسوں میں یورپ کے
لغات تعلیم کئي جاتے ہیں اور وہاں ایک مکان ہی جسمیں بحر خضر
میں چلانے کے واسطے کشتیاں بناتے ہیں یہہ شہر پہاڑي پر آباد ہی اور اِس
پہاڑي کي چوٹي پر ایک قلعہ مستحکم بنا ہوا ہی یہاں بھي کل سے
اکثر اشیا بنتي ہیں خصوصاً اُون کي زیادہ اور روئي اور چمڑے کا کام بھي
وہاں بہت ہوتا ہی تاتاري یہاں کے مسلمان ہیں اور یہہ شہر پٹرسبرگ
اور ارکہانجل اور استرخان اور توبولسک اور موسکو اور اورنبرگ کي بڑي
تجارت گاہ ہی اشیاے تجارت وہاں کے گیہوں شہد موم سجي صابون اور
چمڑے اور گھوڑے ہیں اور اطراف شرقیہ اس کے میں ایک بڑا بن ہی
جہاں کي لکڑي کشتیاں بنانے کے واسطے کام میں آتي ہی *

قطعہ اورنبرگ کا قصبہ اورنبرگ ہی جو نہر اُرال کے کنارے پر
واقع ہی باشندے اس کے بیس ہزار کے قریب ہیں تاتاري ہر سال
دس ہزار کے قریب گھوڑے اور چھہ لاکھہ بھیڑ اور بکریاں وغیرہ وہاں
لیجاتے ہیں اور وہاں سے شہر بخارا اور ایشیا کے شہروں کي طرف قافلے
جاتے ہیں اِس قطعہ کے شہروں میں سے اوفا ایک شہر ہی باشندے اُس کے
چھہ ہزار ہیں اب وہ قطعہ اورنبرگ کا قصبہ ہی بعضے کہتے ہیں کہ وہ
زمانہ قدیم میں بہت بڑا شہر تھا تاتاریوں کے اب بھي اُس میں اثار قدیمہ
ہیں جنپر عربي حروف بخط کوفي لکھے ہوئے ہیں *

قطعہ استرخاں کا قصبہ استرخان ہی اور وہ نہر ولگا کے ایک جزیرہ
پر آباد ہی اور وہ جزیرہ نہر ولگا کے موہانہ سے پینتالیس میل دور ہی

اور اُس میں سوتي کپڑے بننے اور رنگنے اور باروت بنانے اور نمک نکالنے کے لئے کارخانے ہیں باشندے اس کے پچاس ہزار کے قریب ہیں اشیاء تجارت وہاں کي مکري و دورائي گایوں کي کھالیں اور شراب اور کانوں اور مچھلیاں ہیں کہتے ہیں کہ ۲۷۰۰ کے قریب آدمي وہاں کے باشندوں میں سے مچھلي هي پکڑا کرتے ہیں اور وہ روس اور بلاد عجم اور بخارا اور چین وغیرہ کي بڑي تجارت گاہ ہی زمین وہاں کي اگرچہ سبز حاصل نہیں هی لیکن گیہوں اور تمغ یعني بڑي جوار اور شہتوت خوب پیدا ہوتے ہیں پھل وہاں کے نہایت مشتہي ہوتے ہیں اور نہروں کے کنارے اور نہر ولگا کے ڈانڈوں میں چراگاہیں بہت ہیں باشندے اِس قطعہ کے روسي اور ارمن اور تاتاري اور قلماق اور قزاق اور ہنود اور گرج وغیرہ سب ایک لاکھ نوے ہزار کے قریب ہیں قزاق قلعوں میں رہتے ہیں اور قلماق اور تاتاري ہمیشہ سفر میں کوئي دارالاقامت اُن کي مقرر نہیں *

اِس قطعہ کي نہروں میں سے ایک نہر ولگا هی جو اڑھائي ہزار میل طویل هی دو ہزار میل تک اُس میں کشتیاں اور جہاز چلتے ہیں دوسري نہر اُرال جو ساڑھے چار سو میل لنبي هی اور یہہ نہر اِس قطعہ اور قطعہ اورنبرگ میں فاصل هی تیسري نہر کوما هی لیکن یہہ چھوٹي سي هی *

قطعہ کوہ قاف کو مسکوب نے تھوڑا تھوڑا اہل عجم اور ترکوں سے چھین لیا یہاں تک کہ سنہ ۱۸۲۹ع میں مابین اُن تینوں دولتوں کے یہہ عہد و پیمان ہوا کہ مسکوب کي حد شہر اسنارا جو بحر خضر پر شہر اردبیل سے شمال شرقي کي طرف واقع هی ہوئي اور وہاں سے شمال غربي کي طرف نہر رس تک اور پھر مجرے سے مخرج تک اور وہاں سے جانب شمال غربي پہاڑ کو قطع کرتي ہوئي اُس نہر تک جو نہر کور میں گرتي هی پھر مجرے نہر سے ملتقے النہرین

تک اور وهاں سے مغرب کي طرف پهر کر نهرين کے مخرج تک جسکو دانوبایي کہتے هیں پهر مصب بحر اسود تک جو قلعه ماري نفولا کے قریب هی هوئي *

یهه قطعه بباعث جبال کوه قاف کے گرم سیر هی لیکن هوا اور حالات به سبب شدت سردي کے که پہاڑوں میں هوتي هی مختلف رهتے هیں اور بعضے پہاڑوں پر هر سال برف پڑتا هی جیسے کوه البرز جو سوله هزار پانسو فٹ بلند هی لیکن اطراف جنوبه اور جنگل اور میدانوں کي هوا معتدل هی اور وهاں اقالیم معتدله کے غلے سب پیدا هوتے هیں *

یهه قطعه کئي بلاد مختلف میں منقسم هی اول بلاد گرج یعني گرجستان جو جبال کوه قاف سے جانب جنوب واقع هی *

هوا وهاں کي معتدل یابس اور حالات آس بلاد کے گیهوں چاول روئي اور بهنگ اور السي هیں اور بادام زرد آلو شفتالو بهي انجیر انار انگور وهاں کے میوے هیں پہاڑوں پر شاه بلوط اور چاول بهت پیدا هوتے هیں اور اُن پہاڑوں میں تانبے رانگ اور لوهے کي کانیں بهي هیں گور اور رس وهاں کي نهریں *

باشندے وهاں کے گرج ارمن ترک اور یهود سب قریب دو لاکهه بیس هزار کے هیں گرج بعضے مسلمان اور بعض مسیحائي کلیساے روم اور کلیساے ارمن کے مذهب پر هیں *

اِس ملک کے بڑے شهروں میں سے شهر تفلیس هی جو نهر گور پر واقع هی اور یهه گرجستان کي دارالامارة هی *

باشندے اِس کے قریب تیس هزار کے اهل تفلیس اور ایروان معه جمیع علاقجات شاه ایران کے تابع تهے اب سنه ۱۸۲۹ ع سے مسکوب یعني شاه روس نے اپنے قبضه میں کرلیئے ابواسحق اصطخري نے کتاب الاقالیم میں لکها هی که شهر تفلیس نهایت آباد هی اور گرد اُسکے متي کي

شہر پناہ اور اُسکے تین دروازے ہیں اور طبریہ کے حمام کی مانند اُسمیں کئی حمام ہیں کہ جنمیں بغیر آگ کے پانی گرم ہوتا ہی *

بلاد ارمن کا سب سے بڑا شہر اران ہی باشندے اِسکے دس ہزار ہیں اُنمیں اکثر مسیحائی ہیں شہر بردع اور باب اور مفلوس بھی اِسکے مشہور شہروں میں سے ہیں *

دوسرا اُنمیں سے ایمیریتیا ہی حدود اربعہ اِس بلاد کی یہہ ہیں جانب شمال کوہ قاف اور بطرف مشرق بلادالکرج اور جانب جنوب بلادالترک اور بطرف مغرب بحراسود یہہ زمانہ قدیم میں بلاد خلجیس کا ایک ضلع تھا حاصلات اس کے وہ ہیں جو گرجستان میں مذکور ہوئے *

اکثر باشندے اِس کے جو قریب ایک لاکھ پینسٹھ ہزار کے ہیں گرجیوں کی نسل سے ہیں اِس بلاد کے شمال کی طرف کے پہاڑوں کے دامن میں ایک قبیلہ ہی عباسیہ جو نہایت مکار اور شریر ہیں ارمن اور ترکوں سے تمدے کالی لومڑی کے پوستین شہد موم بقس کی لکڑی کی تجارت کرکے گذر اوقات اپنی کرتے ہیں *

تیسرا بلاد چرکس ہی جو کوہ قاف سے شمال کی طرف واقع ہی اور اس میں کوبان ایک نہر ہی جو بحراسود میں گرتی ہی اور نہر ترک اور گوما دو نہریں ہیں کہ یہہ بحر خضر میں جاملتی ہیں باشندے اِس کے چار لاکھ ستر ہزار کے قریب ہیں اور یہہ کئی فرقے ہیں ظاہرا مسکوب کے ماتحت ہیں لیکن درحقیقت وہ خود مستقل ہیں یعنی اپنی قوم کے سرداروں کی فرماں برداری کرتے ہیں اور بد ذاتی و مکر و خیانت میں کامل ہیں چار پائے اور گھوڑوں کے چرانے اور چوری و لوٹ مار کرنے پر اُنکا گذر ہی اور ڈاکوؤں کی طرح گرجستان کے مرد اور عورتوں کو کہ نہایت حسینہ اور جمیلہ ہوتی ہیں پکڑ کر ترکوں کے ہاتھہ فروخت کرڈالتے ہیں بلکہ بعض اوقات اپنی لڑکیوں کو بھی بیچ ڈالتے

هیں اور اُنمیں مثل مشہور هی که گھوڑا اچھا ڈنا اچھا ساز اچھا اگر یہه نہوں تو حظ زندگاني نہیں *

چوتھا بلاد داغستاں بحر خضر پر واقع هی باشندے اس کے تخمیناً دو لاکھه هیں قوم چرکسیه اور ترکماں اور ارمنی اور یہود وغیرہ سے *

وهاں کي بڑي نہروں میں سے نہر سمور هی اور مشہور شہروں میں سے شہر دربند جو بحر خضر کے کنارہ اور بلاد شروان کي سرحد پر واقع هی حد شمالي اِسکي داغستان اور حد شرقي بحر خضر اور حد جنوبي قطعه گیلاں اور آذر بائجان جو عجم کي مملکت میں سے هی اور حد غربي گرجستان هی اور اُسمیں نہر کور پچھم سے پورب طرف بہتي هی باشندے وهاں کے مجوسي یعني آتش پرست اور ارمن اور ترکماں اور یہود سب قریب ایک لاکھه بیس هزار کے هیں *

اشیاے تجارت اِس قطعه کي شراب زعفران افیون نفط مچھلي هیں اور اُسکا شہر قدیم باکو هی جسمیں اشیاے مذکورہ علي الخصوص نفط کي تجارت بہت هوتي هی هند اور فارس کے مجوس اُسکو شہر مقدس جانتے هیں اور اُسکي زیارت کو جاتے هیں اِس واسطے که وهاں نفط کے فوارے هیں جو خود بخود بہ سبب دهنیت کے جلتے رهتے هیں اِس قدر که روے زمین دور دور تک اُسکي روشني سے روشن هوجاتي هی اصلي باشندے اِس قطعه کے حسن صورت میں مشہور هیں یہاں تک که اور خوبصورت آدمیوں کو اُنسے نسبت دیتے هیں اکثر لوگ وهاں سے لونڈي غلام لیکر بلاد عثمانیه اور فارسیه میں لاکر بیچتے هیں *

بلاد مسکوب کے جزائر کا بیان جو ایشیا میں هیں

بعض جزائر سیبیریاے جدید میں هیں جو بحر شمالي میں واقع هیں لیکن وے سب ویران هیں اور بعض جزائر چھوٹے چھوٹے بوغاز بیرین اور سلسله جزائر ویان اور جزائر ثعالب جو مابین کمشتکا اور اُسکا کے که امریکه میں هی واقع هیں یہه سب ڈیڑہ سو جزیرے هیں اور اُنمیں

سے چالیس آباد اور باقي ویران هیں اور کمشکتا سے دکن طرف کوریا تک چهوٹیں جزیرہ نما آنمیں سے بڑا جزیرہ جو جنوب کي جانب هی مملکت جاپان کے تابع هی اور باقي اور جزائر کے باشندے مسکوب کو پوستیں اور چمڑہ حاصل میں دیتے هیں *

وسط ایشیا کا بیان

اِس قطعہ متوسطہ میزانہ وار کي حد غربي بحیرہ خضر اور شرقي بحرالکاهل هی اور شمالاً کوہ التائي اور جنوباً ممالک عجم وغیرہ یعني افغانستان اور هندوستان اور برهما اور چین اور یہہ قطعہ دو بڑے ملکوں پر مشتمل هی *

بطرف مغرب ترکستان جو مملکت توران کے ماتحت هی اور یہہ تین صوبوں میں منقسم هی ایک گرجستان جو رود سیر یعني سیحوں سے شمال کي طرف هی اور دوسرا جانب جنوب خاص ترکستان جو توران کے نام سے موسوم هی تیسرا بخارا جو ترکستان سے مابین جنوب اور مشرق واقع هی *

دوسرا حصہ وسط ایشیا تاتار هی جو شاہ چین کے زیر حکومت هی اور یہہ بھي کئي قطعوں میں منقسم هی ایک مغلیہ جو توران سے مشرق کي طرف هی دوسرا منصوریہ جو مغلیہ سے شرقاً بحرالکاهل تک چلا گیا هی تیسرا جزیرہ‌نماکوریا جو منصوریہ سے گوشہ جنوب اور مغرب میں واقع هی چوتھا تبت جسکے سمت مغرب توران اور بطرف شمال مغلیہ اور سمت مشرق ملک چین اور جانب جنوب برهما اور هندوستان هی *

یہہ قطعہ بشرق سے مغرب تک چار هزار میل لنبا اور شمال سے جنوب تک تخمیناً ایک هزار میل چوڑا هی لیکن اِسکے بیچ کا قطعہ جو هندوستان سے شمال کي طرف واقع هی اتھارہ سو میل عریض هی *

دوسري فصل مملکت توران کے بیان میں

ترکستان کي حدود اربعہ یہہ هیں بطرف مغرب بحیرہ کسپین اور رود اُرال اور سمت شمال رود اُرال اور کوهستان اِسّم اور بطرف مشرق کوهستان بلور اور جانب جنوب فارس اور افغانستان جو بباعث هندوکش کے اُس سے منفصل هی اِسمیں سے دو بڑي رودیں ایک سیر یعني سیحون اور دوسري عمو یعني جیحون نکلي هیں رود سیر ساڑھے پا سو میل بہ کر بحیرہ اُرال کے شمال اور مشرق کے گوشہ میں جاکر گرتي هی اور رود عمو آٹھہ سو اَسّي میل بہ کر بحیرہ مذکور کے گوشہ جنوب اور مغرب میں گرتي هی *

اِس قطعہ کے بطرف مغرب بحیرہ خضر کے کنارہ پر بنام ریگستان اور زمین شور هی اور بحیرہ اُرال کے شمال اور مغرب کي طرف بہت وسیع اور بلند میزانہ وار کئي قطعے هیں اُسمیں چراگاهیں بہت هیں اور اُنکے نشیب میں ریگستان لیکن جنوب اور مشرق کي طرف کي زمین زر خیز اور پر فضا نباتات اُسمیں بہت پیدا هوتے هیں اِس قطعہ ترکستان کي نصف زمین کھاري هی اور سبز حاصل نہیں بحیرہ اُرال جو اِس قطعہ میں واقع هی شمال سے جنوب تک دو سو میل لنبا اور اوسط عرض ایک سو بیس میل چوڑا پاني اِسکا مائل بہ شوریت مچھلیاں اِسمیں بہت هیں اور بحیرہ اُرال میں جنوب کي طرف بہت جزیرے هیں اُنمیں سے جو بڑے هیں وہ آباد هیں اور اِس قطعہ توران کے مشرق کي طرف ایک جھیل هی بالکاش اُسکو جھیل چنگیز بھي کہتے هیں طول اِسکا ایک سو ساٹھہ میل عرض بہت کم هی لیکن تحقیقاً معلوم نہیں باشندے یہاں کے ترکوں سے زیادہ تر مشابہ هیں یہہ ملک خاص دو ملکوں میں منقسم هی قرغز اور توران یہہ قوم سب خانہ بدوش هیں کوئي دارالاقامت انکي مقرر نہیں چروائي کر کے بسر اوقات کرتے هیں *

قطعہ توران بہ نسبت اب کے زمانہ سابق میں بہت وسیع تھا اب ایک چھوٹا سا قطعہ رہ گیا ہی رقبہ اِسکا آٹھہ لاکھہ میل مربع باشندے اسکے ساتھہ لاکھہ اِسي قطعہ میں سے نہر قزلصو نکل کر رود سیحون میں جاری کرتي ہی مشہور شہر اِس قطعہ کے بخارا سمرقند بلخ جسمیں مجوسیوں کا آتشکدہ ہی اور زردشت بھي اِسي میں پیدا ہوا تھا اور آرگنج قوقند تاشقند قندز بدخشان ہیں اِن سب میں سے بعض بعض شہروں کا بیان کیا جاتا ہی اور اِس قطعہ میں ترکستان ایک شہر ہی وہ تمام ضلع اُس شہر کے نام سے موسوم ہی شہر مذکور میں ایک ہزار مکان اور پانچ ہزار باشندے ہیں اور شہر تاشقند میں چھہ ہزار مکان اور تخمیناً تیس ہزار باشندے ہیں اور یہہ ترکمان کہلائے جاتے ہیں تاتاریوں کي نسبت سیاہ فام ہوتے ہیں ترکوں کي اِبتداء اِسي قوم سے ہی اِس قطعہ متوسطہ کے باشندے باوجود خانہ بدوش ہونے اور چرواہہ پن کرنے کے راہ و رسم میں اپني قومیت اور خاندان کا لحاظ بہت رکھتے ہیں *

منقول ہی کہ ترک اور تاتار اور مغل تین بھائي تھے پس یہہ تینوں قومیں اُنھیں کي اولاد میں سے ہیں اور بعضے مغلوں کو افلاکي بھي کہتے ہیں یعني نہایت عالي نسب اور تاتار کے معني باج گذار کے ہیں چونکہ چنگیز خان نے انکو اپنا باج گذار کیا تھا اِس سبب سے وے اِس نام سے موسوم ہوئے یہہ تینوں قومیں باہم اگرچہ مختلف الوضع ہیں لیکن بہ نسبت اَور لوگوں کے زیادہ تر مشابہ ہیں اِسي سے قیاس یہہ چاہتا ہی کہ ابتدا میں یہہ سب ایک قوم ہوں بعدہ بباعث چراویہ پن کے علحدہ علحدہ خاندان ہوگئے ہیں *

صوبہ بخارا کا بیان

یہہ قطعہ بہ نسبت تمام مملکت توران کے بہت شاداب ہی خصوصاً ملک سغدیانہ جو رود سغد کے سبب اِس نام سے موسوم ہی نہایت

زر خیز اور سیراب چنانچہ کسي مصنف اهل عرب نے لکھا هی که اگر آٹھہ روز برابر سغدیانه میں سفر کیجئیے تو هر چار طرف به سبب کثرت زراعت اور اشجار اور نباتات کے ایک باغ دلکشا فرحت افزا معلوم هوتا هی وسیع اور سر سبز میدان جن میں نهریں بهتی هوئیں اور عمده عمده محل جن کے هر چار طرف خوش قطع و پر فضا کیاریاں لگي هوئیں ایک نمونه فردوس بریں کا معلوم هوتا هی بلکه اس کو بهشت دنیا کهتے هیں شعرا اور مورخوں کي زیاده تر تعریف اور توصیف کرنے سے معلوم هوتا هی که شاید اُس ملک کے اور قطعات کي به نسبت یهه زیاده سرسبز و شاداب هوگا اس صوبه میں دو شهر بڑے نامور اور مشهور هیں سمرقند اور بخارا شاه تیمور یعني تمر لنگ کے عهد میں بباعث قابض هونے شاه مذکور کے تمامي ممالک قطعه ایشیا پر سمرقند دارالخلافت تها سب ملکوں سے بڑے بڑے رئیسوں نے آکر شاه موصوف کي نذر کي یهه شهر بهي اُسوقت میں خوب آباد تها چنانچه لکها هی که خاص شهر کے باشندے ایک لاکهه پچاس هزار تهے اب اُن سلاطین عظیم‌الشان اور اُمراے جلیل‌القدر کا که جنسے یهه شهر آباد تها بجز نقل و حکایات کے نام و نشان بهي باقي نرها سنه ٦٥٠ ع میں کاغذ بنانے کي ایجاد اسي شهر سے هوئي هی شاه تیمور † کي قبر بهي اسي شهر میں هی *

---

† اِس مقام پر کچهه ذکر امیر تیمور کا واسطے ملاحظه ناظرین کے کیا جاتا هی *

عهد چنگیز خاں کے تخمیناً سو برس کے بعد تیمور بیگ معروف به تیمور لنگ نے جو تاتاري قوم سے تها مگر اسنے اِس غرض سے که چنگیز خاں کے ملک مقبوضه سابق کا مدعي اور وارث بن جاوے اپنے آپکو قوم مغل سے ظاهر کیا تها صرف دو قوموں تاتاري کي مدد سے اپنا لقب شاهي مقرر کرکے پہلے اُس ملک پر جو رود سیر اور رود ارتش کے درمیان واقع هی سب بلاد ترکستان پر قبضه کیا پهر ایران کے شمالي اطراف صوبه خراسان پر اور بعد اُسکے صوبه فارس اور عراق پر فتحیاب هوا پهر جانب مغرب کردستان اور ارمن پر حمله کرکے اُن دونوں کا دارالامارة یعني تفلیس اور کارز فتح کر لیا پهر ایران کے لوگوں کي سر کشي سنکر شهر اصفهان پر حمله آور هوا اور

-في زمانًا باشندے اس کے قریب تیس هزار کے هیں شہر بخارا سمرقند سے بطرف مغرب کچھہ تھوڑے فاصلہ پر آباد هی اب بھي دارالخلافت هی اگرچہ هموار میدان میں واقع هی لیکن بہ سبب کثرت اشجار اور نباتات کے دور سے نظر نہیں آتا یہہ شہر مربع چار کوس کے گرد میں آباد هی هر چار طرف اُس کے مٹي کي کچي شہر پناہ بني هوئي هی شہر میں بارہ دروازہ هیں جس میں گیارہ کھلے رهتے هوں اور ایک همیشہ بند رهتا هی لوگ کہتے هیں کہ جب سے ایران کے بادشاہ

اُس شہر کے باشندوں کا اسقدر نشت و خون کیا کہ ستر هزار سر وهاں کے مقتولوں کے اپني فوج سے گنوائے پھر وهاں سے شمال کي طرف ملک روس پر رجوع کرکے رود ڈن اور والگا کے درمیان کے ملک پر عازم هوا اور نو برس کامل تک اُسکے فتح کرنے میں مصروف رها آخر کار کاما ندي کے کنارہ پر جو والگا میں جاکر ملي هی ایک جنگ عظیم کرکے دشمن کي سب فوج کو قتل کرکے فتحیاب هوگیا وهاں سے فارغ هوکر سمرقند میں آکر اُسکو اپنا دارالخلافت قرار دیا اور تمام ملک ایران کا بندوبست کرکے پھر مغرب کي طرف متوجھہ هوا اور بغداد جاکر وهاں کے خلیفوں سے بغداد چھین لیا اور پھر شمال کي طرف پھر کر گرجستان اور کوہ قاف کے سرداروں کو اپنا مطیع کیا اور اُس کوهستان سے گذر کر شاہ طپچاق پر چڑهائي کرکے اُس پر فتحیاب هوا بلکہ تمام جنوبي ملک روس پر تا دارالخلافت مسکوب قابض هوگیا بعد اُسکے پھر سمرقند کو آکر کچھہ دنوں هندوستان کي چڑهائي کا اسباب و سامان تیار کرتا رها پھر هندوکش کے کوهستان کي راہ سے فوج لاکر سندھ دریا سے اوتر کر پنجاب میں آ داخل هوا اور شمال سے جنوب تک گشت کیا اگرچہ اِس ملک میں کسي نے اُسکا مقابلہ نہیں کیا مگر تو بھي ایک لاکھہ آدمي کو گرفتار کرکے سب کو ایک رات میں قتل کروا ڈالا پھر وهاںسے دهلي کي طرف متوجھہ هوکر اُسکو فتح کیا اور اپني فوج کو شہر کے لوٹ نے کي اجازت عام دي اس سبب سے بعضے دهلي کے باشندوں نے بیحرمتي خیال کرکے اپنے سب گھربار و مال اسباب کو آگ دیدي اور اهل و عیال کو بھي اُس میں جلا دیا پھر اُسکو ایران کي سرکشي کي خبر پھونچي اس لیئے اُس طرف کو جاکر اُس ملک والوں کو زیر کیا بعدہ مغرب کي طرف فوج لیجاکر سلطنت عثمانیہ پر چڑهائي کرکے ملک شام سے گذرکر کوچک ایشیا یعني اناطولی میں جاپھونچا اور ایک شہر سائيواس لڑکر فتح کرلیا اور سوائے اهل اسلام کے اُس ملک کے نصرانیوں کو زندہ زمین میں گڑوا دیا شاہ عثمان بایزید جو اُس وقت قسطنطنیہ میں نصرانیوں سے لڑ رها تھا امیر تیمور کے آنیکي خبر سنکر بحر مارمورا کي راہ سے لوٹ آیا جب اُسنے بحر مذکور سے

لشکر اس دروازہ سے آیا تھا تب سے یہہ دروازہ نہیں کھلا اکثر مکانات
اس شہر کے کچی اینٹ کے بنے ہوئے ہیں سڑکیں بطور گلیوں کے نہایت
تنگ اور بعض سڑک جو وسیع ہی چار نہایت سات فٹ سے زیادہ عریض
نہیں اس شہر سے سات میل کے فاصلہ پر ایک ندي ہی جس میں سے
نہر کاٹ کر شہر میں لائے ہیں اور شہر میں اُس کي کئي شاخیں
ہوگئي ہیں جن کے سبب سے تمام شہر میں پاني پہونچتا ہی اور
اُس میں ایک تالاب بھي ہی وہ بھي اس نہر کے پاني سے ہمیشہ لبالب
رہتا ہی اس نہر اور تالاب کے باعث شہر کے لوگ ہمیشہ صاف اور جاري
پاني صرف میں لاتے ہیں یہہ شہر قطعہ متوسطہ ایشیا کے اشیاء
تجارت کي گویا منڈي ہی اور اس کے چاروں طرف سے خصوصاً اطراف

مجبور کیا تو سنا کہ تیمور نے ملک شام کے جنوب میں تمام قطعہ پراناضول کو ہلاک
کرڈالا بلکہ شہر حلب کے پاس مصراني فوج جو اُسکے مقابل آئي تھي اُسکو بھي نیست
و نابود کرکے حلب کو لوٹ لیا اور دمشق شام پر بھي قبضہ کرلیا اور وہاں سے بغداد کو
لوٹ کر نوے ہزار اُس شہر کے باشندوں کو قتل کراکے سر اُنکے ایک مضلعہ مخروطي
شکل کے طور پر تعمیر لگوا دیئے اور وہاں سے پھر کر شہر انگوریا میں جسکو زمانہ
سابق میں اینکیرا بھي کہتے تھے اور وہ صوبہ ترجیہ کا ہی بایزید سے مقابلہ ہوا
اُس وقت سنہ ۱۴۰۲ع تھے تیمور اور بایزید سے ایسي لڑائي ہوئي کہ کبھو نہوئي تھي
طرفین سے تین لاکھ چالیس ہزار آدمي مارے گئے آخرکار بایزید شکست کھاکر تیمور
کے ہاتھہ گرفتار ہوا اسبات میں اختلاف ہی کہ بعد اسکے تیمور نے بایزید کا کیا
حال کیا بعضے کہتے ہیں کہ تیمور نے رحم دلي سے بایزید کو تاج بخشي کرکے پھر اُس
ملک میں بحال رکھا اور بعضے کہتے ہیں کہ اسکو ایک آہني پنجرے میں بند کرکے
چندے فوج کے ساتھہ رکھکر پھر ہاتي کے پانؤں سے گھسٹواکر مروا ڈالا اسکے بعد شہر
افسوس اور ازمیر کو لیکر پھر ایران کے خراب کرنے کے لیئے روانہ ہوا اور اُنکي تنبیہہ
سے فارغ ہوکر پھر سمرقند کو لوٹ آیا اور وہاں چندے مقیم رہکر چین پر چڑھائي
کرنیکا سامان تیار کیا اور اُس طرف کو روانہ ہوکر شہر اطرار میں جو رودسیر پر واقع
ہی ایکہتر برس کي عمر میں وفات پائي مگر اُس کے امیروں نے مرنا اُسکا اخفا کرکے
اسکے مقصد کو پورا کیا یعني چین پر چڑھائي کرکے فتح کرلیا اُسي وقت سے چین میں
مغلوں کي حکومت آجتک چلي آتي ہی اور ہندوستان میں بھي انکي اولاد دہلي
کي تخت نشین رہي اُس وقت تک کہ انگریزي حکومت ہندوستان میں قرار پائي —

في زمانِنا باشندے اس کے قریب تیس ہزار کے ہیں شہر بخارا
سمرقند سے بطرف مغرب کچھہ تھوڑے فاصلہ پر آباد ہی اب بھی
دارالخلافت ہی اگرچہ ہموار میدان میں واقع ہی لیکن بہ سبب کثرت
اشجار اور نباتات کے دور سے نظر نہیں آتا یہہ شہر مربع چار کوس کے
گرد میں آباد ہی ہر چار طرف اُس کے مٹي کي کچي شہر پناہ بني
ہوئي ہی شہر میں بارہ دروازہ ہیں جس میں گیارہ کھلے رہتے ہیں
اور ایک ہمیشہ بند رہتا ہی لوگ کہتے ہیں کہ جب سے ایراں کے بادشاہ

اُس شہر کے باشندوں کا اسقدر قتل و خون کیا کہ ستر ہزار سر وہاں کے مقتولوں کے
اپني فوج سے گنوائے پھر وہاں سے شمال کي طرف ملک روس پر رجوع کرکے رود ڈن
اور والگا کے درمیان کے ملک پر عازم ہوا اور دو برس کامل تک اُسکے فتح کرنے میں
مصروف رہا آخر کار کاما ندي کے کنارہ پر جو والگا میں جاکر ملي ہی ایک جنگ عظیم
کرکے دشمن کي سب فوج کو قتل کرکے فتحیاب ہوگیا وہاں سے فارغ ہوکر سمرقند
میں آکر اُسکو اپنا دارالخلافت قرار دیا اور تمام ملک ایران کا بندوبست کرکے پھر
مغرب کي طرف متوجہہ ہوا اور بغداد جاکر وہاں کے خلیفوں سے بغداد چھین لیا اور
پھر شمال کي طرف پھر کر گرجستان اور کوہ قاف کے سرداروں کو اپنا مطیع کیا اور
اُس کوہستان سے گذر کر شاہ طپچاق پر چڑھائي کرکے اُس پر فتحیاب ہوا بلکہ تمام
جنوبي ملک روس پر تا دارالخلافہ مسکوب قابض ہوگیا بعد اُسکے پھر سمرقند کو
آکر کچھہ دنوں ہندوستان کي چڑھائي کا اسباب و سامان تیار کرتا رہا پھر ہندوکش
کے کوہستان کي راہ سے فوج لاکر سندھ دریا سے اوتر کر پنجاب میں آ داخل ہوا اور
شمال سے جنوب تک گشت کیا اگرچہ اِس ملک میں کسي نے اُسکا مقابلہ نہیں
کیا مگر تو بھي ایک لاکھہ آدمي کو گرفتار کرکے سب کو ایک رات میں قتل کروا ڈالا
پھر وہاںسے دھلي کي طرف متوجہہ ہوکر اُسکو فتح کیا اور اپني فوج کو شہر کے لوٹ نے
کي اجازت عام دي اس سبب سے بعضے دھلي کے باشندوں نے بیحرمتي خیال کرکے اپنے
سب گھربار و مال اسباب کو آگ دیدي اور اہل و عیال کو بھي اُس میں جلا دیا
پھر اُسکو ایران کي سرکشي کي خبر پہونچي اس لیئے اُس طرف کو جاکر اُس ملک
والوں کو زیر کیا بعدہ مغرب کي طرف فوج لیجاکر سلطنت عثمانیہ پر چڑھائي کرکے
ملک شام سے گذرکر کوچک ایشیا یعني براناطول میں جاپہونچا اور ایک شہر سائیزاس
لڑکر فتح کرلیا اور سوائے اہل اسلام کے اُس ملک کے نصرانیوں کو زندہ زمین میں
گڑوا دیا شاہ عثمان بایزید جو اُس وقت قسطنطنیہ میں نصرانیوں سے لڑ رہا تھا امیر
تیمور کے آنیکي خبر سنکر بحر مارمورا کي راہ سے لوٹ آیا جب اُسنے بحر مذکور سے

کا لشکر اسی دروازہ سے آیا تھا تب سے یہہ دروازہ نہیں کھلا اکثر مکانات اس شہر کے کچي اینٹ کے بنے ہوئے ہیں سڑکیں بطور گلیوں کے نہایت تنگ اور بعض سڑک جو وسیع ہی چار نہایت سات فٹ سے زیادہ عریض نہیں اس شہر سے سات میل کے فاصلہ پر ایک ندي هی جس میں سے نہر کاٹ کر شہر میں لائے هیں اور شہر میں اُس کي کئي شاخیں ہوگئي هیں جن کے سبب سے تمام شہر میں پاني پہونچتا هی اور اُس میں ایک تالاب بهي هی وہ بهي اس نہر کے پاني سے همیشه لبالب رهتا هی اس نہر اور تالاب کے باعث شہر کے لوگ همیشه صاف اور جاري پاني صرف میں لاتے هیں یہہ شہر قطعہ متوسطہ ایشیا کے آشیاء تجارت کي گویا منڈي هی اور اس کے چاروں طرف سے خصوصاً اطراف

عبور کیا تو سنا کہ تیمور نے ملک شام کے جنوب میں تمام قطعہ یوانافول کو هلاک کرڈالا یاکہ شہر حلب کے پاس مصراني فوج جو اُسکے مقابل آئي تهي اُسکو بهي نیست و نابود کرکے حلب کو لوٹ لیا اور دمشق شام پر بهي قبضہ کرلیا اور وهاں سے بغداد کو لوٹ کر نوے هزار اُس شہر کے باشندوں کو قتل کراکے سر اُنکے ایک مصلحہ مخروطي شکل کے طور پر تعمیر لگوا دیئے اور وهاں سے پهر کر شہر انگوریا میں جسکو زمانہ سابق میں اینکیرا بهي کہتے تهے اور وہ صوبہ قرجیہ کا هی بایزید سے مقابل هوا اُس وقت سنہ ۱۴۰۲ع تهے تیمور اور بایزید سے ایسي لڑائي هوئي کہ کبهو نهوئي تهي طرفین سے تین لاکهہ چالیس هزار آدمي مارے گئے آخرکار بایزید شکست کهاکر تیمور کے هاتهہ گرفتار هوا اسبات میں اختلاف هی کہ بعد اسکے تیمور نے بایزید کا کیا حال کیا بعضے کہتے هیں کہ تیمور نے رحم دلي سے بایزید کو تاج بخشي کرکے پهر اُس ملک میں بحال رکها اور بعضے کہتے هیں کہ اسکو ایک آهني پنجرے میں بند کرکے چندے فوج کے ساتهہ رکهکر پهر هاتي کے پاؤں سے گهسٹواکر مروا ڈالا اسکے بعد شہر انسوس اور ازمیر کو لیکر پهر ایران کے خراب کرنے کے لیئے روانہ هوا اور اُنکي تنبیہ سے فارغ هوکر پهر سمرقند کو لوٹ آیا اور وهاں چندے مقیم رهکر چین پر چڑهائي کرنیکا سامان تیار کیا اور اُس طرف کو روانہ هوکر شہر اطرار میں جو رودسیر پر واقع هی ایکہتر برس کي عمر میں وفات پائي مگر اُس کے امیروں نے مرنا اُسکا اخفا کرکے اسکے مقصد کو پورا کیا یعني چین پر چڑهائي کرکے فتح کرلیا اُسي وقت سے چین میں مغلوں کي حکومت آجتک چلي آتي هی اور هندوستان میں بهي انکي اولاد دهلي کي تخت نشین رهي اُس وقت تک کہ انگریزي حکومت هندوستان میں قرار پائي —

شمالي اور جنوبي سے چھہ راستے جاتے هيں دو جانب شمال روس كي طرف اور ايک بطرف مشرق مغليه كي طرف اور تين جنوباً فارس اور افغانستان كي طرف *

محصول تجارت کے مال پر تين روپيه سينکڑه کے حساب سے ليا جاتا هی اگر کوئي اس محصول کے دينے ميں کچھه بهي قصور کرے تو حاکم کي طرف سے بڑي سخت سزا پاتا هی اور رعايا سے چنگي کا محصول هر شے ميں سے چوتهائي ليا جاتا هی *

تمام آمدني ملک بخارا کي سات لاکهه اشرفي وهاں کے سکه کي اور هر اشرفي سات سات روپيه کي مقرر هی کل فوج شاه بخارا کي چوده هزار سوار هيں اور شهر کے بيچ ميں ايک چهوٹا سا ٹيله مقدار دو سو فٹ کے بلند هی اُس پر ايک قلعه بنا هوا هی جس کو ارک کہتے هيں امير بخارا اُس هي ميں رهتا هی اور مکانات اور خزانه اور دفتر شاهي بهي اُسي ميں هی اور ارک کے اندر اُسي توپيں اچهي تيار هيں مگر سامان اُن کا کچهه درست نهيں شهر کے مقدمات کا فيصله قاضي اور محتسب کرتا هی يعني قاضي بطور جج کے اور محتسب بطور مجسٹريٹ کے مقرر هيں وه تحقيقات دعوی کي کر کے اور موافق شريعت مسلمانوں کے حکم اُس پر لکهه کے نقل اُس کي امير بخارا کے حضور ميں روانه کرتے هيں جمعه کے دن نماز کے بعد امير بخارا دربار کرتا هی جس ميں عالم اور مدرس لوگ حاضر هوتے هيں اور هفته بهر کے فيصلوں کے کاغذ قاضي اور محتسب کے بهيجے هوؤں کا معائنه کرتے هيں اور امير بخارا اُن سے پوچهتا هی که يهه سب فيصلے شريعت کے مطابق هيں يا نهيں اگر مطابق پائے گئے تو اُن کي نسبت ميں جاري کرنے کا حکم صادر هوتا هی اور جو وه فيصلے مطابق شريعت کے نهوئے تو اُسي وقت اُن کي موقوفي کا حکم لکها جاتا هی اور اُن کي جگهه دوسرا شخص مقرر کيا جاتا هی اور دوشنبه کے دن امير بخارا ايک دربار عام کرتا هی جس ميں

امیر و غریب سب بادشاہ کي جناب میں حاضر ہو کر اپنا عرض حا
کرسکتے ہیں اس لیئے بہ نسبت اور ملکوں وسط ایشیا کے وہاں پر ظلم
کم ہی *

تمام ملک کي خبروں کے کاغذ ہر روز بادشاہ کے ملاحظہ سے گذرتے
ہیں اور جو شخص پورانا نوکر کام سے معذور ہو جاتا اُس کے دو
تین روپیہ پنشن مقرر ہوجاتے ہیں شہر میں اٹھارہ مدرسہ ہیں اور ہر مدرسہ
میں امیر کي طرف سے کتب خانہ مقرر ہی مقدور والا طالب علم اپنے
پاس سے کھاتا ہی اور غریب محتاج طالب علم کو امیر کے یہاں سے
کھانے کو ملتا ہی فقہ کا علم جو مسلمانوں کي شریعت کا ایک قانون ہی
زیادہ پڑھایا جاتا ہی اور کچھہ صرف و نحو باقي اور علم مثلاً حدیث
تفسیر تصوف منطق حکمت ریاضي جغرافیہ اصطرلاب تقویم کچھہ نہیں
پڑھے جاتے اس لیئے کہ وہاں کے علما کي نظر شکم پروري پر ہی دو تین
کتابیں فقہ کي پڑہ کر مدرس یا قاضي یا مفتی یا پیش امام یا خطیب
بنجاتے ہیں اور اپنا پیٹ پالتے ہیں شہر میں چالیس مسجدیں ہیں جو
کوئي ایک وقت کي نماز میں سستي کرتا ہی سزا دیا جاتا ہی اس لیئے
مسلمان لوگ وہاں کے حاکم کے خوف سے پانچوں وقت کي نماز جماعت
کے ساتھہ پڑھتے ہیں اور اذان کے سنتے ہي مسجد کو بھاگتے ہیں شہر میں
بائیس خانقاہیں ہیں جن میں بڑے بڑے صوفي لوگ اپنے مریدوں کو
علم باطن تعلیم کیا کرتے ہیں *

اہل روس مدت سے یہہ بات چاہتے تھے کہ ایک وکیل ہمارا
بخارا میں رہے مگر امیر بخارا نے یہہ بات قبول نہ کي
جب اُنہوں نے اپنے دخل پانے کي کوئي تدبیر نہ دیکھي تو حیلہ معقول
اختیار کیا یعني اپنے آپ کو غلام بناکے امیرِ بخارا کي خدمت میں رہکر
وہاں کے حالات سے اپني گورنمنٹ کو خبر دیتے رہتے تھے چنانچہ
مولوي محمد صالح افندي نے اپني کتاب سیر وسط ایشیا میں لکھا ہی

که جب میں بخارا میں پہنچا اور امیر بخارا نے مجھکو ملاقات کیواسطے بلایا بعد ملاقات کے رخصت کے وقت کچھہ تھوڑا سا میوہ دو غلاموں کے هاتھه بطریق ضیافت میرے ساتھه کردیا میں نے جو آن دونوں شخصوں کي وضع کو غور کیا تو معلوم هوا که اهل بخارا سے نہیں هیں اِس گمان سے اُن دونوں سے پوچھا که تم کون هو اُنھوں نے جواب دیا که حضرت امیر کے غلاموں میں سے هیں مگر میں نے اُن کي بات کو سچ نه جانکر اِصرار کیا اور عهد و قسم درمیان میں لایا که میں مسافر تمھارا حال کسي سے نکہونگا تب اُنهوں نے بے فکري سے اپنا حال یوں بیان کیا که هم دونوں روس کے باشندے هیں جب که امیر بخارا نے همارے رزیڈنٹ کا رهنا شهر بخارا میں نه منظور کیا اُس وقت هم دو شخصوں نے ایک سوداگر سے جاکر یہه کہا که تو همکو امیر بخارا کے هاتھه بیچکر اپنا فایده اُٹھا لیکن شرط یہه هي که سواے امیر بخارا یا اُس کے وزیر کے اور شخص کے هاتھه نه بیچیو اُس شخص نے هماري درخواست کو منظور کرکے سو اشرفي سکه بخارا کو جنکے سات سو روپیه هوتے هیں امیر بخارا کے هاتھه فروخت کیا تب سے هم هر روز کا حال اپنے پادشاه کو لکھا کرتے هیں *

سفر کا قانون بخارا قندوز قرقدی یارقند وغیره میں یہه هي که مسافر لوگ بغیر چٹھي حاکم کے شهر میں نہیں جاسکتے اور نه بے چٹھي کے اُس ملک سے باهر نکل سکتے هیں پہلے سے جو مسافر عمله پادشاهي کو ظاهر کردے که میں بال بچوں کے ساتھه یہاں آیا هوں تھوڑے دنوں کے بعد پھر چلا جاونگا تو بھي دقت کے ساتھه اُس ملک میں یا اُس سے باهر لیجا سکتا هي اور خاص اِس شهر کے رهنے والے اگر دوسرے ملک کو جانا چاهیں تو عرضي دیکر پروانه راه داري کا حاصل کرتے هیں تب جاسکتے هیں مگر زن و فرزند کو ساتھه لیجانے کا حکم نہیں ملتا هي باشندوں کا حال تحقیق معلوم نہیں لیکن تخمیناً ایک لاکھه یا اُس سے زیاده هونگے *

تیسري فصل

مملکت شاہ چین کے بیان میں

واضح ہو کہ تمام سلطنت شاہ چین بڑے بڑے خاص تین حصوں میں منقسم ہی اولاً خاص چین دوم تبت سوم مغلیہ و منصوریہ اور جزیرہ نماے کوریا بھي جو منصوریہ کے قریب ہی اسي میں شامل ہی لیکن اولاً بنابر ترتیب وسط ایشیا کے قطعہ مغلیہ و منصوریہ کا بعدہ تبت کا حال لکھکر خاص مملکت چین کا بیان لکھا جائیگا *

قطعہ مغلیہ و منصوریہ وغیرہ کا بیان

پہلے اِس سے ذکر ہوچکا کہ اِس قطعہ کے لوگ اکثر خانہ بدوش ہوتے ہیں اور کوئي دارالاقامت انکي مقرر نہیں لیکن بعض بعض مقام پر مندروں کے قریب کچھہ لوگوں کے سکونت اختیار کرنے سے چھوٹے چھوٹے قصبہ آباد ہوگئے ہیں اِسي سبب سے ان قطعات میں بندوبست حکومت بہت کم ہی باشندوں کے یہاں کے جو خاص تاتاري ہیں منہہ چوڑے گال کي ہڈي اُونچي ناک چپٹي ہونٹھہ موٹے آنکھیں چھوٹي اور ڈیل ناٹے اور بیڈول ہوتے ہیں *

انتہائے حد شرقي توران سے شرقاً کوہ ہائے کھنگان اور سیال کوئي تک جو کہ چین کي حد شمالي سے شروع ہوکر شمال کي طرف چلا گیا ہی قطعہ مغلیہ کے نام سے موسوم ہی اور دامن شرقي کوہ ہائے مذکور سے شرقاً بحرالکاہل تک منصوریہ *

قطعہ مغلیہ کے بیچ میں صحراے عرب کي مانند ابتدائے حد شرقي سے انتہاے حد غربي تک بالو کا ایک وسیع دشت ہی جو تخمیناً دوسو میل طویل ہی نام اُس کا شامو اور بعضے گوبي بھي اُس کو کہتے ہیں اِس دشت میں درخت بلکہ نباتات تک بھي مطلق نہیں بعض بعض مقام پر بالو کے ٹیلے ہیں پاني اس میں بہت کم اور جہاں کھود کر نکالتے ہیں تو کھاري ہوتا ہی *

اِس قطعه کے معادن جنوب اور مشرق کوهستان میں روئیدگي هی جسمیں اکثر چارپایوں کو چراتے هیں مگر کشتکاري اُسمیں بھي نهیں هوتي البته رود هوئنگ هو جو اِس قطعه میں سے نکلکر جنوباً چین کي طرف گئي هی اُس کے قرب و جوار کي زمین سیر حاصل اور لایق آبادي اور بود و باش کے هی چنانچه اکثر اهل چین سے اور مغلوں سے آباد هی *

یهه تمام قطعه متوسطه ایشیا چونکه بلند بهت هی اور بحر شمالي کي طرف سے کچهه آڑ نهیں اِس سبب سے به نسبت بعض جگهوں سیبیریا کے زیاده تر سرد سیر هی بلکه سال بهر برابر برف اور یخ جما رهتا هی اگر مغلوں کو سفر کا اِتفاق پڑتا هی تو جس طرف برف کم هوتا هی اُس طرف سے جاتے هیں اور موسم گرما وهاں اگرچه کم هوتا هی لیکن نهایت شدت کي گرمي پڑتي هی باشندے اِس قطعه کے اونٹ بهیڑ بکري وغیره کو پالکر فروخت کرتے هیں اور دوده اُنکا پیتے هیں سرحد چین کے قرب و جوار میں گائے بیل جو کشتکاري کے کام میں آتے هیں اور گدهے اور خچر دستیاب هوتے هیں اور لومڑي اور خرگوش اور هرن بهي اکثر اُس اطراف میں هیں *

طول قطعه منصوریه کا سوائے جزیره نمائے کوریا کے شمال سے جنوب تک باره سو میل اور عرض ساڑهے سات سو میل هی یهه قطعه سوائے گوشه جنوب اور مغرب کے اور سب طرف سے بلند بلند پهاڑوں سے محصور هی چنانچه بطرف مشرق وه سلسله جو ساحل بحرالکاهل سے شروع هوا هی چار هزار سے پانچ هزار فٹ تک عموداً بلند هی اور یهه قطعه بڑي بڑي ندیوں کے باعث خوب سیراب اور شاداب هی چنانچه رود امور جسے سگهالین بهي کهتے هیں اِس قطعه کے جنوبي پهاڑوں کے دامن جنوبي سے نکلکر وادی مذکور کے بیچ میں سے گذرکر خلیج سگهالین میں گرتي هی اور اطراف شمالي کے کوهستان کے

بیچ میں سے جو قطعہ منصوریہ اور سیبریا میں فاصل هی ایک ندي دیلونوئي کے پہاڑوں میں سے نکلي هی اور ایک دوسري ندي بهي اس میں آکر ملي هی *

اِس قطعہ کے جنوب کي طرف دشت گوبي کي مانند وسیع اور مزروعہ وار زمین هی بلکہ دشت مذکور سے متصل بهي هی باقي اور تمام قطعہ کے اُتر طرف کي زمین سبز حاصل اور شاداب بلکہ پہاڑ بهی اشجار اور نباتات سے سرسبز هیں *

رود سگھالین کے جنوب کي طرف کشنداري بهي هوتي هی پر اُس کے شمال کے اطراف میں جو کوهستان بیلونوئي سے متصل هی بہ سبب شدت سرما کے غلہ کم پیدا هوتا هی باشندے اس کے اکثر شکار اور چروائي سے اپني اوقات بسر کرتے هیں اور اکثر قوم مغلیہ کي طرح خانہ بدوش هوتے هیں اِسي سبب سے اِس قطعہ میں بهي شہر اور قصبے بہت کم هیں اور طرز حکومت بهي کچھہ نہیں جانتے یہاں کے قوم تنگوس میں سے هیں جسکا ذکر سیبریا کے حال میں مذکور هوا *

وہ قطعہ جو بحیرہ بیکال سے بحرالکاهل تک وسیع هی بتمامہ تنگوسیوں سے آباد هی یہہ لوگ بخلاف مغلوں کے میانہ قد اور وجیہ اور خوش وضع اور خوبصورت هوتے هیں چونکہ شاہ چین کا خاندان بهي اِسي قوم میں سے هی اِسي باعث عرصہ تین سو برس سے یہہ قوم زیادہ تر نامور هوگئي هی سلاطین چین میں سے پہلا پادشاہ شہر نیمگوتا کا تها جو اِس قطعہ کے اطراف جنوبي میں واقع هی اِسي سبب سے وہ شہر بهي جمیع خاص و عام چین اور مغل کے نزدیک بہت بزرگ هی حاکم اِسکا شہر کرن اولا میں جو نیمگوتا سے مشرق کي طرف تهوڑے فاصلہ سے هی رهتا هی رود سگهالین پر ایک شہر آباد هی جو سگهالین کے نام موسوم هی آبادي اِسکي اب ترقي پر هی *

جزیرہ نما کوریا کا بیان

یہہ ایک بڑا جزیرہ نما ھی جو قطعہ منصوریہ سے گوشہ جنوب اور مشرق کي طرف واقع ھی طول اِسکا حد شمالي سے جنوبي تک چار سوبیس میل ھی اِس کے مشرق کي طرف کنارہ بحر الکاھل پر ایک پہاڑ ھی جسکے سبب سے ھواے شمالي اور مشرقي اِسمیں کم آتي ھی اِسي باعث اِس قطعہ میں زراعت خوب ھوتي ھی لیکن اطراف شمالي میں جو منصوریہ سے متصل ھیں سردي بہت ھوتي ھی یہاں تک کہ چار مہینے موسم سرما میں تمام ندیاں برف سے جم جاتي ھیں مگر اطراف جنوبي اور متوسطہ میں چانول روئي ریشم بہت پیدا ھوتا ھی اور کئي دھاتیں بھي ھوتي ھیں اِس جزیرہ کے باشندوں کا مغلوں سے ربط و ارتباط بہت ھی یہہ لوگ عقلمند ھوتے ھیں اور ھوشیاري اور محنت شعاري اور علم و ھنر میں اھل چین اور جاپان سے کم نہیں بعض قطعات اِسکے حاکم جاپان کے ماتحت ھیں اور باقي سب شاہ چین کے *

دارالخلافت اِسکي شہر کنگ کي تاؤ ھی جو بہت بڑا اور خوب آباد ھی امراء وھاں کے ذي علم اور ھنر دوست ھیں چنانچہ اِس شہر میں اُن سب کي طرف سے ایک کتب خانہ ھی جسکا محافظ پادشاہ کوریا کا بھائي ھی *

ملک تبت کا بیان

یہہ ملک ایک بڑي وسیع میزانہ وار زمین پر واقع ھی پر بعض جگہہ کوھستان بھي ھی اِس ملک کو بہ نسبت اور تمام ممالک قطعہ ایشیا کے ماھي پشت تصور کیا چاھیئے مثل ملک سویٹ زرلانڈ قطعہ یورپ میں یعني جیسے یہہ بڑے بڑے ممالک کے وسط میں اور بلند میزانہ وار زمین پر واقع ھی اور اسکے ھر چہار طرف کے پہاڑوں سے بڑي بڑي نہریں نکلي ھیں ویسي ھي تبت بھي ھی *

اُن بڑي اور مشهور نديوں ميں سے جو اِس ملک کے پهاڑوں ميں سے نکلي هيں ايک هوئنگ‌هو هی جو اُتر کے پهاڑوں سے نکلکر گوشه شمال اور مشرق کي طرف قطعه مغليه کي حد پر بهني هوئي اور چين ميں گذر کر شرقاً بحر الکاهل ميں جاکر گرتي هی اور مشرق کے پهاڑوں ميں سے رود ينگ‌سي‌کيانگ نکلي هی يهه بهي چين ميں گذر کر بحر مذکور ميں گرتي هی اور اِنهيں پهاڑوں ميں سے رود مئي‌کيانگ جسکو کمبوديا بهي کهتے هيں نکلکر ملک آنام ميں سے هوکر بحر چين ميں جا ملي هی اور دکهن طرف کے پهاڑوں يعني کوه هاے هماله ميں سے رود برهمپتر نکلکر اِسي پهاڑ کے قريب قريب سيدهي مشرق کي طرف هزار ميل انتهائے حد شرقي سلسلة کوه مذکور تک بهه کر گوشه مشرق و جنوب کي طرف موڑ کر آسام اور برهما کے بيچ ميں چار سو ميل بهه کر اور پهر جنوب کي طرف پهر کر کوه هماله کے حد جنوبي پر خليج بنگال ميں گرتي هی اور اِس ملک کے وسط ميں سے رود ايراودي نکلي هی جو مائل بجنوب بهتي هوئي بحر هند ميں جا ملي هی اور رود برهمپتر کے چشموں کے قريب سے رود سندة نکلي هی جيسے وه مشرق کي طرف بهي هی ويسي هي يهه مغرب کي طرف کوهٔ هماله سے متصل تا حد غربي سلسله مذکور بهه کر اور پهر وهاں سے جنوب کي جانب پهر کر ملک پنجاب ميں سے هوتي هوئي بحر عرب ميں جاکر گرتي هی اور ستلج اور گنگا بهي اِنهيں پهاڑوں ميں سے سندة کے چشموں کے قريب سے نکلکر اطراف شمالي هندوستان ميں سے گذر کر خليج بنگاله ميں گرتي هی *

اور اِس ملک تبت کے کوهستان ميں بڑي بڑي جهيليں بهي هيں چنانچه اُنهيں سے ايک جهيل ترکري هی جو برهمپتر اور ايراودي کے درميان ميں واقع هی تخميناً ستر ميل لنبي اور پچيس ميل چوڑي هی *

دوسرے رود برمپتر کی جانب جنوب پالٹي ایک عجیب جھیل هی که بیچ میں اِسکے ایک بڑا جزیرہ جسکا قطر سو میل طویل هی واقع هی اور یهه جھیل بطور نهر کے اُسکے گرد محیط هی بلکه یهه جھیل نهر هي معلوم هوني هی عرض اِسکا ساڑھے پانچ میل هی *

اِس ملک میں چار موسم هوتے هیں مارچ سے مئي تک کبھي گرمي اور کبھي سردي هوتي هی اور دفعتاً ابر بھي محیط آسمان هوکر بجلي چمکنے اور بادل گرجنے لگتا هی اور پاني بھي کبھی برستا هی اور جون سے سنمبر تک خوب بارش هوتي هی اور اکتوبر سے مارچ تک آسمان صاف رهتا هی اور هوا معتدل لیکن اِسمیں سے تین مهینے بهت سردي هوتي هی معدنیات میں سے سونا بهت هوتا هی اور پارہ اور سیسے کي کانیں بهت هیں اور چاندي کي بھي مگر کم شکاري جانور مثل مشکہرن وغیرہ کے اور اونس اور ریچهه اور جنگلی گھوڑے اور شیر ببر وهاں بهت هیں سوا اِنکے اور پالو جانور جیسے بکري اُس قسم کي جسکے بال ریشم کي مانند ملائم اور چمکدار هوتے هیں اور اُسکے دوشالے بنے جاتے هیں اور بیل جسکے بال نهایت عمدہ هوتے هیں اور اُسکي دم کي مورچل بناتے هیں اِسکو بق کهتے هیں باشندے اِس ملک کے مغلوں کے مشابهه هوتے هیں اور بباعث قرب ملک چین اور برهما اور هندوستان کے اِن لوگوں سے بھي ملتے هیں *

اِس ملک کي طرز حکومت کا حال بهت کم معلوم هی دارالامارۃ اِسکي شهر لاسه اور لداخ اور لی وغیرہ جهاں تلائي لامه بھي رهتا هی جسکو سب اِس ملک کے باشندے اور بودہ کي پرستش کرنے والے اپنے دین کا پیشوا سمجھکر پوجتے هیں *

اور لاسه ایک چھوٹا سا شهر هی جو رود برمپتر کے کنارہ پر آباد هی عمارات اِسکي خوش قطع اور بلند چین کے امیر اِسمیں بهت رهتے هیں جنکو منڈرن کهتے هیں یهه تمام ملک شاہ چین کے ماتحت

هی لیکن باشندے اُمورات دنیوی میں شاہ چین کی فرماں برداری کرتے ہیں لیکن دین کے امر میں دلائی لامہ کا حکم بجالاتے ہیں اور یہہ ایک قلعہ میں رہتا ہی جو شہر سے مشرق کی طرف سات میل کے فاصلہ پر ہی یہہ قلعہ نہایت خوش قطع اور عمدہ بنا ہوا ہی سب سے اوپر بہت بڑا ایک سنہرا گنبد ہی جب کہ آفتاب کی شعاع اُسپر پڑتی ہیں تو اُسکی چمک اور دمک کے باعث نگاہ اُسپر نہیں پڑتی اِسکے گرداگرد اور بہت سے گنبد اور مینارے سنہری اور روپہلی بنے ہوئے ہیں علاوہ اِسکے اِسمیں قریب دس ہزار کے مکان ہیں کہ اُن سب میں بودہ کی مورتیں سونے اور بعضی چاندی کی بنی ہوئی رکھی ہیں اور اِس دلائی لامہ کا نایب بھی ہی جو علیحدہ ایک قلعہ میں جسکا نام تشوامو ہی رہتا ہی اُسمیں ایک مکان ہی جسمیں مرد ہی مرد بطور پنتھیوں کے رہتے ہیں وے لوگ بظاہر اگرچہ فقیر ہیں لیکن نہایت ہی مالدار ہیں سوائے اِن مکانات کے اور بہت سے مندر بنے ہوئے ہیں *

دلائی لامہ کو سب لوگ اِس ملک کے اوتار سمجھتے ہیں یعنی خدا نے اِس صورت میں اپنے کو ظاہر کیا ہی بلکہ اُسکو خدا ہی تصور کرتے ہیں جسکو اہل چین فو کہتے ہیں اور اہل ہند بودہ اور جو لوگ اِس مذہب پر ہیں اُنکا یہہ اعتقاد ہی کہ جب ایک لامہ مرتا ہی تو وہی دوسرے جسم میں حلول کر آتا ہی اور اِس دنیا کے بندوبست کے واسطے ہمیشہ اِس جہان میں رہتا ہی *

خاص ممالک چین کا بیان

وہ تمام ممالک جو ماتحت شاہ چین کے ہیں یعنی حد غربی توران سے بحرالکاہل تک تمام قطعہ ایشیا کے ایک ثلث ہیں اور وسعت میں سب ممالک فرنگستان سے بڑے مشرق سے مغرب تک چار ہزار میل طویل اور شمال سے جنوب تک دو ہزار میل عریض اور چین خاص کا رقبہ تخمیناً پندرہ لاکھ میل مربع ہی اور باشندے خاص چین کے معہ

تمام اَوْر ممالک ماتحت نغفور برابر هیں باقي اور قطعه ایشیا کے باشندوں کے یعني نصف قطعه ایشیا کے باشندے ماتحت نغفور هیں اور نصف دوسرے باقي ممالک ایشیا میں پس اِس نہایت وسیع قطعه یعني ممالک چین کي آب و هوا اکثر مختلف هی چنانچه بعض قطعه کي مانند انگلستان کي معتدل اور بعض کي مثل هندوستان کے مائل به حرارت قدیم‌الایام سے یهه مملکت حسن انتظام ملکي اور مالي مں مشهور هی یهي باعث هی که قدیم سے آبادي اِسکي ترقي پذیر هی چنانچه باشندے اِسکے تخمیناً تیس کروڑ کے قریب هیں اِنمیں سے ایک کروڑ قطعه منصوریه اور باقي خاص ممالک چین میں هیں نہریں اِس ملک میں بہت هیں جو بڑي بڑي ندیوں میں سے کهودکر نکالي هیں بباعث کثرت انہار کے تمام ممالک کي زمین زر خیز اور سیر حاصل هی تجارت بهي کثرت سے هوتي هی بندوبست تجارت کا بہت خوب هی صناعي اِس ملک کي شهرهٔ آفاق *

حدود اربعه اِسکے یهه هیں سمت مشرق بحر الکاهل جانب جنوب بحیرهٔ چین اور انام طرف مغرب بوهما اور تبت سمت شمال منصوریه اور مغلیه یهه تمام قطعه بیس یا اکیس درجے عرض شمالي اور اٹهانوے سے لیکر ایکسو چوبیس درجے طول شرقي میں واقع هی کئي جزیرے بهي اِسکے قریب هیں شکل اِسکي قریب به مدور جسکا قطر باره سو میل طویل اور نصف دائره کا محیط جو بحر الکاهل سے ملا هوا هی دو هزار پانسو میل هی بطرف شمال اور مشرق مابین اِسکے اور جزیره نماے کوریا کے بحیرهٔ زرد حائل هی جسکو خلیج پیچیلي بهي کہتے هیں کناره اِسکے نہایت بلند هیں جزیره نماے چانگ‌ٹونگ سے که خلیج پیچیلي کے حد جنوبي پر هی جزائر چوسان تک تمام قطعه نشیب میں هی لیکن خوب سیراب اور شاداب اور هوا مرطوب هی اور جزائر چوسان سے حد جنوبي تک بلند اکثر کناره اِسکے ناهموار هیں اِس طرف بندر جهاز

کے بہت هیں اِس ملک کے وسط میں سے ایک سلسلہ شروع هوکر شرقاً جزائر چوسان تک چلا گیا هی اور وهاں سے دکھن کي طرف پھرکر بحر الکاهل کے کنارہ کے قریب شہر کانٹون تک جاکر پھر وهاں سے موڑ کر مغرب کي طرف سیدها چلا گیا هی پس وسط ممالک چین اِس سلسلۂ کے باعث بلند اور میزابہ دار هی *

اِس قطعہ متوسطہ سے اُتر طرف یعني حصہ شمالي اِس ملک میں رود هوئنگ‌هو اور اِسکے دکھن یعني حصہ جنوبي میں رود ینگ‌سي‌کیانگ جاري هی جنکے باعث یہہ دونوں قطعہ سیراب اور شاداب هیں یہہ دونوں ندیاں اِس تمامي سو زمین میں بہت نامور هیں بلکہ بجز مسیسپي اور آمیزن کے جو امریکہ شمالي اور جنوبي میں واقع هیں اور کوئي ندي انکے برابر نہیں هی چشمے اِن دونوں کے قریب قریب هیں بہت کے کوهہ شمال و مشرق کے پہاڑوں میں سے یہہ دونوں نکلکر رود هوئنگ‌هو تو شمال کیطرف قطعہ مغلیہ میں گئي هی اور اُسي قطعہ میں اولاً مشرق کي طرف پھر کر دو سو میل تک سیدھي چلي گئي هی بعدہ سیدھي جنوب کي جانب پلٹا کر بہت دور تک بہہ کر دوبارہ پھر مشرق کیطرف مڑکر بحر الکاهل میں جا ملي هی *

اور رود ینگ‌سي‌کیانگ جیسے اور جتني دور هوئنگ‌هو شمال کي طرف بھي هی ویسے هي اور وتني دور تک یہہ جنوب کي طرف بھي هی گو چشمے اِنکے قریب هیں لیکن جریان مختلف کے باعث اِنکے بیچ میں ایک هزار میل کا فاصلہ پڑ گیا هی پس یہہ ینگ‌سي‌کیانگ جنوب کي جانب بہہ کر خاص ممالک چین میں سیدھي شمال اور مشرق کي طرف بہتي هوئي هوئنگ‌هو کي مصب سے جنوب کي طرف بحر الکاهل میں اُس مقام پر جا ملي هی کہ اِسمیں اور هوئنگ‌هو میں ایکسو دس میل کا فاصلہ رہ گیا هی گویا کہ تمام ملک چین کو گھیر لیا هی سواے انکے اِس مملکت میں اور بہت سي چھوٹي بڑي

ندیاں هیں خصوصاً هونگ‌هو سے اُتر طرف پے هو ایک ندي هی اِسکے نام سے خلیج پیچیلے اور شہر پے کن جو دارالخلافت هی اِس نام سے موسوم هی اِسي ندي میں سے ایک بہت بڑي نہر کھود کر نکالي هی جو سیدهي جنوب کي طرف بہکر رود هونگ‌هو میں جاکر مل گئی هی دوسري ندي ناسي کیانگ قطعه جنوبیه میں سے گذرکر خلیج کانتون میں جو لنگر گاه هی جاکر ملي هی اِسمیں اور رود ینگ‌سي‌کیانگ میں ایک پہاڑ هی جو مشرق کي طرف سے مغرب کي جانب چلا گیا هی یہه تاسي‌کیانگ اُسکي تلیتي میں بہتي هی جس جس قطعه میں سے یہه هوکر گذري هی وه خوب سرسبز اور سیراب هی باقي نصف حصه غربي مملکت چین کوهستان اور اکثر ویران هی لیکن بباعث پتہر کے کوئیلوں کي کان کے کچھه آباد بھي هی *

وه قطعه جسمیں سے رود ینگ‌سي‌کیانگ هوکر گذري هی اُسکا حصه شرقي نشیب میں هی لیکن خوب زرخیز اور سیراب هی وه غلے جو هندوستان میں هوتے هیں مثلاً چانول گیہوں تنباکو وغیره وهاں بھي پیدا هوتے هیں اور وه قطعه جو گوشه شمال اور مشرق میں هی نه سبب پہاڑوں کے اکثر ناهموار هی باوجودیکه وے پہاڑ بہت بلند نہیں هیں جو جو نباتات که اقالیم معتدله میں پیدا هوتي هیں وهاں بھي هوتي هیں کشتکاري بہت هوتي هی آب و هوا بھي وهاں کي اچھي هی باقي اور تمام ممالک چین خوب آباد اور زرخیز هیں پس جو خط عرض که وسط اٹالیه میں هوکر گذرا هی وهي خط چین کے شمالي اطراف میں هوکر جاتا هی اور جیسے که وسط اٹالیه میں شہر ناپلس کي آب و هوا اعتدال میں مشہور هی ویسے هي اِسمیں بھي بلکه اسکي آب و هوا وهاں سے بھي اچھي هی گرمي میں نه زیاده گرمي اور سردي میں نه زیاده سردي لیکن جنوبي قطعات میں خصوصاً کانتون اور ماکاؤ

میں کہ اقالیم حارہ کے قریب واقع ہی یعنی اِسي خط عرض پر جو مصر کے شمال کي طرف ہوکر گذرتا ہی مصر کے اطراف شمالي کي مانند ماہ جولائي اگست ستمبر میں بہت گرمي مایل برطوبت ہوتي ہی اُن دنوں میں آندھی طوفان کي اِسقدر چلتي ہی کہ اَوْر کہیں نہیں چلتي چنانچہ جو لوگ کہ کنارہ پر رہیے ہیں اَوْر ناخدائي کرتے ہیں وہ بھي ایسے طوفان کي اندھي سے ڈرتے ہیں اور اُسکو وہ لوگ اپنے محاورہ میں طیفون کہتے ہیں حیوانات میں سے درندے جانور اِس ملک میں بہت کم ہیں شہر کنتون جہاں اہل فرنگ اکثر تجارت کے واسطے جاتے ہیں اگرچہ وہ بھي کلکتہ کے خط عرضي پر واقع ہی اور گرمي بھي ویسي ہي ہوتي ہی لیکن شیر ببر کا نام وہاں مثل عنقا کے ہی اور ریچھہ کم پائے جاتے ہیں اور باوجودیکہ بڑي بڑي ندیاں ہیں لیکن مگرمچھہ مطلقاً نہیں ہی شاید بباعث کثرت آبادي کے درندوں کے واسطے جگہہ رہنے کي نہیں رھي اور چونکہ آدمي کام کے واسطے کثرت سے ملتے ہیں اِس سبب سے وہ لوگ گائے بیل اور ندو جانور بھي کم رکھتے ہیں *

نہر کبیر اور سد چین کا بیان

جس نہر کا کہ ذکر سابقاً مذکور ہوا اُس کے دو نام ہیں نہر کبیر اور نہر سلطانیہ کبیر اِس لحاظ سے کہ وہ اِسقدر بڑي ہی کہ ایک بڑا دریا معلوم ہوتا ہی اور یہہ رود پیہو کے شمال کي طرف سے کھودکر نکالي ہی اِس ندي کي ایک شاخ شہر پےان کے نیچے سے جو دارالسلطنت ہی نکلي ہی بلکہ شہر مذکور کا اِس نام سے موسوم ہونے کا یہي سبب ہی کہ وہ رودپیہو کے کنارہ پر واقع ہی اِس شہر سے جو جو ملک کہ شمال اور جنوب کي طرف ہیں اُن کے باشندوں کي آمد و رفت اِس شہر میں اِسي نہر کي راہ بہت کثرت سے ہی نہر مذکور اولاً سیدھي جانب جنوب بہتي ہوئی رود ہوئنگ ہو اور ینگ سي کیانگ پر سے

گذرکر پھر مایل بمشرق ہوکر بحرالکاہل میں جزائر چوسان کے
مقابل گرتي هی اور چونکہ یہہ نہر دکھن کي طرف بہتي هی اور اور
ندیاں پورب کي طرف پس اہل چین نے بعض ندیوں کو خصوصاً
رود وین‌هو کو بھي کاٹ‌کر اُسکا پاني اِس نہر میں لے آئے هیں تاکہ
اُسمیں پاني همیشہ رهی اور جس مقام پر کہ نشیب آگیا هی اُس
جگہہ اِس نہر کي تہہ کو بھی پختہ کردیا هی اور پاني کي حفاظت کے
واسطے دونوں کناروں پر دیواریں بنا دیں هیں تاکہ پاني کسي اَوْر طرف
بہکر نہ نکل جاوے اور نشیب کي جگہہ کناروں پر کل کوڑي کي هی کہ
جب جہاز نشیب کي طرف سے آتا هی اور بباعث زور دھار کے بلندي پر
چڑہ نہیں سکتا پس اُسکو کل سے کھینچ کر اوپر چڑھا لیتے هیں
اہل فرنگ بافرہنگ ایسے مقام پر دانائي سے ایک اور تدبیر عمدہ عمل
میں لائے هیں اور وہ یہہ هی کہ اِبتداے نشیب اور اِنتہاے نشیب میں
دو دروازے نصب کیئے هیں اولاً نیچے کے دروازہ کو کھلا رکھتے هیں کہ جہاز
اُسمیں آجاے بعدہ اُسکو بند کرکے اوپر کے دروازہ کو آهستہ آهستہ کھولتے
هیں تاکہ پاني اُسمیں آکر برابر بھرجاوے پس جسقدر پاني بھرتا جاتاهی
اُسیقدر جہاز بھي اوپر هوتا جاتا هی جب کہ وہ پاني اوپر کے پاني کے
برابر هوجاتا هی تب اوپر کے دروازہ سے جہاز بسہولیت تمام وهاں سے
نکل جاتا هی بعدہ اوپر کے دروازہ کو آهستہ سے بند کرکے نیچے کا دروازہ
دوسرا جہاز آنے کے واسطے کھول دیتے هیں ایسي جگہہ میں کہ آمدورفت
کشتیوں کي بہت کثرت سے هوتي هی ایک چوکي مقرر هوتي هی کہ
جسوقت کشتي آتي هی ملاح اُسکا بآواز بلند پکار دیتا هی تاکہ چوکیدار
فی‌الفور پہونچکر اُس تدبیر کو عمل میں لاتا هی دوسري تدبیر ایک اور
یہہ هی کہ ندي یا نہر کے ایک طرف سڑک هموار بني هی کہ گھوڑے
کشتي کو بطور گاڑي ریل کے کھینچکر لیجاتے هیں اور جیسے کہ ریل
فی‌زمانِنا هندوستان میں واسطے امورات مالي اور اِنتظام ملکي کے بہت

مفید هی ویسے هي ممالک چین میں یهه نهر هی علاوہ اِسکے اور بهت
بڑا فائدہ یهه هی که اِسکے باعث ملک خوب آباد هی جیسے که زمانه
سابق میں شهر بهوپال کا تال بهت وسیع تها حکام وقت نے یهه تدبیر
کي که اُسکے پاني کو کاٹ کر کچهه نکال دیا اور پهر بندکردیا پس جس
جگهه که پهلے پاني تها اب وهاں تین سو گانوں آباد هیں علی‌هذاالقیاس
اهل چین نے که ممالک چین میں جهیلیں بهت تهیں اور ملک ویران
تها پس اُنهوں نے اُن جهیلوں کا پاني کاٹ کر اِس نهر میں لے آئے که اب
اُن جهیلوں کے مقام پر آبادي هوگئی هی؛ طول اِس نهر کا تخمیناً سات
سو میل هی اِس بیان مرقومه بالا سے کمال دانائي اور محنت شعاري
اهل چین کي ثابت هوتي هی که اُنهوں نے اتني عریض اور طویل نهر
واسطے آبادي اور سیرابي ملک اور فوائد رعایا اور حسن اِنتظامي مملکت
کے بنائي علي‌هذاالقیاس پناہ سلطنت یعني سد چین کا ایسا پخته کام
کیا که ایک مدت دراز سے ابتک قایم هی چین کے مورخوں نے لکها هی
که قبل از دوسو برس مسیحي کے اُس پادشاہ نے که جو سب سے
پهلے تمام ممالک چین پر قابض اور متصرف هوا تها بنوائي تهي یهه
دیوار خاص چین سے حد شمالي پر خلیج پیچے لے سے شروع هوکر
اِنتهاے حد مغرب تک کهچي هوئي هی اِس درمیان میں بڑے بڑے
پهاڑ اور گهري گهري نشیبیں اور بیشمار ندیاں واقع هیں جن پر سے
محراب دار پل بناکر اُسپر دیوار اُٹهائي هی اور جس طرف که غنیم کا
دباؤ پایا اُس جانب دو دیواریں بنائي هیں ہوؤ اِسکي پچیس
فٹ چوڑي اور دو فٹ گهري پتهر کي بني هوئي هی بیچ میں دیوار
کے مٹي اور دونوں طرف اُسکے پتهر اور پخته اینٹ بلندي اِسکي اکثر
بیس فٹ اور اِنتهاے بلندي پر پندرہ فٹ عریض هی اور سوسو گز کے
فاصله پر ایک ایک برج اور کهیں قلعه مضبوط بنا هوا هی هر ایک برج
سینتیس فٹ بلند اور چالیس فٹ مربع اور اِنتهاے بلندي پر تیس فٹ

وسیع قلعہ اِس سے بھی بلند پچاس فٹ کے قریب تک اور دو منزلہ بنے ہوئے ہیں اور وہ پہاڑ جن پر سے وہ ہوکر گذری ہی پانچ ہزار فٹ عموماً بلند ہیں اِس دیوار کو ممالک چین کی سر حد سمجھنا چاہیئے طول اِسکا پندرہ سو میل ہی اِس دیوار کے دیکھنے بلکہ حال بالتفصیل سننے سے عقل اِنسان ضعیف البیان کی ورطہ حیرت میں آجاتی ہی کیونکہ اِبتداے زمانہ سے ابتک کبھی کسی نے ایسی محنت نکی ہوگی لیکن اِس محنت سے اُنکی عقل اور دانائی ثابت نہیں ہوتی ہی کیونکہ فی زماننا اگر کوئی غنیم اُن ممالک کا اِرادہ کرے تو ایک طرف سے دیوار توڑکے اُس مملکت پر قبضہ پاسکتا ہی بس اِس صورت میں باقی اور سب دیوار محض بےفائدہ اور لاحاصل ہی اور اِسقدر اُنکی محنت برباد بلکہ ایساهی ہوا کہ سنہ ۱۳۰۰ ع میں † چنگز خاں نے قطعہ منصوریہ

† اِس مقام پر مناسب جانکر مختصر حال چنگیز خاں کا لکھاجاتا ہی چنگیز خاں ایک کوہستانی ملک کی قوم پر جو سد چین کے شمال کیطرف واقع ہی سردار تھا پہلے اس نے اپنے سسر ادگ خاں سے لڑکر اُس کی دارالخلافہ شہر کاراکورم جو رود اسور یعنی سگھی لین کے کنارہ پر آباد ہی فتح کرکے اُس شہر کو اپنی دارالسلطنت قرار دیا پانچ برس کا عرصہ نگذرا تھا کہ اس نے اپنی گردنواح کی قوموں پر غالب ہوکر تمامی مغلوں کا بادشاہ بن گیا ابتداے اس کی یہہ تھی بعدہ بعض بعض اوقات اور اُن اطراف فوج بھیجکر فتحیاب ہوا چنانچہ اولاً دیوار چین کو توڑ کر تمامی شمالی ممالک چین پر قابض اور متصرف ہوگیا بعدہ مغلوں کو مغرب کیطرف لیجا کر محمد قطب الدین جو کہ ایران اور جنوبی قطعات ایشیا میں ملک شام سے ملک سندھ تک کا بادشاہ تھا رود سیحوں کے قریب اُس پر چڑھائی کرکے فتحیاب ہوا اور تمام وہ ملک جو رود جیحون سے شمال کی طرف واقع ہی اپنے قبضہ میں کرلیا تھوڑے عرصہ میں تمام ملک ایران اور پنجاب کو ایسے ہی لے لیا پھر وہاں سے پھرکر اور رود سیحوں سے عبور کرکے ساتھہ برس کی عمر کے بعد اپنی دارالخلافت میں آیا اُس وقت اس کی سلطنت رود والگا سے بحرالکاہل تک اور حدود سیبیریا سے حدود فارس تک تھی گویا قریب تمام ایشیا پر قابض تھا بعدہ صرف ایک برس اپنی دارالسلطنت یعنی شہر کارا کورم میں آرام کرکے پھر ایک فوج آراستہ کرکے دشت گوبی میں سے گذر کر توران پر چڑھائی کی اور تنجوت بادشاہ توران پر فتحیاب ہوا پھر اپنی دارالسلطنت کی طرف مراجعت کرکے دوبارہ پھر ممالک چین کا اِرادہ کیا اور اُسکے

کي طرف سے حملہ کرکے اور ایک مقام سے دیوار توڑ کر ملک چین پر قبضہ کرلیا تھا ابتک اُسي خاندان کا تسلط چلا آتا ھی *

ممالک چین کے صوبجات کا بیان

خاص مملکت چین اٹھارہ صوبوں میں منقسم ھی اولاً ھم بعض الفاظ زبان چین کے معني بیان کرتے ھیں تاکہ اُس سے صوبوں وغیرہ کے نام کے معني بخوبي سمجھہ میں آویں پے شمال نان جنوب تنگ مشرق سي مغرب ھو اور کیانگ ندي اور رود شان پہاڑ ھو مواؤ معروف جھیل فو اول درجہ کے صوبے کي دارالامارۃ کا شہر چو دوسرے درجہ کے صوبہ کي دارالامارۃ کا شہر نسي این اور ھي این تیسرے درجہ کے صوبہ کي دارالامارۃ کا شہر اِن تین درجوں کے شہروں کي شہر پناہ بھي ھوتي ھی ینگ اوقیانوس تسي کے یعني بیٹا پس رود ینگ تسي کیانگ کے معني اوقیانوس کا بیٹا باعتبار اُسکي عظمت کے چنگ قصبہ ھوانگ زرد رود ھونگ ھو سے مراد رود زرد تائي جزیرہ جیسے تائي ھو یعني جھیل فلاني جسمیں کوئي جزیرہ واقع ھی شا ریت مو دشت کن پادشاہ معہ اراکین سلطنت انگریزي میں بھي پادشاہ کو کنگ کہتے ھیں *

صوبوں کے نام اول صوبہ پیچیلے مملکت چین کے گوشہ شمال اور مشرق میں واقع ھی چونکہ یہہ صوبہ خلیج پیچیلے کے کنارہ پر ھی اِس سبب سے اِس نام سے موسوم ھی *

ممالک جنوبي کو داخل ممالک محروسہ کرنا چاھا لیکن اُس کي سر حد پر پہنچکر وفات پائي مگر اس نے تھوڑے عرصہ میں قطعہ ایشیا کے خوب آباد اور سرسبز اور شاداب ملکوں کو خراب کردیا اور غزني و قندھار اور ھراۃ اور بلخ اور بخارا اور سمرقند کي مانند بہت شہروں کو لوٹ اور مار کر ویران اور تباہ کرڈالا اھل فارس کے مورخوں کي تحریر سے معلوم ھوا کہ وہ اس عرصہ میں پچاس لاکھہ آدمیوں کو قتل کیا پس اُس وقت سے کہ وہ سد چین توڑ کر ممالک چین پر قابض ھوا اِسلیئے اھل چین نے دیوار چین کو ھیچ و پوچ سمجھکر بے مرمت چھوڑ دیا کہ اب وہ جابجا سے منہدم ھوگئي ھی *

صوبہ شان‌سي صوبہ پیچیلے سے بطرف مغرب اور رود هوئنگ‌هو سے سمت مشرق یعني یہہ صوبہ اِن دونوں کے بیچ میں واقع هی *

صوبہ شن‌سي جو رود هوئنگ سے بطرف مغرب واقع هی *

صوبہ کان‌هو مملکت چین کے گوشہ شمال اور مغرب میں واقع هی یہہ چاروں صوبے اِس مملکت کي حد شمالي پر واقع هیں اور اِنکي حدود شمالي پر سد چین بني هوئي هی صوبہ پیچیلے کي جانب جنوب مائل بہ مشرق شان‌تان هی اِن دونوں صوبوں کے بیچ میں سے نهر کبیر گذر کر رود هوئنگ‌هو میں جا ملي هی اور رود هوئنگ‌هو سے جنوب کي جانب صوبہ هوتان هی اور اس سے بطرف مشرق اور رود مذکور سے جنوب کي طرف صوبہ نیگ‌هوئي هی اور مملکت چین کے گوشہ مغرب اور جنوب میں صوبہ هوپی هی یہہ تینوں صوبہ رود ینگ‌تسي‌کیانگ اور هوئنگ‌هو کے درمیان یعني وسط چین میں واقع هیں *

صوبہ چانگ‌تونگ اور اِسکے گوشہ جنوب اور مشرق میں صوبہ کیانگ‌نان واقع هی یہہ صوبہ کنارہ بحر الکاهل سے متصل هی اور اِسمیں سے دونوں رود هاے مذکور گذر کر بحر الکاهل میں جا ملي هیں اور وسط چین کے مغرب طرف صوبہ سي‌چوان هی باقی اور دو صوبے حصے جنوبي مملکت چین میں واقع هیں *

گوشہ جنوب اور مشرق میں بحر الکاهل کے قریب تین صوبے چي‌کیانگ اور فوکینگ اور کوانگ‌تون هیں اور خاص جانب جنوب ملک آنام اور برهما کے متصل صوبے کوانگ‌سي اور ین‌نان هیں اور باقي صوبے کیانگ‌سي اور هونان اور هوکوانگ اور کوای‌چو رود ینگ‌تسي‌کیانگ سے جانب جنوب واقع هیں چونکہ اِن تمام صوبجات میں غیر ملک کے آدمیوں کي آمد و رفت کي ممانعت هی اِس سبب سے اُنکا حال بخوبي معلوم نهیں بجز اِن چند شهروں کے جنکا ذکر مذکور هوتا هی

کسی قدر معلوم هی کیونکه اِنمیں شاہ چین کي طرف سے تجاروں کي آمد و رفت کي اجازت هی اور اکثر تجار اهل فرنگ وهاں گئے که اُنسے حال وهاں کا معلوم هوا اور وے یهه هیں پےکن جو في زماننا تمام مملکت چین کي دارالسلطنت هی یهه شهر رود پیهو سے قریب هی اگرچه اِس شهر اور رود میں چهه میل کا فاصله هی لیکن نهر کبیر کي راه بسواري کشتي رود مذکور میں لوگوں کي آمد و رفت بهت هی *

دوسرا شهر نانکین هی که زمانه سابق میں دارالسلطنت تها یهه شهر رود ینگ‌تسي‌کیانگ کے کنارہ جنوبي پر مہانه سے ایکسو بیس میل کے فاصله سے آباد هی شهر اموئي کنارہ بحر الکاهل پر جزیرہ فورموسا کے مقابل صوبه فوکین کي سر حد پر واقع هی یهه شهر بندر هی شهر کوانگ‌تونگ جسکو اهل فرنگ کان‌تون کہتے هیں رود سي‌کیانگ کے مہانه پر آباد هی اور اموئي سے بطرف مغرب مایل به جنوب تین سو میل دور هی اِس شهر کي لنگرگاه بهت مشهور هی شهر فوچوفو صوبه فوکین کي دارالامارۃ هی اِس شهر کے باشندے فن ملاحي اور ناخدائي میں مشهور هیں اِس صوبه میں چاء بهت کثرت سے پیدا هوتي هی شهر ننگ‌پو بحر کے کنارہ پر جزیرہ چوسان کے مقابل واقع هی شنگ‌هئي بهي جزیرہ مذکور سے اُسر طرف چین کے حد مشرق پر واقع هی اور شهر چاپو ننگ‌پو اور شنگ‌هئي کے بیچ میں اور شهر سوچوفو شنگ‌هئي سے سمت مغرب کنارہ نهر کبیر پر واقع هی *

• اِن شهر هاے مذکور میں بباعث متصل واقع هونے کے بحر الکاهل سے سواے پےکن کے که وه زیادہ سو میل سے دور هی اهل فرنگ کي اِنمیں آمد و رفت هوئي علاوہ اِنکے اور صوبجات میں بباعث کثرت خلایق کے بڑے بڑے شهر بهت هیں لیکن بجز اُنکے نام کے اور کچهه حال معلوم نهیں پس صرف ناموں کا لکهنا لاحاصل سمجهه کر قلم انداز کیا اِن چند شهروں کا خصوصاً صوبجات شمالي میں شهر پےکن کا که في زماننا تمام مملکت کي دارالخلافت هی

اور صوبجات عربي میں شہر چنگ‌توفو کا کہ صوبہ سي‌چوان کي
دارالامارۃ هی جس قدر حال کہ معلوم هی لکہا جاتا هی اور شہروں کو
آسي پر قیاس کر لیا چاهئے لیکن اولاً هم اُن شہروں کا حال جو بحر
الکاهل سے متصل هیں بالاجمال لکہہ کے اُن دو شہروں کا بالتفصیل لکہینگے
ازانجملہ ایک شہر نانکن هی جو سابق میں دارالسلطنت اِس مملکت کا
تہا یہہ رود ینگ‌تسي‌کیانگ کے جنوبي کنارے پر واقع هی اور بحر
الکاهل سے تخمیناً ایکسو بیس میل کے فاصلہ پر اور سنہ ۱۳۰۰ ع میں
جب کہ مغلوں نے اِس سلطنت پر حملہ کر کے قابض اور متصرف هوئے
اِس شہر دارالسلطنت قدیم کو ترک کر کے شہر پےکن کو جو اپنے وطن
اصلي سے قریب تہا دارالمملکت مقرر کیا اُس وقت میں یہہ شہر تمام
روے زمین کے شہروں سے بڑا اور خوب آباد تہا چنانچہ منقول هی
کہ اُس وقت میں باشندے اِسکے تخمیناً چالیس لاکہہ تہے در حقیقت
چونکہ یہہ مملکت کسیکے تابع نتہي تو یہہ شہر بہ نسبت اور سب
شہروں کے بلحاظ اسکے کہ وسط ممالک میں واقع هی بطور انسب لایق
دارالخلافت مملکت کے تہا في زماننا شہر پناہ کا اِس کے محیط
تخمیناً بیس میل هی لیکن شہر پناہ کے اندر سب آباد نہیں هی
صرف وہ گوشہ جو رود ینگ تسي کیانگ سے چہہ میل کے فاصلہ
سے هی آباد هی پس اِس آباد گوشہ میں چوبیس سڑکیں بڑي
بني هوئي هیں جنمیں دونوں طرف سے اَور کئي ایک چہوٹي چہوٹي
سڑکیں آ ملي هیں اور اُن وسیع سڑکوں کے بیچ میں ایک نہر جاري هی
جسپر سے گذرنے کیواسطے ایک ایک محراب کے چہوٹے چہوٹے پل بنے هوئے
هیں تمام سڑکیں سیدهي اور خوش‌قطع اور همیشہ صاف رهتي هیں باقي
اور تمام شہر جو اندر شہر پناہ کے هی رود مذکور کے کنارہ تک باغ اور
باڑیاں هیں لیکن اُن میں بہي اچہي خوشنما سڑکیں بني هوئي هیں اِس
شہر میں ایک عمارت عجیب قابل‌الذکر هی اور وہ ایک ثمن برج هی

کہ بتمامہ چینی مٹی کی اینٹوں کا جسکے دو تین ہوتے ہیں مثمن یعنی ہشت پہلو بنا ہوا ہی تخمیناً دو سو چالیس فٹ بلند نو منزلہ ہی بڑ کے قریب ہرایک پہلو کا عرض پندرہ پندرہ فٹ ہی پر جسقدر بلند ہوتا گیا ہی کم ہوتا گیا ہی اور ہرایک منزل بہ نسبت نیچے کی منزل کے چھوٹی یعنی چوڑائی میں کم ہی پس جسقدر کہ نیچے کی منزل زیادہ ہی سلامی سائبان بنا دیا ہی کہ وہ سائبان دیوار سے بہت باہر نکلا ہوا ہی اس کی اولتی کی جگہہ گھونگرو بہت سبک لگے ہوئے ہیں کہ جب ہوا چلتی ہی تو وہ ہلکر ایک دوسرے سے ملکر بجتے ہیں اور منزل میں صرف ایک ہی ایک مکان ہی نقش و نگار طلائی اور نقرئی سے آراستہ اور پیراستہ تصویریں نہایت عمدہ قرینے سے لگی ہوئیں ہرایک منزل پر چڑھنے کے واسطے زینے بطور منارہ کے مدور بنے ہوئے ہیں *

اشیائے تجارت اس کی پارچہ سوتی خصوصاً ایک قسم کا کپڑا جسکو نانکین کہتے ہیں کہ وہ اسی شہر کے نام سے موسوم ہی باشندے اسکے اکثر بہی کپڑا پہنتے ہیں تعداد باشندوں کی تخمیناً تین لاکھہ سے پانچ لاکھہ تک ہی *

دوسرا شہر شنگ ہئی ہی یہہ ایک بڑا مشہور بندر ہی اُن پانچ شہروں میں سے جو بحرالکاہل کے کنارہ سے متصل اور شاہ چین کیطرف سے اہل فرنگ کے تجاروں کی آمدورفت کے واسطے اُن میں اجازت ہی اُن سب سے یہہ شمال کی طرف واقع ہی اور بہ نسبت جزیرہ چوسان کے جو اس سے جانب جنوب واقع ہی سو میل دور ہی اور یہہ شہر رود ووسنگ اور ینگ تسی کیانگ کے سنگم سے بارہ میل کے فاصلہ سے آباد ہی شہر پناہ اس کی نہایت بلند اور مستحکم جسکا محیط ساڑھے تین میل ہی بباعث کثرت تجارت کے بہت کثرت سے آباد ہی یہاں تک کہ کوئی جگہہ باقی نہیں جہاں مکان نہیں کثرت مکانات سے راستے بھی تنگ ہوگئے ہیں اکثر باشندے اس کے سوداگر ہیں شہر پناہ سے

باهر بهي لب دريا تک بستے هيں شہر کے اندر هر روز بازار بہت گرم رهتا هی هرايک قسم کي جنس تجارت خصوصاً اپنے وطن کے باشندوں کے ليئے مثلاً پارچه و اشياے خوردني اور زيور وغيره هر دوکان ميں موجود اور غير ملک کے تجاروں کے حق ميں بهي بہت اچها هی کيونکه اهل چين کے تجاروں کے جہاز جنکو چيني زبان ميں جنک کہتے هيں اطراف شمالي اور جنوبي سے يہاں آتے هيں اور براه رود بنگ سي کيانگ قصبات کي اشياے تجارت بهي يہيں آکر فروخت هوتي هيں باشندے اسکے تخميناً تين لاکه هيں *

تيسرا شہر ننگ پو هی که شہر شنگ هئي سے جانب جنوب کناره بحر کے قريب جزائر چوسان کے مقابل واقع هی يهه بهي شاه چين کي طرف سے تجارت اهل فرنگ کے واسطے مقرر هی کناره بحر سے باره ميل کے فاصله پر دو نديوں کے سنگم کے قريب آباد هی اور وے دونوں نديان اِس شہر سے فاصله مذکور تک بهکر بحرالکاهل ميں جاکر گرتي هيں ان دونوں کے اوپر ناؤں کے پل بنے هوئے هيں اور مال تجارت کي کشتيوں کي آمدورفت کے واسطے ايک وقت معين پر اُس پل کي ناؤں کو کهول ديتے هيں اور کشتياں نکل جاتي هيں اِس شہر کي شہر پناه بهي بہت بلند اور مستحکم هی محيط اس کا تخميناً پانچ ميل شہر پناه کے اندر مکانات بہت کثرت سے بنے هوئے هيں اور چند سڑکيں بهي اِس ميں بہت وسيع اور خوش قطع باشندے اِس کے تخميناً تين لاکه اسي هزار هيں *

چوتها شہر سوچو فو هی جو شہر شنگ هئي سے بطرف مغرب کچهه تهوڑي دور پر نهر کبير کے کناره پر آباد هی اور جهيل تائي هو سے بهي قريب هی علاوه اِس کے اور تين جهيليں اس کے گرد و نواح ميں هيں چونکه يهه شہر بلند زمين پر آباد هی اور نهر کبير اور جهيليں نشيب ميں هيں اِس سبب سے وے دور سے بہت خوشنما نظر آتي هيں اگرچه

یہہ شہر بھي اور شہر ہاے ممالک شمالي مملکت چین کي مانند ہی لیکن باشندے اس کے بظاہر بباعث خوش پوشاکي اور خوش خوراکي کے متمول معلوم ہوتے ہیں اور خوش وضعی و تیز فہمي اور حسن اخلاقي میں اہل چین کے نزدیک ضرب المثل ہیں بلکہ عیاشي میں شہرۂ آفاق ہیں نہر کبیر اُس کي شہر پناہ سے نہایت ہي قریب ہی بلکہ بعض جگہہ سے شہر پناہ کے بیچ میں سے محراب بناکر چھوٹي چھوٹي نہریں اُس میں سے کاٹ کر شہر میں اِندر لائے ہیں کہ تمام شہر میں ہر جگہہ نہر کا پاني موجود ہی اور شہر پناہ کي فصیل کے نیچے وہ کشتیاں جنکو جنک کہتے ہیں ہمیشہ لگي رہتي ہیں اور اُن میں سواے اُن کشتیوں کے جو لڑائي و یا مال تجارت کے لیجانے کے لیئے مقرر ہیں اکثر لوگ بطور گھر کے معہ عیال و اطفال تفریح طبع کے واسطے بہر ہي میں رہتے ہیں نصف شہر جو بطرف مشرق ہی اُس میں اکثر غربا رہتے ہیں اور نصف غربي میں امراء و دولتمند جنکے مکانات پختہ اور بلند اور اِس نصف بازار کي دوکانیں بہت خوش قطع بنی ہوئي ہیں بباعث کثرت پاني کے اِس شہر کے اطراف میں چاول کي پیداوار اِس کثرت سے ہوتي ہے کہ جس طرف دیکھیئے بجز دھان کے کھیت کے اور کچھہ نظر نہیں آتا اکثر باشندے بھي اِس کے بہ نسبت اور غلہ کے چاول بہت کہاتے ہیں اِس شہر کي ترقي اور کثرت آبادي اور باشندوں کے متمول ہونے کا یہہ باعث ہی کہ بہ نسبت اور تمامي بلاد صوبہ جات شمالي کے بڑي تجارت گاہ ہی چنانچہ تنگ پو ہونگ چو شنگ ہئي چنگ کیانگ و مادکن اور اَور بعض بعض اور شہروں سے بھي یون یینگ تسي کیانگ اور اَور نہروں کی راہ بلکہ دارالسلطنت پے کن سے بھي براہ نہر کبیر اکثر تجارت کا مال یہیں آکر فروخت ہوتا ہی اور اس مملکت کے ممالک شرقي میں نہریں اِس کثرت سے ہیں کہ لوگوں کي آمدورفت اور مال تجارت کے پہنچنے کے واسطے گویہ یہي سڑکیں ہیں *

پانچواں شہر چاپو ہی جو سوچوفو سے جانب جنوب خلیج بحر کے کنارہ پر جزایر چوساں کے مقابل بشکل مربع آباد ہی طول شہر پناہ کا قریب تین میل کے گرد اِس شہر پناہ کي خندق اِس قدر عمیق اور عریض ہی اور پانی سے لبالب ہی کہ اکثر اشیاے تجارت کشتی میں بہرکے اِسي خندق کي راہ شہر میں آتي ہیں مکانات اور بازار کي قطع اور باشندے اس کے مانند اور شہر ہاے مذکورہ بالا کے ہیں بلکہ تمامي مملکت چین کے بلاد باہم طرز عمارات وغیرہ میں یکساں ہیں انھي چند شہروں پر جنکا ذکر مذکور ہوا اور شہروں کو بھي قیاس کرلیا چاہیئے بخلاف ہندوستان کے شہروں کے کہ ہریک شہر ایک دوسرے سے طرز عمارت اور حکومت وغیرہ میں علحدہ ہی اِس شہر میں کچھہ فوج انتظام صوبہ جات شرقي کے واسطے بھي رہتي ہی چونکہ تمام اہل لشکر شاہي قوم مغل ہیں اور اصل چین والوں سے دین اور راہ و رسم میں خلاف ہیں اِس سبب سے لشکری معہ اپنے قبایل کے شہریوں سے علحدہ رہتے ہیں (چنانچہ ہندوستان میں گوروں کي پلٹن) *

چھٹا شہر فوچو فو ہی یہہ صوبہ فوکین کي دارالامارۃ ہی جزائر چوزان اور شہر کانٹون کے درمیان میں اور بحر سے بیس میل دور رودمن کے اوپر آباد ہی چونکہ یہہ صوبہ تمام مملکت چین میں بحري تجارت مشہور ہی اور باشندے اسکے فن ملاحي اور جہاز راني میں خوب ماہر ہوتے ہیں پس سرکاري جنگي جہازوں اور تجاروں کے جہازوں پر یہي لوگ کہ اُن کا پیشہ بھي یہي ہی مقرر ہوتے ہیں اِس شہر کے ایک طرف بحر اور تین طرف بلند پہاڑ محیط ہیں بیچ میں اُس کے رودمن بہتي ہی اور شہر اُس کے دونوں طرف آباد ہی ایک طرف سے دوسري طرف جانے کیواسطے رود مذکور پر ایک پختہ پل بنا ہوا ہی جو تخمیناً دو ہزار فٹ یعنے قریب نصف میل کے لنبا ہی بیچ میں اُسکے سو در اِس قطع کے بنے ہوئے ہیں کہ دیواریں اُن دروں کي عموداً بلند اور اوپر اُسکے بڑي بڑي

چٹانوں سے بنے ہوئے ایام بارش میں رود مذکور بڑے زور شور سے بہتی هی اور باوجودیکه یہه پل ایک مدت دراز سے بنا هوا هی لیکن مطلقاً اُسکو کچهه صدمه نهیں پهونچا اور جو سلسله پہاڑ که اِس شهر کے قریب آکر تمام هوا هی آسکے نشیب اور دامن میں اعلی قسم کی چاه جو بوئی کے نام سے موسوم هی بهت کثرت سے پیدا هوتي هی اور اُسي مقام میں اُسکے بڑے بڑے کارخانے بنے هوئے هیں اِس شهر کے گرد و نواح کے پہاڑ کثرت نباتات اور اشجار سے بهت خوشنما معلوم هوتے هیں اور اِس کوهستان کے اوپر زراعت بهي دامن کوه تک هوتي هی یہه شهر بهي ممالک مغربي کے باشندوں کي تجارت کے واسطے ایک بندر هی چونکه تجارت بهي اِسمیں بهت کثرت سے هوتي هی اور تجارت پیشه انگریز اِسمیں رهتے هیں پس اس لیئے ایک صاحب کونسل بهي سرکار ملکه هند و انگلینڈ کي طرف سے وهاں رهتا هی *

ساتواں شهر اَموئي هی یہه بهي کنارہ بحر پر جزیرہ فورموسا کے مقابل فوچوفو سے جنوب مایل بمغرب آباد هی یہي صوبه فوکین کا ایک خاص بندر هی تمام باشندے اِسکے پیشه ملاحي سے اپني بسر اوقات کرتے هیں کیونکه اِسکے گرد و نواح کي زمین خراب هی قابل زراعت نهیں بلکه غله وغیرہ جزیرہ فورموسا سے یہاں کے باشندوں کے واسطے آتا هی اور یہه شهر بڑي تجارت گاہ هی که براہ تري مال تجارت یہاں بهت آتا هی اور جهاز همیشه اِسکے قریب لگے رهتے هیں تجار یہاں کے نهایت مالدار اور تجربه کار یہاں سے جهاز اور بندروں کو جو بحر الکاهل میں هیں بلکه تمام ممالک اَنام و سیام اور تون‌کین اور جزائر مثلاً که بحر میں بهت فاصله سے هیں سب میں سے جهاز اکثر آتے جاتے هیں اور کثرت آبادي کے باعث مقابل کا جزیرہ بهي اِسي کے باشندوں سے آباد هی اِسي سبب سے اُس جزیرہ کے لوگوں سے داد و ستد و راہ و رسم بهت هی شاہ انگلستان کي طرف سے دو صاحب کونسل اُسمیں رهتے هیں , یہه

شہر تیسرے درجہ کا هی جسکو اهل چین سي‌اين کہتے هیں محیط اسکا سات آتھہ میل کا هی پر شہر پناہ کے اندر کے مکان بدقطع اور سڑک بہت تنگ اور غلیظ هی سایہ کے واسطے اکثر شہر کي سڑکیں خس پوش هیں البتہ شہر پناہ سے باهر کي بستي میں کچھہ مکانات خوش قطع اور سڑکیں صاف هیں لیکن تنگ کہ گھوڑے کي چھوٹي بگي بھي چلنے کے لایق نہیں باشندے اسکے تخمیناً درلاکھہ پچاس هزار هیں *

آتھواں شہر کوان چوفو جو کان‌ٹون کے نام سے مشہور هی اب کچھہ تھوڑے عرصہ سے اِس شہر میں غیر ملک والوں کے واسطے آمد و رفت کي اجازت هوتي هی اور یہہ شہر صوبہ کوئنگ تونگ کي دارالامارۃ هی پس اهل فرنگ کے نزدیک شہر اور صوبہ دونوں ایک هي نام سے موسوم هیں پر حقیقت میں اهل چین کي زبان میں اِس شہر کا نام کوئنگ‌چو هی اور یہہ شہر رود چوکیانگ یعني رود کان‌ٹون کے کنارہ پر کہ خلیج کان‌ٹون میں آکر گرتي هی آباد هی اور شہر اموئي سے سمت جنوب مایل بمغرب تین سو میل دور هی اِس شہر کو مملکت چین کي حد جنوبي تصور کرنا چاهئے (جیسے شہر پےکن حد شمالي پر واقع هی) اور اِس صوبہ کي وسط میں شہر نان‌کن اسکي دارالخلافت هی (خلیج کان‌ٹون کا طول چالیس میل هی) اور جس جگہہ کہ رود چوکیانگ اِس خلیج میں آکر ملي هی اُسي مقام پر کئي قلعے مستحکم بنے هوئے هیں اور وهاں سے آبادي شہر بتیس میل هی چنانچہ کان‌ٹون کے کنارہ بحر سے شہر تک بہتر میل کا فاصلہ هی اُس خلیج کي حد غربي پر جہاں وہ بحر سے آکر ملتا هی شہر ماکاؤ آباد هی اور یہہ شہر پارچوگیز یعني پورتگیزوں کے ماتحت ایک جزیرہ پر واقع هی اِس خلیج کے مہانہ کو شہر کا منہہ کہتے هیں دوسرا ایک چھوٹا سا جزیرہ هونگ‌کونگ هی اور یہہ سنہ ۱۸۴۲ ع سے انگریزوں کے ماتحت هوگیا هی اور شہر کان‌ٹون اُس پہاڑ کے دامن پر آباد هی جو اِس جزیرہ سے بطرف شمال واقع هی

ور اسکے جانب جنوب زمین نشیب هی اسمیں مثل اطراف جنوبی
بنگاله کے وهاں کی کشتکاری بہت هوتی هی اور باغ اور بازیاں وغیرہ بھی
اسمیں بہت هیں اسکی شہر پناہ کا محیط چھه سات میل هی جنوب کے
جانب کی فصیل ندی سے متصل هی کہیں آسی اور کہیں سو گز کے
فاصله پر اور اتر طرف کے پہاڑ کے اوپر چلی گئی هی تین سو فٹ کی
بلندی تک اور یہه شہر بباعث فاصل هونے ایک دیوار کے جو شہر پناہ
کی فصیل سے شروع هوکر غرباً شہر پناہ کے محیط تک کھچی
هوئی هی دو حصوں پر تقسیم هوگیا هی حصه شمالی اسکا حصه جنوبی
سے بڑا هی بیچ میں اس دیوار کے ایک دروازہ هی سڑکیں اسمیں نہایت
تنگ اور بد قطع و ناهموار جنکا عرض آٹھه فٹ سے زائد نہیں هی بگّی
اور گاڑی کا اُسپر سے چلانے کا حکم نہیں هی صرف پیادوں کے چلنے کے
واسطے پتھر کی صاف چٹانوں سے یہه سڑکیں بنی هوئی هیں اکثر مکانات
اسکے پختہ اینٹوں کے هیں اور بباعث کثرت باشندوں کے اکثر غربا شہر پناہ
سے باهر بھی بستے هیں اور وہ محله جسمیں اهل فرنگ کی اشیاے
تجارت کی داد و ستد هوتی هی یعنی فرنگی بازار بھی شہر پناہ سے باهر
هی سڑک کے دونوں طرف کی دوکانیں هر وقت کھلی رهتی هیں اور
خریداروں کا همیشه هجوم اور شور و غل رهتا هی بازار هر ایک پیشهوروں کا
علحده علحده هی چنانچه دوا فروشوں کا علحده که اُسمیں دواؤں هی
کی خرید فروخت هوتی هی علی هذاالقیاس بڑهئی پیشه والوں کا اور
تحفجات وغیرہ کا اور سب کا اکثر مکانوں کے گرداگرد بطور احاطه کے
دیواریں کھچی هوئی هیں چونکه اهل چین کے مکانات اکثر نیچے ایک
منزل کے هوتے هیں اور احاطه کی دیواریں بارہ چودہ فٹ بلند اِس
سبب سے مکانات معلوم نہیں هوتے اور شہر میں هر طرف دیواریں
بد نما نظر آتی هیں اور جو لوگ که شہر پناہ سے باهر رهتے هیں
اُنمیں سے ملاح لوگ کشتیوں هی میں معه اپنے اهل و عیال کے رهتے هیں

کي آمد و رفت اور تجارت کي زيادہ تر ترقي هو مگر اب مغل اور منصور اهل چين اور فرنگ ميں ربط و ارتباط هونے نهيں ديتے اِس خيال سے کہ مبادا يہہ آنسے متفق هوکر اور قواعد رزم سيکهہ کر هم پر غالب هوجاويں *

شہر چنگ توفو کا بيان

يہہ شہر صوبہ سي چوان کي جو تبت کي حد سے متصل هی دارالامارہ هی اِس کے گرد نواح کي زمين بباعث کثرت نہروں کے خوب سير حاصل و سرسبز و شاداب هی پہاڑ اِس قطعہ کے کثرت اشجار و نباتات سے بہت خوشنما معلوم هوتے هيں اور انتہاے بلندي سے نشيب تک سلامي هيں شہر کے اندر کي سڑکيں خوش قطع اور سنگين کہ بڑے بڑے پتھر کي چٹانوں سے بني هوئي هيں هميشہ صاف رهتي هيں اور بدبو مطلقاً کہيں نہيں آتي اِن وسيع سڑکوں کے دونوں طرف دوکانيں بني هوئيں هر ايک قسم کي جنس تجارت سے چني هوئيں هر ايک دوکان کے سامنے ايک جهنڈي گڑي هوئي عمارات اِس شہر کي بہت خوش قطع خصوصاً ديوان خانہ سرکاري نہايت بلند اور عاليشان اور وہ مکانات کہ جو خاص انتظام و رفاہ خلايق کے واسطے بنے هوئے هيں اُنميں جميع خاص و عام کے آنے کي اجازت هی کتب خانہ و ديگر اشياے آرايش سے آراستہ و پيراستہ مندر بهي بہت بلند اور خوش قطع بنے هوئے هيں *

يہہ شہر ممالک مغربي چين ميں بہ سبب عمدگي عمارات کے بہ نسبت اور شہروں کے ممتاز هی اهل شہر بهي اپنے شہر کي رونق پر فخر کرتے هيں باشندے اِسکے کثرت مال و دولت و حسن اخلاقي و خوش خوراکي و خوش پوشاکي ميں مشہور هيں بلکہ تمام اِس صوبہ کے ازکہہ تامہ دي علم اور شائق علم و هنر هيں چنانچہ بتمامہ دولتمند اور پيشہ ور خود بهي نوشت و خواند ميں هوشيار هوتے هيں اور اپني اولاد کو بهي صغر سني سے حد بلوغ تک تدريس علوم و تعليم فنون ميں

نہایت کوشش کرتے ہیں یہاں تک کہ ملاح لوگ بھي کشتي میں قلمدان اپنے ساتھہ رکھتے ہیں اگر مطالعہ کتاب اور تحریر مکاتبات اور حساب سے فارغ ہوتے ہیں تو مصوري ہي کرتے رہتے ہیں العرض نہایت علم دوست اور محنت شعار ہوتے ہیں اور تضیع اوقات کو معیوب جانتے ہیں بلکہ ہر ایک گانوں میں بھي لوگ ایک اوستاد مقرر کر کے اپني اولاد کو علم و ادب سکہلاتے ہیں خواہ ادنی ہوں خواہ اعلی زمانہ قدیم سے یہہ تعلیم اُنکے حکماؤں کا طریقہ ہی بلکہ خاص تو ایک حکیم مسمی کان‌فیوشیوس کہ جنکو پادشاہ سے گدا تک سب بطور نبي کے تصور کرتے ہیں اور اب تک اُنکي اولاد کي تعظیم و توقیر بطور شاہزادوں کے کرتے ہیں اُنکا یہہ مقولہ تھا کہ ادب نشان ہی سعادت کا کہ سعادت اِس سے حاصل ہوتي ہی اور زیادہ ہوتي ہی پس ایسي ایسي باتیں اوستاد اپنے شاگردوں کے سب سے پہلے ذہن نشین کردیتے ہیں یہي باعث ہی کہ مزدور لوگ بھي آپس میں ایک دوسرے کے ساتھہ ادب سے پیش آتے ہیں ایسا حال کسي اور شہر میں نہیں دیکھنے میں آیا اور چونکہ بعضے شخص صرف ظاہر ہي میں ادب اور تواضع سے پیش آتے ہیں پس حکیم موصوف نے لکھا ہی کہ بخیل ادب کا بہتر ہی سخاوت ادب سے یعني ادب اگر تہہ دل سے کرے تو بہتر ہی *

طرز حکومت کا بیان

اول ایک قاعدہ یہہ ہی کہ جیسے اولاد اپنے ماں باپ کو عزیز اور بزرگ سمجھتي ہی اور ادب و تعظیم کرتي ہی علی‌ھذاالقیاس رعایا پادشاہ کو والدین مسلکت اور ظل الہي تصور کرتي‌ہی اور اولاد جسطرح ماں باپ کي فرماں برداري کرے ویسے ہي چاہیئے کہ رعایا پادشاہ کا حکم بجا لاوے پادشاہ اگرچہ ہر ایک کام اور اجراے احکام میں اختیار کلي رکھتا ہی لیکن جمع اُمورات کے لیئے قانون پادشاہ کي طرف سے مقرر ہیں *

دوسرا قاعدہ یہہ ہی کہ جو شخص امتحان علم و یا ہنر میں پورا ہووے خواہ امیر ہی یا غریب وہ عہدۂ ممتاز پر سرفراز کیا جاتا ہی اور

دارالسلطنت جزائر جاپان کي شهر يدو هي که کوبا بهي اِس هي ميں رهتا هي اور يهه شهر جزيرة نيوفاونڈ ميں واقع هي اور ميکادو شهر مياکو ميں جو اُسي جزيرة ميں شهر يدو سے دو سو تئيس ميل دور هي اور اِسي لئے اِس جزيرة کا دارالخلافت تها رهتا هي *

اب هم اِس مملکت کے مشهور شهروں کا حال بالاختصار لکهتے هيں ازانجمله ايک يدو هي يهه شهر جزيرة نيوفاونڈ کے وسط ميں بحرالکاهل کے کنارة پر آباد هي بباعث کثرت آبادي کے تعداد باشندوں ميں اس کے اختلاف هي مگر قول متفق علية يهه هي که پندرة لاکهه سے بيس لاکهه کے درميان ميں هيں وسعت اِس کي دس ميل طويل اور سات ميل عريض اور بيس ميل اِس کا محيط هي سڑکيں اِس شهر کي نهايت عريض خوش قطع اور صاف هيں اور مثل ممالک چين کے اکثر شهروں کي مانند هرايک پيشهوروں کے بازار علحدة علحدة هيں مکانات بهي ايک منزل نهايت دو منزل سے زيادة بلند نهيں اور اکثر لکڑي کے بنے هوئے هيں اگرچه محلات شاهي وسيع اور خوش قطع بنے هوئے هيں ليکن وة بهي بهت بلند نهيں اور کوبا جسکا دوسرا لقب تائي کون هي بيچ شهر ميں رهتا هي اور محل اُس کا بطور قلعه کے بنا هوا هي چنانچه اُس کے چاروں طرف گهري کهائي کهدي هوئي پاني سے بهري هوئي هي اور اِس قلعه کے گرد پانچ برج مضبوط بنے هوئے اور بيچ ميں اس کے بهت عمدة محل اور باغ اور باغيچے لگے هوئے محيط اِس قلعه کا آٹهه ميل هي اور اِس شهر ميں کئي نهريں جاري هيں جنکے دونوں کناروں پر درخت لگے هوئے هيں *

دوسرا شهر مياکو هي جو ميکادو کي دارالحکومت هي جسکو دائرے بهي کهتے هيں زمانه قديم ميں تمام مملکت جزائر جاپان کا يهي دارالخلافت تها باشندے اس کے تخميناً پانچ لاکهه آن ميں سے پچاس هزار پوجاري هيں اِس شهر کے بڑے مندروں کي مورتوں ميں سے سب

سے بڑي مورت آسي فت بلند هي طول اِس شہر کا چار میل اور عرض تین میل سڑکیں اِس میں اگرچہ تنگ هیں لیکن خوش قطع اور همیشہ صاف رهتي هیں اور یہہ شہر جزیرہ نیوفاونڈ کے حصہ جنوبي میں واقع هی هر چار طرف اِس کے وسیع میدان جو کثرت کشتکاري اور باغ و باڑي سے خوب سرسبز هیں اور گرد اُن کے چاروں طرف پہاڑ محیط بباعث زیادتي علماء اور فضلاؤں کے صدر دیواني تمام مملکت کي اِسي شہر میں هی اور اهل هنر بهي اس میں بہت هیں اور عمدہ صندوق اور ریشمي کپڑے اور بہت چیزیں لایق تحفہ غیر ملک کے بهي اِس شہر میں بنتي هیں اور تجارت اِس کثرت سے هوتي هی کہ هرایک مکان دوکان معلوم هوتا هی اور هرایک دوکان هرایک قسم کي جنس تجارت سے مالا مال اور کوچۂ و بازار میں هر وقت لوگوں کي کثرت هوتي هی *

جزیرہ جسو کي دارالامارۃ شہر مچھہ سالئی هی لیکن بباعث ممانعت آمدورفت اهل فرنگ کے بجز نام کے حال اُسکا معلوم نہیں *

شہر اوسا کا جزیرہ نیو فاونڈ میں شہر مباکو سے جانب جنوب بیس میل کے فاصلہ سے رود یدو گاوا پر واقع هی تجارت اِسمیں بہت هوتي هی اور رود مذکور میں سے بہت نہریں کاٹ کر شہر میں لائے هیں اور یہہ نہریں اِس قدر وسیع هیں کہ کشتي بلکہ چهوٹے جہاز جنس تجارت سے بهرے هوئے بیچ شہر میں جاسکتے هیں اور ان سب نہروں بلکہ ندي کے بهي دونوں طرف سڑکیں پختہ پتهر کي چٹانوں کي بني هوئي هیں اور سڑکوں سے پاني کے اندر تک سیڑهیاں بطور گهاٹ کے بني هیں کہ جہاز پر سے لوگ اوتر کر بآساني کنارے پر چڑہ جاتے هیں اور سب ندیوں اور نہروں پر لکڑي کے پل نہایت منقش اور خوش قطع بنے هوئے هیں باشندے اسکے تخمیناً ایک لاکهہ پچاس هزار *

شہر نگوساکي جزیرہ کیوسیو کے مغرب طرف خلیج اموزا پر واقع هی یہہ شہر بہت مشہور بندر هی بندر خاص چار میل طویل اور تخمیناً

ایک میل عریض اور شہر خاص ایک میل لنبا اور ایک هي میل چوڑا هی تینوں طرف عموداً بلند بلند پہاڑ محیط هیں بیچ شہر میں ایک بڑي نہر جاري هی جسپر پینتیس پل بنے هوئے هیں جنمیں سے پندرہ سنگین هیں عمارات اِس شہر کي خصوصاً مندر جو تمام شہر میں قریب سائهه مندروں کے هیں اکثر بلند اور خوش قطع بنے هوئے هیں باشندے اس کے پچاس هزار علاوہ اس مندر کے اور دو بندر هاکو ڈاٹي اور کاناگاوا هیں اور اهل فرنگ کي آمدورفت سنه ۱۸۵۸ع سے اس میں جاري هی *

ماسواے ان کے شہر اور قصبے بهي بہت هیں اور جس مقام کي زمین سیر حاصل هی وهاں اِسقدر آبادي هی که دور سے دو قصبے جو نزدیک نزدیک واقع هوں ایک هي معلوم هوتے هیں از روے تخمینه کے باشندے اس کے دو کروڑ پچاس لاکهه سے تین کروڑ تک هیں زمین اِس جزیرہ کي پر فضا اور سیر حاصل آب و هوا بهي معتدل اور جزیرہ جاپان میں پہاڑ بہت هیں جنمیں کانیں سونے چاندي اور تانبے کي هیں بعضے پہاڑ اُن میں سے شعلہ دار یعني آتش فشاں هیں جسے هندي میں جوالا مکهي کہتے هیں زلزلہ اسمیں بہت آتا هی غذا یہاں کے باشندونکي چانول اور وہ مچهلي جو دریاے شور میں پیدا هوتي هی اور جزیرہ جسو کے اطراف شمالي میں پوستین بہت عمدہ هوتے هیں اهل فرنگ اشیاے فرنگستاني وهاں لیجاکر پوستین وهاں سے لاتے هیں اِن جزیروں مرقوم‌الصدر کے سوا اور کوئي جزیرہ زیادہ نامور اور قابل‌الذکر قطع ایشیا کي حد شرقي پر نہیں هی مگر جو چین سے متصل هی تانکن پر جزائر هاے ٹنی اور صوبه فوکین کے مقابل میں تاؤوان یعني فورموسا اور شہر ننگ‌پو کے مقابل میں مجموعة‌الجزائر چوسان هی جو شاہ چین کے ماتحت هی اور جاپان سے جنوباً مجموعة‌الجزائر لوچو چهوٹے چهوٹے جزیرے هیں باشندے اِس کے حسن اخلاقي میں معروف هیں *

جزیرہ ھائی‌نان صوبہ کانگ‌چو سے جو ایک جزیرہ نما کے جنوبی سمت پر واقع هی بواسطہ ایک آبناے کے جو پندرہ میل چوڑی هی اُس جزیرہ نما سے منفصل هی اور شهر کان‌تونگ سے دو سو بیس میل کے فاصلہ پر جانب مغرب واقع هی اور یهہ جزیرہ قریب دوسو میل کے لنبا اور سو میل کے چوڑا هی وسعت میں اِسکے بڑے اونچے پہاڑ جنپر همیشہ برف پڑتا هی اور وہ برف سے چھپے رهتے هیں واقع هیں دامن میں اُسکے درخت کثرت سے پیدا هوتے هیں کہ باشندے اُس جزیرہ کے اُنکو کاٹ کر جهاز کشتی وغیرہ کے بنانے میں صرف کرتے هیں اور اُسکی تجارت سے بهت مالدار هیں بلکہ آسودگی کے سبب کشتکاری بهی وهاں بهت هوتی هی دارالامارۃ اِس جزیرہ کی کانگ‌چو هی ایک نایب شاہ چین کی طرف سے اُسمیں رهتا هی یهہ شهر اِس جزیرہ میں جانب شمال واقع هی مردم شماری اِسکی تخمیناً دو لاکهہ اور کل جزیرہ کی قریب دس لاکهہ کے هی *

تووان جسکو اهل فرنگ خوشنمائی کے سبب فورموسا کہتے هیں اور صوبہ فوکین سے (جو حد اُسکے قریب هی) آسی میل کے فاصلہ پر اور شهر اموئی سے ایکسو تیس میل پر واقع هی یهہ جزیرہ دوسو پچاس میل لنبا اور آسی میل چوڑا مگر کم و بیشی عرض سے اوسط عرض چالیس میل چوڑا هی حد غربی میں اِسکے خوب سیر حاصل هی اور فضا بهت خوشنما اگرچہ پہلے اهل پرتگھر اور هائی‌لینڈریز کے قبضہ میں تها مگر اهل چین نے پهر اُسکو لےلیا اِسکے مشرق پر زیادہ کوهستان اور ویران هی کہ وهاں صرف وحشی لوگ مثل بحر الکاهل کے جزائر کے بود و باش رکهتے هیں اور وہ لوگ برهنہ رهتے هیں اور اپنے جسموں کو زیبایش کے طور پر تیل سے گودتے هیں خلیج‌کان‌تون میں انگریز اور پرتگیز نے دو جزیروں کو اپنے قبضہ میں کرلیا هی چنانچہ پرتگیز نے مکاؤ کو جسکا بیان پہلے گذرا اور انگریزوں نے هون‌کون جو خلیج مذکور کے

مهانہ کے مقابل پر واقع هی اور بندرگاہ هونے کے سبب سے آباد هوگیا هی لنبائي اِس جزیرہ کي شرقاً غرباً آٹھہ میل اور چوڑائي دو میل سے لیکر چھہ میل تک هی اسکي شمالي حد پر پہاڑ سو فٹ سے لیکر هزار فٹ تک اونچا هی جہاں سے سنگ گروانٹ جو عمارت کے کام میں بہت مضبوط هی کھودکر لاتے هیں سمت جنوب اِسکے زیادہ نشیب هی مگر کشتکاري اور زراعت بسبب پہاڑ اور پتھر کے یہاں نہیں هوسکتي هی *

مجموعۃالجزائر چوسان یہہ جزیرے ملک چین کے قریب ایک بڑے خلیج کے مقابل میں واقع هیں اور رودینگ‌سي‌کیانگ کے سمت جنوب میں تخمیناً ستر میل کے فاصلہ پر تعداد اِنکي بلا شمار هی چنانچہ جہاز کے ذریعہ سے ساٹھہ میل کا سفر طی کرکے تین سو جزیرے دیکھنے میں آئے پر اِنمیں سب سے بڑا جزیرہ جو خاص چوسان موسوم هی تخمیناً چالیس میل لنبا اور بیس میل چوڑا اور خوب سیر حاصل هی دارالامارۃ اِسکا تنگ‌هائي بہت خوش قطع شہر هی اُسکے بیچ میں بجائے راستہ کے نہریں جاري هیں جسمیں کشتي کے ذریعہ سے آمدورفت اور سیر کرتے هیں باقي اکثر جزائر چھوٹے هیں پر سب سرسبز اور سیر حاصل چنانچہ اُنمیں سے ایک پوٹو نام جزیرہ کو چین والے بسبب خوشنمائي کے اور خوش گواري آب و هوا سے مثل فردوس سمجھتے هیں *

جزائر فوچو تخمیناً چار میل کے فاصلہ پر ملک چین کي مشرق طرف پر اور جزیرہ فورموسا کے مابین شمال اور مشرق واقع هی اِن جزیروں کي تعداد چھتیس هی اور اُنمیں سب سے بڑا ستر میل لنبا اور دس بارہ میل چوڑا سب کے وسط میں واقع هی اهل فرنگ وهاں کم گئے هیں کہتے هیں کہ آب و هوا وهاں کي خوش اور زمین سیر حاصل اور هر طرح کا میوہ وهاں پیدا هوتا هی بلکہ پہاڑوں میں تانبے اور رانگے کي کانیں وهاں بہت مفید هیں اور باشندے وهاں کے

ماتحت حکومت چین اور خلیق هیں مگر مثل جاپان والوں کے غیر ملک کے آدمي سے پرهیز رکھتے هیں *

چوتھي فصل

بلاد ترک یعني مملکت آل عثمان کے بیان میں جو قطعۀ ایشیا میں واقع هیں

قطعۀ ایشیا میں سلطان روم کے ماتحت جو ممالک هیں حدوداربعه اُن ممالک کے یهه هیں حد شمالي پر بحر مرمرا اور بحر اسود اور کچهه حصه گرجستان اور حد شرقي پر ایک حصه گرجستان اور مملکت عجم اور حد جنوبي پر خلیج عجم اور وادي شام اور مملکت عرب اور بحر روم اور حد غربي پر بحر روم اور بحر مرمرا اور بُغاز گلیپولي یعني ڈارڈنیلز جو بحر روم کو بحر مرمرا سے ملاتا هی اور بغازقسطنطنیه جو بحیرۀ مرمرا اور بحیرۀ اسود کے درمیاں میں هی واقع هیں *

طول اعظم اِن ممالک کا راس بابافیه سے دامن غربي جبل ارارا ط تک ایک هزار میل جغرافوي هی اور وہ بابافیه ۲۵ درجے ۵۱ دقیقے ۳۰ ثانئے طول شرقي سے اور ۳۹ درجے ۳۰ دقیقے عرض شمالي سے دامن کوہ ارارا ط تک جو ۴۵ درجے طول شرقي پر هی قیاس کیا جاتا هی اور عرض اعظم اِسکا راس خلیج عجم سے مصب نهرباتونابي تک نوسو بیس میل هی اور رقبه اِسکا پانچ لاکهه میل مربع اور باشندے اِن ممالک کے ایک کروڑ ساٹهه لاکهه هیں اور یهه مملکت چهه بڑے بڑے ملکوں میں منقسم هی ایک کوچک ایشیا جسکو بر اناطول بھي کہتے هیں دوسرا ارمینیا یعني بلاد ارمن تیسرا گردستان جسکو عرب لوگ بلاد اکراد کہتے هیں چوتها الجزیرہ یعني دوآبه جو درمیان دجله اور فرات کے واقع هی پانچواں عراق عرب چھٹا سوریه اور فلسطین جسکو

بوشام بھي کہتے ھیں اب ھم ھر ایک ملک کا حال بالتفصیل بیان کرتے ھیں *

ایشیاے کوچک کا بیان اور جو جزیرے کہ اِسکے متعلق ھیں

اِس ملک کا نام ترکوں کے نزدیک براناضول ھی اور در حقیقت براناضول اِسکا ایک صوبہ ھی چنانچہ ھم بیان کرینگے *

حدود اربعہ اُسکے یہہ ھیں سمت شمال بحر مرمرا اور بحر اسود اور بطرف مغرب بغاز قسطنطنیہ اور بحر مرمرا اور بحر روم اور بغاز دلیبولي اور جانب جنوب بحرروم اور بطرف مشرق وہ خط مفروضہ جو خلیج اسکندرون سے شمال شرقي تک یعني جہاں کوہ لکام اور کوہ کورین جسکو زمانہ سابق میں طوروس اور کوہ طور کہتے تھے ملے ھیں اور وھاں سے اُن پہاڑوں پر گذرتا ھوا ثغراہ نوشیرواں تک جو نہر فرات سے قریب ھی اور وھاں اُن پہاڑوں پر سے جو حد عربي فرات سے متصل اور ۴۰ درجے عرض شمالي اور ۳۴ درجے طول شرقي سے قریب ھیں ھوتا ھوا اور حد بلاد ارمینیا تک مفروض ھی الغرض حد شرقي بحیرہ اسود پر تمام ھوئي ھی عربوں نے اِسکا نام ارض روم رکھا ھی اِسواسطے کہ زمانہ قدیم میں قیصر روم اور قسطنطنیہ کے ماتحت تھا اور اِسي سبب سے ارمینیا میں بھي اِسکا نام ارض روم ھی اور شمالي شرقي کے قطعہ کا نام ترکوں کے نزدیک رمیلي ھی اور اُسي زمانہ میں اُن شہروں کا نام جو مسلمانوں اور رومیوں کے ملکوں کے قریب ھیں ثغورشام اور جزیرہ رکھا اُن شہروں میں سے بعضے یہہ ھیں ملطیہ حدث مرعش ھارونیہ جو خلیفہ ھارون رشید کي طرف منسوب ھی اور عین زربہ اذنہ طرسوس ,, ابواسحاق اصطخري نے کتاب الاقالیم میں لکھا ھی کہ میںنے شام کو ثغور کے نام سے جمع کیا یعني ثغورشام رکھا کیونکہ بعضے قطعہ اُنمیں سے ثغور شام اور بعض ثغور جزیرہ کے نام سے پہچانا جاتا ھی حالانکہ شام میں

یہہ دونوں داخل ہیں اِسواسطے کہ جو فرات سے اِس پار ہی شام میں داخل ہی اور ملطیہ سے مرعش تک ثغور جزیرہ کا اِس سبب سے نام رکھا گیا کہ جزیرہ کے باشندے وہاں کے لوگوں سے راہ و رسم رکھتے ہیں نہ اِس لیئے کہ وہ جزیرہ ہی انتہی کلامہ " اور یہہ بلاد زمانہ قدیم سے کئی ایک چھوٹي چھوٹي مستقل ریاستوں پر منقسم ہیں ممالک جنوبیہ میں سے ملیسیا جو جانب جنوب بحر مرمر کے ہی اور لودیا جو ملیسیا سے جنوب کي طرف ہی اور اِس سے دکھن کي طرف کاریا ہی اور لیسیا اور پیسبدیا اور کلیکیا جو بحر روم پر ہیں اور جہات شرقیہ میں سے بیسینیا اور فنطوس بحر اسود پر اور کیدوکیا ارمینیا اور سوریہ کي سرحد پر مشرق کي طرف اور مابین فنطوس کے جو شمال کي طرف ہی اور کلیکیا کے جو جنوب کي جانب ہی اور جہات متوسطہ میں سے غلاطیہ اور فروغیہ ہیں پیشتر مملکت فروغیہ کي شوکت زیادہ ہوئي اور اِن ملکوں میں سے اُسکے تابع ہوئے بعد اِسکے مملکت لودیا کي سلطنت قوي ہوئي اور نہر ہالیس کے جسکو في زماننا قزل ارمن کہتے ہیں جو ملک کہ بطرف مغرب واقع ہیں سب پر ملک کریسوس پادشاہ اور باقي پر مادیا اور فارس کے پادشاہ غالب ہوئے پھر ملک قورش یعني خسرو نے جو مادیا اور فارس کا پادشاہ تھا کریسوس پادشاہ کے ملک پر سنہ ۵۴۸ برس قبل حضرت مسیح علیہ السلام کے فتح پاکر اور سب ملکوں کو اپنے ممالک محروسہ میں داخل کیا اسکندر بن فیلقوس مقدونیہ کے عہد تک جسنے کہ ملوک فارس پر فتح پا کے اکثر ممالک اُنکے جو ایشیا میں تھے لے لیئے تھے ملک قورش کے قبضہ میں رہے بعد وفات سکندر کے یہہ ممالک مملکت سوریہ میں داخل ہوکر ماتحت سلاطین سلوقدیہ کے ہوئے بعد اِسکے رومیوں نے سب ایشیا کے حصہ جو نہر فرات کے پچھم طرف تھے لے لیئے اور سنہ ۱۱۰۰ ع تک بعد مسیح علیہ السلام کے یہہ بلاد رومیہ اور قسطنطنیہ کے قیصروں کے ماتحت رہے

جب که ممالک جنوب اور شرقي میں سلاطین سلجوقیه غالب هوئے اور وقت خرابي سلطنت سلجوقیه کے یعني بعد وفات سلطان علاوالدین ثاني سلجوقي کے سنه ۱۳۰۰ ع میں سلطان عثمان غازي کے أمراء جنکو ترک عثمانیه کهتے هیں اُنکے بڑے حصے پر غالب هوئے اور سنه ۱۳۸۹ ع میں یهه سب ممالک سلاطین عثمانیه کے ممالک محروسه میں داخل هوگئے عثمانیه ترکوں کي اصل تاتار سے هی وهاں سے اطراف بحر خضر میں آئے ترکوں کے نزدیک یهه بلاد تین بڑي بڑي قسموں میں منقسم هیں اول اناضولي شمال غربي میں دوسري قرمان جنوب شرقي میں تیسري قسم ارض روم یعني ارض رومیلي شمال شرقي میں اور اِن بلاد کو کئي ایالتوں یعني ریاستوں میں بهي تقسیم کیا هی چنانچه ایالته اناضول اور ایالهٔ قرمان اور ایالهٔ سیواس اور طرابزون اور قونیا اور مرعش اور اذنه یهه قسم ثاني یعني ریاست ایک حال پر قایم نهیں رهتي اِسي واسطے هم اُسکي طرف ملتفت نهیں هوتے *

کوچک ایشیا کے بلاد اُونچے اُونچے پهاڑوں کے سلسلوں کے سبب سے جنکے درمیان وسیع دشت اور اچهے پر فضا میدان هیں باهم متفرق هیں اُن سلسلوں میں سے ایک سلسله کوه ایدا هی شمال غربي کي طرف ترک اُسکو قرهطاغ کهتے هیں بلندي اُسکے سب سے بلند ٹیلے کي جو خلیج اورمیت کے قریب هی پانچ هزار دو سو بانوے فٹ هی اِس ٹیله کا نام جبل غرغار هی پهر یهه سلسله جانب مشرق ایک سو چار میل جغرافوي تک چلا گیا هی اور اُن نهروں کے مخرجوں کے بیچ میں جو بحیرهٔ مرمر اور بحر روم کي طرف بهتي هیں فاصل هوکر پهر وهاں سے جنوب شرقي کي طرف پهرکر دو سو بیس میل دشت قونیا کے کناره تک چلا گیا هی اِس حصه کا نام ترکوں کے نزدیک مرادطاغ هی جنوب غربي کي طرف اِسکي بهت شاخیں پهوٹي هیں اور اِسکے کناره غربي پر کوه طوروس کا سلسله آ ملا هی جو جهات جنوبیه میں شرقاً پهیلا هوا هی

اُسکے اور بحر روم کے بیچ میں ایک دشت تنگ واقع هی اور جبل لکام
سے که جو جانب جنوب سوریه تک لنبا هی ملا هوا هی جبال طوروس
مذکور میں ایک قبلہ هی جسکي بلندي دس هزار فٹ هی اور اِس
سلسله کے اُتر طرف ایک اور سلسله هی جسکا حسنهطاغ نام هی اور اِن
دو سلسلوں کے درمیان میں ایک دشت پر فضا هی جسمیں سب طرح
کے درخت و نباتات پیدا هوتي هیں اُس کا نام بستان هی اور اُسي دشت
میں بستان ایک شہر هی جو نہر قزل‌ارمن کے مخرج کے نزدیک آباد
هی سلسله حسنهطاغ شهر بستان سے شمال شرقي کي طرف شهر سیواس
کے پورب والے حصے تک اور وهاں سے پورب طرف نہر فرات تک
لنبا چلا گیا هی لیکن ارکي طاغ جو جانب جنوب شهر قیساریه سے دس
میل کے فاصله پر هی کوچک ایشیا کے سب پہاڑوں سے زیادہ بلند هی،
اِس واسطے که تیرہ هزار ایکسو فٹ عموداً بلند هی اور ڈیڑہ سو بلکه ایکسو
اَسي میل سے نظر آتا هی اور ان شہروں کے پہاڑوں میں سے ایک سلسله
هی که جو فرات کے مخرج سے لیکر پچھم طرف سیواس اور طوقات کے
بیچ میں قزل ارمن تک لنبا چلا گیا هی اس کے شمالاً اور جنوباً بہت
سي شاخیں پھوٹي هیں جبل اولمپوس جو قدما کي کتابوں میں
مشہور هی پس یہه شهر برسا کے قریب هی اُسے في زماننا اناطولي طاغ
کہتے هیں بلندي اُس کي ۹۱۰۰ فٹ هی اور نہر سکاریا اور
قزل‌ارمن کے درمیان جو قطعه زمین که واقع هی اُس میں پہاڑ اور گھاٹیاں
بہت هیں اور اُسے الکس طاغ کہتے هیں اور ان پہاڑوں کے پتھر سیاہ مائل
به سفیدي هوتے هیں مگر نہر سکاریا اور قزل ارمن کے بیچ میں نیرادي
بہت هیں اور وہ ایک قسم کا سخت پتھر هوتا هی منار هاے قدیم کي
شکل پر جو بلاد مصر سے اور شہروں کي طرف لیجاتے هیں اور ان بلاد کا
سنگ رخام اور سنگ مرمر زمانه سابق میں بہت مشہور تها اِس اطراف
میں زلزلے بہت آتے هیں چنانچه منقول هی که طیباریوس قیصر کے

زمانہ میں تیرہ شہر کوچک ایشیا کے ایک دن میں اولٹ گئے کوہ اولمپوس پر زمانہ قدیم میں ایک برقانہ تھا مراد طاغ میں بھی پرانے برقانوں کی نشانیاں بہت ہیں لیکن کوچک ایشیا میں اب کوئی برقانہ بلند نہیں پایا جاتا اور اُس کے درمیان میں وسیع میدان بہت ہیں کہ جنمیں درخت نہیں ہیں بعضے میدانوں میں سبز نباتات ہیں اور بعضوں کی زمین شور اور اُس کی سر زمین میں شورہ اور کھانے کا نمک بھی پیدا ہوتا ہی *

نہروں کا بیان

ان شہروں کے پہاڑوں سے بہت نہریں بڑی اور چھوٹی نکلکر اُن دریاؤں میں جو ان بلاد کو محیط ہیں گرتی ہیں لیکن اکثر نہریں اسکی بسبب قریب ہونے جبال طوروس کے بحر روم سے چھوٹی ہیں اور بڑی نہریں اس کی شمال کیطرف بہتی ہیں اِس سبب سے کہ اُس پانی کے واسطے جو وسط بلاد میں سے نکلتا ہی جانب جنوب کوئی راستہ نہیں ہی ان سب نہروں میں سے بڑی نہر ھالیس ہی جسکو اب قزل ارمق کہتے ہیں اور یہہ نہر دو نہروں سے کہ ایک مشرق کی طرف سے آئی ہی اور دوسری جنوب کی طرف سے مجتمع ہی اور یہہ حسنہ طاغ شہر بستان سے نکلکر اولاً بطرف مغرب وادی بستان کے بہتی ہوئی نہر ایرملی سے ملی ہی پھر شمال کی طرف پھر گئی ہی اور نہر ھالیس شرقی سیواس کے شمال مشرق کی طرف سے نکلکر مغرب کیطرف بہتی ہوئی نہر ھالیس جنوبی سے جا ملی ہی اور وھاں سے پہاڑوں کے بیچ میں سے بہتی ہوئی اُس نہایت بلندی سے کہ جو عرض شمالی سے (۵۲٬۳۲٬۴۱) درجے اور طول شرقی سے (۳۵٬۱۱٬۳۶) درجے پر ہی بحر اسود میں گرتی ہی طول اس کا قطع نظر کجی کے چار سو میل کے قریب ہی *

دوسري نہر ایریسا هی جسکو اب لنبهل‌ارمق کہتے هیں یہہ نہر هالیس سے بہت چهوٹي هی اور یہہ تین نہروں سے مجتمع هی دو نہریں جنوب کیطرف سے جو شہر اماسیہ کے قریب ملي هیں اور تیسري یورپ کیطرف سے بہتي هوئي شہر مشکمہ کے قریب اُن دونوں سے ملي هی بعدہ یہہ نہر ایریسا شمال کیطرف مائل بمشرق بہتي هوئي شہر سمسون کے قریب بحر اسود میں گرتي هی طول اس کا مصب سے نہر شرقي کے مخرج تک قرہ حصار کے قریب دوسو میل هی *

تیسري نہر فنسا هی یہہ نہر اُن پہاڑوں سے نکلي هی کہ جو اُن نہروں میں کہ فرات اور بحر اسود کیطرف بہتي هیں فاصل هیں یہہ شمال غربي کیطرف ایکسو ساٹھہ میل بہہ کر بحر اسود میں گرتي هی *

چوتهي نہر سکاریا هی جو وسط بلاد میں سے نکلکر اولاً بطرف شمال غربي پهر بجانب شمال شرقي بہہ کر بحر اسود میں گرتي هی طول اسکا دو سو پچاس میل هی اس میں اور بہت چهوٹي چهوٹي نہریں بهي آکر ملي هیں اُن میں سے جو مغرب کي طرف سے آملي هیں اُنکا مخرج جبل مراد طاغ میں هی اور جو مشرق کي طرف سے آئي هیں اُنکا مخرج الکس طاغ میں اور جبل مراد طاغ کے دامن غربي سے بہت نہریں نکلکر بحر روم میں بهي گرتي هیں اور قرہ طاغ کے شمال مغرب کي طرف سے کئي نہریں نکلکر بحر مرمرا میں جاملي هیں اُن نہروں میں سے کہ جو بحر روم میں گرتي هیں بڑي نہر میاندر هی جسکو اب غریمکلي اور بیوک مندر کہتے هیں یہہ مراد طاغ سے نکلکر جنوب غربي کو بجانب بہتي هوئي ۳۷°۲۰ درجے عرض شمالي سے قریب بحر روم میں گرتي هی اس میں بهي اوتر اور دکن کي طرف سے بہت نہریں آکر ملي هیں مگر اُن نہروں میں سے کہ جو دکن طرف بہتي هیں بڑي نہر سیحون هی یہہ جبل طوروس کے اوتر طرف سے نکلکر اولاً جنوب غربي کي طرف بہتي هی پهر کوہ بگر طاغ میں سے بہت تنگي سے گذر کر کہ اِس مقام کا

نام ترکوں نے کولک بغاز رکھا ھی پھر دکن طرف مڑ کر شہر اذنہ پر سے گذرتي ھوئي بحر روم میں گرتي ھی اور وہ بغاز جبال طوروس میں ایک متنگ راستہ ھی جو کلیکیائے قدیم اور کندوکیائے قدیم میں فاصل ھی کلیکیا بطرف جنوب ھی اور کندوکیا بجانب شمال چونکہ یہہ دونوں اسي ابنائے سے متمیز ھوتي ھیں اِسي سبب اس مضیق کا نام باب کلیکیا رکھا ھی جب کہ ابراھیم پاشا والي مصر نے شہر اذنہ کي حکومت پر غلبہ پایا اِس باب کلیکیا پر ایک قلعہ نہایت بلند بنایا اور ان بلاد کے وسط میں ایک میدان ھی کہ طول اُس کا اڑھائي سو میل اور عرض ڈیڑہ سو میل ھی اس کے پاني کے لیئے دریا کیطرف کوئي راہ نہیں ھی اسواسطے کہ ھر چار طرف سے پہار اُس کو محیط ھیں اور ان پہاڑوں میں نہریں نکلکر کئي بحروں میں گرتي ھیں اُن میں سے ایک بحیرہ مالحہ ھی جو وادي قونیا میں واقع ھی اِس دشت کے اکثر بحیرے موسم سرما میں جم جاتے ھیں اور اِس وادي کے اوتر طرف اور کئي وادي ھیں کہ اُن میں بحیرے بھي بہت ھیں اُن میں سے اکثر کھاري ھیں سب میں سے بڑا بحیرہ بصنہ ھی جو نہر سکاریا کے مخرج کے قریب ھی طول اُسکا تیس میل کے قریب اُس میں سے نمک نکالکر اُن اطراف کے ھرایک مقام میں لیجاتے ھیں ھوا ان شہروں کي بہت اچھي ھی اور بہ نسبت اُن بلاد یورپ کے جو ان بلاد سے خط عرضي میں برابر ھیں ھوا یہاں کي اعتدال پر زیادہ تر ھی اِس واسطے کہ پہاڑ موسم گرما میں حرارت کو اور دریاے محیط ایام سرما میں برودت کو لطیف کردیتے ھیں بخلاف بلاد جنوبیہ کے جو بحر روم سے متصل ھیں گرمي زیادہ ھوتي ھی اور بحیرہ اسود کے اطراف میں سردي زیادہ پڑتي ھی *

کوچک ایشیا کے معدنیات کا بیان

طوقات قونیا کمش خانہ کے قریب سے اطراف جنوبي شہر طرابزون تک تانبے کي کانیں ھیں اور چاندي کي بھي ھیں لیکن بہ نسبت زمانہ

سابق کے تیسرے حصہ سے زیادہ اب نہیں نکلتی نہر فرات اور بحر اسود کے قریب کے کل پہاڑوں میں تانبے کی کانیں ہونے کی علامات ہیں اور شہر عرب کیر کے قریب جو فرات پر واقع ہی چاندی اور سونے کی کانیں ہیں حضرت حزقیال نبی نے ص ۲۷ — ۱۲ میں فرمایا ہی کہ قوم توبال اور مساخ تانبے کے برتنوں کی تجارت کیا کرتے تھے اور اُسی سر زمین میں رہتے تھے اور وہیں لوہے کی بھی کان ہی وہاں کے لوگ اُس سے فولاد بناتے ہیں اور زمانہ قدیم میں زنجفر یعنی شنگرف کی کان اناضولی میں اور سونے کی لودیا میں اور بلور کی فنطوس میں اور سنگ مرمر کی جہات متوسطہ میں تھی لیکن فی زماننا اُن کانوں میں سے بعضی تمام ہوچکیں اور بعضی جو اب تک باقی ہیں آدمیوں سے بباعث عدم احتیاج کے کوئی نہیں نکالتا زمانہ قدیم میں سنگ مقناطیس لودیا میں ملا تھا اِسکا نام مغنیط سے مشتق ہی اور مغنیط ایک قوم ہی کہ شہر مغنیسیا کے اطراف میں جو نہر میاندر پر واقع ہی رہتی ہی اور وہیں حجرلودیا یعنی کسوٹی کا پتھر بھی ملتا ہی *

حاصلات کا بیان

جمیع اقسام کے غلے اور مصطکی اور املی نہر میاندر کے کناروں پر اور انگور سیاہ و سفید اور آلوبخارے اور کئی قسم کے چانول کپاس سرو جھاؤ چیڑہ ابہل یعنی ہوبیر کے درخت اور بلوط کے جسکا پھل مازو ہی بڑے بڑے جنگل اور بن ہیں اور ایسی ہی حور یعنی پیپل اور آس چنبیلی زرد آلو شفتالو سیب آلو بالو جوز لیموں انار خربزہ کئی قسم کے اور آولے کے درخت اور وہ نباتات جو زمین پر پھیلتی ہیں پیدا ہوتی ہیں بعضے کہتے ہیں کہ جنگلی انگوروں کا تنہ درخت آدمی کے جسم کی مانند موٹا ہوتا ہی لوگ جنگلی درختوں پر اُسکے واسطے منڈوا باندھتے ہیں زمین یہاں کی باوجود عمدہ اور سیر حاصل ہونے کے

اکثر خراب پڑي هی اور به نسبت وسعت اُس ملک کے باشندے بھي
اُسکے بہت تھوڑے هیں اور حیوانات یہاں کے ترکي گھوڑے نیل گاے
بکري اور بھیڑ هیں اور شہر انکورا کے اطراف میں جو علاطیہ قدیم
کے شہروں میں سے هی ایک قسم کي بھیڑ هوتي هی که اُسکے بال لنبے
اور باریک اور چمک میں حریر کي مانند هوتے هیں اُس سے کشمیر کي
شالوں کي مانند شالیں بني جاتي هیں اور ایک قسم کي بکري هوتي هی که
اُسکے بال نہایت عمده هوتے هیں ایک سال میں دو بار کترے جاتے هیں
اور ایک قسم کي بلي هوتي هی که جسم اُسکا بہت بڑا اور بال بھي
اُسکے بہت اچھے هوتے هیں پہاڑوں میں اکثر کئي قسم کے چرند اور پرند
جنگلي هوتے هیں *

اشیاے تجارت کا بیان

تجارت یہاں کي دو قسم هی بحري یعني دریائي اور بري
یعني خشکي دریائي تجارت اهل فرنگ اور رومیوں کے هاتھه میں
هی اور بري اکثر ارمن والوں کے هاتھه میں اکثر تجاروں کي تجارت گاه
شہر ازمیر هی اشیاے تجارت یہاں کي حریر انجیر بھیڑ کے بال
بکري اُونٹ کا اُون روئي بکري کے مدبوغ چمڑے مازو کہربا
لاجورد اور بعض دوائیں جیسے افیون مشک ریوند اور بعضے
اقسام کے کپڑے جیسے طاوس اور بسط وغیره اور شہر بروسا
میں حریر اور اماسیا میں کتاں بني جاتي هیں اور افیون قره
حصار میں اور سیاه نمدوں کے بنے کے کارخانے اور طوقات میں تانبے کے
برتن خصوصاً قہوه خوري کے پیالے بنانے کے کارخانے هیں اور وهیں
سے بکري کے مدبوغ نیلے چمڑے لے جاتے هیں اور شہر ترسیس سے
گیہوں روئي السي جو مازو اور تانبا لے جاکر بعوض انکے
قطعه یورپ اور امریکه سے چاول قہوه اور شکر لاتے هیں *

کوچک ایشیا کے باشندوں کا بیان

باشندے یہاں کے ترک - ارمن روم ترکمان اور اکراد ھیں اور جنکو ھم ارمنی کہتے ھیں اُنمیں سے تین خمس ۳/۵ ارمن اور روم ھیں ارمن روم سے زیادہ ھیں اور وہ اکثر تجارت کرتے ھیں اور مال پیدا کرنے میں مصروف رھتے ھیں اور روم بعضے کشتکاری کرتے ھیں اور بعضے ارمن کی مانند تجارت لیکن اپنے ھمجنسوں کی طرح سب کے سب جھوٹے اور مکار اور کینہ‌ور ھوتے ھیں اور ترک بھی بعضے کاشتکار اور پیشہ‌ور ھیں تانبے اور فولاد کی صناعی میں اُنکو بہت دخل ھی اور ترکمان کی کئی قومیں ھیں ھر قوم میں ایک شیخ یا امیر ھوتا ھی جو اپنی قوم پر حاکم ھوتا ھی اور ان لوگوں کی گذر اوقات گھوڑوں اور چارپایوں کے پالنے پر ھی اور یہہ در اصل ترک ھیں جب بلاد تاتار سے آتے ھیں اپنی حالت اصلی پر ھوتے ھیں مگر چور اِس قوم میں بہت کم ھیں بخلاف اکرادیوں کے کہ جو اطراف مرعش اور حدود جزیرہ میں ھیں لوٹ مار اور چوری میں مشہور اور معروف ھیں *

کوچک ایشیا کے شہروں کا بیان

ایشیاے کوچک کے شہر بہ نسبت زمانہ قدیم کے چنداں مشہور نہیں رھے بلکہ اکثر ویران ھوگئے اور بجز در و دیوار شکستہ کے اور کچھہ باقی نہیں زمانہ سابق میں شہر افسس اور لادقیہ اور سردیس جو پادشاہ کرسس کی دارالخلافت تھا اور ملیطوس تمام روے زمین کے شہروں میں زیادہ تر مشہور تھے اور جو شہر کہ فی‌زماننا مشہور ھیں اُنمیں سے ایک شہر ازمیر ھی جو خلیج ازمیر پر واقع ھی اور یہہ شہر ھومیروس نامی ایک شاعر یونانی کا مولد ھی زمانہ قدیم میں یہاں ھومیروس کے نام کی ایک تصویر سنگ مرمر کی بھی بنی ھوئی تھی اور قریب اُسکے اسکلابیوس طبیب کے نام کی بھی تھی اور اِسی شہر میں ایک کلیسا بھی تھا اُن سات کلیسوں میں سے کہ جو اِنجیل میں بمقام سفر رویا مذکور ھیں اور اگرچہ

یہہ شہر زلزلوں اور لڑائیوں سے دس بار تباہ اور خراب ہوا لیکن اب بھی
وہاں کے باشندے ایک لاکھہ کے قریب ہیں اُنمیں سے ساٹھہ ہزار ترک اور
تیس ہزار روم اور آٹھہ ہزار ارمن اور تین ہزار اهل فرنگ هیں اور متواتر
خرابیوں کے بعد اِس شہر کے پھر آباد ہونے کے دو سبب ہیں ایک یہہ کہ
یہہ شہر ایک ایسے خلیج پر واقع هی کہ جو تجارت کے لیئے ایک بندر کی
طرح پر واقع هی اِس سبب سے جہازوں کا لنگر یہیں ہوتا هی دوسرے
یہہ کہ اُسکے اطراف اور قرب و جوار کی زمین سیر حاصل هی کیونکہ
بباعث نہروں کے وہ تمام سر زمین خوب سیراب رهتی هی اِنهیں دو
سببوں سے تجار خشکی اور تری کے وهاں آکر جمع ہوتے ہیں اشیاے
تجارت اِس شہر کی حریر روئی اُون بھیڑ کے بال طنافس
جو ایک قسم کا ریشمی کپڑہ ہوتا هی جسمیں مشک لپیٹ کر رکھتے ہیں
اور بسط یعنی سیتل پاتی اور انجیر اور انگور اور ادویہ اور بعض جواهرات
وغیرہ ہیں ازمیر سے دکن طرف پنیتیس میل کے فاصلہ سے کہ بحر کے کنارہ
پر شہر افسس هی اِس شہر میں بجز کچھہ اثار قدیمہ اور بعض پل کے
کہ جنپر ایک عظیم هیکل آرطیس بنی هوئی تھی اب اور کچھہ باقی نہیں
اور شہر غزل حصار نہر میاندر پر واقع هی یہہ وهی شہر مغنیسیاے قدیم
هی اب فی زماننا چار کوس کے گرد میں آباد هی روئی اور سوت کی
تجارت بہت هوتی هی هیکل آرطیس کی جو اِس میں تھی اب کچھہ آثار
باقی ہیں باغات یہاں کے نہایت وسیع جنمیں سرو اور تیزپادن کے درخت
بہت ہیں اور شہر ملیطیس قدیم جو نہر میاندر کے مصب سے دکن
طرف آباد تھا اب اُس میں بجز بعض آثار کے اور کچھہ باقی نہیں ا
شہر ازمیر سے پورب طرف پچاس میل کے فاصلہ پر شہر سرت هی جسکو
زمانہ قدیم میں سروس کہتے تھے یہہ مملکت لودیا کا ایک قصبہ هی
باشندے اس کے گائے بیل چراتے هیں اور مٹی کے گھروں* میں رہتے ہیں
لیکن زمانہ سابق کے مکانات کے کھنڈر اب تک باقی ہیں جو اِس شہر کی

عظمت قدیمه پر دلالت کرتے هیں شهر سرویس کے اوتر طرف قریه آق حصار هی اس کا نام زمانه قدیم میں ثیاتیرو تها اور یهه ایک نهر پر آباد هی جو نهر هرموس میں گرتي هی اور اُس قطعه زمین کا عرض جسمیں یهه شهر آباد هی اور اس نهر و نهر هرموس سے محدود هی اتهاره میل هی سر زمین اس کي نهایت سیر حاصل اور شاداب طول شرقي اس شهر کا (۲۷'۴۸'۱۵) اور عرض شمالي اس کا (۳۹'۶'۱۰) اس بستي میں ایک هزار گهر هیں ان میں سے ۳۵۰ روم اور پچیس یا تیس گهر ارمن کے هیں اور باقي سب ترکوں کے *

سرویس قدیمه سے بطرف مشرق مائل بجنوب چالیس میل کے فاصله پر الله شهر ایک قریه هی جسکو زمانه قدیم میں فیلادلفیا کهتے تهے باشندے اس کے في زماننا صنعت رنگریزي میں مشهور هیں اشیائے تجارت یهاں کي بهت هیں کیونکه یهه اُن قافلوں کے جو شهر ازمیر میں آکر جمع هوتے هیں سر راه واقع هی اور قریه الله شهر سے جنوب شرقي کي طرف شهر لادقیه هی جسکا نام اب اس کي حصار هی اور یهه نهر میاندر کے وادي میں ایک نهر پر واقع هی جو نهر میاندر میں هي گرتي هی اب ایسا خراب اور ویران هوگیا هی که اُس میں ایک گهر اور ایک کلیسا اور ایک مسجد تک باقي نهیں رهي اسکے قریب شهر دنزلو هی جسمیں مانند غوطه دمشق شام کے ایک غوطه هی سنه ۱۷۱۵ع میں ایک ایسا بڑا زلزله آیا که جس سے باره هزار آدمي هلاک هوگئے اِس میدان میں حوضوں کے نشان بهت هیں اور چونکه وهاں زلزلے بهت آتے هیں اِسواسطے اُسکو یوناني بلاد محترقه کهتے هیں اور اسکي حصار سے پورب طرف چند میل کے فاصله پر شهر کو لوسایس قدیم هی اور ازمیر سے شمال کيطرف نهر کایکوس پر شهر یرغما هی که زمانه قدیم میں یرغاموس کے نام سے موسوم تها باشندے اِس شهر کے ترک روم ارمن اور یهود سب قریب پندره هزار کے هیں طول شرقي اِسکا (۲۷°) اور عرض شمالي

(۴۰°، ۱۱) هی اِسمیں ایک جامع مسجد بہت بڑي هی اور زمانہ سابق میں وهاں ایک کتب‌خانہ تھا جسمیں بیس لاکھہ جلدیں تھیں موقس انطونیوس اور ملکہ‌کلیوپاترہ اِن کتابوں کو مصر کو لے گئي اور یہہ شہر اِس سبب سے بھي مشہور تھا کہ جالینوس طبیب جو مشہور اور معروف هی یہیں پیدا هوا تھا اور شہر ترواده قدیم بالتحقیق معلوم نہیں کہ کہاں تھا لیکن اِسقدر معلوم هی کہ کنارہ بحر پر جزیرہ تینیدوس کے قریب جو بغازدردنیل کے مدخل کے نزدیک آباد تھا *

شہر بروسا (۲۸°، ۵۸′، ۴۷) طول شرقي اور (۴۰°، ۲۷′، ۲) عرض شمالي پر اُس بیاباں اور بقعہ سے جنوب شرقي کي طرف آباد هی جو نہایت عمدہ اور سرسبز و سیراب اور بیس میل طویل اور چودہ میل عریض هی مکانات اِس شہر کے لکڑي کے هیں اِسي باعث اِسمیں آگ اکثر لگاکرتي هی بازار تنگ باشندے چار هزار اور بعضوں کے نزدیک ساٹھہ‌هزار هیں زمانہ سابق میں سلاطین عثمانیہ کي دارالسلطنت تھا اب ریشمیں کپڑا بُننے کے بہت کار خانے هیں جنمیں حریر بہت عمدہ بُنا جاتا هی *

شہر نیقا قدیم هی جسکو اب ازنیک کہتے هیں اور یہہ اُس بحیرہ کے پورب طرف هی کہ جو بحر مرمرا کے خلیج جنوبي سے متصل هی اور یہہ شہر قدیم کے پتھروں سے بنا هی مگر همنے اِسکو قابل‌الذکر نجانکر فقط اتنے هي پر اِکتفا کي اور وہ خلیج جو بحر مرمرا سے نکلي هی اُسکے پورب طرف شہر نیقومیدیا قدیم هی جسکو اب ازنکمید کہتے هیں اِسي شہر میں سلطان قسطنطین نے وفات پائي تھي اب اِسمیں سات سو گھر کے قریب هیں اور اِس سے شمال غربي کي طرف شہر خلکیدون قدیم هی فی‌زماننا وهاں بجز باغات اور انگور کے درختوں کے اور کچھہ نظر نہیں آتا شہر اسکودار قسطنطنیہ کے قریب هی باشندے اِسکے تیس هزار کے قریب هیں اور جتنے قافلے کہ باهر سے قسطنطنیہ میں آتے هیں سب اِسي شہر کے بیچ میں سے هوکر گذرتے هیں *

بیان اُن شہروں کا جو بحر اسود کے کنارہ پر واقع ھیں

اُنمیں سے ایک شہر سمسوں ھی جو طول شرقی سے (۴۸) درجہ اور عرض شمالی سے (۴۴) درجے پر واقع ھی باشندے اِسکے ۳۸۰۰ کے قریب ھیں * دوسرا شہر طرابزون ھی باشندے اِسکے ۲۵۰۰۰ اِس شہر کو پادشاہ ادریانوس نے آباد کیا تھا اور سلطان سلیم اول اِسمیں مدت تک رہا اشیاے تجارت اِسکے پھل یعنی فواکہات اور شراب اور ریشمی اور سوتی کپڑے ھیں اور اُن شہروں میں سے جو بحر روم کے کنارہ پر یا اُسکے قریب بلاد جنوبیہ میں واقع ھیں ایک شہر اذنہ ھی جو نہر سیحون پر آباد ھی گرداگرد اِسکے باغات اور وسیع میدان بہت ھیں جنمیں شہتوت وراقن یعنی سفیدشفتالو زردآلو انجیر اور زیتوں کے درخت ھیں اور یہہ شہر بہت پرفضا اور سرسبز و شاداب زمین پر آباد ھی نہر سیحون پر پادشاہ یوستینیانوس کے عہد کا بنا ھوا ایک پکا پل اب تک موجود ھی باشندے اِسکے تیس ھزار کے قریب ھیں ابوالفدا نے احمد کاتب سے نقل کی ھی کہ شہر اذنہ ھاروںرشید نے آباد کیا تھا اور شہر طرسوس کو بھی اُسی نے شاید مراد اِس سے یہہ ھی کہ اِن دونوں شہروں کو اُس نے رونق دی ھو کیونکہ یہہ دونوں شہر ھاروںرشید سے پہلے بھی تھے اور یاقوت نے کتاب مشترک میں لکھا ھی کہ اذنہ ایک مشہور شہر ھی جو ثغور میں واقع ھی اور ابن حوقل نے کہا ھی کہ شہر اذنہ جو نہر سیحون پر واقع ھی شہر مصیصہ کی مانند ھی جو نہر مذکور سے بطرف مغرب اذنہ سے بارہ میل کے فاصلہ سے آباد اور اذنہ اور طرسوس میں اٹھارہ میل کا فاصلہ ھی اور طرسوس زمانہ سابق میں کلیکیا کا ایک قصبہ تھا جسکو اچی‌لی بھی کہتے ھیں حضرت یونس پیغمبر یہیں پیدا ھوئے تھے باشندے اِسکے اب تیس ھزار کے قریب ھیں اشیاے تجارت یہاں کی گیہوں جو تل روئی اور تانبا وغیرہ ھیں ابوالفدا نے لکھا ھی کہ طرسوس مشہور شہر ھی کنارہ بحر شامی پر اور ابن حوقل نے لکھا ھی کہ طرسوس بہت

بڑا شہر ہی اِسمیں دو شہر پناہیں سنگین بنی ہوئی ہیں اور نہایت آباد ہی اِسکے اور سر حد روم میں پہاڑ حائل ہیں *

بلاد جنوبیہ میں سے ایک شہر ادالیہ ہی طول شرقی سے (۴۵ ۲۸ ۳۵) اور عرض شمالی سے (۳۶ ۵۰) پر باشندے اِسکے آٹھہ ہزار یہہ شہر خلیج ادلیہ پر بہت کثرت سے آباد ہی اور اِسکے قریب خلیج مقری پر شہر مقری آباد ہی اِسکے قرب و جوار میں ایک بڑا بن ہی جہاں سے لکڑی لایق تعمیر کے مصر کی طرف جاتی ہی اور قطران یعنی ڈامر اور نمک اور چارپائے اور لکڑی اِس شہر سے جزیرہ رودس کی طرف جاتی ہی اور جزیرہ رودس کے مقابل خلیج مرمریس ہی جو جہازوں کی لنگرگاہ ہی محیط اِس خلیج کا بیس میل کے قریب ہی اور وسط بلاد کے شہروں میں سے شہر کوتاھیہ ہی باشندے اِسکے پچاس ہزار کے قریب ہیں یہہ شہر ریاست اناطولی کی دارالحکومت ہی وہ نہر جو شمال مشرق بہتی ہوئی نہر سکاریا میں گرتی ہی اُس سے یہہ مغرب کی طرف واقع ہی اِس شہر سے شمال مشرق طرف نہر مذکور پر شہر اَسکی شہر ہی اور اِس سے شمال مغرب طرف نہر سکاریا کے کنارہ کے قریب شہر شغوت ہی اور شہر کوتاھیہ کے جانب جنوب مایل بمشرق شہر افیون قرہ حصار ہی بباعث کثرت تجارت افیون کے اِس شہر کا یہہ نام رکھا ہر سال قریب دس ہزار آنہ کے اِس شہر میں افیون فروخت ہوتی ہی اور سیاہ نمدے بھی اِسمیں بہت بنتے ہیں اِس شہر میں بارہ ہزار گھر ہیں طول شرقی اِسکا (۳۰ ۳۵ ۲۱") اور عرض شمالی (۳۸ ۴۰ ۳) یہہ شہر ازمیر سے ایکسو چالیس میل اور شہر انکورہ سے ایکسو چار میل کے فاصلہ پر ہی اکثر فرش جو ازمیر میں فروخت ہوتا ہی افیون قرہ حصار اور ازمیر کے بیچ میں کے شہروں میں بُنا جاتا ہی شہر قونیا وسط بلاد کے قریب ہی زمانہ سابق میں سلاطین سلجوقیہ کا دارالسلطنت تھا اور سلجوقیہ منسوب ہیں سلجوق کی طرف جو تاتار کے سوداروں میں سے کسی کے وزیر کا

بیٹا تھا سنہ ۱۰۹۰ مسیحی میں سلجوق مذکور لشکر عظیم کے
ساتھہ آکر سمرقند اور بخارا پر قابض اور متصرف ہوکر یہیں سنہ
اپنی قوم کے مسلمان ہوگیا سلطنت اس کی شرقاً حدود چین سے غرباً
اناطولی تک پہنچی بلکہ سوریہ اور مصر تک بھی نوبت آئی اور
سلطنت غزنویہ اسی بادشاہ کے سبب معرض زوال میں آئی بعد وفات
سلطان مالک شاہ کے اس کا ملک ایران و قرمان و سوریا اور قونیا چار
مملکتوں میں تقسیم ہوا قونیا سب سے بڑی ہی فرات سے قسطنطنیہ کے
قریب تک اور بحر اسود سے بحر روم اور تخوم سوریا تک بعد زوال
سلطنت قونیا کے آل عثمانیہ یہاں تک غالب ہوئی کہ تمام کوچک ایشیا
پر قابض اور متصرف ہوگئی اب شہر قونیا کے گرداگرد شہر پناہ ہی کہ طول
اسکا قریب تین میل کے ہی اور قریب شہر کے باغات ہیں کہ اسمیں کئی
اقسام کے میوے اور پھل ہوتے ہیں ان نہروں کے باعث جو مغرب طرف
کے پہاڑوں سے نکلکر شمال شرقی کی طرف سے بحیرہ میں گرتی ہیں وہ
باغات سرسبز اور سیراب رہتے ہیں بحیرہ مذکور موسم سرما میں اسقدر
بڑہ جاتا ہی کہ دور دور تک اسکے قرب و جوار کے میدان پانی سے چھپ
جاتے ہیں یہی سبب ہی کہ وہاں کی زمین سیر حاصل ہی گیہوں روئی
اور السی خوب پیدا ہوتی ہی اور اِس شہر میں بسط اور طنافس بہت
بُناجاتا ہی اور یہاں سے پکی ہوئی کھالیں نیلے اور زرد رنگ کی اکثر
لوگ لیجاتے ہیں باشندے اِسکے تیس ہزار کے قریب ہیں اِس سے جنوب
شرقی کی جانب پچاس میل کی مسافت پر شہر قرمان ہی جو
سلاطین قرمان کی دارالسلطنت تھا اور شہر انقرہ جسکو انکوریہ بھی
کہتے ہیں عرض شمالی اُسکا (۳۹° ۳۱') اور طول شرقی (۳۲° ۴۱' ۴۲") ہی
اور یہہ بہ نسبت سطح سمندر کے بہت بلند زمین پر واقع ہی اور اِسمیں
ایک بہت بڑا قلعہ ہی کہ شہر نصف سے زیادہ اسکے اندر آباد ہی پرانے
شہر کے نشانوں میں سے ہیکل جوپیٹر اور ہیکل اغسطس قیصر کے

کھنڈر اب تک موجود هیں باشندے اِسکے دس هزار مسلمان پانچ هزار نصارا اور دو هزار یهودي هیں اور اِسمیں بهوز کے بالوں سے جنکا ذکر پہلے مذکور هوا بهت چیزیں بني جاتي هیں اور هر برس تخمیناً پچاس هزار اته آوں روتاس مصطکي قتاده گوند موم شهد اور بکري کے چمڑے وهاں سے لوگ بهت لے جاتے هیں اور کوچک ایشیا کے شهروں میں سے ایک شهر اماسیا هی (۳۵ ۴۰ ۱۲) طول شرقي اور (۳۴ ۴۰ ۲۰) عرض شمالي میں نهر ابریسا کے کناره پر آباد هی باغ اِسمیں بهت هیں جو بباعث چشموں کے خوب سرسبز و شاداب رهتے هیں باشندے اِسکے پینتیس هزار اِنمیں سے اکثر نصارا هیں استرابون جو بسبب تالیف کرنے کئي کتابوں کے علم جغرافیه میں مشهور هی یهیں پیدا هوا تها *

دوسرا شهر توقات هی جو عرض شمالي سے (۳۹ ۵۵) طول اور شرقي سے (۳۶ ۳۰) پر واقع هی یهه شهر اماسیا سے جانب جنوب شرقي اٹھاره گھنٹے کي راه پر نهر ابریسا پر آباد هی اشیاے تجارت یهاں کي تانبے کے برتن اور آلات اور حریر اور بکري کے نیلے چمڑے وغیره هیں اور اِس سے جنوب کي طرف چالیس میل کي مسافت پر نهر قزل ارمق کے قریب شهر سیواس هی في زماننا خراب هوگیا هی وهاں کے باشندوں کي گذر گھوڑوں کے پالنے سے هوتي هی اور اِس سے جنوب غربي کي طرف ۳۶ گھنٹے کي راه پر نهر قرهصو پر جو نهر فرات میں ملطیه کے قریب گرتي هی شهر قیساریه دامن کوه ارکي طاغ پر آباد هی بلندي اِس پهاڑ کي دس هزار فٹ اور همیشه اسپر برف جما رهتا هی کهتے هیں که زمانه قدیم میں اِس شهر کا نام مساخه تها مساخ بن یافث بن نوح علیه‌السلام کے نام پر پهر طیباریوس قیصر کي طرف منسوب هوا باشندے اِسکے پچیس هزار اِنمیں سے پندره هزار اور تین سو روم اور ڈیڑه سو یهود هیں اور باقي سب ترک پور کهتے هیں * وه کلیساے روم جو وهاں هی اُسمیں قدیس باسیلیوس کي قبر هی اور یهه شهر بڑي تجارت گاه هی خصوصاً روئي اور سوتي کپڑے وغیره کي بهت تجارت هوتي هی *

شہر ملطیہ یہہ شہر نہر فرات اور نہر قرہ‌صو کے مصب کے قریب هی باشندے اِسکے گیارہ هزار اِنسیں سے آٹهہ هزار اهل اِسلام اور باقي تین هزار ارمن هیں زمانہ سابق میں یہہ بہت بڑا اور مشہور شہر تها لیکن اب بہت ویران هوگیا هی درخت اور میوے اور نہریں اِسمیں بہت هیں اور یہہ کهتا اور کرکر کے قریب چهوٹي دو منزل کي مسافت سے اور شہر زبطرہ سے شمال کيطرف ایک بڑي منزل کے فاصلہ سے آباد هی اور اِس ملطیہ میں ایک نہر لائے هیں جو کل کے ذریعہ سے تمام شہر میں اور گرد بهي اِسکے چار طرف جاري هی اور اِس شہر سے کچهہ تهوڑي مسافت سے پہاڑ محیط هیں جنمیں اخروٹ اور میوے کے درخت بہت هیں لیکن بطور مال وقف کے کوئي آنکا مالک نہیں اور ایسا معلوم هوتا هی کہ یہہ شہر ملطیہ قدیم کي جگہہ پر آباد نہیں هی اور اِس سے جنوب کي جانب فرات کے قریب شہر سمیساط هی اور اِس سے مغرب کي طرف شہر مرعش اور اِس سے جنوب غربي کي طرف عین زربہ هی اور یہہ سب ثغور میں داخل هیں اور بعضے شام میں اور بعض کوچک ایشیا میں شمار کرتے هیں مگر حدود مذکورہ کے موافق جو اِس فصل کي اِبتدا میں مرقوم هیں کوچک ایشیا هي میں معلوم هوتے هیں اِسي باعث همنے بهي یہیں ذکر کیئے *

کوچک ایشیا کے جزروں کا بیان جو قطعۂ ایشیا میں هیں

جزیرۂ مرمرا اور جزیرۂ ارتا کوئي وغیرہ بحر مرمرا میں اور جزیرۂ تنیدوس بغاز دردنِ ایل کے مدخل کے قریب هی اور یہہ هومیروس شاعر یوناني اور ورجیلیوس شاعر روماني کے شعروں میں جنهوں نے اِسکو نہایت سرسبز اور زر خیز لکها هی بہت مشہور هی فيزماننا اِس جزیرۂ تنیدوس میں ایک قصبہ هی جسکے کنارہ شرقي پر ایک قلعہ بنا هوا هی اور جہازوں کا لنگر بهي وهیں هوتا هی شراب یہاں کي نہایت عمدہ هوتي هی *

جزیرہ متلینی جسکو لسبوس بھی کہتے ہیں بغاز آنواسہت کے دہانہ کے قریب ہی زمانہ سابق میں شراب کی عمدگی اور عورتوں کی خوبصورتی میں اور گانیوالوں کی خوش آوازی میں مشہور تھا چنانچہ اب تک بھی ویساہی ہی ہوا یہاں کی بہت اچھی ہی گویا سال ہمیشہ فصل ربیع ہی معلوم ہوتی ہی انگور زیتون مصطکی اور سب قسم کے میوے اور فواکہ کے درخت بہت ہیں اور اِس جزیرہ کے پہاڑوں سے نہریں کئی ایک نکلکر اِسمیں جاری ہیں جنکے باعث اِسکی زمین خوب سیراب اور شاداب رہتی ہی اور کئی ایک جگہہ مقرر ہیں کہ جہاں جہازوں کا لنگر ہوتا ہی طول اِس جزیرہ کا ۳۶ میل اور عرض ۲۵ میل ہی اور محیط سو میل کے قریب اور باشندے چالیس ہزار ہیں اور اِسکے شہروں میں سے ایک شہر کسنر ہی جو پورب کی طرف ہی اور دوسرا جولیفو جو اسکے اُتر طرف ہی اور تیسرا کالونی جو خلیج کے سرے پر جزیرے کے وسط تقریبی میں واقع ہی کہتے ہیں کہ اِس جزیرہ میں عورتوں کو مردوں پر فوقیت ہی والیہ ملک اور نائبہ رئیسہ بھی یہی ہوتی ہیں مرد اپنی عورتوں کے نام سے کنیت پاتے ہیں اور کنواری لڑکیاں میراث پاتی ہیں الغرض سب کاموں میں عورتیں قایم مقام مردوں کے ہیں حالانکہ یہہ بات نہایت بُری ہی *

جزیرۂ سکیو جسکو جزیرۂ مصطکی بھی کہتے ہیں اِسواسطے کہ مصطکی وہاں بکثرت ہوتی سب قسم کے میوے اور فواکہ اِسمیں دستیاب ہوتے ہیں باشندے اِس جزیرے کے اکثر رومی ہیں جو قریب ایک لاکھہ دس ہزار کے ہیں اِنمیں سے تیس ہزار شہر سافس میں (جو اِس جزیرہ کا دارالحکومت ہی) رہتے ہیں اِسمیں اہل روم کے واسطے بہت بڑا مدرسہ بنا ہوا ہی اِسی سنہ میں ترکوں نے وہاں جاکر پچیس ہزار

آدمیوں کے قریب قتل کیئے اور قریب تیس ہزار مرد و عورت کے قید کرکے شہر ازمیر اور قسطنطنیہ کے بازاروں میں بہچتے لے *

جزیرۂ ساموس حکیم فیسا غورس کا مولد ہی اور یہہ جزیرہ سکیو سے مشرق کي طرف بیالیس میل کے فاصلہ سے واقع ہی — طول اسکا چوبیس میل اور عرض بارہ میل اور محیط ستر میل ہی اسمیں پہاڑوں کے دوسلسلے ہیں جنمیں سے بعض پہاڑ کي بلندي ۳۷۵۲ فٹ ہی غلہ انگور خربوزہ اور انار وغیرہ اسمیں بہت پیدا ہوتا ہی باشندے اسکے ساٹھہ ہزار کے قریب ہیں اور اسمیں ایک آبنائے ہی جسکا عرض ایک میل ہی اور اس سے مغرب کي طرف جزیرہ نیکریا ہی زمین اس جزیرہ کي سبز حاصل نہیں مگر لکڑي قابل تعمیر کے بہت پیدا ہوتي ہی — باشندے اسکے جو قریب تین ہزار کے ہیں حالانکہ فقیر ہیں لیکن نہایت متکبر اور دعوی کرتے ہیں کہ ہم ملک قسطنطین کي اولاد میں سے ہیں اور جزیرہ اسٹنکو میں طبیب بقراط پیدا ہوا تھا اور اسمیں طبیب اسکولاپ کے نام کي ایک شکل بھي تھي *

جزیرہ پطموس جہاں یوحنا حواري نے کتاب رویا لکھي تھي *

جزیرہ کرید جسکو اقریطس بھي کہتے ہیں طول اسکا ایکسو بہتر میل اور عرض پچیس میل اور محیط پانسو میل ہی اسکے بیچمیں بلند بلند پہاڑ حائل ہیں فواکہات اور لکڑي اور سب پیداواري کي چیزیں خصوصاً زیتون بہت ہوتا ہی — اس جزیرہ کے شہروں میں سے ایک شہر کانیا ہی جو شمال غربي کي طرف واقع ہی باشندے اسکے پندرہ ہزار کے قریب ہیں اور شمال کي طرف شہر کندیا ہی اسکے بھي باشندے تعداد میں کانیا کے برابر ہیں — زمانہ سابق میں اس جزیرہ میں عرب کي ایک قوم آئي تھي اب تک اسي قوم میں سے اطراف جبل ایدا یعني وسط جزیرہ میں کچھہ لوگ باقي رہگئے ہیں

یہہ زبان عربي میں گفتگو کرتے ہیں اکثر باشندے اِس جزیرہ کے ترکیۂ اور روم ہیں لیکن سب جاہل *

جزیرہ رودس طول اِسکا چالیس میل اور عرض پندرہ میل اور محیط اِسکا ایکسو بیس میل ہی اِسمیں اور جنگل میں آٹھہ میل کي مسافت ہي ہوا یہاں کي نہایت معتدل اور زمین خوب آباد زمانہ قدیم میں پیداواري خوب ہوتي تھي في زماننا اَور جزیروں وغیرہ سے وہاں اکثر اشیا لیجانیکي حاجت پڑتي ہی لیکن اب بھي شراب اور بعض قسم کے فواکہات اور نیشکر وہاں سے اور جگہہ لیجاتے ہیں کل باشندے اس جزیرے کے بیس ہزار کے قریب ہیں — دارالامارۃ اِسکي شہر رودس ہی جو شمال شرقي کي طرف واقع ہی باشندے شہر کے تخمیناً چھہ ہزار ہیں جنمیں سے پانچ ہزار ترک ہیں اور ایک ہزار یہود مگر عیسائیوں کے واسطے اِسمیں رہنے کي ممانعت ہی اور عجائبات روزگار میں سے وہاں ایک پیتل کي پتلي ہی جو اُسکے مدخل پر بني ہوئي ہی قد اُسکا ستر گز بلند اور دونوں پیروں کے بیچمیں پچاس فٹ کا فاصلہ ہی کہ کشتیاں اِنہیں کے بیچ سے آتي جاتي ہیں — اِس جزیرہ کو مسلمانوں نے معاویہ بن ابي سفیان کے وقت میں فتح کیا تھا *

بحر متوسط کے وسیع جزیروں میں سے تیسرا جزیرہ قبرس ہی طول اِسکا ایکسو چالیس میل اور عرض اعظم ساٹھہ میل ہی اور اِسمیں ایک خاکنائے ہی جو بطور دُم کے شمال شرقي کي طرف دور تک چلي گئي ہی اور اسکے وسط میں پہاڑوں کے دو سلسلے ہیں جو مشرق سے سیدھے مغرب کي طرف چلے گئے ہیں سردي کے موسم میں اِن پر برف بہت گرتا ہی اور گرمي کے موسم میں اُتر طرف کي ہوا اِن سلسلوں کے باعث رک جاتي ہی اور دکن طرف کي گرم ہوا جو دشت افریقہ سے آتي ہی اِس جزیرہ میں غالب ہوجاتي ہی اِسي لیئے یہہ جزیرہ بہت گرم اور ہوا اِسکي ردي ہی — زمانہ قدیم میں اِس جزیرہ میں نو صوبے اور

جارة شهر اور آتھہ سو پانچ گانوں تھے اور باشندے اُسوقت میں دس لاکھہ سے زیادہ تھے سنہ ١٥٧٠ مسیحی میں ترک اِسکے مالک ہوئے اب ستر ہزار کے قریب اِسکے باشندے ہیں او اِسکے شہروں میں سے ایک شہر لیفقوسیا ہی جسکو نیقو سیا بھی کہتے ہیں — یہہ شہر جزیرہ کے وسط میں ایسے میدان پر واقع ہی جسکے ہر چار طرف پہاڑ محیط ہیں سابق میں یہہ شاہان قبرس کا دارالسلطنت تھا اور شہر لارنیکہ جو بحر کے کنارہ جنوب شرقی پر آباد ہی جہازوں کا لنگر بھی یہیں ہوتا ہی تانبا اور حجرالفتیلہ یشب سرخ کہربا معدنیات میں سے اور شہتوت زیتون — صنوبر — سرو — آس — دوقیصا — لاله — نرگس — خشخاش — اور کئی قسم کے پھل اور روئی اور غلہ وغیرہ اقسام نباتات میں قبرس میں بہت پیدا ہوتا ہی اور حریر بھی بہت عمدہ ہوتا ہی خصوصاً شراب یہاں کی نہایت مشہور ہی اور پالو چارپا چرند اور پرند بھی وہاں ہوتے ہیں اور جنگلی پرند بھی کئی طرح کے ہیں لیکن جنگلی چارپاوں میں سے بجز لومڑی اور خرگوش کے اور کوئی نہیں البتہ سانپ بہت ہوتے ہیں بلکہ بعضوں کی پھسکار بری اور قاتل ہوتی ہی روئی کے کپڑے اور طنافس اِسمیں بہت بُناجاتا ہی اور اکثر ہنرمند بڑھئی بھی یہاں ہوتے ہیں لوگ اُنکو اپنا کام بنوانے کے لیئے یہاں سے لیجاتے ہیں *

یہاں تک دوسرا حصہ جغرافیہ مسمیٰ بمرأت عریب کا تمام ہوا اب آگے تیسرے حصہ میں ممالک جنوبی اور وسط ایشیا کا مفصل بیان مذکور ہوگا *

غلطنامه

جغرافیه کے دوسرے حصه کا

صفحه	سطر	غلط	صحیح
۶	۷	عرض شمالي (۶۶) درجه	(۷۸) درجه عرض شمالي
״	۸	(۳۳) عرض جنوب	(۴۳ ، ۲۲) عرض جنوب
״	۹	(۳۲۱۷) ...	(۱۷ ، ۳۲)
״	۱۰	اِنتہاے مشرق راس آ...ے بیرنگ (۵۹ ، ۱۰)	انتہاے مشرق راس مشرق آبناے بہرنگ تک (۶۶) عرض شمالي اور (۱۷۰) طول غربي
۸	۸	کیوبا ...	کیوبا
۱۰	۲۰	راهوں ...	راسوں
۱۲	۲۳	هو تنگ هو ...	هوانگ هو
۱۵	۷	اُنکے نوکروں کي ...	اُن لوگوں کي
״	۲۱	وثنه ...	وثنیه
۱۹	۸	منصب ...	مصب
״	۲۰	بهکر ...	پهو کر
۳۲	۲۰	جهال ...	جهال اور ال میں
۳۳	۱۲	تهرتوم اور ارتش کے سنگم پر	تهر توم اور اوبي کے سنگم پر
۳۹	۲	مصبب ...	مصب
۳۵	۸	نسبت ...	نسهت
۳۹	۲	پوتي ...	تهوتي

صفحه	سطر	غلط		صحيح
۴۷	۱۶	نو	...	نو
۵۴	۵	ضعيف البيان	...	ضعيف البنيان
۵۵	۱۴	ريمتا	...	رهت يعني پالو
۵۶	۳	کان هو	...	کان هو
«	۹	هوتان	...	هوڏان
«	۱۰	ننگ هوئي	...	نيگيان هوئي
۹۳	۱۴	پهي	...	پهه پهي
۷۴	۳	سياکو	...	سياکو
«	۴	اسي ليئي	...	پهلي
۷۵	۱۴	لوان	...	ٿاڙان
۷۶	۱۹	فوچو	...	لوچو
«	«	چار سول	...	چار سو سول
۷۹	۶	مليسيا	...	ميسيا
«	۱۴	قزل ارمن	...	قزل ارمق
۸۰	۱۱	طرائزون	...	طرابزون
۸۱	۷	قزل ارمن	...	قزل ارمق
«	۱۹	اولميوس	...	اولمبوس
«	۱۹	قزل ارمن	...	قزل ارمق
۸۳	۳	يورپ	...	پورپ
۸۵	۳	ص ۲۷ — ۴۲	...	ص ۲۷ — ص — ۱۴

NO. 14.

GEOGRAPHY

PART III.

Compiled from various English works,

BY

THE REV. WILLIAM WILKINSON, MINISTER OF SEHORE.

Contributed to and published by the Allygurh Scientific Society.

1870.

PRINTED AT THE INSTITUTE PRESS.

رسالہ علم جغرافیہ

مسمی بمرأت غروب

حصۂ سوم

مؤلفہ ولیم ولکنسن صاحب بہادر پادري سہور جس کو أنہوں نے
متعدد انگریزي کتابوں سے تالیف فرماکر حق طبع أسکا
سین تیفک سوسئیتي علیگڈہ کو مرحمت فرمایا
اور
سین تیفک سوسئیتي نے بنظر افادۂ عام اس کو
چھاپ کر مشتہر کیا

علیگڈہ

مطبوعۂ إنستیتیوت پریس

سنہ ۱۸۷۰ ع

Price 11 annas, per Copy.

قیمت في جلد ۱۱/

NO. 14.
GEOGRAPHY
PART II.

Compiled from various English works,

BY

THE REV. WILLIAM WILKINSON, MINISTER
OF SEHORE.

Contributed to and published by the Allygurh
Scientific Society.

1870.

Printed at the Institute Press.—Allygurh.

رسالہ علم جغرافیہ

مسمی بمرآت غریب

حصہ سوم

مؤلفہ ولیم ولکنسن صاحب بہادر پادری سہور جس کو اُنہوں نے
متعدد انگریزی کتابوں سے تالیف فرماکر حق طبع اُسکا
سین ٹیفک سوسائیٹی علیگڈہ کو مرحمت فرمایا
اور
سین ٹیفک سوسائیٹی نے بنظر افادہ عام اس کو
چھاپ کر مشتہر کیا

علیگڈہ

مطبوعہ انسٹیٹیوٹ پریس

سنہ ۱۸۷۰ ع

DEDICATED

TO

HIS GRACE THE DUKE OF ARGYLL,

BY

TEH SCIENTIFIC SOCIETY

اِس کتاب کو

بنام نامي

جناب ہزگریس ڈیوک آف آرگائل

کے

سیئن ٹیفک سوسئیٹي نے معزز کیا

جغرافیہ

حصہ سوم

اِس حصہ میں ممالک مغربی ایشیا کا بیان مفصل کیا جاتا ھی *

ملک ارمینیہ کا بیان جسکو بلاد ارمن بھي کہتے ھیں

یہہ ملک اُتر کي طرف بحر اسود اور گرجستان سے اور پورب کي طرف گرجستان اور کچھہ بلاد عجم سے اور دکن کي طرف کردستان اور الجزیرہ سے اور پچھم کي طرف کوچک ایشیا سے محدود ھی *

مملکت ارمینیہ زمانہ قدیم میں بہ نسبت اب کے بہت وسیع تھي لیکن تاریخ مسیحي سے کچھہ مدت پہلے ایک حصہ اسکا مملکت رومانیہ میں شامل ھوگیا اور بجاے خود مستقل ھوکر اُسطرح پر قایم رھا یہاں تک کہ ترک اِس مملکت پر قابض ھوئے بعد اُسکے اِس میں سے ایک حصہ بلاد عجم میں بھي ملگیا غرضکہ اُس مملکت کي وسعت بطور مذکورہ نسبت پہلے کے کم ھوگئي — اِس میں پہاڑ بہت سے ھیں چنانچہ شہر ارض روم اور طرابزون کے بیچ میں پانچ سلسلے برابر ایک دوسرے کے مقابل ھیں اور اِسکے جہات شرقیہ میں اراراط کا پہاڑ ھی جسپر حضرت نوح کي کشتي ٹہري تھي اور یہہ حقیقت میں دو پہاڑ ھیں ایک بڑا ھی اور دوسرا چھوٹا منجملہ اُنکے بڑا پہاڑ ایک لاکھہ تہتر ھزار قدم بلند ھی اور چوٹي اُسکي (۳۹° ۴۴') عرض شمالي اور (۴۱° ۵۵') طول شرقي میں واقع ھی اور چھوٹا بقدر ۱۳۵۰۰۰ فٹ کے بلند اور (۳۹° ۳۹') عرض شمالي اور (۴۶° ۲') طول شرقي میں واقع ھی چھوٹا بڑے سے جنوب شرقي کي طرف ھی جس پر بعضے سیاح مشکل سے چڑھے ھیں اور اِن دونوں کے بیچ میں ایک بڑا وسیع میدان ھی اور زمین اسکي سبز حاصل ھی *

ابواسحاق اصطخري نے اِن دونوں پہاڑوں کو آذربیجان کے تابع کیا ھی اور بڑے کا نام حارث اور چھوٹے کا حویرث رکھا ھی چنانچہ اُسنے لکھا ھی کہ آذربیجان میں ایک بڑا پہاڑ ھی جسکا نام حارث ھی اور اسپر بسبب سختي اور دشواري راہ اور برف دوام کے کوئي چڑہ نہیں سکتا بعضے سیاح نہایت مشقت سے چڑھے ھیں اور اِس سے چھوٹا ایک اور پہاڑ ھی جسکا نام حویرث ھی بڑا بہت دور سے نظر آتا ھی چنانچہ ایک سیاح سے منقول ھی کہ اُس نے شہر دربند سے اُسکو دیکھا تھا جو بحیرہ خضر میں واقع ھی اور وھاں سے دوسو چالیس میل دور ھی اور اسکے دامن شمالي پر میدان وسیع بہت ھیں جنمیں جنگلي سؤر اور پرند اور غار اور کھوئیں بہت سي ھیں جنمیں آبر دي چور اور ڈاکو چھپے رھتے ھیں *

اِس شہر کي نہروں میں سے نہر فرات ھی اور یہہ دو نہروں سے بني ھی ایک کا مخرج شہر ارض روم کے قریب ھی جسکا نام قراصو ھی اور دوسري اُن پہاڑوں میں سے نکلي ھی جو جبل اراراط سے جنوب غربي کي طرف کو واقع ھی اسکو مراد چئي کہتے ھیں اور یہہ نہر جنوب غربي کي طرف کو بہکر شہر کیان کے نزدیک دوسري نہر سے ملگئي ھی پھر یہہ دونوں نہریں مایل بہ جنوب شہر دربند تک بہکر وھاں سے جنوب کي طرف پھر کر شہر ملطیہ کے قریب تک بہتي ھوئي چلي گئي ھیں یہہ نہر الجزیرہ یعني دوآبہ اور کوچک ایشیا کے بیچ میں فاصل ھی *

دوسري نہر ارکسس ھی اور یہہ اُن پہاڑوں میں سے نکلي ھی جو ارض روم سے شمال کي طرف واقع ھیں* اور یہہ بلاد گرجستان میں سے گذر کر مشرق کي طرف بہتي ھی اِسکا ذکر پہلے بھي مذکور ھو چکا ھی *

ارمن میں کئي بحیرے بہتے ھیں منجملہ اُنکے ایک بحیرہ وان ھی جو ارمینیہ اور کردستان کي حدود پر واقع ھی اسکو بحیرۂ ارجیش بھي کہتے ھیں طول اِسکا تیس میل کے قریب اور عرض ۱۹ اور ۱۲ میل کے درمیان میں ھی *

دوسرا بحیرہ تروک هی جو بحیرہ وان سے شمال کي طرف واقع هی
اور ان دونوں کے بیچ میں بلند بلند پہاڑ واقع هیں هوا اِس زمین کي
سرد هی کیونکه اِسکے بعض بعض پہاڑوں پر برف همیشه رهتا هی اور اساڑہ
اور ساون میں بھي برف پڑا کرتا هی لیکن اِس شهر کي اطراف جنوبیه
سرحد جزیرہ پر کي هوا معتدل هی اِن اطراف میں چراگاهیں بہت اچھي
هیں اور مویشي بہت کثرت سے اور غله - جوز - سیب - بهي - خوب
پیدا هوتا هی اور نہر فرات کے کناروں پر انگور اور زیتون بہت هوتا هی
اور معدنیات میں وهاں کي لوها اور تانبا هی باشندے اسکے ارمن ترک
اکرادي هیں ارمن وهاں کے اعلی باشندے هیں اُنهوں نے سنه ۳۰۰ ع
میں دین مسیحي کو قبول کیا تها *

ارمینیه کے شهروں میں سے ایک شهر ارض روم هی جسکو ارزن روم
بھي کہتے هیں اور یهه ایسے میدان پر واقع هی جو سطح سمندر سے پانچ
هزار سات سو فٹ بلند هی باشند ے اِسکے پینتیس هزار کے قریب هیں
اهل عرب کي بعضي تالیفات میں نام اسکا قالي‌قلا لکها هی *

دوسرا شهر بازید هی جو جبل ارارط کي قریب اور حدود بلاد
عجم سے شمال غربي کي طرف کو دس میل کے فاصله پر هی باشندے
اسکے تیس هزار کے قریب هیں اور شهر موش نہر مرادچئي سے جانب
جنوب اور شهر وان بحیرہ وان کے کنارہ شرقي پر واقع هی *

بلاد کردستان کا بیان

حد شمالي پر اسکے ارمینیه اور حد شرقي پر اُن پہاڑوں کا سلسله
هی جو بلاد کردستان اور بلاد عجم میں فاصل هیں اور حد جنوبي پر
نہر زاب‌اسفل اور غرباً نہر دجله واقع هی باشندے اِسکے اکراد اور نساطرہ
هیں اکثر نساطرہ اُن پہاڑوں میں رهتے هیں جو موصل سے شمال شرقي
کي طرف حد بحیرہ ارمینیه تک جو بلاد عجم میں هی واقع هیں کئي
برس گذرے که اکرادیوں نے غالب هوکر بہتوں کو قتل کیا تها اکرادیوں

کي کئي قومیں هیں هر ایک قوم میں ایک حاکم علحدہ هوتا هی
پس جبکه قوم اکراد نے نساطرہ کو قتل کیا تو سلطان روم نے نساطرہ کي
اعانت فرمائي اور اکرادیوں کو نساطرہ کا مطیع اور تابع بنایا *

یہاں کي نہروں میں سے ایک نہر خابور هی یہه اُن پہاڑوں سے
که جو شہر تبلیس اور بحیرہ وان کے بیچ میں واقع هیں نکلي هی اور
جنوب غربي کو بہتي هوئي شہر تبلیس اور سعرت پر سے گذر کر
نہر دجله میں جو شہر زاخو سے پندرہ میل کے فاصله پر هی گرتي هی *

دوسري نہر زاب اعلی یہه اُن پہاڑوں سے نکلي هی جو آذربیجان
کي سرحد پر هیں اور جانب جنوب بہکر اُس دجله میں گرتي هی
جو موضع اتسن سے قریب هی اِس نہر کو تیز رواني کے باعث سے
زاب مجنون بهي کہتے هیں *

تیسري نہر زاب اسفل هی یہه اُن پہاڑوں سے نکلي هی جو بلادعجم
کي سرحد پر واقع هیں اور جانب جنوب غربي بہکر دجله میں گرتي هی *

سر زمین اِس کي خوب سیر حاصل هی کئي قسم کے غلے اور میوے
کثرت سے پیدا هوتے هیں یہاں کے اکثر پہاڑوں پر بلوط کے درخت جس
سے مازو پیدا هوتا هی بہت هیں اکرادي فقیر اِسکي روٹي پکا کر کہاتے
هیں *

کردستان کے شہروں میں سے تبلیس ایک شہر هی جسکو بدلیس
بهي کہتے هیں یہه شہر بحیرہ وان سے پچہم طرف بیس میل کے فاصله
پر ملتقی‌النہرین کے قریب جہاں نہر خابور ملي هی آباد هی *

یہه شہر بہت پرانا هی سابق میں اکرادي امیروں کي دارالامارۃ
تها باشندے اِسکے بارہ هزار کے قریب هیں آدهے اُنمیں سے ارمن هیں *

اِس شہر میں چهوٹي چهوٹي نہریں کئي هیں اُن پر پل بنے هوئے
هیں اور یہه طول شرقي سے (۴۲°، ۵۰) اور عرض شمالي سے (۳۸°، ۳۰)
پر واقع هی اور اِسمیں اور بحیرہ وان میں ۲۰ میل کا فاصله هی *

اِس شہر سے جنوب غربي کي جانب ۵۲ میل پر شہر سعرت ھی
اور یہہ ایسي زمین پر آباد ھی جو بباعث نہر خابور کے خوب سیراب
اور شاداب ھی اِس شہر اور نہر خابور میں دومیل کا فاصلہ ھی باشندے
اِسکے قوم اکراد اور ارمن اور یعقوبیہ اور نساطرہ سب قریب تین ھزار
کے ھیں عرض شمالي اسکا (۳۸) اور طول شرقي (۴۲ ۳۰) پر ھی
اِس شہر کے قریب انار انجیر اور انگور کے درخت بہت سے ھیں جو
صرف بارش کے پاني سے سرسبز رھتے ھیں *

جزیرہ خابور میں ایک شہر زاکو ھی یہہ جزیرہ نہر خابور کے
مصب الماء سے جو دجلہ میں گرتي ھی پندرہ میل پر واقع ھی اِسکے
اطراف کي زمین سیر حاصل ھی میوے کثرت سے ھوتے ھیں *

موصل سے شمال شرقي کي طرف تین منزل کے فاصلہ سے شہر
عمادیہ ھی اور اِسمیں ایک قلعہ ھی جسکے نیچے باغات اور نہریں
جاري ھیں في‌زماننا باشندے اِسکے یہود اور نساطرہ ھیں اور یہہ عرض
شمالي (۳۶ ۳۷ ۲۹) میں واقع ھی زمین اسکي سطح سمندر سے
۴۲۹۵ فٹ بلند ھی اکثر مکانات اِس شہر کے خستہ شکستہ اور بازار
اُسکے منہدم ٹوٹے پھوٹے پڑے ھیں *

اِس شہر سے شمال شرقي کي طرف زاب اکبر کے وادیوں میں سے
ایک وادي میں شہر جمار آباد ھی جسکو جولامرگ بھي کہتے ھیں
یہہ شہر بطریرک نساطرہ کي دارالامارۃ ھی *

الجزیرۃ کا بیان

وہ دوآبہ جو فرات اور دجلہ کے بیچ میں واقع ھی الجزیرۃ کہلاتا
ھی اور دو قطعوں پر منقسم ھی ایک قطعہ جنوبي جسکو عراق عرب
کہتے ھیں دوسرا قطعہ شمالي جسکا نام الجزیرۃ ھی *

یہہ شمالاً آرمینیہ اور شرقاً کردستان اور جنوباً عراق عرب اور غرباً ایشیاے کوچک اور سوریا اور بادیہ‌شام سے محدود هی اور نام اِسکا توریت مقدس میں مابین‌النہرین لکھا هی *

ایک سال ایسی بارش هوئي که اُسکے مارے بلاد یمن سے ربیعه اور بکر اور مضر تین قبیله اوجڑے اور حصه شمالي مابین‌النہرین میں آکر سکونت اختیار کي اور جب سے وہ دیار بکر اور دیار ربیعه اور دیار مضر کے نام سے موسوم هوئے *

اگرچه بہار کي زمین نرم اور دشت هموار هیں مگر شمال شرقي کي طرف جبل سنجار ایک پہاڑ هی جسکا طول شمال غربي سے جنوب شرقي تک پچاس میل اور بلندي اِسکی به نسبت اُس دشت کے جو اسکے چاروں طرف محیط هی دو هزار فٹ هی باشندے اِسکے فرقه یزیدیه هیں اور یہه ایک قوم هی جو روح مشارک کي عبادت کرتے هیں اور ایسي هي قوم محمودیه اور ختان هیں ان سب کا اعتقاد یہه هی که روح ایک جسم سے نکلکر دوسرے جسم میں آجاتي هی اور جسوقت آفتاب نکلتا هی اُسوقت تین رکعت نماز پڑھتے هیں اور آفتاب کو سجدہ کرتے هیں *

اِس قطعه کي نہروں میں سے فرات اور دجله اور خابور هیں اور یہه خابور اُس خابور کے علاوہ هی جو بالا مذکور هوئي اور یہه راس‌العین کے قریب سے نکلي هی جسکو عین دودہ بھي کہتے هیں ابن حوقل نے لکھا هی که شہر راس‌العین جو دشت هموار پر شہر حران سے دو منزل کے فاصله سے واقع هی دیار ربیعه کے شہروں میں سے هی اور بعضے کہتے هیں که دیار بکر میں سے هی یہاں سے تین سو سے زیادہ چشمے نکلے هیں اِن سب چشموں کا پانی صاف هی اور اِن سب کے مجتمع هونے سے نہر خابور بني هی اور یہه جنوب شرقي کي جانب بہتي هی پھر جنوب مغرب کي طرف پھر کر شہر قرقیسیا کے قریب نہر فرات میں گرتي هی اسکے دونوں کناروں پر بہت سے درخت هیں زمین

اسکي سير حاصل هی خصوصاً نهروں کے قرب و جوار کي يهاں تک که اگر تهوڑا سا بهي تردد اُسميں کيا جاوے تو خوب آباد هوجاتي هی لیکن هوا اِسکي نهايت خراب هی کیونکه يهاں باد سموم يعني لو بهت چلتي رهتي هی اور جنگل ميں يهاں کے شير اور اَوْر درندے اور گورخر هرن شتر مرغ بهي هوتے هيں اور نباتات ميں سے سرو اور بيد سفيد اور الوبالو کے درخت اور ليموں پرتگالی اور شهتوت اور املي کے درخت بهي بهت هيں اور افسنتين اِس کثرت سے هوتي هی که دور دور تک روے زمين اُس سے چهپ جاتي هی *

يهاں قلت پاني اور بڑي بڑي منزلوں کے باعث سےسفر بهت دشواري سے کيا جاتا هی چنانچه جو قافلے بصره سے حلب کو جاتے هيں وه اِس مسافت دور و دراز کو جو آٹهه سو ميل کي مسافت هی حتی‌الامکان فرات کے کنارے کنارے قطع منازل کرتے هوئے چلے جاتے هيں باشندے يهاں کے قوم اکراد نساطره ارمن ترک يزيديه اور عرب هيں اِن عربوں ميں سے بعضے بدوي هيں يعني جيسے هندوستان ميں بهيل کي قوم هی يهه لوگ گهوڑے بهيڑ اور اونٹ سے اوقات اپني بسر کرتے هيں اور بعضے حاضره هيں يهه لوگ گانوں ميں رهتے هيں اگرچه يهه بهي گهوڑے بهيڑ اونٹ پالتے هيں ليکن انکے پاس اونٹ بدويوں کي نسبت کم هوتے هيں اور عرب کے کئي قبيلے هيں ازانجمله رحا اور ماردين ميں بني‌ملان ايک قبيله بستا هی جسميں بيس هزار سوار ڈاکو رهتے هيں اور دوسرا بني ايوب هی اِن لوگوں کے اَسي هزار گهر هيں *

موصل سے جانب جنوب طی ايک قبيله هی جسميں سے حاتم بن عبدالله طائي تها جو سخاوت ميں مشهور و معروف هی اور عوس بن‌حبيب معروف به ابي‌تمام‌طائي که شعر گوئي ميں مشهور تها يهه قبيله قبيله بني‌مضر ميں سے هی چنانچه بني‌ملان اور بني‌ايوب قبيله بکر اور ربيعه مں سے هيں *

جزیرہ کے شہروں میں سے سروج ایک شہر ہی بیرۃ سے شمال اور مشرق کي طرف ایک منزل کے فاصلہ سے بستا ہی ابوزیدسروجي اُسي کي طرف منسوب ہی سابق میں باغات اور فواکھہ اِس شہر میں بہت تھے اور آب و ہوا یہاں کي بہت اچھي تھي لیکن اب تباہ اور خراب ہوگیا اور قابل ذکر کے نہیں رہا *

دوسرا شہر رحا ہی جسکو عرفا بھي کہتے ہیں اور یہہ وہي انکلدایتین ہی جو حضرت ابراھیم خلیل‌الله کا مسکن تھا بعدہ حکم خدا تعالی کا ہوا کہ اِس سر زمین اور اِس قبیلے سے نکل جاؤ یہہ حال سفرتکوین کے ص۱۱ع‍ ۲۸ میں بخوبي لکھا ہی یہہ بہت بڑا شہر ہی پاني یہاں کا بہت میٹھا ہی اور یہہ پاني اُس چشمہ کا ہی جو اِس شہر سے جنوب غربي کي طرف ہی اور پاني اِسکا بہکر اُس بحیرہ میں جسکا نام برکہ ابراھیم ہی گرتا ہی کنارہ پر اِس بحیرہ کے ایک مسجد ہی جسکا نام جامع ابراھیم ہی نہایت عمدہ اور مستحکم بني ہی اِس پر تین گنبد برابر برابر ہیں اور چاروں طرف اِس جامع کے سرو کے درخت ہیں بلکہ شہر کے گرد بھي تین چار میل تک سرو کے درخت بہت ہیں مکانات اِس شہر کے بہت مستحکم اور بازار اسکے تنگ جنمیں ہر قسم کي چیزیں اور میوے وغیرہ کثرت سے دستیاب ہوتے ہیں باشندے اِسکے پچاس ہزار کے قریب ہیں انمیں سے دوہزار ارمن اور یعقوبي ہیں اور باقي سب مسلمان *

یہہ شہر یعقوب برادیوس کي دارالسلطنت تھا جس نے عیسائیوں کو بچایا اور حضرت مسیح پر یہہ اعتقاد رکھتا تھا کہ انکے واسطے طبیعت واحدہ ہی فرقہ یعقوبیہ اِسي یعقوب برادیوس کي طرف منسوب ہی اور جو لوگ دعوی کرتے ہیں کہ ہم حضرت یعقوب پیغمبر کي اولاد میں سے ہیں لیکن یہہ دعوی اُنکا صحیح معلوم نہیں ہوتا *

رحا سے آٹھہ گھنٹہ کي راہ پر شہر حران ھی جسمیں حضرت ابراھیم نے انکلدایتیں سے ھجرت کرکے بودوباش اختیار کي تھي چنانچہ سفرتکوین کے ص ۱۱ میں لکھا ھی کہ فيزمانںا یہہ شہر بھي خراب اور تباہ ھوگیا ھی *

یہہ شہر اعمال دیار مصر مں سے ھی باشندے اِسکے فرقہ صائبیہ ھی جنکے سترہ سدنہ یعني آنکے ھیکلوں کے خادم اِس شہر مں رھتے ھیں *

اِسمیں ایک بلند ٹیلہ ھی میرا ہ وار اُسپر صائبیوں کا مصلی یعني عبادتخانہ بنا ھوا ھی وے لوگ اُسکو بہت بزرگ جانتے ھیں اور اسکو حضرت ابراھیم کي طرف منسوب کرتے ھیں اور انھي صائبیوں کي اسمیں ایک شکل بھي بني ھوئي ھی جسکا نام ھرمس ھی یہاں کي ساری شکلیں ابتک قایم ھیں اُنمیں سے ایک بھي خراب نہیں ھوئي *

شہر حران سے قریب رقہ ایک شہر ھی جسکو بیضا بھي کہتے ھیں یہہ شہر دیار مصر کي دارالامارۃ تھا قاضي ناصرالدین بیضاوي جنھوں نے تفسیر بیضاوي لکھي ھی اِسي شہر کي طرف منسوب ھیں اور کبھي اِس شہر کو رافقہ بھي کہتے ھیں شہر رحا سے پورب کي طرف جبل ماردین پر دو میل کي بلندي پر شہر ماردین آباد ھی اِسپر چڑھنے کے واسطے پتھروں کو کاٹ کر ایک سڑک بناتي ھی باشندے اِسکے گیارہ ھزار کے قریب ھیں اِنمیں سے بعضے مسیحائي ھیں اور بعضے مسلمان اور بعض مجوسي جو آگ اور سورج کو پوجتے ھیں اور دامن کوہ ماردین پر مارایلیا ایک گانو ھی اور لوگ گمان کرتے ھیں کہ حضرت ایلیا نبي یہیں سے آسمان پر گئے تھے اور مقبرہ مالک بن طوق کے قریب جو ھارون رشید عباسي کا بیٹا تھا نہر فرات سے پچھم طرف کو شہر رحبہ واقع ھی اور جہاں رحبہ قدیم آباد تھا وھاں بلند مکانوں کے نشان ابتک موجود ھیں اور فرات سے ایک فرسخ پر حدیبہ ھی یہہ مقام عراق اور

شام کے قافلوں کے مسافروں کا فرودگاہ هی اور یهه دیار بکر کے اعمال میں سے هی *

فرات اور خابور پر شهر قرقیسیا آباد هی جسکا ذکر سابق هوچکا هی یهه شهر هندبنت ریان کا آباد کرده هی جسنے جذیمتهالابرش کو قتل کیا تها اور یهه دیار مصر کے تابع میں سے هی اور جبل ماردین کي تلیٹي میں شهر داره واقع هی اِسکے اور جبل ماردین کے بیچ میں ایک بڑا قبرستان هی جسمیں اکثر قبروں پر یوناني میں کچهه لکها هوا هی لیکن بباعث محو هوجانے کے کسي سے پڑها نهیں جاتا اور بلاد بني عامر میں داره ایک وادي کا نام بهي هی اور بلاد عرب میں بهت سے دارے هیں چنانچه یاقوت نے مشترک میں لکها هی که چالیس سے زیاده هیں اور مجد الدین فیروزآبادي صاحب قاموس نے ایک سو دس سے زیاده لکهے هیں اور داره ایک کتاب کا بهي نام هی جو شیخ ابوالحسین احمد بن فارس نے اِس نام سے مشهور مقامات کے بیان میں تالیف کي هی *

دیار بکر کے مکانات سب سیاه پتهر کے بنے هوئے هیں اور اِسي سبب سے ترکوں نے نام اسکا قره آمید رکها هی یهه شهر تین میل کے گرد میں آباد هی اِسکا ایک قلعه دجله پر بنا هوا هی باشندے اِس شهر کے ترک اور یعقوبیه اور نسطوره هیں سوتي اور ریشمي کپڑے یهاں بنے جاتے هیں اور دجله ایک ایسي چهوٹي نهر هی که جب تک بارش کا پاني اِسمیں جمع نهیں هوتا تو بے پل کے لوگ اِسپر سے گذر جاتے هیں طول شرقي اِس شهر کا (۵۲ ۵۳) اور عرض شمالي (۵۵ ۵۲) جبل ماردین سے اٹهاره گهنٹه کي راه پر واقع هی *

داره سے جنوب شرقي کي طرف اٹهاره میل کے فاصله پر شهر نصیبین هی جو دیار ربیعه میں سے بهت بڑا اور وسیع اور نهایت آباد هی اِسمیں زهریلے بچهو بهت پڑے هوتے هیں اور وبا اور اَور بیماریاں اکثر بهت آتي جاتي هیں سفید پهول کا گلاب اِس کثرت سے هوتا هی که لوگ دور دور تک لیجاتے هیں اور سرخ پهول کا گلاب مطلقاً یهاں نهیں هوتا *

اِس سے اوپر جودي ایک پہاڑ هی کہتے هیں که کشتي حضرت نوح کي اسي پر ٹہري تهي اور اسکے ایک جانب ثمانین ایک گانو هی جودي سے ایک نهر نکلي هی جو نصیبین کي شہر پناه کے نیچے سے گذر کر ایک دوسري نهر میں جاملتي هی اور نهر خابور میں جاکر گرتي هی نام اُس نهر کا هرماس هی *

دجله سے مغرب کي طرف شهر موصل آباد هی جو بلادالجزیره کي دارالامارة هی باشندے اِسکے پچاس هزار کے قریب هیں اور اسکے مقابل دجله سے مشرق کي طرف شهر نینوىٰ واقع هی جسمیں حضرت یونس پیغمبر سکونت رکہتے تهے اور جب اسکے قرب و جوار کے ٹیلے کهودے جاتے هیں تو آثار قدیمه مثل بناء مکان اور تصویریں اور نقش و نگار نکلتے هیں اور موصل سے شمال غربي کي طرف اور دجله سے مغرب کي جانب جزیره ابن‌عمر ایک قصبه هی گرد اُسکے نهر محیط هی اکثر اهل علم س جزیره کي طرف منسوب هیں چنانچه بن‌اثیر مبارک جسنے کتاب جامع‌الاصول في احادیث‌الرسول تصنیف کي هی اور نصرالله مصنف کتاب انشاءالبلاغت اور علي مورخ اُسي جزیره سے منسوب هیں پس یهه سب لوگ جزرے کے نام سے معروف هیں اور جو جزیره مذکوره سے منسوب هی *

وسط فرات میں جزیره پر بابل قدیم کے قریب قصبه عانه واقع هی شراب یهاں کي نهایت عمده هوتي هی اور شهر بوازیج اِربل اور تکریت کے درمیان میں هی بعض علماء اِس شهر کي طرف بهي منسوب هیں *

شهر السن دجله پر زاب‌اسفل کے مصب کے قریب واقع هی اِسکا ذکر پهلے بهي هوچکا هی *

شهر تکریت دجله سے مغرب کي طرف موصل سے چهه روز کي راه پر اور جزیره کي اِنتها پر عراق عرب سے قریب واقع هی اِس سے جنوب کي جانب ایک نهر هی جسکا نام نهر اسحاقي هی یهه نهر سواد عراق کي حد هی *

شہر تکریت کو بعضے کہتے ہیں کہ تکریت بنت وائل بکر بن وائل
کي بہن کے نام سے موسوم هی شاپور بن اَردشیر بن بابک نے اسمیں
ایک قلعہ بنایا تھا في زماننا وہ خراب ہو گیا هی *

عراق عرب کا بیان

وجہہ تسمیہ عراق کي یہہ هی کہ لفظ عراق کے معني کنارہ دریا کے
ہیں اور چونکہ یہہ ملک دجلہ کے دونوں کناروں پر واقع هی جیسے
بلادمصر رود نیل کے کناروں پر بستا هی اِس سبب سے عراق کے نام سے
موسوم هی *

ابوالفدا نے لکھا هی کہ عراق کے معنے نزدیکي کے هیں اِس
ملک کو بباعث نزدیک واقع ہونے کے نجد اور بحرِ خضر سے عراق کہتے
ہیں *

حدود اربعہ اِس ملک کي یہہ ہیں کہ شمال کو الجزیرہ اور
کردستان اور شرق کو بلاد عجم اور جنوب کو خلیج عجم جسکو بحر
فارس بھي کہتے ہیں اور غرب کو بادیہ عرب واقع هی اور اُس خط سے
شمالاً شہر فلوجہ سے جو انبار کے قریب فرات پر واقع هی بغداد تک اور
وہاں سے شرقاً مصب زاب اسفل تک مفروض هی یہہ ملک شروع ہوا
هی اِسمیں اور بلاد فارس میں سلسلہ جبال خوزستان فاصل هی جو
جبال کردستان سے شروع ہوکر جنوباً لنبا چلا گیا هی وہ قطعہ زمین کہ
جو فرات کے جنوب غربي واقع هی اور زمانہ قدیم میں اُسکا نام
ارض انکلدایتین تھا اور نیز وہ قطعہ جو دجلہ اور فرات کے درمیان میں
واقع هی یہہ سب اِسي ملک میں شامل هی سرزمین عراق اور
خصوصاً فرات اور دجلہ کے درمیان میں نہریں وغیرہ بہت سي ہیں
جنکے باعث اُسکي سر زمین سبز حاصل اور شاداب هی اور فالیزیں بھي
خوب ہوتي ہیں اُن نہروں میں سے ایک نہر عیسیٰ هی جو
عیسیٰ بن عبداللہ عباسي کي طرف منسوب هی یہہ نہر فرات میں سے

انبار کے قریب جو کوفہ کے مقابل ھی نکل کر وسط بغداد میں دجلہ کے
اندر گرتی ھی دوسری نہر صرصر ھی جو نہر عیسیٰ کی جانب جنوب
واقع ھی تیسرے مالکہ جو نہر صرصر سے جنوب کی طرف ھی یہہ سب
نہریں فرات اور دجلہ میں جاکر ملی ھیں بعضی اِنمیں سے ھمیشہ
جاری رھتی ھیں اور نہر شطالحیہ بھی جو قریۂعمارۃ واقع ساحل دجلہ
کے نزدیک سے نکل کر فرات میں شہر عرکۃ کے قریب جاملی ھی
اور نہرشطالواسط شطالحیہ کے مشرق طرف واقع ھی اسکو شطابراھیم
بھی کہتے ھیں یہہ نہر ایک مدت سے بند ہڑی ھی *

عراق کے شہروں میں سے ایک شہر بغداد ھی جو اُسکا دارالامارۃ ھی
وجہہ تسمیہ اسکی یہہ ھی کہ زمانہ سابق میں بلاد شرقی میں ایک
بت تھا جسکو بغ کہا کرتے تھے اور باشندے وھاں کے اُسکی پرستش
کیا کرتے تھے جبکہ نوشیرواں نے اپنے عہد میں ایک خصی یعنی خواجہ
سرا کو وھاں سے بلا کے یہہ شہر اُسکو مرحمت کیا اُسنے یہہ لفظ کہا
کہ بغداد یعنی بغ نے مجھے عطا فرمایا تب سے یہہ شہر اِس نام سے
موسوم ھوا ابن‌مبارک نے کہا ھی کہ اُسکو بغداذ بذال معجمہ نہ لکھا
چاھیئے بلکہ بدال مہملہ کیونکہ داد کے معنی بخشش کے ھیں بعضے
اِس نام کو اِسی سبب سے کہ اُسکے معنی (بت کا دیا ھوا) ھیں
مکروہ جانتے ھیں منصور عباسی نے اسکا نام مدینۃالسلام رکھا ھی کیونکہ
دجلہ کو نہرالسلام کہتے ھیں اور بعضوں نے کہا ھی کہ بغ زبان عجمی
میں مخفف باغ کا ھی اور داذ نام تھا ایک شخص کا یعنی باغ داذ کا *

یہہ شہر دجلہ کے دونوں کناروں پر (۳۳° ۱۹' ۴۰") عرض شمالی
اور (۴۴° ۳۵' ۳۵") طول شرقی میں واقع ھی اسکے نصف حصہ غربی
کو کرخ کہتے ھیں ابوجعفر منصور اِسی میں رھتے تھے *

جب شہر بغداد بسا تو اُسکے اندر کے دروازوں کو باھر کے دروازوں سے
مقوس یعنی گول بنایا چونکہ زوراء کے معنی مقوس کے ھیں تو اِس باعث

سے اِس شہر کا لقب زوراء بھي هی — یاقوت نے کتاب مشترک میں لکھا هی کہ دجلہ کو بغداد میں زوراء کہتے هیں پس بہ سبب قریب واقع ہونے کے اِس شہر کو بھي اِس نام سے نامي گرامي کیا اور نصف حصہ شرقي کا نام رصافہ هی یہہ نام هارون رشید نے رکھا تھا اور اِسمیں ایک قصر بھي بنایا تھا اُس زمانہ میں یہہ حصہ بڑي عشرتگاہ تھا خلفاے عباسیہ کے عہد خلافت میں وہ ویسے هي رها جبکہ اُنکي سلطنت کو زوال آیا تو یہہ بھي اپني شان و شوکت پر نرها قرمید † ایک قسم کي اینٹ وهاں هوتي هی اُس سے اِس شہر کي شہر پناہ بني هوئي هی باشندے اِس شہر کے دنکو گرمی کے مارے تہہ خانوں میں رهتے هیں اور راتکو بالاخانوں پر سوتے هیں خلفاے عباسیہ کے عہد کے محل ابتک موجود هیں اُن محلوں میں سے ایک بي بي زبیدہ کا محل هی جو متوکل عباسي کي بیٹي اور هارون رشید کي بي بي تھي اور وهاں مسجدیں اور مکانات اور حمام وغیرہ بھي بہت بنے هیں باشندے اِس شہر کے ساٹھہ هزار کے قریب هیں یہہ شہر علماء اور شعراء اور فقہاؤں کا مولد اور مسکن هی اور هر ایک علم و فن کے اهل کمال اِس شہر میں پیدا هوئے هیں *

اشیاے تجارت بغداد کي وہ اشیا هیں جو اکثر هندوستان اور بنگالہ سے اُس طرف کو جاتي هیں اور نجد اور کردستان اور سوریا اور الجزیرہ میں فروخت هوتي هیں باشندے اس شہر کے عرب عجمي ترک اور هندو هیں *

فرات سے مغرب کي طرف شہر انبار سے اوپر شہر هیت اور شہر حلہ بستے هیں منجملہ اُنکے شیخ صفي‌الدین حلي جنکا دیوان عربي اور کتاب محبوکات‌الارتقیہ مشہور هی حلہ سے منسوب هیں کہتے هیں کہ یہہ پرانے شہر بابل کے پتھروں سے جو داراشاہ ایران کا دارالخلافت تھا بنایا گیا هی جو یہاں سے مشرق طرف پر قریب اِسکے واقع هی *

---

† اصل یہہ هی کہ وہ ایک قسم کا پتھر هی — فیض‌الحسن

حلہ بغداد سے جنوب اور غرب کی سمت پر اٹھاون میل کے فاصلہ سے آباد ہی اِسمیں بھي بہت سے نشان ٹیلے اور کھنڈر وغیرہ کے موجود ہیں جو شہر قدیم یعنی بابل کي عظمت پر دلالت کرتے ہیں اگرچہ علما اور سیاحوں کو اِسباب میں شک شبہہ اور گونہ اختلاف ہی کہ وہ خاص کس جگہہ میں واقع تہا مگر اِسمیں سب کو یقین ہی کہ وہ حلہ کي شرقي طرف پر بستا تہا *

بادیہ اور سواد عراق کے کنارہ پر شہر قادسیہ جو اب خادیہ کے نام سے مشہور ہی اور شہر حیرہ جو نقشہ میں ہیت لکہا جاتا ہی واقع ہیں *

حیرہ بڑا شہر ہی نہریں اور باغیچے اِسمیں بہت ہیں یہہ شہر ملوک لخم یعني آل نعمان بن منذر کي دارالسلطنت ہی اور یہیں سے منذر بن امرءالقیس کو مدد ملي تہي اُس نے اسمیں بڑے بڑے کلیسے بنائے ہیں خصوصاً ایک قصر بنایا ہی اُسکا نام زوراء رکہا ہی وجہہ تسمیہ اِس شہر کي بعضوں نے یوں بیان کي ہی کہ منذر بن امرءالقیس یمن سے خراسان کي طرف چلا جب اس مقام حیرت ناک پر پہونچا تو متحیر ہو کے وہیں مقام کیا اور حکم دیا کہ یہاں شہر آباد کیا جاوے بعد آباد ہونے کے نام اسکا حیرہ ہي مشہور ہوا اور اب یہہ بھي ویران ہو گیا ہی *

کوفہ اس شہر کو سعد ابن ابي وقاص صحابي نے عمر بن خطاب کے عہد خلافت میں آباد کیا اور حیرہ کے باشندوں کو یہاں لاکر بسلیا یہہ شہر فرات کے قریب واقع ہی اور خورنق کوفہ میں ایک نہر ہی اور ایک قصر کا نام بھي ہی جو نعمان بن منذر بادشاہ نے بنایا تہا اور وہ قصر بہرام گور مشہور تہا سعد بن ابي وقاص افسوس کرتے تھے کہ کوفہ کا نام بھي خورنق رکہا جاتا *

کوفہ اور قادسیہ کے بیچمیں ملک عرب اور فارس کے درمیان وقعہ ایک موضع ہی اور وقعہ اور واسط کے درمیان ذوقار ہی جہاں اہل فارس اور عرب میں بڑي لڑائي واقع ہوئي تہي *

نصیریوں کي ایک جماعت کوفه کیطرف منسوب هی یهاں کے باشندوں کي عربي کو معتبر اور مستند جانتے هیں احمد بن حسین منتبي جو شاعر معروف هی سنه ۳۰۳ هجري میں یهیں پیدا هوا تها *

کوفه کے قریب مسجد علي هی جس میں حضرت علي بن ابی طالب والد ماجد امام حسین کے مدفون هیں جهاں اکثر شیعه فارس وغیره کے زیارت کے واسطے جاتے هیں *

اس سر زمین میں مذهب باطنیه اور قرامطه کے لوگ بستے تهے جن میں سے فرقه نصیریه نکلا هی اور طائفه باطنیه میں سے ایک طائفه نکلا هی جس کو دروز کهتے هیں *

انبار ایک شهر هی جو فرات سے مشرق کي طرف نهر عیسی کے مخرج کے قریب واقع هی هر ایک فن کے اهل حرفه اس شهر سے منسوب هیں اور سفاح جو خلفاے عباسیه کا اول خلیفه تها وه بهي یهیں رهتا تها اور عکبري ایک چهوٹا سا قصبه دجله پر بغداد سے اوپر واقع هی اور اُسکے قریب قطربل بغداد کي جانب هی یهه جگهه بهي خلیفوں کا مجمع تهي شراب یهاں کي بهت مشهور هی *

بغداد کے قریب جانب شمال سر من راء ایک موضع هی مگر لوگ اُسکو مخفف کرکے سامري کهنے لگے معتصم عباسي نے اُسکو آباد کیا تها اب یهه بهي ویران هوگیا هی کچهه کهنڈر باقي رهگئے هیں *

دجله کے کناره مشرقي پر بروان ایک قصبه هی اور اِس کے قریب بغداد اور مکه کي راه میں صر صر ایک قصبه هی اور بغداد سے جانب جنوب ایک منزل کے فاصله پر دجله کے اوپر مدائن هی جو پهلے زمانه میں طیسفون کے نام سے مشهور تها بعضے قدما نے یهه لکها هی که کسری نے اِس میں ایک محل بنایا تها جو ایک کونه سے دوسرے کونه تک پچانوه گز وسیع اور اسي گز بلند تها *

واسط بھي ايک شہر دجلہ قديم پر يعني جہاں پہلے دجلہ بہتا تھا اور اب بالکل خشک ہوگيا ہي واقع ہي *

فرات اور دجلہ کے سنگم کے قريب ايک قلعہ بنا ہوا ہی جسکو قرنہ کہتے ہيں اور اِس سنگم سے ايک نہر جسکو شطالعرب کہتے ہيں نکل کر بہتي ہوئي خليج عجم ميں جاکر ملي ہی اِس نہر کے غربي کنارہ پر اُس کے مصب سے ستر ميل کے فاصلہ پر شہر بصرہ آباد ہی کہتے ہيں کہ يہہ شہر عمر بن خطاب کے عہد خلافت ميں کوفہ کے آباد ہونے سے ايک برس پہلے آباد ہوا تھا کوفہ اور بصرہ کو عراقين کہتے تھے باشندے اِس شہر کے پچاس ہزار ہيں اِس ميں کھجور کے درخت بہت ہيں لوگ عرب کي طرف سے يہاں گھوڑے لايا کرتے ہيں يہہ شہر بھي صحت عربيت ميں کوفہ کي مانند مستند ہی مگر دونوں ميں لغات و مسائل کي بابت اختلاف ہی بعض علما نے لکھا ہی کہ جس مقام پر اہل بصرہ اور کوفہ ميں خلاف پايا جاوے پس بصرہ والے لفظ ميں اور کوفي والے معني ميں اعتبار کيئے جاوينگے يعني اُن دونوں کے خلاف لفظ ميں بصرے والوں کو ترجيح ديجاويگي اور خلاف معني ميں کوفي والوں کو غالب رکھا جاويگا اکثر صرفي نحوي مثل کتاب صاحب مقامات حريري وغيرہ کے اِس شہر کي طرف منسوب ہيں *

جانب اُس کے جنوب سنام ايک پہاڑ ہی اور اُس کے جنوب غربي کي طرف وادي‌النسا ايک ميدان ہی جس ميں مستورات آکر سير کيا کرتي ہيں اور وہاں ايک بہت بڑا مکان بنا ہوا ہی جنگل کي طرف اُس کو مربدالبصرہ کہتے ہيں عرب لوگ وہاں چاروں طرف سے آکر جمع ہوتے ہيں اور مشاعرہ اور بيع اور شرا کرتے ہيں جيسيکہ بازار عکاظ ميں دستور تھا *

بصرہ کے قريب مغرب کي طرف اُبلہ ايک قصبہ ہی اِس ميں باغات اور نہريں بہت ہيں اور فرات ميں سے ايک نہر نکل کر اِس

میں آتي هی جس کے پاني سے تمامي باغات سیراب و شاداب رهتے هیں پاني اِس کا سیلاب کي فراواني سے اِسقدر بڑھ جاتا هی که کل باغ اور درخت چھپ جاتے هیں پھر بعد اُس کے تھوڑا تھوڑا کم هو جاتا هی *

بصرہ کے نیچے مقام محمرہ کے قریب اِس نہر کي دو بڑي بڑي شاخیں هوگئي هیں اور وہ دونوں خلیج عجم میں جاکر گرتي هیں اور بغداد اور واسط کے بیچ میں جبل ایک شہر هی جس کے بعض شاعر مشہور هیں *

بر شام کا بیان

اِس کي حدشمالي پر کوچک ایشیا اور شرقي پر نہر فرات اور بادیه اور حد جنوبي پر کچھه بلاد عرب کا حصه جس کو تیهه بني اسرائیل کہتے هیں اور حد غربي پر بحر روم واقع هی *

زمانه قدیم میں یهه ملک دو حصوں میں منقسم تھا سوریا اور فلسطین لیکن جب که تھوڑي مدت پہلے حضرت مسیح علیه السلام سے جبکه یهه ملک مملکت رومانیه میں داخل هوا اِن دونوں کو سوریا کہنے لگے بعد اُس کے جب سنه ۶۲۲ ع میں مسلمان عربوں نے اِس کو فتح کیا تب سے نام اِس کا شام هوا وجهه تسمیه اِس کي کیئي هیں ازانجمله ایک یهه هی که یهه ملک منسوب هی شام بن نوح علیه السلام کي طرف اور اُنکا نام زبان سوریاني اور عبراني میں شام به شین منقوطه هی یهه ملک حلب اور دمشق اور بیروت اور اورشلیم یعنے بیت المقدس چار ضلعوں پر منقسم هی اب هم قبل از تفصیل اِن اضلاع کے بیان اُس سلسله کوهستان کا جو اس ملک میں شمال سے جنوب تک واقع هی لکھتے هیں *

اُن میں سے ایک جبل لکام هی جو جبل طوروس سے جو کوچک ایشیا میں واقع هی شروع هوکر برشام میں چلا آیا هی غرض که

اُس کو جبل طوروس سے لاذقیہ تک جبل لکام کہتے هیں اور لاذقیہ سے حمص تک جبل بہراہ اور تنوخ اور حمص سے انتہا تک جبل لبنان بولتے هیں اور حق یہہ هی کہ جبل لکام مصب نہر عاصي کے نزدیک بطرف شمال سویدیہ کے قریب تمام هوا هی *

مصب نہر عاصي کے جانب جنوب جبل شامخ واقع هی جس کو جبل اقرع بھي کہتے هیں اور یہہ وهاں سے شروع هوکر جنوباً وادي فعلۃالحسن اور دیر الحمیراء تک چلا گیا هی یہانتک تو جبال نصیریہ هی باقي یہاں سے جبل لبنان شروع هوا هی جسکي سب چوتیوں سے بلند چوتي جو طرابلس سے اوپر هی اور اُس کو قم‌المیزاب کہتے هیں گیارہ هزار فٹ بلند هی اور راس صنین اِس سے کچھہ نیچے هی اور وادي لیطاني میں قلعہ شقیف کے اطراف کے نزدیک سلسلہ مذکور تمام هوا هی ملک صلاح الدین ایوبی نے سنہ ۱۱۹۰ع میں قلعہ مذکورہ افرنج سے لیا تھا پھر افرنج نے باتفاق ملک اسمعیل کے ان کے قبض و تسلط سے نکالا بعد اس کے سنہ ۱۲۶۸ع میں ملک ظاهر بیرس نے اهل افرنج میں فساد قتال کے اپنے قبضے میں کرلیا اس سر زمین کو جبل عاملہ کہتے هیں یہاں سے سلسلۂ مذکور جنوباً اطراف صفد اور ناصرہ تک جاکر شرقاً اطراف نابلس کي طرف موڑ گیا هی *

ناصرہ سے جانب جنوب دشت مرج ابن عامر هی جو جبال مذکورہ اور جبل کرمل کے بیچ میں فاصل هی اِس دشت کا ایک قطعہ طبریہ اور اردن کي طرف بھي هی اور اُسی میں ایک پہاڑ هی جسکا نام جبل طور هی کہتے هیں کہ اِسي پہاڑ پر حضرت موسیٰ علیہ‌السلام کو تجلي هوئي تھي اور جبل کرمل دریا کے نزدیک حیفا سے شروع هوکر جنوب شرقي کي طرف سیدھا جاکے جبال نابلس سے جا ملا هی اور وهاں سے جنوب کي طرف بحیرہ لوط سے جانب جنوب جبل شراۃ تک جاکر تمام هوگیا هی *

وہ پہاڑ جو جبل شرقي کے نام سے معروف هی شہر حمص کے ایک منزل جانب جنوب سے حسیاء اور شمسین کے بیچ میں سے شروع هوکے انتہاے جبال نصیریہ تک جاکر جنوب غربي کي طرف پھر گیا هی *

اِس جبل اور جبل لبنان کے بیچ میں ایک دشت وسیع واقع هی جسکا نام بقاع هی اور سب سے بلند ٹیلہ اِس سلسلہ کا حاصبیا کے اوپر جبل شیخ هی جو دس هزار فٹ بلند هی اور وهاں سے ایک شاخ نکلکر اولاً جنوب شرقي کي طرف اور بعد اُس کے سیدھي جنوب کیطرف جاکر مقام تل الفرس میں تمام هوئي هی اس کے اور جبل شیخ کے بیچ میں ایک وادي هی جس کو تیم اسفل کہتے هیں اور اُس شاخ مذکور کا نام جبل حسن هی اِس شعبہ کي جانب جنوب اردن سے مشرق کیطرف جبل عجلون هی اور اُس سے جنوب کي طرف جبل جلعاد هی جسکو جبل صلت بھي کہتے هیں اور اِس سے جنوباً جبل بلقاء اور اُس سے سمت جنوب جبال مواب اور جبال قوم لوط هی جو بحیرہ لوط سے مشرق کي طرف هیں اور بحیرے کے کنارہ جنوبي پر غور ایک وادي هی جو دوپہاڑوں کے بیچ میں واقع هی اگر کوئي اِس وادي میں جنوباً سفر کرے تو اُبلہ کو جو بحر احمر کے خلیج کابا کي انتہا پر هی پہنچ جاے *

ملک شام کي نہروں کا بیان

یہاں کي نہروں میں سے ایک نہر حلب هی اسکا مخرج اُن پہاڑوں میں هی جو عین تاب کے قریب هیں یہہ نہر جنوب کي طرف بہتي هوئي شہر حلب پر سے گذرکر اجمۂ میں جو حلب سے جانب جنوب هی بیس میل کے فاصلہ سے گرتي هی اسکو نہر فویق کہتے هیں اور یہہ منسوب هی فویق آغا کي طرف جو اسکا مہتمم تھا اور جس نے اپني جگہہ سے اس نہر تک سنگین سڑک بنوائي تھي *

دوسري نهر عاصي جسکو ارنط بهي کهتے هيں يهه نهر موضع منبع اللبنه سے جو شهر بعلبک سے شمال کي طرف چهه گهنٹه کي راہ پر هے نکلي هے اور يهه نهر انطاکيه کے قريب تک شمال کي طرف بهکر غرب و جنوب کي جانب کو پهر جاتي هے اور جبل لکام اور جبل اقرع ميں سے گذرکر سويديه کے قريب بحر روم ميں گرتي هے اِس نهر پر کهيت اور باغ اور پن چکي اور رهٹ وغيرہ بهت هيں *

نهر عفرين اور نهر لغيرا اور نهر اسود جبل لکام کے مشرق کي طرف سے نکل کر جنوب کي جانب مايل بمغرب بهتي هوئيں بحيرہ انطاکيه ميں گرتي هيں اِن تينوں نهروں ميں سے نهر عفرين بڑي نهر هے جو بطرف مشرق هے اور نهر اسود بطرف مغرب *

نهر کبير يهه نهر جبال نصيريه سے نکل کر جانب جنوب غربي بهتي هوئي لاذقيه کے قريب بحر روم ميں گرتي هے اِسکے جانب جنوب نهر صنوبر هے اور اِس سے جنوباً نهر ملک بهي هے اور اس سے جانب جنوب نهر حسين پهر نهر کبير سوائے نهر کبير مذکور کے پهر نهر عکار پهر نهر بارد هے يهه سب نهريں جبال نصيريه سے نکل کر بحر روم ميں جاکر گرتي هيں *

نهر ابي علي نشرہ سے اوپر جبل لبنان سے نکلي هے اور شمال غربي کي طرف بهکر شهر طرابلس کے قريب بحر روم ميں گرتي هے *

نهر ابراهيم عاقورہ کے قريب جبل لبنان سے نکل کر جانب جنوب غربي بهتي هوئي شهر جبيل سے جنوب کي طرف بحر روم ميں گرتي هے اسپر ايک هي در کا ايک پل بنا هوا هے اور يهه پل اسقدر بلند هے که اس ملک شام کے پلوں ميں بے نظير هے کهتے هيں که امير ابراهيم نے جو مردہ لبنان يعني قوم لبنان کے اميروں سے ميں تها يهه پل بنايا تها اِسي سبب سے يهه نهر اُس کي طرف منسوب هوئي *

نہر کلب جعیتا سے جو جبل لبنان کي ایک کوچر هی نکل کر جانب
جنوب غربي بہتي هوئي جونہ کسروان سے جنوب کي طرف کو بحر روم
میں گرتي هی زمانہ قدیم میں اسپر ایک پل تھا جو ملک انطیوخوس
قیصر نے کنارہ بحر کے قریب بنایا تھا لیکن بہ سبب کثرت اشجار اور
سیلاب کے توٹ گیا پھر اِس مقام سے الگ امیر بشیر شہابي نے دوسرا پل
سنہ ۱۲۲۳ هجري میں بنایا یہہ ابتک ثابت هی *

نہر بیروت یہہ نہر دو نہروں سے مجتمع هی ایک کا مخرج
جبل لبنان میں ترشیش اور کفر سلوان کے قریب هی اور دوسرے کا
قالوغا اور حمانا کے قریب یہہ دونوں قلعہ کے نیچے ایک وادي میں
ملی هیں بعدہ غرب کي طرف بہکر شمال کي طرف مڑ کر شہر بیروت
کے نزدیک خلیج مارجرجس میں جاملي هی *

نہر دامور یہہ تین نہروں سے مجتمع هی ایک نہر غابون هی جو
بحمدون کے قریب ایک مقام سے نکلي هی دوسري نہر صفا جو عین
زحلتا کے قریب ایک جگہہ سے خارج هوئي هی اور نبع القاعہ جو یہاں
ایک غار هی اسمیں سے بھي پاني نکل کر اس نہر میں آملتا هی
تیسري ایک چھوتي سي نہر هی جو وادي عین دارہ سے نکلي هی پس
یہہ سب نہریں قاضي کے پل کے قریب باهم ملکر جانب غروب مائل
بہ جنوب بہتي هوئي معلقہ دامور کے قریب بحر روم میں جاملي هیں
اِس نہر پر ایک مضبوط پل امیر بشیر شہابي نے ۱۲۳۰ هجري میں
بنایا تھا اب توٹ گیا هی مگر ابتک اُسکي موریوں میں بڑي بڑي
چٹانیں جالیدار لگي هوئي هیں *

نہر اولی قطعہ باروک کے قریب جو قطعات عرقوب میں سے ایک
قطعہ هی جبل لبنان سے نکل کر جنوب غربي کي طرف بہتي هی پھر
پچھم کي طرف مڑکر شہر صیداہ کے قریب بحر روم میں گرتي هی اِس
شہر کے باغات اِس نہر کے پاني سے تروتازہ اور سیراب هوتے هیں اور اهل
شہر بھي اِسي کا پاني پیتے هیں *

نہر لیطانی شہر بعلبک کے قریب سے نکلی ہی زمین و دشت ہموار میں بہتی ہوئی قلعہ شقیف کے نیچے سے گذرکر جبل لبنان اور جبل شیخ کی گھاٹیوں میں سے ہوکر شہر صور کے قریب بحر روم میں جاملی ہی اِس نہر کا نام اُس جگہہ نہر قاسمیہ ہی *

نہر مقطع مرج ابن عامر کے مشرق کی طرف کے پہاڑوں سے نکلی ہی اور شمال غربی کی طرف بہکر حیفا کے قریب بحر روم میں گرتی ہی اور یہہ وہ نہر ہی جسپر حضرت ایلیا نبی انبیاء بعل میں سے قتل کیئے گئے تھے چنانچہ سفر ملوک ثالث کے (ص ۱۸ عـــ ۴۰) میں لکھا ہی *

نہر اعوج اسکا مخرج لد کے قریب ہی اور شمال کی طرف بہکر جانب جنوب غربی پھر کر یافا سے شمال کی طرف نہایت بلندی سے بحر روم میں گرتی ہی *

نہر بردے زبدانی کے قریب اسکا مخرج ہی اور جنوب شرقی کی طرف بہتی ہی عین فیجہ کا پانی بھی اسمیں آملا ہی اور پھر غوطہ دمشق اور دمشق کے بیچ میں آس پاس ہوتی ہوئی بحیرۂ مرج میں جاملتی ہی اور دوسری نہر اعوج جو اول کے سوا دوسری نہر ہی موضع کے قریب عین دوبہ سے جو جبل شیخ کے دامن شرقی میں ہی نکل کر شمال شرقی میں بہکر بحیرۂ مرج میں گرتی ہی *

نہر اردن یہہ نہر اور کئی نہروں سے مجتمع ہی ازانجملہ ایک نہر حاصبانی ہی جسکا مخرج حاصبیا کے قریب ہی اور جانب جنوب بہتی ہوئی بحیرۂ حولہ میں گرتی ہی *

بانیاس اور تل القاضی کا پانی بھی بحیرۂ حولہ کی طرف بہتا ہی اور یہہ سب پانی بحیرۂ حولہ سے بحیرۂ طبریہ میں گرتا ہی اور اس بحیرہ سے نہر اردن نکل کر اسکے بیچ سے جانب جنوب بہتی ہوئی بحیرۂ لوط میں گرتی ہی اور بہت سی چھوٹی چھوٹی نہریں جانب

مشرق اور سمت مغرب سے آکر بحیرہ لوط میں ملي هیں أنمیں سے یرموک اور زرقا بڑي نہریں هیں اور نہر معجب بهي أس پہاڑ سے جو اسکے مشرق کي طرف هی نکل کر بحیرہ لوط میں گرتي هی *

برشام کے بحیروں کا بیان

ازانجملہ ایک بحیرہ انطاکیہ هی جو شہر انطاکیہ سے جانب شمال شرقي هی اور یہہ وہ بحیرہ هی جسمیں نہر اسود اور نہر لغیرا اور نہر عفرین گرتي هیں اسکا ذکر پہلے بهي مذکور هوچکا هی اور اسکے جنوب کي طرف نہر براک ملي هی جو جبل اعلی کي طرف سے بهکر آئي هی *

بحیرہ انطاکیہ زمین هموار پر واقع هی لیکن گہرا بہت هی اسمیں سے ایک نہر بهي نہر عاصي کے نزدیک اور أس پل کے قریب سے جسکا نام جسرالحدید هی نکلي هی *

بحیرہ اقامیا حماۃ سے شمال غربي کي طرف هی اسمیں بہت بحیرے آکر ملے هیں زمانہ قدیم میں بہ نسبت زمانہ حال کے یہہ بہت بڑا تها گرداگرد اسکے بانس نے اور جهاؤ کے درخت هیں اور بیچ میں بهي اسکے نے اور بردي کے درخت جو ایک قسم کا خرما هوتا هی نہایت عمدہ بکثرت پیدا هوتے هیں اور اسمیں انواع و اقسام کے دریائي پرندے جیسے بطک مرغابي وغیرہ بهي هیں فصل ربیع میں اِس بحیرہ میں زرد نیلوفر اس کثرت سے پیدا هوتا هی کہ گویا أس سب بحیرے پر چهایا هوا هوتا هی *

بحیرہ حمص شہر حمص سے جنوب غربي کي طرف واقع هی أسکو بحیرہ قدس بهي کہتے هیں یہہ شہر حمص سے چند ساعت کي راہ پر هی گرد اسکے نہر عاصي هی طول اِس بحیرہ کا دس میل اور عرض چهہ میل کے قریب هی بعضے کہتے هیں کہ نہر عاصي پر دیوار بنانے سے یہہ بحیرہ بنا هی یعني نہر کے پاني کے رکنے سے اِس بحیرہ میں

پاني جمع هوا هی اِس دیوار پر کئي برج تهے اب بجز ایک برج کے جسکا نام برج بلقیس هی اور کوئي باقي نہیں رها اس بحیرہ میں مچهلیاں اور خصوص افقلس ۳ ایک قسم کي مچهلي اور جونکوں بہت هیں *

بحیرہ مرج شهر دمشق سے جنوب شرقي کي طرف غوطہ کے اطراف میں هی نهر بردي اِسي بحیرہ میں گرتي هی *

بانیاس سے شمال شرقي کي طرف ایک بحیرہ هی جسکو برکفزان کہتے هیں لوگ اسمیں سے اکثر جونکیں پکڑتے هیں *

بحیرہ حولہ بہہ وہ بحیرہ هی جسمیں نهر حاصباني اور بانیاس کا پاني آکر ملا هی اور اسمیں سے نهر شریعت نکل کر بحیرہ طبریہ میں گرتي هی *

برشام کے سب بحیروں میں سے بحیرہ طبریہ بڑا بحیرہ هی اِسکا نام کتب مقدسہ میں بحرالجلیل اور بحیرہ جناشر اور کنرث مندرج هی اِسکے جنوب کي طرف سے نهر اردن نکلي هی *

بحیرہ لوط جسکو بحرالمیت اور بحیرہ منتنہ اور بحیرہ زغر بهي کہتے هیں آسمیں نهر اردن گرتي هی نهریں وغیرہ اسمیں آکر ملي هیں مگر اسمیں سے کوئي نهر نہیں نکلي بلکہ یہہ هر چاروں طرف کے پاني کے واسطے جو بہت کثرت سے آتا هی بمنزلہ قول کے هی پاني اِسکا تلخ اور ثقیل بهي هی اور جو شی اور جگہہ ڈوبتي هی وہ اسمیں اوچهل آتي هی طول اسکا پچاس میل اور عرض دس میل هی بعضے گمان کرتے هیں کہ اس بحیرہ میں شهر سادوم اور عاموره اور سبوائیم کي بهي زمین چهپ گئي هی یہہ وہ شهر هیں جو بہ سبب آگ اور گندگ کے اوجڑ گئے هیں جیسا کہ سفر تکوین کے (ص ۱۹) میں یہہ ذکر مذکور هی *

برشام کي هوا کا بيان

اِس ملک کي هوا حسب اختلاف مقام کے مختلف هی چنانچه کنارہ بحر کي هوا گرم و تر هی اِسمیں سے بعض جگهه کي هوا وبا آميز هی جیسے اسکندریه کي نواح میں کثرت نیستان اور جهاڑي کے سبب هوا خراب هوجاتي هی اور وبائي بخار پهیل جاتا هی گرتي هی اور جسقدر فصل صیف میں بارش بکثرت هوتي هی جیسے شهر طرابلس اور صیداء میں اُسیقدر وهاں بیماریاں کثرت سے هوتي هیں مگر کوهستان کي هوا اچهي هی جس سے بدن کو قوت حاصل هوتي هی ایام سرما میں سردي بهت هوتي هی *

جبل لبنان اور جبل شیخ کے اوپر کے بعضے وادیوں میں برف ایک سال سے دوسرے سال تک پڑتي رهتي هی اور اِسي لیئے ایام گرما میں گرمي زیادہ نہیں هوتي مگر اِن بلاد کے جنگلوں کي هوا فصل ربیع اور خریف میں نهایت خوب هوتي هی البته موسم زمستان میں سردي اور موسم تابستان میں گرمي بهت هوتي هی اور کبهي هواے گرم بهي جنگل کي طرف سے آنے لگتي هی لیکن پهر بهي هوا اِس ملک کي اچهي کهي جاتي هی *

برشام کے حیوانات کا بیان

حیوانات اِس ملک کے اونٹ بهینس هرن لومڑي بجو اور ایک قسم کے چیتے اور ریچهه بعضے پہاڑوں میں جیسے جبل صنین اور جبل شیخ اور جنگلي سوئر جبل ریحان اور اُسکي تلیٹي میں هیں اور انواع و اقسام کے پرندے اهلي اور صحرائي بهي اکثر هوتے هیں اور کسي سال میں تیڑهي بهي آجاتي هی اور کهیں ایک قسم کے چهوٹے پرندے سمرمر نام بهي پیدا هوجاتے هیں جو تیڑهي کو هلاک کرڈالتے هیں *

ملک شام کے باشندوں کا بیان

باشندے اسکے مختلف الاصول ھیں اُنمیں سے ایک قوم اصلي باشندوں سے ملکثي ھی زمانہ قدیم میں یہہ ملک کنعانیوں وغیرہ کا حام بن نوح کي نسل سے تھا پہلے اسکي اطراف میں اولاد سام بن نوح رھتي تھي بعدہ بني اسرائیل نے یہاں آکے کنعانیوں کو ارض فلسطین سے نکالدیا اور خود قابض ھوگئے بعدہ ملک آثور انپر غالب آیا پھر ملوک بابل بعدہ ملوک مادي اور فارس پھر ملوک مصر پھر چند مدت وہ سلطنت بالاستقلال رھي پھر وہ مملکت مقدونیہ میں پھر مملکت رومانیہ میں داخل ھوئي مگر سنہ ۶۲۲ ع میں عربوں نے اُسکو فتح کیا بعد اُسکے تاتاري اور اتراک عثمانیہ مالک ھوئے *

باشندے یہاں کے بباعث انقلاب سلطنتوں کے باھم ملکر نئي فرقے ھوگئے لیکن باعتبار اصول مذھب کے وھاں گیارہ فرقے ھیں مسلمان اور متاولہ اور دروز اور نصیریہ اور اسماعیلیہ اور روم اور موارنہ اور سریان اور ارمن اور یہود اور سامرہ *

مسلمان دو قسم کے ھیں عرب اور ترک عرب نے بعد فتح کرنے کے بود و باش اپني وھیں اختیار کي اور جمیع اطراف میں مالک اور قابض رھے قبل اسکے زبان اِس ملک کے باشندوں کي سریاني تھي بعد فتح اور سکونت اھل عرب کے عربي بولنے لگے ترک بھي دو قسم کے ھیں عثمانیہ اور ترکمان یہہ دونوں فرقے اصل میں تاتاري ھیں بلاد تاتار اور اطراف شمالي بحراخضر سے یہاں آئے تھے اور تاتاري دوفریق ھیں بعضے مقیم ھیں اور بعضے مسافر جنکو رحل بھي کہتے ھیں *

منقول ھی کہ رحل یعني مسافر تاتاري خراسان میں آکر عورتیں وھاں کي لیگئے اُنسے جو اولاد پیدا ھوئي اُنکا نام اھل فارس نے بہ سبب مشابہت ترکوں کے ترکمان رکھا باقي ترک کا نام ماخوذ ھی ترک بن یافث بن نوح سے جنسے تاتاري پیدا ھوئے اتراک عثمانیہ کا ذکر کوچک ایشیا کے بیان میں مذکور ھوچکا ھی *

متاولہ جنکو شیعہ بھي کہتے ھیں انکي ھیئت اور اعتقاد سے
ظاھر ھوتا ھي کہ اصل انکي فارس تھي اور فرقہ نصیریہ قرامطہ
کي ایک شاخ ھي پہلے پہل سر زمین کوفہ میں یہہ طائفہ ظاھر ھوا
اور اُسکا موجد حمدان بن قرمط تھا جسکو صاحب الخال اور
مُدثر مطرق کہتے تھے اور سنہ ۲۶۴ ھجري میں یہہ شخص ظاھر
ھوا اور نام اپني تعلیم کا علم باطن رکھا اسي سبب اِس طائفہ کو طائفہ
باطنیہ بھي کہتے ھیں اکثر شہروں کے باشندوں کو اپنے مذھب میں
داخل ھونے کي دعوت کي اور بڑي سعي اور کوشش برتي چنانچہ
کثر لوگوں نے اُسکا مذھب اختیار کیا اُس طائفہ میں ایک شخص
پیدا ھوا کہ اُسکو نصیر نصري کہتے تھے نماز اور روزہ بہت ادا کیا کرتا تھا
اُس طائفہ کے نزدیک وہ شخص اولیا سے تھا اُس شخص نے اپنے یاروں
میں سے بارہ شخصوں کو انتخاب کرکے دعوت خلایق کے واسطے مقرر کیا
چنانچہ اُنھوں نے مطابق اُسکي تعلیم کے لوگوں کو تعلیم کرنا شروع
کیا جبکہ اُسکا مذھب بہت شائع ذائع ھوا تو حاکم وقت نے نصیر مذکور
کو پکڑکے قید کیا اتفاقاً محافظ جیلخانہ کي ایک لونڈي کو شیخ پر
شفقت آئي ایک روز محافظ کو کوئي نشہ کي شی کھلاکے سلایا اور دروازہ
بندیخانہ کا کھولکر شیخ کو نکالدیا اور پھر دروازہ بند کرکے کنجیاں جہاں
سے لي تھیں وھیں رکھہ دیں جبکہ محافظ بیدار ھوا اور شیخ کو قید
خانہ میں نہ پایا اور کوئي علامت بھي جیلخانہ کے کھلنے کي نہ معلوم
ھوئي گمان کیا کہ فرشتوں نے شیخ کو قید سے چھوڑا دیا اور اِسي طرح پر
سب میں خبر کردي تاکہ حاکم کے غصہ سے نجات پاوے بعد اِسکے جب
شیخ نے اپني کرامت کي خبر مشہور پائي تو لوگوں کو اپنے مطیع
کرنے میں زیادہ تر کوشش کرنے لگا اور ایک کتاب ایسي لکھي جسمیں
یہہ لکھا ھي کہ میں وہ ھوں (جو لوگ گمان کرتے ھیں مجھہ پر کہ
یہہ عثمان کا بیٹا ھي) میں نے مسیح کلمتہ‌الله احمد بن محمد بن حنفیہ

کو (جو حضرت علي کي اولاد میں سے هیں) پایا اور وهي جبرئیل هیں
اُنهوں نے مجهکو کہا که انت القاري انت الصادق انت الجمل الحافظ
الغضب علی الکافرین انت البقر الحامل خطایا المومنین انت الروح
انت یوحنا † بن ذکریا پس اب تو لوگوں کو تعلیم کر که هر روز اورشلیم
یعني بیت المقدس کي طرف مونهه کرکے چار رکعت نماز پڑها کریں اور
دو رکعت قبل طلوع آفتاب اور دو رکعت بعد غروب کے *

کہتے هیں که یهه شخص کوفه سے بر شام تک گیا اور وهاں کے ساده
لوح لوگوں میں اپني تعلیم کو شایع کیا آخر کو پوشیده هوگیا پهر کسیکو
اُسکا حال معلوم نهوا اور ابوالفدا لکهتا هی که نصیریه منسوب هیں نصیر
مولی علي بن ابي طالب سے اور گمان کرتے هیں که سورج علي کے واسطے
ٹهر گیا تها جیسے حضرت یشوع بن نون کي خاطر ٹهرا تها ‡ اور انسان کي
کهوپري نے اُنسے کلام کیا جیسے حضرت مسیح عیسی بن مریم سے
کلام کیا تها اور اُنمیں الوهیت نے حلول کیا تها انتہا کلامه *

غرضکه فرقه نصیریه فرع هی طائفه قرامطه کي یعني طائفه باطنیه کي
اور فرقه اسماعیلیه بهي طائفه باطنیه میں سے هی عراق عجم میں فرقه
اسماعیلیه کي اکتهر برس بادشاهي رهي اور اِنمیں سے آٹهه بادشاهوں نے اُس
ملک میں بادشاهي کي اهل فارس انکو اشیاخ الجبل کہتے هیں اور مسلمان
انکو به سبب فساد تعلیم کے ملاحده بولتے هیں اب بهي ایک قوم اس طائفه
میں سے برشام میں باقي هی اور انفاق سے مصر میں دوباره بهي وه بادشاه
هوگئي تهي اُسکا فرقه دولت فاطمیه فاطمه زهرا سے منسوب هی غرض که
طائفه باطنیه قرامطه اور اسماعیلیه فاطمیه اور رافضیه در حقیقت ایک هي
طائفه هیں یا فرع هیں ایک طائفه کي جنکا اعتقاد یهه هی که قدرے
الوهیت علي بن ابي طالب میں بهي هی اور ائمه اُنکي اولاد میں سے
هیں اور وه باره تن هیں جنکے نام و القاب مشهور و معروف هیں *

---

† یعني یحیی علیه السلام — فیض الحسن

‡ یعني اسالقه کي لڑائي میں — منه ۔

چھٹا خلیفہ دولت فاطمیہ میں سے مصر میں حاکم بامراللہ ابوعلی منصور بن عزیز باللہ تھا اور یہہ اول بادشاہ ہوا جو سنہ ۳۸۶ ھجری میں گیارہ برس کي عمر میں تخت نشین ہوا کبھي دین اسلام کي نہایت طرفداري کرتا اور کبھي مسلمانوں کو قتل کرتا اور حج سے باز رکھتا اور لوگوں پر نہایت ظلم کرتا علی‌ھذاالقیاس ایسي ھي اور بہت سي باتیں اُسکي تھیں جنکا بیان تطویل کتاب کا باعث ھی اور وہ دعوی علم غیب کا بھي کرتا تھا اُسنے جاسوس مقرر کیئے تھے کہ وہ لوگوں کے گھر کے حالات معلوم کرکے اُس سے کہتے اور وہ اُس گھر کے آدمیوں کو بلا کے جو کچھہ کہ اُنکے گھروں میں گذرتا اُن سے اِس طور پر بیان کرتا گویا یہہ وھیں موجود تھا *

سنہ ۳۹۵ ھجري میں ایک شخص معروف بہ ابي رکوۃ ظاھر ہوا لوگوں کو اپنے مذھب کي طرف دعوت کرتا اور یہہ دعوی کرتا تھا کہ میں بني امیہ میں سے ھوں پس اُن لوگوں نے جو حکومت حاکم بامراللہ سے ناخوش تھے دعوت اُسکي قبول کي حاکم نے فضل بن‌عبداللہ کو لڑائي کے واسطے بھیجا اول ابي رکوۃ غالب ہوا بعدہ فضل بن عبداللہ نے فتح پائي اور ابي‌رکوۃ کو قید کرکے قاھرہ میں لایا حاکم نے اُسکے واسطے حکم قتل کا دیا اِس بات کو بھي لوگ حاکم کا معجزہ سمجھتے ھیں کہ اُسنے اپني قدرت الوھیت سے کیا اور فضل بن عبداللہ کو انعام دیکر مقرب اپنا بنایا *

نقل ھی کہ ایک روز فضل مذکور حاکم کے حضور میں حاضر ہوا دیکھا کہ ایک لڑکا خوبصورت اُسکے پاس بیٹھا ھی اور ایک پیش‌قبض اُسکے ھاتھہ میں ھی جوں ھي کہ فضل داخل ہوا تو حاکم نے وہ چھري اُس لڑکے کے پیٹ میں مار کر آنتیں اور اوجھڑي نکال کر ٹکڑے ٹکڑے کرڈالیں جب کہ فضل نے یہہ ماجرا دیکھا علامت غضب کي آپ میں پاکر گھر کو واپس آیا اور اولاد کو وصیت کرکے منتظر موت کا رہا ایک

ساعت تنگدستی ہوگئی کہ بموجب حکم حاکم کے جلاد نے آکر سر اُسکا تن سے جدا کیا *

جعفری نے لکھا ہی کہ آخر سنہ ۳۰۷ ہجری میں ایک شخص مصر میں آیا اُسکو لوگ محمد بن اسماعیل درزی کہتے تھے قبل اِسکے وہ عجمی تھا اور لوگوں کو دعوت طرف طائفہ باطنیہ کے کیا کرتا تھا اور نام اسکا دروز کی کتابوں میں نشتکین درزی لکھا ہی یہہ شخص حاکم کی خدمت میں آیا اور حاکم کے ساتھہ موافق ہوکر علانیہ لوگوں کو الوہیت حاکم کی تعلیم کرنے لگا اور ایک کتاب ایسی تصنیف کی جسمیں لکھا کہ نفس آدم کا علی بن ابی طالب میں آیا اور اُنسے ایک دوسرے میں ہوتا ہوا حاکم بامراللہ میں آکر منتہی ہوا پس خالق تمامی موجودات کا یہی ہی پھر اُس کتاب کو ایک مجمع میں پڑھا لوگ اُسکے قتل کرنے کے واسطے جمع ہوئے اور قاہرہ میں بلواے عظیم واقع ہوا اگرچہ وہ تو جان اپنی لیکر بھاگ گیا لیکن لوگوں نے اُسکے گھر کو لوٹ لیا اور اُسکے دوستوں کو قتل کرڈالا حاکم نے یہہ حال دیکھکر اُسکو پوشیدہ برشام کی طرف بھیجدیا وہ شخص وہاں وادی تیم میں جبل شیخ کے قریب پہونچکر پھر حاکم کے خدا ہونے کا دعوی کرتا رہا *

تلونج کے امیروں نے جو عراق سے آکر برشام میں بسے تھے اور مذہب باطنیہ رکھتے تھے اُسکی دعوت کو قبول کرکے اُسکی اطاعت کو اختیار کیا جب سے اُس طائفہ کا نام دروز ہوا سنہ ۳۱۰ ہجری میں یہہ شخص ایک لڑائی میں تاتاریوں کے ہاتھہ سے مارا گیا اور کتب دروز کی ایک کتاب کے حاشیہ پر لکھا دیکھا کہ وہ سنہ ۳۱۱ ہجری میں مارا گیا حاکم کے نزدیک ایک اَور شخص عجمی حمزہ بن علی بن احمد مصاحب تھا اور وہ اسماعیل درزی سے مخالفت رکھتا تھا جبکہ اسماعیل درزی مارا گیا حاکم نے اُسکو دیار شام کی طرف بجاے اسماعیل کے بھیجا وہ بھی وہیں جاکر سنہ ۳۰۸ ہجری میں حاکم کی الوہیت یعنی خدا

هونے کي تعليم کرنے لگا اور اپنے آپ کو اُسکا نفس ثاني يعني نائب قرار ديا قوم مذکور نے اُسکا بہت اعزاز و اکرام کيا اور اسماعيل دوزي سے پھر گئے بلکہ اُس پر لعنت کرنے لگے يہاں تک کہ درز کے نام کو اُنھوں نے برا جانکر چھوڑ ديا اور بجاے اُسکے موحدين بتوحيد الحاکم اپنے آپ کو کہلانے لگے سنہ ۴۱۱ ھجري ميں اُسکي بہن نے جو سيدةالملک مشہور تھي کچھہ حيلہ اوٹھاکر حاکم کو ايک شخص کے ھاتھہ سے جسکا نام ابن دواس تھا اور يہہ اُسکو نہايت چاھتي تھي مروا ڈالا اور آپ اپنے بھائي کے اِس خوف سے کہ مبادا ھم دونوں کو قتل کرڈالے اُس شخص کے ھمراہ کسي طرف کو چلي گئي يہہ واقعہ سنہ مذکور کے اخير ميں شوال کے مہينے ميں واقع ھوا بعد وفات حاکم کے حمزہ نے ايک رسالہ تصنيف کيا اور اُسکا نام سجل معلق رکھا اور جامع مسجد کے دروازہ پر لٹکا يا اُسميں لکھا تھا کہ حاکم بامراللہ بغرض امتحان ايمان مومنوں کے پوشيدہ ھوگيا ھی غرض کہ طائفہ دروز کي اصل و حقيقت يہہ تھي کہ جو مذکور ھوئي اِس ليئے برشام ميں وہ قوم زيادہ ھی اُنکے خاص عقائد کے ذکر کرنے کي يہاں کچھہ ضرورت نہيں کيونکہ في زماننا اُنکے مذھب کي کتابيں اکثر لوگوں ميں منتشر ھوگئي ھيں اور جس شخص کو اُنکے عقائد پر تفصيل وار آگاھي منظور ھو کتاب کشف ديانتہ الدروز جو مقام پاريس ميں مطبوع ھوئي ھی اور کتاب مختصرالبيان في مجري الزمان کو مطالعہ کرے رسائل حاکم اور رسائل حمزہ اور تعليقات آخر شيخ بہاءالدين صابري اور تعليقات شيخ زين الدين معضادفلجيني اور تعليقات شيخ يوسف کفر فوقي متوطن وادي تيم طائفہ مذکورالصدر کي کتابيں ھيں اِن رسالوں پر امير عبداللہ تنوخي نے جو جبل شوف سے مغربي جانب کو قريہ عبيہ کا رھنے والا ھی چوڑي چکلي شرحيں لکھي ھيں طائفہ دروز کے نزديک يہہ شخص سيد مشہور ھی بلکہ منجملہ اوليا کبار کے مسلم ھی چنانچہ قريہ مذکور ميں جس جگہہ وہ مدفون ھی وھاں اکثر

لوگ زیارت کو جاتے ھیں اور کچھہ بطور نذر و نیاز کے لیجایا کرتے ھیں *

دروز کے بلاد جبل لبنان سے جانب جنوب کي واقع ھیں اور اکثر وہ لوگ جبل شیخ اور حوران اور جبل اعلیٰ میں بھي جو نہر عاصي کے قریب عملداري حلب الشہباد کے ھیں رھتے ھیں *

یہہ لوگ بعضے عالم ھیں اور بعضے جاھل ھیں منجملہ اِن کے عالم لوگ اپنے دین و مذھب سے خوب بخوبي واقف ھیں اور جاھل درحقیقت بے دین اور لامذھب ھیں یہہ بیان تاریخ جعفري اور کتاب ابي المحاسن جمال الدین کي ھی اور تاریخ مصر اسحاقي اور کتاب السکوان تلمساني اور زبدۃالحلب في تاریخ حلب اور کتاب وفیات الاعیان ابن خلکان اور کتاب البیان في معجري الزمان اور علاوہ اُنکے اور کئي تاریخوں اور طائفہ دروز کي چند کتابوں سے لکھا گیا ھی *

یہود اِس ملک یعني برشام کے قدیم باشندے تھے بیان اُنکي اصل و حقیقت کا تحریر سے اِس لیئے مستغني ھی کہ وہ اکثروں کو معلوم ھی *

سامرہ کي اصل کا بیان بھي سفرالملوک رابع کے (ص ۱۷) میں لکھا ھی کہ آثور کے پادشاہ شلمنا صرسامري نے اَسباط بني اسرائیل میں سے سترہ فرقے آثور میں لاکر بسائے اور اپني مملکت کے باشندوں کو بھي یہاں آباد کیا جبکہ عرب نے اُن میں سے بعضوں کو مارڈالا اور یہہ خبر بادشاہ کو پھونچي تو بادشاہ نے فرقہ لادیہ میں سے ایک کاھن کو بھیجا کہ اُنکو الہ البلاد یعني حاکم کي عبادت کرنے کا طریقہ سکھادے چنانچہ اُنھوں نے خدا کو بھي ایک معبود اُن کے معبودوں میں سے مقرر کیا اور ایک مدت تک بموجب اُس کي تعلیم کے عبادت کرتے رھے بعد ایک مدت کے اِس عبادت باطلہ سے نجات پائي *

جب کہ یہود بعد جلاے وطن کے بابل میں پھر آئے تو سامري والوں نے چاھا کہ یہودیوں کے ساتھہ متفق ھوکر اورشلیم یعني بیت المقدس

میں ہیکل بناویں مگر یہود اِسبات پر راضي نہوئے یہاں تک کہ سامریوں نے شہر نابلس کے قریب جبل غزریم پر ایک ہیکل بنائي اُسیوقت سے درمیان اِن دونوں فرقوں کے ایسي بڑي عداوت پڑي کہ وہ اب تک چلي جاتي ھی سامري لوگ انقلابات زمانہ کے بعد بھي جو اُن میں حادث ہوئے اطراف نابلس میں کچھہ باقي رہگئے ھیں *

اُنہوں نے بہت سے فتنہ و فساد ملوک رومانیوں پر برپا کیئے تھے یہاں تک کہ سنہ ٥٢٩ ع میں ملک یوستینیانوس کے مقابل پر اپني قوم میں سے ایک شخص بولیانوس نام کو اپنا بادشاہ بنایا اور فلسطین میں بہت سے عیسائیوں کو قتل کیا اور اُنکے مال و اسباب کو لوٹ کر گھروں اور گرجاؤں کو جلا دیا بعد اُس کے ملک یوستینیانوس نے عیسائیوں کي مدد کو لشکر بھیجکر ملک بولیانوس کو قتل کرایا چنانچہ اکثر سامریوں نے بھاگ کر کسریٰ یعني خسرو بادشاہ فارس کے ملک میں جاکر پناہ لي یہہ حال کتب تواریخ میں بالتفصیل لکھا ھی اِن میں سے کچھہ لوگ مصر اور غزۃ اور دمشق شام میں بھي بستے تھے مگر اب بجز نابلس کے کہ کل قریب ڈیڑہ سو آدمیوں کے ھیں اور کہیں نہیں رہے اور نہ اُن کي ہیکل کا کہیں نشان باقي رہا یہہ لوگ اسفار موسیٰ کي صرف پانچ باتوں پر اعتقاد رکھتے ھیں ایک یہہ کہ حضرت مسیح کے آنیکے منتظر ھیں دوسرے ہر برس میں جبل غزریم پر تین مرتبہ ایک عیدالفصح دوسرے عیدالخمسین تیسرے عیدالمظال کے روز عبادت کے واسطے جایا کرتے ھوں اور عیدالفصح کے ٦ روز وہاں پر سات بکري کے بچے ذبح کرتے ھیں وہاں کے آثار قدیمہ میں سے صرف ایک قلعہ باقي رہا ھی جو ملک یوستینیا نوس نے بنایا تھا *

ارمن اصل اِنکي آرمینیہ میں سے ھی انہوں نے سنہ ۳۰۰ ع میں دین مسیحائي کو اختیار کیا اور بعد انقضاے کچھہ مدت کے انہوں نے یہہ تعلیم قبول کي کہ حضرت مسیح کیواسطے طبیعت واحدہ ھی جسکا ذکر آگے آویگا *

سریان اِنکو یعاقبہ بھي کہتے ھیں اصل اِنکي یہہ ھی کہ سنہ ۴۴۸ ع میں ایک شخص مسمی افتیخس پیدا ھوا اور لوگوں کو یہہ تعلیم کي کہ حضرت مسیح کے واسطے طبیعت واحدہ ھی شہر آفسس میں ملک ثاوذوسیوس نے اِس امر کي تحقیق کے واسطے کونسل کي چنانچہ سنہ ۴۴۹ میں اھالیان کونسل کے نزدیک یہہ بات ثابت ھوئي بعدہٗ شہر خلکیدون میں ملک مرسیانوس نے سنہ ۴۵۱ مں مجلس کونسل منعقد کي جو مشرق والوں کے نزدیک چوتھي کونسل ھی پس اور اِس کونسل کے اھالیوں نے تعلیم مذکور حرام ٹھرائي چنانچہ ملک مرسیانوس نے اِس تعلیم کے معلموں کو سخت سزائیں دیں اور اِس مذھب کے سرداروںکو اُن کے مرتبوں سے گرایا یہہ لوگ اِس مذھب کے پیشوا کے متلاشي ھي تھے کہ ایک شخص مسمی یعقوب برادیوس جس کا ذکر شہر رحا کے ذکر میں مذکور ھوا ھی ظاھر ھوا اِس نے کل ملک مشرق میں پھر کر تعلیم افتیخس کو زندہ کیا یہاں تک کہ عیسائي سرداروں اور تمام ارمن نے بھي تعلیم مذکور کو تسلیم کیا وہ لوگ بھي اِس سے ملگئے یہاں تک کہ اِس طائفہ کے لوگ برشام اور بلاد ارمن اور مصر اور بلادالصعید اور حبش میں بہت سے ھوگئے *

اِس وقت میں جبل لبنان میں ایک قوم بستي تھي جسکو مَردہ لبنان کہتے تھے اور وجہہ تسمیہ اِس کي یہہ ھی کہ تمرد کے معني سرکشي کے ھیں چونکہ یہہ قیاصرہ روم سے باغي تھے اور سرکشي کیا کرتے تھے اور اپني ھي قوم میں سے اکثروں کو لقب ملک کا دیا کرتے تھے اِس سبب سے یہہ قوم بنام مردہ لبنان مشہور ھوئے *

یہہ قوم انطاکیہ سے جبل کرمل تک اور بعضے کہتے ھیں اورشلم تک پھیل گئي *

قس سمعاني نے کتاب مکتسبہ شرقیہ میں ایک تاریخ کي کتاب سے جسکا مولف نامعلوم ھی لکھا ھی کہ ابتداءِ سلطنت اھل اسلام میں

یوسف جبیل کا بادشاہ اور کسروی کسروان کا بادشاہ تھا اور عہد خلافت خلیفہ عمر بن خطاب میں ایوب قیساریہ کا اور فیلبس بیت المقدس کا حاکم تھا بعد ایوب کے قایم مقام اُس کا والیاس ہوا *

ملک ہرقل نے جبکہ بلاد شام کي طرف موج کشي کي یوسف کو جبیل اور جبل لبنان دونوں کا حاکم کردیا *

بعد وفات ملک ہرقل کے امیر یوحنا قایم مقام اُس کا ہوا بعضے سریاني مورخوں نے لکھا ھی کہ ملک یوسف نے اُن لوگوں سے جو بیت المقدس کي زیارت کرنیوالوں سے متعرض ہوتے تھے لڑائي باندھي چنانچہ فتح یابي کے بعد بہت سي غنیمت کے ساتھہ لوٹ کر قریہ بسکنتا میں آکر سکونت اختیار کي اور وھیں بوڑھا ہوکر مرگیا طائفہ رومانیہ نے جو قس یوحنا رومان کي طرف منسوب ھی سلاطین آل عثمان سے بغاوت اختیار کرکے جبل لبنان میں سکونت اختیار کي اور بار اول سنہ ۹۸۱ ھجري میں سلطان سلیم کے لشکر کو شکست دي لیکن سنہ ۹۹۲ میں سلطان مرادثالث نے ابراھیم بادشاہ والي قاہرہ کے ہاتھہ سے اُنکو مغلوب کرایا جب کہ مسلمانوں اور افرنج میں لڑائیاں ہوئیں تب یہہ طائفہ پھر سنہ ۱۱۸۰ میں رومانیہ والوں کے ساتھہ ملگیا چنانچہ جب سے اب تک اسین وھي اتحاد چلا جاتا ھی *

شہر حلب اور سوریا کے اکثر شہروں میں بھي اِس قوم کے لوگ قریب دو لاکھہ بیس ہزار کے ھیں اِن میں سے ایک لاکھہ اسي ہزار جبل لبنان میں بستے ھیں *

طائفہ روم کي اصل سریانیوں کي اصل کي مانند ھی مگر دین وملت کي بابت کل کونسلوں میں سے سات کونسلوں کے حکم و احکام کو جس کا نام مجامع مسکونیہ رکھا ھی پسند کرکے اُن پر چلنے لگے باقي اور کونسلوں کو نہیں مانتا تاریخ امیر حیدر شہابي میں لکھا ھی کہ سنہ ۱۱۷۵ ھجري میں شہر حلب میں منجملہ اس طائفہ کے ایک اَور طائفہ جکسا نام

طائفہ روم ملکیہ ھی نکل کر کنیسہ رومانیہ والوں سے مل گیا جبکہ بطارقہ روم اِس طائفہ سے مزاحم ہوئے تو اُنکے واسطے ممانعت کی گئی کہ اِن سے کوئی آؤر کسی صورت سے مزاحم نہوں *

طائفہ انجیلیہ کے لوگ جسکو پروتسدادنت بھی کہتے ھیں برشام کے عین تاب اور بیروت اور حاصبیا میں پائے جاتے ھیں اور کچھہ لوگ حلب طرابلس دمشق اورشلیم اور جبل لبنان میں بھی بسے ھیں سب باشندے مختلف المذاھب برشام میں بالاجمال سولہ لاکھہ ساتھہ ہزار کے قریب ھیں اِسمیں سے ایک لاکھہ کے قریب بدوی یعنی جنگلی ھیں اور باقی شہری *

تفصیل اھل مذاھب بر شام

مسلمان آتھہ لاکھہ پندرہ ہزار — روم دو لاکھہ چالیس ہزار — موارنہ دو لاکھہ بیس ہزار — روم ملکیہ وغیرہ اور طوائف رومانیہ چالیس ہزار دروز ایک لاکھہ — متاولہ پچیس ہزار — نصیریہ اور اسماعیلیہ دو لاکھہ اور باقی طوائف بیس ہزار *

حاصلات بر شام

برشام کی لکڑی قابل تعمیر مکانات اور جلانے کے خصوصاً اطراف شمالیہ میں بڑے بڑے وسیع جنگل صنوبر اور شاہ بلوط کے ھیں جسکا پھل مازو ھی اور اسکے سب اطراف میں صنوبر حور آزا درخت جسکو آزاد درخت بھی کہتے ھیں زیتون خرما یعنی کھجور گولر انگور اخروٹ شہتوت بادام جھاؤ چانول اور سرو کے درخت بہت ہوتے ھیں *

فواکہات میں سے انجیر سیب زردآلو شفتالو ناشپاتی آڑو ترنج انار لیموں وغیرہ *

اقسام غلہ میں سے گیہوں جو مسور ماش مٹر چنا جوار چانول اور تل اور بہت اشیاے غیر معدودہ پیدا ہوتی ھیں اور درخت ارنڈ ملہٹی گلنار عناب نیشکر مہندی اور انواع و اقسام کے گلاب کے پھول

اور چنبیلي زنبق لونگ کالي مرچ اور نرگس وغیرہ اور کئي قسم کي ترکاریاں اور بقولات کھانے کي بھي پیدا ھوتي ھیں اور چونکہ وھاں کوڑا بُنا جاتا ھی اِسي سبب وھاں کے باشندے روئي کي کشتکاري میں زیادہ تر مشغول رھتے ھیں چنانچہ ھر سال ساڑھے سات ھزار من روئي پیدا ھوتي ھی اُسمیں سے پانچ ھزار من ملک فرانس اور اطالیہ کي طرف بھیجي جاتي ھی *

حریر برشام میں بہت اچھا اور مضبوط ھوتا ھی لیکن قصور کم صفائي اور موٹے باریک ھونے کے باعث سے بلاد فرنگ کے حریر کو نہیں پہونچتا اِسي سبب سے اھل فرنگ نے بلاد شام کے بعض مقامات میں حریر کے کارخانے مقرر کیئے ھیں کہ اُنمیں بلاد فرنگ کے کارخانوں کي مانند حریر بنتا ھي اور برشام میں بکري کے بال بہت عمدہ بکثرت ھوتے ھیں لیکن لوگوں کي رغبت اُس کي طرف نہیں بعض لوگ کمل وغیرہ بُنتے ھیں ھر سال لوگ بلاد ارمن اور اکراد کي طرف سے قریب اسي ھزار بکریوں کے اس ملک میں لاکر فروخت کرتے ھیں اور اکثر اسکے اطراف و جوانب میں زیتون اور تل کا تیل اور بعضے مقامات میں ارنڈي اور زردآلو کے بیجوں کا بھي تیل نکالتے ھیں *

شراب برشام کي اچھي کم ھوتي ھی لیکن اسود مریمي جو ایک قسم کي شراب ھی اور اُسمیں عفوصت کم ھوتي ھی اور زرد رنگ کي شراب اور کسروان کے قرب و جوار کي اور طرابلس خصوصاً سبعل کي بہت عمدہ ھوتي ھی چنانچہ بعض شاعروں نے شراب سبعلي کي تعریف میں یہہ شعر لکھا ھی — کل النبیذ محرم * الا النبیذ السبعلي *

حلب اور حماۃ اور حمص اور دمشق کے اطراف کے میدانوں میں زعفران اور مجیٹھہ کے درخت بہت ھوتے ھیں اور بعضي جگھوں میں عشبہ بھي ہوتے ھیں *

ابراهیم باشا والي مصر نے ابریشم کے کیڑے اِس ملک میں بھیجے تھے چنانچہ وہ اطراف طرابلس میں پھیل گئے عین تاب اور انطاکیہ کے اطراف میں بھیڑ کے بالوں کے کمل وغیرہ بہت بُنے جاتے ہیں اور اِس ملک میں تبغ بلاد جبیل اور تبرون اور جبل ریحان سے بہت عمدہ ہوتا ہی لوگ اکثر وہاں سے قسطنطنیہ اور مصر اور دمشق کي طرف تجارت کے واسطے لیجاتے ہیں اور بعض قطعہ زمین میں قنب ایک قسم کي گھانس ہوتي ہی جسکی رسي بناکرتے ہیں اور لوگ جبال عین تاب اور انطاکیہ سے ہر سال کئي سو من موم لاکر اکثر بلاد یورپ کي طرف بھیجتے ہیں *

سر زمین حلب اور جبال تبرون میں سقمونیا جو اُس ملک میں محمودہ کے نام سے مشہور ہی بہت ہوتي ہی مگر نشاستے اور مُر سے ملاکر بناتے ہیں اور خالص کم ہاتھہ آتي ہی *

نہر فرات کے اطراف سے سجي لاکر یہاں فروخت کرتے ہیں کیونکہ یہاں کے شہروں میں خصوصاً بلاد نابلس میں صابون بنانے کے واسطے بہت کام آتي ہی چنانچہ پہلے نابلس میں سجي کے آٹھہ سو کارخانے تھے اور جس سال زیتون ہوتے ہیں تو اُس سال میں صابون کرید اور مصر اور الجزیرہ کي طرف بہت بھیجا جاتا ہی اور کنارہ بحر کے باشندے سمندرپھین جمع کرکے ازمیر کي طرف بھیجتے ہیں *

برشام کے معدنیات میں سے اُن پہاڑوں میں جو اسکندرونہ سے شمال کي طرف ہیں چاندي اور رانگ کي کانیں ہیں اور جبل اقرع اور جبل لبنان میں لوہے کي کان ہی اور جبل لبنان میں قرنابل کے قریب جو بیروت کے متعلقات میں سے ہی پتھر کے کوئیلوں کي کان بھي ہی اور بعض مقامات میں نمک بھي نکلتا ہی لوگ اکثر نمک اور شورہ تدمر اور فرات کے اطراف سے یہاں لاتے ہیں *

اشیاے تجارت یہاں کي ببول کا گوند ہی جو لوگ بغداد اور مصر کیطرف سے لاتے ہیں مگر اُسمیں پستے اور زرد آلو کا گوند بہت ملاتے ہیں *

براناطول اور مرعش اور الجزیرہ کے اطراف سے کنیرا اور هندوستان اور مسقط سے هینگ بغداد کي راہ سے وهاں جاتي هی اور سناء مکي اور لودان مصر سے اور افیون کوچک ایشیا سے اور اِس ملک کے اطراف شمالي سے لومڑي اور خرگوش کي پوستین بلاد فرانس کي طرف لیجاتے هیں موصل اور کردستان کے اطرافت سے مازو لاکر دور دور کے شہروں کو بهیجتے هیں *

اشیاے مصنوعہ بوشام کے سوتي اور ریشمي کپڑے اور اوني اور چاندي سونے کے برتن هیں اور اطراف اورشلیم اور بیت‌المقدس میں سنکهہ اور موتي کي سیپ کي تسبیحیں بناتے هیں جو عرق‌اللولو کہلاتي هی بحر احمر سے آتي هی اور اکثر لوگ زیور وغیرہ جڑکر بلاد اطالیہ اور فرانس کي طرف کو بهیجتے هیں *

بر شام کے شہروں کا بیان

اِس ملک کے شہروں میں سے ایک شہر حلب‌الشہباء هی جسکي وجهہ تسمیہ یہہ هی کہ حضرت ابراهیم خلیل اللہ کي ایک گاے تهي شہباء یعني کبري اُس ٹیلہ پر جہاں اب حلب کا قلعہ بنا هوا هی دودہ اُسکا دوهتے اور ایک آدمي اُس پر سے فقیروں کو اِس طرح آواز دیتا کہ ابراهیم حلب‌الشہباء یعني حضرت ابراهیم نے گاے دوهي هی پس فقیر یہہ سنکر وهاں آکر جمع هوتے اور وہ دودہ اُنکو خیرات دیاجاتا مگر صحیح یہہ هی کہ وجهہ تسمیہ اسکي معلوم نہیں لیکن لقب شہباء اِس سبب سے هی کہ مکانات اِس شہر کے سنگ سفید اور سیاہ کے بنے هوئے هیں یا یہہ شہر زمین سفید پر آباد هی یہہ شہر قدیم هی اور ایک کفدست میدان پر جسمیں جهاڑي نہیں هی واقع هی اِسکے قریب نہر قویق ایک نہر هی جسکے پاني کے باعث یہاں کے باغات خوب سیراب رهتے هیں مگر باشندے اِسکے وہ پاني پیتے هیں جو

اِس شہر کي جانب شمال آتہہ میل کے فاصلہ پر دوجگہہ سے نکلا ھی اور نلوں کي راہ شہر سے تمام مکانوں اور بازار اور کارخانوں اور حماموں میں جاري ھی *

یہاں کے باغوں میں پستے کے درخت بہت ھیں اور شہتوت کے عجب طرح کے موتے درخت ھوتے ھیں کہ بعضے درختوں کے تنہ کا محیط چار ھاتہہ موٹا ھوتا ھی پہل اُسکا چہوارے کے برابر اور نہایت ھي میتہا *

بازار اِس شہر کے تنگ اور مکانات بہت خوش قطع ھیں لیکن چو کہ وھاں کا پتھر کچا ھی اور چہوتا اور پتلا ھی اِس لیئے اکثر مکان قایم نہیں رھتے *

شہر پناہ اِسکي نہایت مستحکم تھي مگر بباعث زلزلوں کے گر پڑي ھی محیط اسکا سات میل کے قریب ھی *

زمین میں گڑھے بہت پائے جاتے ھیں اور یہہ زلزلوں کي علامت ھی کہ بہ سبب متواتر آنے زلزلوں کے یہہ شہر کئي بار خراب ھوا سنہ ۱۸۲۲ ع میں ایک ایسا زلزلہ عظیم آیا تھا جس سے حلب اور انطاکیہ نصف شہر سے زیادہ اور اُن دونوں شہروں کے قرب و جوار کے گانوں علاوہ انکے تیرہ شہراَور خراب اور ویران ھوگئے تھے جنمیں قریب بیس ھزار آدمیوں کے ھلاک ھوئے تھے اور سنہ ۱۸۵۰ ع میں بعضے اھل حلب نے فساد برپا کیا تھا پس حاکم نے اُنکے عاجز کرنے کے واسطے تاکہ وہ اِس شرارت سے باز آئیں اُنکے اور جو اُنکے شریک تھے سب کے مکان توڑواڈالے *

قلعہ اِس شہر سے شمال شرقي کي طرف ایک مدور تیلے پر بنا ھوا ھی اور گرد اسکے ایک خلیج محیط ھی *

حلب کي مشہور عمارات میں سے ایک پرانا برج ھی جسکا نام سرابہ ھی حنبلاط نے اُن مشائخ سلف کے واسطے بنایا تھا جو

جبل لبنان میں بای‌جنبلاط کے نام سے مشہور هیں اور جبل شرف کے مشایخوں سے زیادہ معزز و ممتاز هیں *

هوا حلب کي نہایت اچھي هی جس سے بدن کو صحت حاصل هوتي هی لیکن اهل حلب اور جو لوگ اِس سے مغرب کي طرف رهتے هیں اُن کے واسطے یہہ هوا همیشہ چاهیئے کیونکہ وهاں ایک پھوڑیہ نکلتي هی جسکو وہ لوگ حبة‌السنه کہتے هیں اِسی سبب سے کہ جب وہ نکلتي هی تو قبل ایک برس کے اچھي نہیں هوتي اور اس عرصہ میں کوئي علاج بھي موثر نہیں هوتا اور آؤر ملک کے لوگ اسکو حبة الحلب کہتے هیں اِسواسطے کہ یہہ اسي شہر سے مخصوص هی حالانکہ عین‌تاب اور فرات کے کناروں پر بغداد تک یہہ پھوڑیا هوتي هی لیکن یہہ حلب هي کے نام سے مشہور هی اور ایک شخص جو طائفہ دروز میں سے قریہ بشاهون کا رهنے والا تھا اور ابراهیم پاشا والي حلب کے لشکر میں نوکر تھا اِس پھوڑیا کو حلب سے جبل لبنان تک لیگیا اب اس قریہ کے قرب و جوار میں بھي کبھي نکل آتي هی وہ لوگ اسکو حب بشاهون کہتے هیں *

اهل حلب حسن و صورت اور خوش آوازي اور خوشنویسي میں مشہور اور ان اوصاف میں برشام کے لوگوں سے ممتاز هیں *

تجارت یہاں بہ نسبت زمانہ قدیم کے في‌زماننا بہت کم هوتي هی اب بھي بغداد دمشق موصل دیاربکر اور کوچک ایشیا کے بعض شہروں سے قافلے تجاروں کے اِسمیں آکر جمع هوتے هیں باشندے وسط جبال کے سنہ ۱۸۰۰ ع میں دولاکھہ تیس هزار کے قریب تھے مگر اب نصف سے بھي کم هیں یہہ شہر (۳۶° ۱۱' ۲۵") عرض شمالي اور (۳۷°) طول شرقي میں واقع هی اِس سے جانب جنوب مایل بغروب چھوٹي منزل کے فاصلہ سے شہر قنسرین هی جو ابتداے ظہور اسلام میں شہر حلب سے بھي بڑا تھا لیکن اب ویران اور خراب هوگیا هی *

ابن حوقل نے لکھا ہی کہ اولاً ملک یاسیلیوس نے اسکو خراب کیا پھر بني جسیس تنوخیہ کے امیروں نے اسکو آباد کیا دوبارہ پھر سنہ ۱۰۰۱ ع کے آخر میں تاج‌الدولہ نے ویران کرڈالا اور اُسکے قریب ایک کانوں ہی جسکو حاضر قنسرین کہتے ہیں اور اسکے قریب قریہ فرادیس ہی اور حلب سے جنوب شرقي کي طرف بیس میل کے فاصلہ پر قریہ صیفرہ ہی جسمیں کل تیس پینتیس گھر ہیں اِس سے مشرق کي طرف چھہ میل دور دشت نمکین ہی محیط اسکا چار دن کي راہ ہی زمین اسکي بتمامہ نمک سے چھپ گئي ہی چنانچہ دیکھنے والوں کو دور سے صاف پاني کا ایک بحیرہ معلوم ہوتا ہی ہرن کے سینگوں پر لوہے کي نوکیں لگاکر اُس نمک کو کھودتے ہیں اور ایام بارش میں قرب و جوار کے پاني سے جو بھکر آتا ہی یہہ سب چھپ جاتا ہی عمق اُس نمک کا ایک بالشت سے زیادہ نہیں ہی *

اِس نمک کو حلب اور اسکے آس پاس کے موضعوں میں لیجاتے ہیں اور وہاں کے لوگ نمک معدني سے کہ جو بہ سبب سیلاب کے یہاں کے وادیوں میں آکر بعد پاني کے خشک ہونے کے جم کر رہجاتا ہی ملاتے ہیں جسقدر کہ بارش ایام زمستان میں زیادہ ہوتي ہی اُسیقدر اس نمک کا گھراؤ زیادہ ہوجاتا ہی *

اِس دشت سے جنوب شرقي کي طرف زوبا ایک جنگل ہی سفر ملوک ثاني کے (ص ۸) میں اسي زوبا کي طرف اشارہ ہی اور قدیم مورخوں میں سے ایک مورخ نے لکھا ہی کہ فرات پر کعب ایک شہر تھا بني اسرائیل اُسي میں رہتے تھے نو مرتبہ اُسمیں سے وہ نکالے گئے لیکن اُنھوں نے پھر اُس ہي میں آکر بود و باش اختیار کي اور اُسکو نہ چھوڑا *

دشت مذکور سے فرات مشرق کي طرف بہت قریب ہی اور بعضے کہتے ہیں کہ اِس طرف شہر قنسرین ہی اور قنسرین کے قریب شہر

خناصرہ ہی خلیفہ عمر بن عبدالعزیز جو خلفاے بني أمیہ میں سے تھا إسي شہر میں رهتا تھا اس نے أس وادي کے کنارے پر ایک قلعہ بھي بنایا تھا *

اس اطراف میں فيزمانا ایک عرب کي قوم ہی جسکا لقب سلہب ہی کہتے ہیں کہ یہہ ہمیشہ سے جاهل ہیں اور انکا کچھہ دین و مذہب بھي معلوم نہیں ہی چارپاؤں اور کشتکاري کي پروا نہیں رکھتے اور نہ روٹي کھاتے ہیں نہ بجز اپني قوم کے آؤر لوگوں سے اختلاط کرتے ہیں چارپایوں میں سے گدھے کے سوا کوئي جانور نہیں پالتے کھانا أنکا ہرن کا گوشت اور پہنا أنکا ہرن کا پوست ہی *

حلب سے شمال کي طرف تین منزل کے فاصلہ پر شہر عین‌تاب ہی جسمیں نہریں اور باغات بہت سے ہیں باشندے اسکے ارمن اور ترک اور پروتستانت یعني عیسائي سب باشندے قریب بیس ہزار کے ہیں *

إس سے جنوب شرقي کي طرف نزب ایک گانوں ہی أس لڑائي کے سبب سے جو مابین لشکر سلطان روم کے بسرکردگي حافظ باشا اور فوج والي مصر کے بسپہ سالاري ابراهیم باشا إس گانوں کے قریب جون مہینے کي ۲۳ تاریخ سنہ ۱۸۳۹ ع میں واقع ہوئي تھي مشہور ہو گیا ہی *

عین تاب سے جنوب غربي کي طرف شہر کلس ہی حلب اور نہر اسود کے درمیان اور حلب کے گرد و نواح میں گانوں بہت بستے ہیں باشندے اسکے عرب اکراد ترکمان یزیدیہ نصیریہ اور نصارىٰ ہیں نصارىٰ اکثر طائفہ ارمن میں سے ہیں اور عین تاب اور کلس کے گرد بھي املاک اور گانوں بہت سے ہیں *

شہر انطاکیہ زمانہ سابق میں تمام عالم کے شہروں سے زیادہ تر مشہور تھا اور سلاطین سلوقیہ کے عہد سلطنت میں مملکت سوریہ کا دارالسلطنت تھا ملک سلوقس نے جسکا لقب غالب تھا إس شہر کو

آباد کیا تھا اُس زمانہ میں باشندے اسکے سات لاکھ تھے اور ابتدا میں دین مسیحی کو قوت اسي شہر میں هوئي سنہ ٦٣٧ ع میں مسلمانوں نے اِسے فتح کیا پھر سنہ ١٠٩٨ ع میں فرنگ نے لیا بعد اسکے سنہ ١٢٦٨ ع میں سلطان مصر نے افرنج کو برشام سے نکال کر اِس شہر کے بہت سے باشندوں کو قتل کیا اور اُنکے کنیسوں کو تھادیا اور پھر باوصف اسکے متواتر زلزلوں کے باعث سے باقي باشندے ھلاک ھوگئے چنانچہ في زماننا بہت ویران اور خراب ھی بڑي عمارتوں میں سے بجز شہر پناہ کے کوئي عمارت باقي نہیں رھي یہہ شہر پناہ تین طرف ھی اور چوتھي طرف جانب شمال پر نہر عاصي جاري ھی اِس شہر کے غرب میں ایک پہاڑ ھی یہہ شہر پناہ مغرب سے اُس پہاڑ کي اِنتہاے بلندي تک جاکر پھر بطرف مشرق پھر کر نہر مذکور کے کنارے پر تمام ھوگئي ھی ابراھیم باشاے مصر نے اسکو ایک طرف سے توڑکر اُسکے پتھروں سے اپنے لشکر کے واسطے بارگیں بنائیں اب باشندے اسکے ترک روم ارمن نصیریہ اور یہود سب نوھزار کے قریب قریب ھیں اِس شہر کے آس پاس بھي گانوں وغیرہ بہت سے ھیں *

اِس سے مغرب طرف پانچ گھنٹہ کي راہ پر شہر دفنہ ھی جسکو اب بیت الماء کہتے ھیں یہہ شہر نہر عاصي سے دکن کي طرف واقع ھی اور قریب اِسکے کئي پہاڑ ھیں جنمیں سے چشمیں بہت نکلے ھیں اور ھیکلیں بھي بتوں کي پرستش کے واسطے اُسمیں بہت سي بني ھوئي ھیں موسم بہار میں یہہ مقام اَوْر مقاموں کي نسبت نہایت پر فضا اور سرسبز اور شاداب ھوتا ھی اور بعد اسکے جاري پاني کے سوا جو سدا بہا کرتا ھی اَوْر کچھہ باقي نہیں رھتا *

نہر عاصي کے مصب کے قریب شہر سویدیہ ھی جسکے تمام باشندے نصیریہ اور ارمن اور روم سب قریب نوھزار کے ھیں *

اِس سے شمال غربي کی طرف چھہ میل کے فاصلہ پر شہر سلوقیہ واقع ھی جسکو ملک سلوقس نے جسکا ذکر پہلے مذکور ھوچکا آباد کیا تھا یہہ شہر دامن کوہ موسی میں آباد ھی اسمیں نہر عاصي کے کنارے پر کشتیوں کے واسطے گھاٹ بنا ھوا ھی *

اِنطاکیہ سے شمال کي طرف کنارہ بحر پر شہر اسکندرونہ ھی اور حلب سے جو جہاز آتے جاتے ھیں اُنکا لنگر یہیں ھوتا ھی انطاکیہ اور اسکندرونہ کے بیچ میں بیلان ایک گانو ھی اسکندرونہ سے شمال کي طرف بایاس اور بایاس سے شمال کي جانب کنیسۂ سوداء اور کنیسۂ هارونیہ ھی جو ھارون رشید کی طرف منسوب ھی اور یہہ دونوں جبل لکام کي طرف ثغور سے متعلق تھے *

انطاکیہ سے مشرق کي طرف ایک منزل پر جبل اعلی کے ایک شعبہ پر حارم ایک گانو ھی جو کثرت کشتکاري اور باغات اور پاني سے خوب سیراب و شاداب ھی چونکہ یہاں فرنگیوں اور مسلمانوں میں بہت سي لڑائیاں واقع ھوئي تھیں اِس سبب سے یہہ زیادہ مشہور ھو گیا ھی اُسکي پراني عمارتوں میں سے اب قلعہ کے سوا اور کچھہ باقي نہیں رھا *

اِس سے بطرف مشرق مائل بہ شمال دریکوانا ھی جسکے قرب و جوار میں آثار قدیمہ مثل ھیکلوں وغیرہ کے بہت سے پائے جاتے ھیں مگر اب بباعث ویراني کے ذکر کے قابل نہیں رھا *

اِس سے جانب شمال جبل سمعان ھی جسمیں پرانے کھنڈرات بہت سے ھیں بعضے لوگ اسکو قلعہ بھي کہتے ھیں یہاں زمانہ قدیم میں ھیکلیں تھیں اب لوگوں نے بعضي ھیکلوں کے کنیسے بنائے ھوں اکثر باشندے اِس اطراف کے چروائے ھیں اور مذھب اُنکا یزیدیہ ھی *

قریہ حارم سے ایک پہاڑ شروع ھو کے جنوب کي جانب نہر عاصي کے مشرق تک چلا گیا ھی اِس پہاڑ میں بڑي بہت سے گانوں آباد ھیں

ازانجملہ ایک سفاد هی جسمیں کل پچاس گهر هیں اور نصیری لوگ اُسمیں بستے هیں دوسرا سلقیس جسمیں چارسو گهر کے قریب آباد هیں تیسرا علاتی جسمیں سو گهر بستے هیں چوتها حمری جسمیں تیس گهر پانچواں تل‌عمار جسمیں اسیقدر گهر آباد هیں چهٹے نویلہ جسمیں کل بیس گهر اور ایک قلعہ عظیم‌الشان هی ساتواں قریہ دیرکوش جسمیں سو گهر کی بستي هی مگر ان سارے دیہات میں نصیری رهتے هیں *

اِس پہاڑ سے مشرق کي طرف روج ایک خطہ هی جسمیں کئی گانوں آباد هیں مگر سب میں بارہ سو گهر کے قریب آباد هیں باشندے اسکے بهي نصیري هیں *

روج سے مشرق کي طرف جبل‌اعلی هی جسمیں اور اسکے تمام ضلع میں پچاس گانوں هیں جنکے باشندے دروز هیں پہلے آبادي خوب تهي لیکن اب تهوڑا عرصہ هوا کہ کچهہ لوگ یہاں سے جبل لبنان کي طرف چلے گئے *

اُن دیہات میں سے کفتمن ایک گانوں هی جو قنسرین سے بطرف مغرب ایک دشت میں واقع هی اس میں پالتو کبوتر بہت سے هیں وهاں کے لوگ اُن کو پالتے هیں اور اُن کے جو بچے نکلتے هیں اُن کو حلب میں لیجا کر فروخت کرتے هیں دشت مذکور میں زیتون کے درخت بہت هیں اور وہ دشت قنسرین کي مغرب کي طرف سے شروع هوکے حماۃ تک جنوباً چلا گیا هی کفتمن سے جانب جنوب چهہ میل کے فاصلہ پر معرۃ مصرین هی جس کو معرۃ نسرین بهي کہتے هیں زمانہ قدیم میں اس میں ایک قلعہ اور گرد اُس کے ایک شہر پناہ تهي اب کهنڈروں کے سوا اور کچهہ باقي نہیں باشندے اس کے تین هزار هیں اور اس میں ایک بازار هی هر جمعہ کے روز اس میں بازار لگا کرتا هی جبل اعلی میں مقامات مذکورہ سے مشرق کي طرف کو بڑے وسیع وسیع

جنگل هیں اور اِن سے جانب جنوب قریہ بشندلایھہ هی اس میں بعد اُس لڑائي کے جو سنہ ۱۸۳۰ ع میں مابین ابراهیم پاشاے والي مصر اور لشکر عثمانیہ کے هوئي تهي مشایخ بني حنبلاط اور نکد نے بود و باش اختیار کي تهي اس پہاڑ میں جنگلي سوئر اور ریچھہ اور چیتے بہت پائے جاتے هیں *

کفتین سے جانب جنوب اٹھارہ میل کے فاصلہ پر قریہ اِدلب هی جو بہت بڑا قریہ هی صابون یہاں اچھا بنتا هی باشندے اس کے آٹھہ هزار هیں جس میں سے سو گھر روم کے هیں کہتے هیں کہ سو برس کا عرصہ منقضي هوا کہ اس اطراف میں برف اس کثرت سے پڑا تھا کہ نہر عاصي جم گئي تهي اور ایک مدت جمي رهي اور جتنے درخت زیتون کے وهاں تھے سب خشک هوگئے تھے اب جو اُن اطراف میں زیتون کے درخت هیں سب نئے جمے هوئے هیں *

ادلب سے تین گھنٹہ کي راہ پر ریحا هی کل حلب میں یہہ قصبہ نہایت صاف و پاکیزہ اور با رونق هی جس میں باغات بہت سے هیں یہہ قصبہ جبل اربعین کے دامن شمالي پر واقع هی جس میں جا بجا شیریں پاني بھرا هی اور سیر و تماشے کے لیئے کئي خوش مقام اُس میں بنے هوئے هیں اور اس میں بڑے وسیع گھورے اور پتھروں میں کھدي هوئیں قبریں بہت سي هیں اور باشندے اس کے سب مسلمان اور قریب تین هزار کے هیں اس کے قریب ایک بڑا غار هی جس کي نسبت یہہ گمان کرتے هیں کہ رات کو چالیس ولي اس میں آکر جمع هوا کرتے هیں اور اس لیئے یہہ پہاڑ جبل اِربعین کہلاتا هی *

اس سے آدهي منزل کے فاصلہ پر البارۃ هی جو ویرانہ کے سبب سے قابل ذکر نہیں هی آثار قدیمہ میں سے کنیسے اور هیکلیں اور برج اور ایسے مکانات اُس میں موجود هیں جن کي صرف چار دیواریں قایم رہ گئي هیں زمین یہاں کي نہایت اچھي هی *

اس سے جنوب شرقي كي طرف معرة نعمان هى جو نعمان بن بشيرانصاري كي طرف منسوب هى كهتے هيں كه يهه نعمان يهاں سے هو كر گذرا تها اور لڑكا أس كا وهاں مرگيا تها اور جب كه نعمان اس ميں ٹهر گيا تو اس ليئے يهه قصبه أس كے نام سے مشهور هوا يهه نعمان بهي سنه ۶۵ هجري ميں اهل حمص كے هاتهوں سے مارا گيا *

اكثر فاضل اس معرة كي طرف منسوب هيں ازاں جمله ابو علا احمد بن عبدالله بن سليمان تنوخي اور معري شاعر جو شاعر اعمى كے نام سے أوروں كي نسبت زيادة تر مشهور هى اس شخص نے ماه ربيع الاول سنه ۴۹۴ هجري ميں وفات پائي *

اس معرة سے جنوب غربي كي طرف كفر طاب ايك بستي هى اور اس كے قريب معرة حرمه هى ياقوت نے لكها هى كه اس كے اطراف ميں كئي مقام معرة كے نام سے نامي گرامي هيں جيسے معرة بيطر اور معرة عليا اور معرة بحجولين *

ابوالفدا نے لكها هى كه كفر طاب زمانه قديم ميں اس ولايت كي دارالامارت تها گمان كرتے هيں كه وه عرض طوب يهي هى جس كا اشارة سفرالقضاة كے (ص ١١ ع ـــ ۳) ميں پايا جاتا هى *

بحيرة اقاميه كے قريب جسكا ذكر پهلے هوچكا بطرف مغرب شهر اقاميه هى جسميں ستونوں اور مكانات اور هيكلوں كے كهنڈر بهت سے هيں اور أسكي شهر پناه بهي بالكل منهدم هوگئي أسميں ايك قلعه هى جسكو قلعه مضيق كهتے هيں اندر أسكے ايك گانو آباد هى جو بلند ٹيكرے پر بنا هوا هى اور أسكے قريب سے كئي چشمے نكلے هيں پاني أنكا نهر عاصي ميں جاملتا هى ايك قسم كي مچهلي جسكو سلور كهتے هيں اسميں بهت هيں اِس سے جنوب كي جانب نهر عاصي سے پچهم كي طرف چار گهنٹه كي راه پر قلعه شيزر هى جسكے اندر بهي آبادي هى *

قلعہ شیزر سے جنوب شرقي کي طرف پانچ گھنٹہ کي راہ پر شہر حماۃ هی جو نہر عاصي کے کنارے پر واقع هی اور نہریں اور باغات اسمیں بہت هیں باشندے اِسکے تیس هزار هیں ابوالفداحموي نے لکھا هی که شہر حماۃ اور شیزر به سبب کثرت نہروں اور باغات اور آبادي کے تمامي بلاد ملک شام سے ممتاز هیں شہر حماۃ بہت پرانا هی چنانچه یوسیفوس موخ یہودي نے لکھا هی که اِس شہر کو حمثت بن کنعان بن حام بن نوح نے آباد کیا تھا چنانچه اِسي سبب سے اسکا نام توریت میں سفر تکوین کے (ص ۱۰ ع ۱۸) اور ملوک ثاني کے (ص ۸ ع ۱۰) اور ایام ثاني کے (ص ۸ ع ۳ و ۴) میں بھي حمثت لکھا هی گو اسکے شہر پناہ بہت بڑي اور عمدہ بني هوئي هی اکثر فضلا مثل یاقوت اور ابوالفدا موخ اور شیخ تقي الدین اور شیخ الشیوخ وغیرہ اسي شہر کي طرف منسوب هیں *

حمص اور حماۃ کے بیچ میں شہر رستان واقع هی جو اب ویران اور خراب هوگیا هی اس شہر سے مشرق کي طرف چار گھنٹہ کي راہ پر شہر زفرون هی جسکا اشارہ سفرالعدو کے (ص ۳۴) میں لکھا هی حماۃ سے مشرق کي طرف چارگھنٹہ کي راہ پر شہر سلمیہ هی جو یونانیوں میں اور نیز ابتداے ظہور اسلام میں نہایت مشہور و معروف تھا اگرچه نہریں اور باغ اِسمیں بہت سے هیں لیکن اب یہہ بھي ویران هی *

حمص کا شہر حماۃ سے جنوب شرقي کي طرف پچیس میل کے فاصلہ پر نہر عاصي کے قریب آباد هی وهاں کے لوگ اسکو مقلوب و مقلب کہتے هیں سنہ ۶۳۶ ع میں خالد بن ولید اور ابوعبیدہ بن جراح نے اِس شہر کو فتح کیا آبادي اسکي کثرت سے هی اور آب و هوا وهاں کي اَوْر بلاد شام کي نسبت نہایت عمدہ باشندے اسکے بہت خوبصورت هوتے هیں اور سانپ بچھو اسمیں کہیں پائے نہیں جاتے اور اِسمیں ایک قلعہ هی جو بےغوري کي مار مار سے خراب هونے والا هی باشندے اسکے

بیس هزار هیں جنمیں سے چهه هزار رومي هیں حمص سے جانب جنوب غربي ۲۵ میل کے فاصله پر نهر عاصي سے مشرق کي طرف ایک دشت وسیع اور سوسبز اور شاداب میں قریه ربلة واقع هی جسکي نسبت یهه کهتے هیں که یهه وه قریه هی جسکا اشاره سفر ملوک رابع کے (ص ۱۳ عـــ ۲۵) میں لکها هی *

اِس قریه کے جنوب عربي کي طرف قریه قرمل خوب سیراب و تازه هی جسکے قریب ایک ٹیلے پر ایک مکان عظیم‌الشان زمانه قدیم سے بنا هوا هی جسکو قاموع‌الهرقل کهتے هیں اسکے پتهروں پر تصویریں کهودي هوئي هیں اور یهي مکان حماة اور بقاع کے درمیان میں فاصل هی اسکے اطراف میں ایک چشمه هی جسے عین‌اللبنه کهتے هیں نهر عاصي اِسي سے نکلي هی *

دیر مار مارون جسکا نام ابوالفدا نے مغارة‌الراهب رکها هی اسکے قریب ایک چشمه هی اُسکا پاني بهي اُس نهر میں آملتا هی یهه دیر زمانه قدیم سے ویران هی اور اُس دیر مارمارون سے علاوه هی جو حمص کے قریب واقع هی *

اِس ضلع کے مشهور مقامات میں سے ایک بستي تدمر هی جو شهر حمص سے پورب طرف نوے میل دور اور حلب سے جنوب شرقي کي طرف ایکسو نوے میل پر اور دمشق سے شمال شرقي کي جانب ڈیڑه سو میل کي مسافت پر ایک بیابان میں واقع هی کهتے هیں که اسکو حضرت سلیمان بن داؤد نے بسایا تها چنانچه ملوک ثالث کے (ص ۹ عـــ ۱۸) میں لکها هی مگر یهه خیال اُسکي خوبي عمارت پر کیا گیا هی اور عرب گمان کرتے هیں که یهه شهر جنوں نے بنایا هی اسکے زیاده تر مشهور هونے کا باعث یهه هی که جو قافلے که مابین راس خلیج عجم اور اُن شهروں کے جو بحر متوسط پر واقع هیں جاتے آتے هیں یهه مقام اُنکي راه میں پڑتا هی عهد ملکه زینوبیه سنه ۳۰۰ ع کے آخر میں

یہہ نہایت آباد تہا مگر جب کہ ملک اوریلیانوس رومانی نے ملکۂ زینوبیہ پر فتح پائی اور اُسکو قید کرکے رومیہ کی طرف لیگیا تو وہ ویران ہوتا گیا یہاں تک کہ اب ہیکلوں اور عمارتوں قدیمہ کے کھنڈروں کے سوا کچھہ باقی نہیں رہا *

دمشق کے شہروں کا بیان

دمشق کے مشہور شہروں میں سے اصل شہر جو نہایت مشہور و معروف ہی دمشق شام ہی جو (۳۶° ۳۰' ۲۰) طول شرقی اور (۳۳° ۳۰' ۲۰) عرض شمالی میں واقع ہی سفر تکوین کے (ص ۱۴ عــــ ۱۵) میں لکہا ہی کہ یہہ شہر تمام عالم کے شہروں سے قدیم ہی سنہ ۱۴ ہجری عہد خلافت عمر بن خطاب میں مسلمانوں نے بسپہ سالاری خالدبن ولید اسکو فتح کیا بعد اُسکے خلفاے بنی اُمیہ نے اپنا دارالخلافت اسیکو مقرر کیا یہہ شہر ایک نیچی زمین کے قطعہ میں جو نہر بردی سے نہایت سرسبز اور شاداب اور غوطہ کے نام سے مشہور ہی بسنا ہی اور اُس نہر کا پانی گرد شہر کے چاروں طرف اور مسجدوں اور راستوں میں جاری رہتا ہی اور بباعث ہواے خوش اور فضاے دلکش کے غوطہ مذکور کو بہشت دنیا بہی کہتے ہیں ایسی ہی روے زمین پر تین بہشتیں اَور ہیں شعب بوان اور نہرالابلہ اور سغد سمرقند لیکن یہہ مقام اِن تینوں سے افضل ہی *

اِس سے شمال کی طرف ایک پہاڑ ہی جسے جبل قلسیون کہتے ہیں منجملہ اُنکے شعب بوان سر زمین فارس میں ارجان اور نوبندجان کے بیچ میں واقع ہی اور نہر اُبلہ دجلہ کی ایک شاخ ہی جو سرزمین بصرہ میں پہوٹ کر نکلی ہی اس سے بصرہ کی طرف اُبلہ ایک شہر ہی جسکی طرف یہہ نہر منسوب ہی اور سغد سمرقند کا بیان پہلے مذکور ہوچکا ہی کہ صوبۂ سغدیانہ یعنی سرزمین سمرقند کی تمامی مملکت توران کی نسبت خوب سیراب و شاداب ہی اور اہل عجم میں ضرب المثل ہی *

شہر دمشق میں کوئی عمارت قابل ذکر کے نہیں هی اکثر مکانات اسکے کچی اینٹوں کے هیں جنمیں دریچے و تلهدان وغیرہ نہیں لیکن اندر سے نقش و نگار سے خوب آراستہ پیراستہ هیں بازار اس شہر کے اوڑ شہروں کی نسبت اچھے هیں لباس ریشمی وغیرہ اور گھوڑے کا اسباب اور ملمع کا کام اسمیں خوب تیار هوتا هی زمانہ قدیم میں تلوار یہاں بہت عمدہ بنتی تھی لیکن اب وہ بات معدوم و مفقود هوگئی باشندے اسکے ڈیڑہ لاکھ کے قریب اور امانتداری اور نیک نیتی میں معروف هیں زمین یہاں کی سبز حاصل هی لیکن هوا بہ سبب کثرت نہروں اور درختوں کے خراب هی کہتے هیں کہ وهاں کے پانی میں یہہ تاثیر هی کہ اُس سے جذام اچھا هو جاتا هی اور پھر کبھی نہیں عود کرتا اور اگر کوئی جذامی مسافر یہاں آکر رهے تو اس پانی کی تاثیر سے اُسکا مرض ٹھہر جاتا هی زیادہ نہیں هونے پاتا اکثر علماء صرفی و نحوی جیسے شیخ محمد بن مالک اندلسی مولف الفیہ اور شیخ محمد حریری محشی شرح فاکهی اور شیخ حسن بورینی شارح دیوان ابن فارض اور شیخ عبدالغنی نابلسی اور عائشہ باعونیہ مصنفہ بدیعیہ اور علاوہ انکے بہت سے عالم و شاعر وهاں پیدا هوئے هیں یہہ شہر قبل ظہور اسلام کے اولاد جفنہ ملوک غسان کے تحت حکومت تھا *

دمشق کے آس پاس بہت سے شہر و دیہات آباد هیں منجملہ انکے ایک قریہ صالحیہ بہت اچھا قریہ هی جسکی تعریف میں شیخ عبدالغنی نابلسی نے لکھا هی (الصالحیۃ جنۃ والصالحون بہا اقاموا) یعنی صالحیہ جنت هی اور صالحین اُسمیں رهتے هیں دمشق سے اُتر کی طرف ایک قطعہ هی جسے جبہ عسال کہتے هیں اور یہہ منسوب هی مقام عسال کی طرف جو بباعث کثرت گلاب کے پھولوں کے عسال الورد کے نام سے مشہور هی اور اسکے مشہور قریوں میں سے صیدنایا ایک قریہ هی جسمیں رومی راهبوں کا دیر بنا هوا هی اور شمال شرقی کی طرف

ایک قطعہ معلولا ہی جو قریہ معلولا کي طرف منسوب ہی جسمیں ایک قلعہ نہایت بلندي پر بنا ہوا ہی اُسپر بہ سبب تنگي راہ اور شدت حرارت کے کوئي چڑہ نہیں سکتا اسمیں بھي رومیوں کا - ایک برا دیر بنا ہوا ہی سنہ ۱۸۵۰ ع مس بادشاہي لشکر دمشق سے آیا تھا کہ اُنمیں اور بني الحرفوش اہل بعلبک کے امیروں میں لڑائي واقع ہوئي چنانچہ وہ بادشاہي لشکر کي ٹکر نہ اوٹھا سکے اور قلعہ معلولا میں پناہ گزین ہوئے بادشاہي لشکر نے تعاقب کرکے بوسیلہ معلولا کے چند باشندوں کے قلعہ کو لیا اور مخالفوں میں سے بعضوں کو قتل کیا اور بعضوں کو قید کرلائے اور قریہ معلولا اور دیر کو خوب لوٹا آس پاس معلولا کے کئي گانوں ہیں جیسے عین التینہ اور نجعہ وغیرہ باشندے اِس اطراف کے اکثر سریاني زبان بولتے ہیں لیکن اصل زبان میں بہت سا فرق اور تغیر آگیا ہی جیسے فيزماننا عرب کے عوام الناس کي عربي میں تبدل پیدا ہوا ہی *

معلولا سے شمال شرقي کي طرف قطعہ یبرود ہی یہہ قریہ یبرود کي طرف منسوب ہی جو اِس قطعہ میں ایک قصبہ ہی اور اُسمیں چند آثار قدیمہ تاحال موجود ہیں اسکے قریب راس العین اور معرہ باش کردي اور فلیطا اور سحل اور قسطل دیہات ہیں اور قسطل سے شمال شرقي کي طرف نبک ہی اور مابین نبک اور غوط دمشق کے جو زمین ہی اُسکا نام ارض تحیہ ہی اسمیں ایک سڑک جاري ہی جو دمشق سے بغداد کو گئي ہی اور نبک کے قریب قارہ ہی اور یہہ دونوں مکان آب و ہوا کي خوبي میں ضرب المثل ہیں اور نبک سے شمال شرقي کي طرف دیرعطیہ ہی اور دیرعطیہ اور تدمر کے بیچمیں حمیرہ اور خضر اور صدد ہیں جنکا ذکر سفرالعدد کے (ص ۳۴ عـــ ۸) میں مذکور ہی اور ایک مقام ہی جو قرینین کے نام سے مشہور ہی اور تدمر اور دیر کے بیچمیں فرات پر حلبر اور طیبہ اور سخنہ اور ارک ہی اور وادي فرات کا نام زور ہی *

نہر فرات کے مغرب طرف مسکنا حمام اور رصافه هشام اور رحبه وغیرہ ھیں اور نہر بردی کے وادی میں اور اُسکے شمال و جنوب کی جانب گانو اور آبادیاں بہت ھیں اُنمیں سے ایک فیجه ھی اسمیں سے نہر بردی کی ایک بڑی شاخ نکلی ھی اور بلودان اور زبدانی ھیں اِس اطراف میں سیب بہت ھوتا ھی یہاں سے دمشق تک باغات قریب قریب ھیں اور به نسبت اَور شہروں کے آب و ھوا اور میوے اور سبزہ و نباتات شہر صالحیه اور قارہ اور نبک اور نیراب اور ربوہ منشار اور بیت‌الراس کی بہت اچھے ھیں بیت‌الراس میں حبابه یزید بن ملک اُموی کی حرم مرگئی تھی جسکے غم و اندوہ میں یزید بن ملک بھی وھیں مرگیا تفصیل اُسکی یہه ھی که یزید مذکور تفریح طبع کے لئیے حبابه کے ساتھه بیت‌الراس میں آیا تھا اُسنے کہا که لوگ کہتے ھیں که یہاں کے ایک دن کے عیش و عشرت کا وصف احاطه بیان سے باھر ھی اب میں اِسکا تجربه کرتا ھوں غرض که جب صبح ھوئی تو اُسنے حکم کیا که آج صبح سے شام تک کوئی کام مہمات ملکی میں سے پیش نکیا جاوے اور خود حبابه کے ساتھه خلوت میں گانا سننے اور عیش عشرت کرنے میں مشغول ھوا یہاں تک که دسترخوان بچھا اور کھانا چنا گیا یزید اپنی معشوقه کو ساتھه لیکر خاصه تناول کرنے کو بیٹھا اور جب وہ کھانا کھا چکی تو آسیے بیت‌الراس کا ایک انار جو دسترخوان پر موجود تھا اور اُسکا دانه نہایت بڑا تھا یزید کی خواھش سے توڑا اور توڑتے ھی اچانک مرگئی یزید کو یہاں تک الم ھوا که اِسی رنج و غم میں وہ بھی بیمار ھوکے اُسی مہینے میں مرگیا *

شہر بعلبک فی‌زماننا قابل‌الذکر نہیں مگر بباعث چند عمارات قدیمه کے مشہور ھی البته زمانه قدیم میں بہت بڑا شہر تھا بعد غلبه مسلمانوں کے بھی سنه ۷۰۰ ھجری تک کچھه حصه اُسکا اُسی شان و شوکت پر قایم رھا بازار اور جامع مسجد اور دوکانیں اِسمیں بہت تھیں اور گرد

اسکے بڑی شہر پناہ تھی ایک بار جانب جنوب سے پانی کا سیلاب آیا اور شہر پناہ کو توڑکر شہر میں آگیا اُسکے صدمہ سے پندرہ سو مکان ڈہ گئے اور بہت سی مخلوق ہلاک ہوگئی اب وہاں کی پرانی عمارتوں میں سے ایک قلعہ باقی رہا ہی فصیل اور ستون بڑے بڑے پتھروں کے عجیب طرح کے بنے ہوئے ہیں اور چھتیں اُنکی پتھر کی چٹانوں سے پٹی ہوئیں نقش و نگار مختلف الاشکال سے آراستہ ہیں اور اوپر چڑھنے کے واسطے اُنمیں گول سیڑھیاں مناروں کے اندر بنی ہوئی ہیں اُسمیں ایک محل قصرالملک کے نام سے مشہور ہی سنگین مکانات بہ سبب شدت وصل کے ایک ہی پتھر کے معلوم ہوتے ہیں جن لوگوں نے اسکو بارہا دیکھا ہی وہ بیان کرتے ہیں کہ ہربار کے جانے میں بباعث کثرت صنعتی اور نقش و نگار کے ایک شی نئی دیکھنے میں آئی جو قبل اسکے کبھی نہیں دیکھی تھی باوجود اسکے کہ بباعث انقضاے مدت دراز اکثر مکانات منہدم ہوگئے ہیں لیکن اب بھی کئی مکان عجیب و غریب موجود ہیں لوگ گمان کرتے ہیں کہ یہہ قلعہ حضرت سلیمان بن داؤد علیہ السلام کا بنایا ہوا ہی رومانیوں نے سنہ ۲۰۰ ع عہد ملک انطونیوس پیوس میں جو مکان اُنکے زمانہ سے پیشتر کے بنے ہوئے شکستہ ریختہ ہوگئے تھے اُنپر اور نئے مکانات بنائے *

شہر بعلبک وادی بقاع سے شمال شرقی کی طرف واقع ہی اور قریب اسکے نہر لیطانی کا بھی مخرج ہی جسکا پانی نہر برزولی سے جو جبل لبنان سے نکلی ہی اِس نہر میں آکر ملتا ہی اور یہہ رحلہ اور معلقہ کے بیچ میں بہتی ہی اور جبل شرقی کی طرف سے نہر تحفوفہ اور نہر عنجر کا پانی بھی جبل شرقی کی طرف سے لیطانی میں آملا ہی اور عنجر ایک شہر بھی ہی جسکا نام ابوالفدا نے عین الجر رکھا ہی اور قریب اِسکے مجدل ایک گانو ہی جو بہت سے مچھلوں کے باعث سے بغرض امتیاز مجدل عنجر کے نام سے نامی گرامی ہی *

بعلبک کے اکثر باشندے متاولہ هیں زمانہ قدیم سے حکام انکے بني الحرفوش تھے جنھوں سے معلولا میں بادشاهي لشکر سے لڑائي هوئي تھي اور انمیں سے نو امیر گرفتار هوکر قسطنطنیه کي طرف بھیجے گئے تھے *

جبل شرقي عنجر کي طرف سے شروع هوکے کئي وادیوں میں سے هوتا هوا گذرا هی اُنمیں سے ایک وادي حریر هی جو سر زمین عنجر سے شروع هوا هی اور نشیب اس وادي کا مغرب کي طرف چلا گیا هی بعد اسکے ایک کم وسیع وادي قرن هی جسمیں چور اور رهزن چھپے بیٹھے رهتے هیں اِس سے جنوب کي طرف وادي بکه هی اور نشیب ان دونوں وادیوں کا مشرق کي طرف هی وادي بکه میں مابین ابراهیم باشا والي مصر اور طائفه دروز کے جنگ عظیم واقع هوئي تھي مگر ابراهیم باشا نے فتح پائي اِس وادي کے جنوب کي طرف جبل شرقي کے دوشعبے هوگئے هیں جنمیں سے شعبه غربي نہر لیطاني کے کنارہ شرقي پر اور شعبه شرقي جبل شیخ کے قریب تمام هوا هی اور ان دونوں کے بیچمیں ایک وادي هی جسکو وادي تیم اعلی کہتے هیں دیرالعشا بنطه کفرفوق بکیفا راشیا یهه سارے تیم اعلی کے گانوں هیں مگر دارالامارۃ انکا راشیا هی اِس وادي کے قریب دوسرا وادي تیم اسفل هی دیهات متعلقه اُسکے میمس کفیر اور حاصبیا هیں اور حاصبیا اِس ولایت کا دارالحکومت هی اور عین جرفا سمعه راشیا الفخار اور هباریه هیں هباریه میں هیکل قدیم کے دو احاطے هیں طول اُنکے ستون کا ساٹھه فٹ اور عرض تیس فٹ هی حاصبیا کے قریب طائفه دروز کي خلوتیں بني هوئي هیں جو بیاضه کے نام سے معروف هیں بعد فتحیابي کے ابراهیم باشا والي مصر نے کتابیں وهاں کي خوب لوٹیں اسمیں سے مذهب دروز کي کچهه کتابیں ملک فرانس کي طرف بھیجیں جنکي استعانت سے معلم دساسي نے ایک کتاب مذهب دروز کے بیان میں تالیف کي اور کچهه کتابیں لوگوں میں منتشر هوگئیں

جنسے مذہب دروز کا حال و اسرار پوشیدہ کھل گیا ان سب بلاد کے حاکم بلکہ بلاد شوف کے بھي شہاب کے امیر ہیں باشندے ان بلاد کے مسلمانوں اور عیسائیوں اور دروز سے ملے ہوئے ہیں حاصبیا کے قریب لعل کي کان ہے اِس سے جنوب کي طرف پانچ گھنٹہ کي راہ پر ایک ٹیلہ ہے جسکو تل قاضي کہتے ہیں بني‌اسرائیل کا شہر دان جسکا ذکر سفرالقضاۃ کے (ص ۱۸ عــــ ۷ سے عــــ ۲۹) تک مذکور ہے اسي ٹیلہ پر آباد ہے اِس سے مشرق کي طرف شہر بانیناس ہے جسکا نام انجیل میں قیساریہ فیلس ہے چنانچہ انجیل کے (ص ۱۹ عــــ ۱۲) میں لکھا ہے اور وہاں ایک غار سے نہر نکل کر بحیرہ حولہ کي طرف بہتي ہے وجہہ تسمیہ شہر بانیناس کي یہہ ہے کہ رومانیوں کے معبودوں میں سے ایک معبود کا مندر بنا ہوا تھا جو بانیا کے نام سے نامي تھا چنانچہ وہ شہر اسي کے نام پر بانیناس کے نام سے مشہور ہوا اسمیں ملک هیرودیس نے ایک ہیکل قیصر اغسطس کے نام پر بنائي تھي اُسکے کھنڈر ابتک باقي ہیں اِس شہر میں اہل اسلام کا بنایا ہوا ایک قلعہ ہے جسکا نام صبیبہ ہے جبل شیخ کا نام کتب مقدسہ میں جبل حرمون ہے اور ابوالفدا نے اُسکا نام جبل سنیر اور ثلج رکھا ہے *

اِس جبل کے جانب شرقي میں اقلیم ہولان ہے عرنہ بیت‌جن دربل اور قلعہ جندل وغیرہ اِس اقلیم کے قریے ہیں دمشق سے جنوب کي طرف وادي عجم ہے اسکے گانوں جدیدہ قطنا عرطوز داریا دیر علي عادلیہ اور صحنایا ہیں *

وادي عجم سے جنوب کي طرف قطعہ جیدور ہے بوارہث دیرالبخت اور دیرالعدس صنمین کفر شمس وغیرہ اسکے گانوں ہیں بحیرہ حولہ اور بحیرہ طبریہ سے مشرق کي طرف اور قطعہ جیدور سے جنوب غربي کي طرف ارض جولان ہے *

دمشق سے جنوب شرقي کي طرف ارض حوران هی اور یهه تین ضلعوں پر منقسم هی نقرة لجاة اور جبل حوران یعني کوهستان پس ضلع نقرہ ایک بیابان نہایت وسیع هی وادي عجم سے بادیه تک طول حد غربي پر اسکے جیدور جولان اور جبل عجلون هی اور حد شرقي پر لجاة اور جبل حوران یهه ضلع بباعث کثرت کشتکاري کے خوب آباد اور سرسبز و شاداب هی لیکن اشجار اور درخت اسمیں نہیں هیں گانوں اور آبادیاں اسمیں بہت هیں ازانجملہ شمسکین هی یهه شہر ارض حوران کي دارالامارة هی دوسرا غسان بادشاہ اسکے قیاصر روم کي طرف سے عرب شام کے عامل تھے باشندے اسکے ازد بن غوث بن نبت بن مالک بن ادو بن زید بن کہلان بن سبا کي اولاد میں سے هیں یمن سے متفرق هوکر رود غسان پر آکر بود و باش اختیار کي اور اُس رود کے نام سے اِس قریه کو موسوم کیا تیسرا قریه بصري هی ابوالفدا نے لکھا هی که یهه قریه دیار بني فزارہ اور بني مُرہ وغیرہ میں سے هی *

ضلع لجاة کي زمین هموار هی لیکن بسبب کثرت پتھروں وغیرہ کے دشوار گذار اور اِسکے گرد کو لحف اللجاة کہتے هیں اسکے حصه شرقي وادي لوا میں قریه ام الزیتون براق اور صورہ آباد هیں اور اطراف شمالیه میں شعارة کرنیم اور خیب اور غربیه میں جنین اور افرع هی جسکا ذکر یشوع کے (ص ۱۲ عـــ ۱۲) میں مذکور هی اور عرب اسکو اذرعات کہتے هیں اور جہات جنوبیه میں بصرالحریري نجران دیرالاسمر اور ام العلق آباد هیں داما اسکي دارالامارة هی جدل سور حران جدیا سلاخد خرساء صمید اور دور بني اسرائیل اِسکے گانوں هیں *

جبل حوران کے سب سے بلند ٹیلے کا نام جبل کلب هی بعض گمان کرتے هیں که برکات وهي هی جنینه عمرہ ثمرہ شهباء غنیل اور قنوات جو کتاب عدد کے (ص ۳۲ عـــ ۴۲) میں مرقوم هی اور سویداء جسمیں نعمان بن عمر بن منذر نے جو غسان کے بادشاهوں میں

گیہ ھی ایک قصر بنایا ھی یہہ سب جبل حوران کے قریب ھیں اور اِس جبل سے مشرق کي طرف ارض بثنیہ ھی جسکا نام کتب قدسیہ میں ارض بلسان ھی اور ابوالفدا نے اسکا نام بثنیہ رکھا ھی اور لکھا ھی کہ یہہ زمین حضرت ایوب صدیق کي ملک تھي بثنیہ حومہ عیون معجدل صلخد جسکو صرخد بھي کہتے ھیں ارض بثنیہ کے گانوں ھیں *

شہر صرخد جبل بني ھلال کي دارالحکومت ھی اور اسمیں ایک قلعہ ھی بلند اور مستحکم مگر اسکے حوضوں اور تالاب وغیرہ میں بجز بارش کے پاني کے اَور جگہہ سے پاني نہیں آتا ھی اور اسکے جانب جنوب اور مشرق میں سواے جنگل کے اَور آبادي نہیں ھی اور مشرق کي طرف سے ایک راستہ عراق کي طرف جاتا ھی اور یہہ راستہ رصیف کے نام سے مشہور ھی اِس راستہ کي راہ صرخد اور بغداد میں دس منزل کا فاصلہ ھی صرخد کا قلعہ بہت دور سے نظر آتا ھی اُن مقامات میں سے جنکا ھمنے ذکر کیا بعضے ایسے ویران ھوگئے ھیں کہ صرف نام اُنکا باقي ھی مکان اِن شہروں کے سنگ سیاہ سے خوب مستحکم بنے ھوئے ھیں یہہ سیاہ پتھر مقام ارحیہ طواحین سے لوگ اکثر شہروں کے طرف لیجاتے ھیں اور چھتیں اُن مکانوں کي بجاے تختوں کے جسور کے عمدہ پتھروں کي چٹانوں سے پٹي ھوئي ھیں کہتے ھیں کہ شہر بصریت میں ایک مکان ھی جو سرکیس راھب کي طرف منسوب ھی جسکو بحیراء کہتے ھیں صرف پانچ پتھروں سے بنا ھوا ھی چار پتھروں کي چار دیواریں اور ایک پتھر کي چھت اور دروازہ بھي اُسکا پتھر کا ھی لیکن کھلنے اور بند ھونے میں لکڑي کے دروازہ کي مانند سہولت سے کھلتا اور بند ھوتا ھی اکثر مکانوں میں وھاں کے تہہ خانے بنے ھوئے ھیں *

اِن بلاد کے قلب مقاموں میں سے ارض وغیرہ ھی جہاں طائفہ دروز کے لوگ ابراھیم باشا حاکم مصر سے بھاگ کر جا چھپے تھے اور باوجودیکہ

بہت سے لوگ ابراھیم پاشا کے ھلاک ہوئے لیکن بسبب تنگی راہ کے ارض مذکور میں داخل نہوسکے ارض وعوہ ایک وسیع میدان ھی بلند پہاڑوں کے بیچمیں ایک منزل طویل اور اسمیں جانے کا راستہ نہایت تنگ اور دونوں طرف اِس راستہ کے غار بہت ھیں باشندے ان شہروں کے عرب نصاری اور دروز ھیں خور و پوش اور نازک بدنی میں سب ایک دوسرے سے ملتے ہوئے ھیں *

عرب کی بہت سی قومیں ھیں منجملہ اُنکے چار قومیں یعنی سرویہ قطبلیہ عسیہ اور بنوصخر یہہ سب اہل شمال کہلاتے ھیں اُنکے ماتحت اور بہت سی قومیں ھیں لیکن اُنکے حال بیان کرنے کی یہاں کچھہ حاجت نہیں ھی اور اکابرالدروز وہاں ایک قوم ھی جسکو بنی حمدان کہتے ھیں وطن اصلی اِن کا غرب اعلی میں سے قریہ کمرہ ھی جو جبل شوف میں عیناب سے اوپر واقع ھی آپس کے فتنہ و فساد کے باعث جلاے وطن اختیار کرکے جبل حوران میں آکر بود و باش اختیار کی اب قریہ مذکورہ نیست و نابود ہو گیا بجز نام کے اور کچھہ باقی نہیں رہا *

قطعۂ جبل عجلون کا بیان

یہہ قطعہ نہر یرموک اور نہر زرقا کے بیچمیں واقع ھی منجملہ اِنکے نہر یرموک بطرف شمال اور زرقا بجانب جنوب جاری ھی اور اِسی سبب سے خوب آباد اور کثرت کشتکاری سے نہایت سرسبز و شاداب ھی اور ایک طرف کو اِسمیں سندیان کے درخت بہت سے ھیں یہہ آٹھہ ضلعوں میں منقسم ھی کفارات سرو جہامنہ جسکو بطین بھی کہتے ھیں اور واسطیہ بنوعبید کورہ جبل عجلون اور معراض اِن ضلعوں میں قصبے اور گانوں بہت تھے مگر اب اکثر ویران ہوگئے ھیں اور بعضے آباد ھیں ازانجملہ ایک کدارہ ھی جسکو اب اُم قیس کہتے ھیں اور اُبیلا جسکا نام اب بیلا ھی اور اربیلا جو اربد کے نام سے معروف ھی اور بہلا

کو کفربیل اور محنایم کو محنه اور ارعوب کو راعب اور کراسا کو جرش کہتے ہیں جرش میں تدمر کي طرح کے آثار قدیمہ بنے ہوئے ہیں *

قریه عجلون کے قریب پچھم کي طرف ربض ایک قلعه هی جسکو باعونه بھي کہتے ہیں *

نہر زرقا کي جانب جنوب نہر موجب کي طرف بلقاء اور اسکے شمال کي طرف جبل صلت واقع هی اور ان دونوں مقاموں کے بیچمیں بجز قریه صلت کے اَور کوئي موضع آباد نہیں هی اور اُسکے قدیم موضعوں میں سے جلعاد اور عمون جسے اب عمان کہتے ہیں اور حشبون جسے اب حسبان کہتے ہیں اور عال یا ماعین عراعر اور ذبیان ہیں اور اِس قطعه کي جانب جنوب زمانه قدیم میں ارض بني عمون تھي *

نہر موجب کي جانب جنوب جسے نہر ارنون بھي کہتے ہیں احساء کیطرف ارض کرک هی اور اسکو ارض مواب اور ارض قوم لوط بھي کہتے ہیں کرک جسے اب کبرمواب اور ربه جسے رابه مواب اور زعراء جسے صاغر کہتے ہیں ارض قوم لوط کے دیہات ہیں منجمله اُنکے صاغر وہ گانو هی جسمیں حضرت لوط پیغمبر نے آکر اُس عذاب سے جو اُنکي قوم پر نازل ہوا تھا نجات پائي تھي اور مابین جبال نصیریه اور جبل لبنان اور جبال نابلس کے جو مشرق کي طرف واقع ہیں اور مابین بحر کے جو مغرب کي طرف هی ایک دشت مختلف العرض واقع هی اِس دشت کے پہاڑ لاذقیه اور مصب نہر عاصي کے بیچ میں اور طرابلس اور بترون کے درمیان اور مصب نہر کلب کے قریب اور مصب نہر ھامور اور نہراولي کے مابین اور صور اور عکا کے بیچ میں اور جبل کرمل کي طرف شہر حیفاہ کے قریب کنارہ بحر سے مل گئے ہیں *

وہ قطعه زمین کا جو مابین طنطورہ کے جنوبي راس کرمل تک اور درمیان نہر کبیر کے شمالي طرابلس تک واقع هی نام اُسکا جغرافیه بطلمیوس مصري کے مطابق فونیقیه هی *

بیان اُن شہروں کا جو بحر متوسط کے کناروں پر ہیں

ابتداءً جانب شمال سے شہر لاذقیہ ہی جسکو سلوقس غالب بادشاہ نے آباد کرکے نام اسکا اپنی ماں کے نام پر رکھا یہہ اُس راس سے جو بحر میں داخل ہی شمال غربی کی طرف واقع ہی اِس شہر اور جہازوں کے لنگرگاہ میں آدھ گھنٹہ کی راہ کا فاصلہ ہی مکانات قدیمہ اور دیر اور کنیسوں کے کھنڈر جو سنہ ۶۰۰ ع میں بنائے گئے تھے ابتک موجود ہیں *

ابوالفدا نے لکھا ہی کہ اسکو فارس بھی کہتے ہیں زمانہ قدیم میں یہہ شہر معتبر شہروں میں سے تھا اور شراب کی تجارت وہاں بہت ہوتی تھی امراء تنوخ کا جو اس اطراف کے حاکم تھے یہہ شہر دارالامارۃ تھا امیر محمد بن اسحق تنوخی نے بھی اسی شہر میں وفات پائی اِس شہر کو بنابر تمیز لاذقیۃالعرب کہا کرتے ہیں فی‌زماننا تبغ جو اسکے قرب و جوار کے پہاڑوں سے آتا ہی اور حریر — روئی — تل — گیہوں جو — جوار — زیت — شہد — گھی — موم اور اُون وغیرہ کی تجارت وہاں ہوتی ہی اکثر زلزلہ وہاں بہت آتا ہی چنانچہ بباعث زلزلہ کے سنہ ۱۷۹۶ ع میں یہہ شہر بہت ویران ہوگیا باشندے اسکے مسلمان اور روم چار ہزار کے قریب ہیں یہہ لوگ نہایت کریم‌النفس ہیں کہ مسافروں اور غرباؤں سے بہت محبت کرتے ہیں اور اُنکو معزز اور مکرم جانتے ہیں *

دوسرا شہر جبلہ ہی اسمیں کوئی عمارت قابل ذکر کے نہیں مگر ایک جامع مسجد جو سلطان ابراھیم نے بنائی تھی اور ایک مکان جو رومانیوں کے کھیل کے واسطے مدور بشکل نصف دائرہ کے بنا ہوا ہی اُسکے درونی میدان کے گرد میں نشست کے واسطے گول چبوترے صف بصف اِس وضع پر بنے ہیں کہ ہر ایک صف دوسری صف سے قدرے بلند ہی نصف قطر اِس دائرہ کا ڈیڑھ سو فٹ کا ہی

کو کفربیل اور معتنایم کو متحته اور ارعوب کو راعب اور کراسا کو جرش کہتے ہیں جوش میں تدمر کي طرح کے آثار قدیمه بنے ہوئے ہیں *

قریه عجلوں کے قریب پچھم کي طرف ریض ایک قلعه هی جسکو باعونه بهي کهتے هیں *

نهر زرقا کي جانب جنوب نهر موجب کي طرف بلقاء اور اسکے شمال کي طرف جبل صلت واقع هی اور ان دونوں مقاموں کے بیچمیں بجز قریه صلت کے اؤر کوئي موضع آباد نهیں هی اور اُسکے قدیم موضعوں میں سے جلعاد اور عمون جسے اب عمان کهتے هیں اور حشبون جسے اب حسبان کهتے هیں اور عال بدا ماعین عراعر اور ذبیان هیں اور اِس قطعه کي جانب جنوب زمانه قدیم میں ارض بني عمون تهي *

نهر موجب کي جانب جنوب جسے نهر ارنون بهي کهتے هیں احساء کہطیف ارض کرک هی اور اسکو ارض مواب اور ارض قوم لوط بهي کهتے هیں کرک جسے اب کبرمواب اور ربه جسے رابه مواب اور زعراء جسے صاغر کهتے هیں ارض قوم لوط کے دیهات هیں منجمله اُنکے صاغر وه گانو هی جسمیں حضرت لوط پیغمبر نے آکر اُس عذاب سے جو اُنکي قوم پر نازل هوا تها نجات پائي تهي اور مابین جبال نصیریه اور جبل لبنان اور جبال نابلس کے جو مشرق کي طرف واقع هیں اور مابین بحر کے جو مغرب کي طرف هی ایک دشت مختلف العرض واقع هی اِس دشت کے پهاڑ لاذقیه اور مصب نهر عاصي کے بیچ میں اور طرابلس اور بترون کے درمیان اور مصب نهر کلب کے قریب اور مصب نهر دامور اور نهر اولي کے مابین اور صور اور عکا کے بیچ میں اور جبل کرمل کي طرف شهر حیفاء کے قریب کناره بحر سے مل گئے هیں *

وه قطعه زمین کا جو مابین طنطوره کے جنوبي راس کرمل تک اور درمیان نهر کبیر کے شمالي طرابلس تک واقع هی نام اُسکا جغرافیه بطلمیوس مصري کے مطابق فینیقیه هی *

بیان اُن شہروں کا جو بحر متوسط کے کناروں پر ہیں

ابتداءً جانب شمال سے شہر لاذقیہ ہی جسکو سلوقس غالبًا بادشاہ نے آباد کرکے نام اسکا اپنی ماں کے نام پر رکھا یہہ اُس راس سے جو بحر میں داخل ہی شمال غربی کی طرف واقع ہی اِس شہر اور جہازوں کے لنگرگاہ میں آدہ گھنٹہ کی راہ کا فاصلہ ہی مکانات قدیمہ اور دیر اور کنیسوں کے کھنڈ جو سنہ ۱۰۰ ع میں بنائے گئے تھے ابتک موجود ہیں *

ابوالفدا نے لکھا ہی کہ اسکو فارس بھی کہتے ہیں زمانہ قدیم میں یہہ شہر معتبر شہروں میں سے تھا اور شراب کی تجارت وہاں بہت ہوتی تھی امراء تنوخ کا جو اس اطراف کے حاکم تھے یہہ شہر دارالامارة تھا امیر محمد بن اسحق تنوخی نے بھی اسی شہر میں وفات پائی اِس شہر کو بنابر تمیز لاذقیةالعرب کہا کرتے ہیں فیِ زمانِنا تبغ جو اسکے قرب و جوار کے پہاڑوں سے آتا ہی اور حریر — روئی — تل — گیہوں جو — جوار — زیت — شہد — گھی — موم اور اُون وغیرہ کی تجارت وہاں ہوتی ہی اکثر زلزلہ وہاں بہت آتا ہی چنانچہ بباعث زلزلہ کے سنہ ۱۷۹۶ ع میں یہہ شہر بہت ویران ہوگیا باشندے اسکے مسلمان اور روم چار ہزار کے قریب ہیں یہہ لوگ نہایت کریم‌النفس ہیں کہ مسافروں اور غرباؤں سے بہت محبت کرتے ہیں اور اُنکو معزز اور مکرم جانتے ہیں *

دوسرا شہر جبلہ ہی اسمیں کوئی عمارت قابل ذکر کے نہیں مگر ایک جامع مسجد جو سلطان ابراہیم نے بنائی تھی اور ایک مکان جو رومانیوں کے کھیل کے واسطے مدور بشکل نصف دائرہ کے بنا ہوا ہی اُسکے درونی میدان کے گرد میں نشست کے واسطے گول چبوترے صف بصف اِس وضع پر بنے ہیں کہ ہر ایک صف دوسری صف سے قدرے بلند ہی نصف قطر اِس دائرہ کا ڈیڑہ سو فٹ کا ہی

اوز محیط خارجي اُسکا ساڑھے چار سو فٹ کا اور اُن نشستگاھوں کے نیچے ایک ایسي جگہہ بني ھوئي ھی جہاں وہ جانور جو کھیل کے واسطے لاتے ھیں کھڑے کرتے ھیں في‌زماننا باشندے جبلہ کے آٹھہ سو کے قریب ھیں مابین جبلہ اور طرسوس کے ایک دشت ھی خوب سوسبز و شاداب اُسمیں آثار قدیمہ بھي بہت ھیں جو دلالت کرتے ھیں کہ یہہ شہر زمانہ سابق میں خوب آباد تھا اور باشندے یہاں کے نہایت مالدار تھے *

تیسرا شہر طرطوس ھی زمانہ قدیم میں اسکا نام بہ سبب قرب ارادوس کے جسکو جزیرہ رواد کہتے ھیں انترادوس تھا اور ابوالفدا نے نام اُسکا انطرطوس لکھا ھی مگر اب اُسکا نام بجز طرطوس کے اَوْر کچھہ مشہور نہیں ھی یہہ شہر بھي اب ویران ھونے کے قریب ھی باشندے اِسکے کل چھہ سو ھیں یہہ لوگ قلعہ کے دروني مکانوں میں رھتے ھیں یہہ قلعہ فینیقیہ قدیم کي عمارتوں میں سے باقی رھگیا ھی اور اُسکے قریب سنہ ۱۲۰۰ ع کا نہایت عمدہ بنا ھوا ایک کنیسہ ھی مگر في‌زماننا لوگ اُسمیں چار پائے باندھتے ھیں طرطوس سے شمال شرقي کي طرف چھہ گھنٹہ کی راہ پر مرقب ایک قلعہ ھی ابن منقذ نے تاریخ القلاع و الحصون میں لکھا ھی کہ یہہ قلعہ مسلمانوں نے سنہ ۴۵۴ ھجري میں پہاڑ کي چوٹي پر بنایا تھا اور وہ پہاڑ سطح سمندر سے ھزار قدم کے قدر بلند ھی اِس قلعہ میں چشمے اور حوض بہت سے ھیں پہلے انگریزوں نے مسلمانوں سے لیا تھا لیکن پھر سلطان مصر نے سنہ ۱۲۸۴ ھجري میں اُنھوں سے مانگ لیا *

مرقب کے قریب کنارہ بحر پر شہر بانیاس واقع ھی مگر اب اسمیں بجز پرانے کھنڈروں کے اَوْر کچھہ باقي نہیں *

جزیرہ رواد شہر طرطوس سے بجانب مغرب تین میل کے فاصلہ پر واقع ھی یہہ ایک چھوٹا سا جزیرہ ھی محیط اسکا ۱۵۰۰ خطوہ ھی اور اسمیں فنیقین کي عمارات میں سے مثل قلعہ اور شہر پناہ کے بہت

بنی ہوئی ہیں اور اُسکے دونوں طرف بحر کے کنارہ پر دو دیواریں بہت
بلند بنی ہوئی ہیں اِسی سبب سے یہہ جزیرہ جہازوں کی لنگرگاہ ہی
بارش کا پانی جمع ہوجاتا ہی جس سے کام اُنکا چلتا ہی باشندے
اِسکے بہت تھوڑے ہیں اکثر ملاحی اور چروائی کرتے ہیں اور
چارپایوں کی لید اور گوبر کشتیوں میں بھرکر باغوں میں ڈالنے کے واسطے
دور دور لیجاتے ہیں قدیم باشندے اِسکے علم ملاحی میں مشہور تھے
چنانچہ ذکر اُسکا کتب مقدسہ میں ملوک رابع کے (ص ۱۸ و ص ۱۹)
میں اور اشعیا کے (ص ۱۰ و ۳۶ و ۳۷) اور ارمیا کے (ص ۳۹) میں
حزقیال کے (ص ۲۷) میں مذکور ہی *

جبال نصیریہ کا بیان

جبال نصیریہ مقامات مذکورہ کے بجانب مشرق واقع ہیں اور یہہ
کئی قطعے ہیں جنمیں سے ایک قطعہ خوابی ہی حکام اِس قطعہ کے مسلمان
بنی عذراء میں سے ہیں اور یہہ سب لوگ خوابی کے قلعہ میں رہتے
ہیں لقب اُنکا اغادات ہی یہہ قطعہ مرقب اور قریہ زمری سے جنوب
شرقی کی طرف واقع ہی اِس قطعہ میں نوے گانوں ہیں باشندے اِسکے
نصیریہ اور مسلمان اور نصاری طائفہ موارنہ اور روم ہیں *

دوسرا قطعہ قدموس ہی حاکم یہاں کے اسماعیلیہ مذہب کے ہیں اور
منجملہ ان دونوں فرقوں حجادیہ اور سویدانیہ کے اکثر تو قریہ قدموس
میں اور بعضے قدموس کے قلعہ میں رہتے ہیں اور لقب اُنکا امراء اور
صاحب الولایت ہی اِس قطعہ میں ایکسو ستتر گانوں ہیں باشندے اُسکے سب
اسماعیلیہ اور نصیریہ ہیں یہہ قطعہ قلعہ مرقب سے مشرق کی طرف واقع ہی
اور اِس سے شمال کی طرف قطعہ قبلہ ہی اور یہہ تین حلوں پر منقسم
ہی جنمیں سے ایک حلہ بنی بالشوط ہی اور حاکم یہاں کے کئی فرقے ہیں
بنی قطرہ اور بنی عثملی جو قریہ حصان میں رہتے ہیں اور بنی ابی عاصی
قریہ عین فیطلو میں بستے ہیں *

دوسرا حلقۃالعصام هی جسکے حاکم بنی حجاج هیں اور وہ قریہ حمام
میں رهتے هیں *

تیسرا حلقۃالسوامطہ هی جسکے حاکم دو فرقے هیں ایک بهالدہ
جو قریہ بعیدہ اور دویرہ بعیدہ میں رهتے هیں اور دوسرے بني غریب
جو قریہ والیہ میں بسے هیں یہہ سب فرقے نصیري هیں اور لقب انکا
مقدم هی اِس قطعہ میں ستر گانوں هیں اور باشندے اِس سب گانوں کے
نصیري هیں *

چوتها قطعہ بني علي هی جسکے حاکم بنو ابي شلخہ هیں اور یہہ
عین‌الشقاق میں رهتے هیں انکا بهي لقب متدم هی اس قطعہ میں
چهتیس گانوں هیں اور باشندے اسکے بهي نصیري هیں *

پانچواں قطعہ قرداحہ هی جسکے حاکم کئي فرقے هیں بنواحمد جو
قریہ بقنبون میں رهتے هیں اور بنوحرکس جو قریہ مرج‌معریات میں
اور بنو علي اور بنوالعیلہ اور بنوشهاب‌العین جو قرداحہ میں اور بنوحصون
جو قریہ بشلامہ اور براج میں اور بنوعلوش جو قریہ کلماخو میں رهتے
هیں اور یہہ سب نصیري هیں اور لقب انکا مقدمین هی اِس قطعہ
میں اسي گانوں هیں اور باشندے انکے نصیري هیں *

چهٹا قطعہ جبل‌السهالبہ هی جسکے حاکم بنوعصن هیں جو قریہ‌لدینہ
میں اور بنوخیبر جو نیک‌مرسالوہ کے قلعہ میں رهتے هیں اور انکا بهي
لقب مقدمین هی اس قطعہ میں سینتالیس گانوں هیں اور باشندے اور
حاکم یہاں کے سب نصیري هیں *

ساتواں قطعہ مزیرعہ هی جسکے حاکم بنواحمد اور بنو محمد اور
بنوعلي هیں جو مذهب کے نصیري اور لقب کے مقدمین هیں یہہ قطعہ
تین ضلعوں پر منقسم هی مزیوعہ اور عمارۃ اور ساحل مزیرعہ ان تینوں
ضلعوں میں ایکسو دس گانوں هیں *

آٹھواں قطعہ صہیون ہی جسکے حاکم بنوجندي مصطفین ہیں یہہ لوگ قریہ تحفہ میں رہتے ہیں اور طائفہ ارشوکیہ قریہ شیرالفاق میں اور بنوجندي ابراهیم قریہ منجیلا میں اور طائفہ زناقفہ قریہ زنقوقہ میں رہتے ہیں یہہ سب مسلمان ہیں اور لقب انکا آجناد ہی اِس قطعہ میں ۴۷ گانوں ہیں *

ابوالفدا نے لکھا ہی کہ شہر صہیون میں ایک ایسا قلعہ مستحکم ہی کہ ملک شام کے مشہور قلعوں میں سے کوئي قلعہ اُسکے برابر مستحکم نہیں اس قلعہ میں بارش کا پاني چشموں میں بہت جمع ہوتا رہتا ہی اور یہہ قلعہ پتھر کے ٹیلے پر بنا ہوا ہی اور اسکے قریب ایک وادي ہی جسمیں ایسا نیزہ بہت عمدہ پیدا ہوتا ہی کہ اُسکي مانند اُس ملک میں کہیں پیدا نہیں ہوتا اور بلند اِسقدر ہوتا ہی کہ لاذقیہ سے نظر آتا ہی اُس وادي میں مصریوں کے عہد میں مابین ان بلاد کے باشندوں اور جبل لبنان کے باشندوں کے بڑي لڑائي واقع ہوئي تھي ساحل لاذقیہ میں ساٹھہ گانوں ہیں جنکے باشندے سب نصیري ہیں *

نواں قطعہ بہلولیہ ہی جو لاذقیہ سے شمال شرقي کي طرف واقع ہی اور بنوعلي اور بنوشمسین اور بنومنصور اُسکے حاکم ہیں اور وہ سب نصیري ہیں اور اُسمیں سینتالیس گانو ہیں اِس سے شمال شرقي کي طرف دسواں قطعہ جبل الاکراد ہی جسکے حاکم کئي فرقے ہیں لیکن وہ سب مسلمان اِس قطعہ میں ایک سو بیس ملکیں اور اراضي مزروعہ اور گانوں ہیں اور باشندے انکے نصیري اکراد اور ارمن ہیں اِس سے مشرق کي طرف جبل اقرع ہی جسمیں ملکیں اور گانوں وغیرہ بہت سے ہیں اور باشندے اسکے ترکمان اکراد اور ارمن اور نصیري ہیں لیکن اِس اطراف کے سب باشندے دیہاتیوں کي مانند جاہل اور بیوقوف اور کند ذہن ہیں *

طرطوس سے مشرق کي طرف مائل بجنوب چهه گهنٹه کي راہ پر مضیطه هی باشندے اسکے پانسو روم اور تین سو مسلمان هیں اور باشندے ان سب قطعوں کے پینتیس هزار کے قریب هیں اُنمیں سے پانچهزار آتهه سو نصیري اور آتهه سو روم اور اُسي موارنه هیں اور باقي سب مسلمان هیں مضیطه میں ایک تیله پر رومانیوں کے وقت کا ایک برج بنا هوا هی اِس سے جنوب شرقي کي طرف دیرالحمیراء هی جو مارجاورجیوس کي طرف منسوب هی اور اسکے قریب نوریه ایک چشمه هی جسکا پاني چند روز تک جاري رهتا هی اور پهر بند هوجاتا هی اور یهه بهنا اور بند هوجانا بحسب اختلاف فصلوں کے مختلف رهتا هی اور یهه وہ نهر سبتي هی جسکي طرف یوسیفوس مورخ یهودي نے اشارہ کیا هی جس صاحب کو حال اُسکا مفصل معلوم کرنا منظور هو تاریخ اعمال الجمعیة السوریه جو بیروت میں چهپي هی مطالعه کرے *

اِس دیر سے جنوب شرقي کي طرف چهه گهنٹه کي راہ پر قلعه حصن هی جو زمانه قدیم میں حصن الاکراد کے نام سے مشهور تها اور قبل فتح طرابلس کے یهه دارالسلطنت تها اور اسکو حصن عکار بهي کهتے هیں اور وهاں عکا ایک حصار کا نام بهي هی جس زمانه میں که ملک صلاح الدین یوسف بن ابي ایوب* نے حصن عکار کا محاصرہ کیا تها حصار عکا پر بهي کچهه فوج بهیجي تهي چنانچه حصن عکار تو چند روز میں فتح هوگیا لیکن حصار عکا مفتوح نهوا قلعه اور دیر کے قریب ایک وادي هی جسمیں نهر کبیر بهتي هی وهاں جبل نصیریه تمام هوا هی اور جبل لبنان شروع *

بلاد عکار کا بیان

بلاد عکار اِس حصن سے جانب جنوب اور جبل لبنان سے بطرف شمال واقع هی اور یهه جبل لبنان سے بحر تک لنبا چلاگیا هی اور گرد

اس بلاد کے اور خصوصاً جون عکار کے حوالي میں وادي سرسبز اور شاداب بہت هیں *

جبل لبنان میں ایک مقام هی جسے شعرة کہتے هیں اور اسمیں ایک بہت وسیع خندق هی جسمیں اکثر چور چھپے بیٹھے رهتے هیں *

اِس قطعه عکار میں ایکسو چالیس گانوں هیں جنکے باشندے سات هزار کے قریب متاوله اور تین هزار پانسو نصیري اور آٹهه هزار چهه سو روم اور چار هزار پانسو موارنه هیں اسکے مشهور قریوں میں سے قریه عکار هی زمانه قدیم میں امراء بني سیفا جو مسلمان اور ان بلاد کے حاکم تھے اُنکا یہي دارالحکومت تها اور بعضے ان امراء میں سے قطعه کسروان کے بهي حاکم تهے جو جبل شوف کے اعمال میں سے هی بلکه بیروت تک اُنکي حکومت تهي اُن امیروں کے کچهه آثار مثل کاروان سراے وغیرہ کے ابتک موجود هیں چنانچه جامع السرایا امیر عساف سیفا کے نام سے مشهور هی اور شهر سے باهر بهي ایک مکان اُسیکے نام کا فقیروں کے ٹهیر نے کے واسطے بنا هوا هی پس جب که اِن امیروں نے سلاطین آل عثمان سے مخالفت کي تو طرابلس اور بعلبک کي طرف سے لشکر سلطاني آیا اور قریه مذکوره پر قابض هوکر جلایا پهونکا اور امراء بني سیفا کو جو اُسمیں مجتمع تهے قتل کیا اور جب سے حکومت اِن امیروں کي منقطع هوگئي لوگ ابتک اُسکي تمثیل دیا کرتے هیں اور قریه عکار بهي جب هي سے ویران هوگیا یہاں تک که في زماننا اُسمیں تیس گهروں سے زیاده نہیں هیں *

دوسرا قریه عرقة هی جو اگلے وقتوں میں بہت مشهور شهر تها اُسمیں ایک هیکل زهرة هی ملک تبطس رومايي نے جب شهر اورشلیم کو فتح کیا تو وہ قریه عرقه میں آیا اور هیکل مذکور میں طائفه یهود پر فتحیابي کا شکر خدا ادا کیا عمارات فینیقیین کے بهي اسمیں کچهه آثار باقي هیں اِس شهر کا حال سفر تکوین کے (ص ١٠ عـــ ١٧)

میں اور سفر ایام اول کے (ص ١ ع ١٥) میں یہی مذکور هی کہتے هیں که هیکل زهرہ اسکندر بن فیلبس مکدوني نے بنائي تهی قیصر رومانی اسکندر سفیروس اسي میں پیدا هوا تها سنه ١٠٩٩ ع میں انگریزوں نے اِس شهر کا محاصرہ کیا لیکن فتح نکرسکے بعد اسکے سنه ١١٠٩ ع میں شهر طرابلس کے فتح کرنے کے بعد اِسپر بهي قابض هوگئے *

عکار سے جنوب کي طرف جبال لبنان میں قطعه صینه هی جسمیں مسلمان اور روم اور موارنه رهتے هیں اِسمیں ایک قسم کا انگور سیاہ هوتا هی جسکا دانه بہت بڑا اور نہایت لذیذ اور کمال سخت هوتا هی یہاں تک که اُنکو تهلیوں میں اخروت کي طرح بهرکر دور دور تک لیجاتے هیں تو باوصف اسکے وہ خراب و خسته نہیں هوتے *

تیسرا شهر طرابلس هی یہه شهر (٥٥° ٣٣'' ٢٠) طول شرقي اور (٣٤° ٢٦'' ٢٦) عرض شمالي میں واقع هی *

شمال افریقه میں ایک شهر هی اُسکا نام بهي طرابلس هی لیکن بعضے لوگوں نے بنابر تمیز اسکا نام جو شام میں واقع هی اطرابلس بزیادتي همزہ رکها هی اور بعضے اسکو طرابلس شام اور اُسکو طرابلس مغرب کہتے هیں اور یهي نام مشهور بهي هی یہه شهر کنارہ بحر پر آباد هی اور اصل میں یہه رومیوں کا تها لیکن مسلمانوں نے سنه ٦٨٨ هجري میں فتح کرکے خراب کرڈالا اور اِس سے ایک میل کے فاصله پر آور شهر آباد کرکے اُسکا نام طرابلس رکها یہه دو حصوں پر منقسم هی ایک مدینه جو خاص شهر هی پس یہه شهر نهر ابي علی کے دونوں کناروں پر آباد هی اور پاني اِس نهر کا بازار اور مکانوں میں جا بجا جاري رهتا هی باشندے اسکے تیرہ هزار کے قریب هیں انمیں سے تین ربع کے قریب مسلمان هیں اور باقي نصاری اور طائفه روم اور موارنه هیں اور دوسرا مینا راس لسان پر بحر کے اندر واقع هی باشندے اسکے چار هزار کے قریب هیں پرانا شهر یہیں آباد تها کہتے هیں که زمانه قدیم میں صور اور

صیدا اور روآد کے لوگوں نے یہاں آکر بود و باش اختیار کی تھی اور
ہر ایک شہر والوں نے اپنا اپنا محلہ علیحدہ آباد کیا تھا بعد اسکے کثرت
آبادی سے تینوں محلوں کے مکانات باہم ملکے ایک شہر آباد ہو گیا اور
چونکہ لفظ طرابلس کے معنی زبان یونانی میں تین شہر کے ہیں اس
سبب سے اسکا نام طرابلس رکھا گیا باغات اسمیں بہت ہیں جنمیں پہل
پہلری بہت پیدا ہوتی ہی خصوصاً بہی اور بردقان اور گلاب یہاں کا
مشہور ہی لیکن اِس شہر میں بسبب کثرت آب و اشجار کے تپ کا
عارضہ بہت ہوتا ہی خصوصاً آخر ایام گرما میں باشندے اسکے خوش
پوشاک اور تن پرور ہوتے ہیں اور علم و علماء سے بہت محبت رکھتے
ہیں جب کہ اہل فرنگ سنہ ۱۲۰۰ ع میں برشام میں آئے تو اُنہوں نے
طرابلس میں ایک قلعہ بنایا اور اُسکا نام ریموندمن تولس رکھا اُس
زمانہ میں مینا میں ایک کتاب خانہ تھا جسمیں قاضی ابوطالب حسن
نے عربی فارسی یونانی کی تین لاکھ کتابیں جمع کی تھیں مگر اہل
فرنگ نے اِس شہر کے فتح کرنے کے بعد سب کتابیں جلادالیں سنہ ۱۱۸۸
میں ملک صلاح الدین ایوبی نے اسکا محاصرہ کیا تھا لیکن مفتوح ہوا
بعد اسکے سنہ ۱۲۸۹ میں سلطان مصر نے اسکو فتح کیا اور بہت
باشندوں کو یہاں کے قتل کیا بعد اِسکے ملک قبرس نے سنہ ۱۳۲۲ میں لیا
اور شہر کو جلایا اور وہ مقامات مسمار کیئے جو بحر کے کنارہ پر لاذقیہ
کی طرف واقع تھے علاوہ اسکے قبل اسکے بھی بباعث زلزلوں کے سنہ ۱۲۰۲
میں اور سنہ ۱۲۸۵ میں بھی ایک حصہ اسکا خراب ہو چکا تھا
راس لسان سے بجانب شمال بحر کے کنارہ پر بغرض محافظت کے دشمنوں
سے چھہ برج بنے ہوئے ہیں اور راس مذکور سے شمال غربی کی طرف
دس میل کے فاصلہ تک چھوٹے چھوٹے کئی جزیرے ہیں اشیاے تجارت
شہر طرابلس کی بہت ہیں خصوصاً حریر اسفنج صابون مازو اور
منجیٹھ اور بعض میوے نامی تبغ کی تجارت بہت ہوتی ہی جو حماۃ
اور حمص کے اطراف سے یہاں آتے ہیں *

شهر بترون جسکو یونانی بتریس کہتے ہیں اثبوبعل نے جو شہر صور کا بادشاہ تھا حضرت ایلیا نبی کے زمانہ میں یہہ شہر آباد کیا تھا اب باشندے اسکے تین ہزار کے قریب ہیں اکثر اُنمیں سے موارنہ ہیں اور باقی روم — حریر اور زیت اسفنج یہاں سے لوگ تجارت کے واسطے لیجاتے ہیں اِس سے آدہ گھنٹہ کی راہ پر ایک بیابان وسیع میں پہاری کے تیلہ پر ایک پرانا قلعہ ہی جسکو قلعہ مسیلحہ کہتے ہیں اول یہہ طرابلس کی راہ پر تھا لیکن چونکہ اب اِس قلعہ میں چور چھپے بیٹھے رہتے ہیں اِس سبب سے لوگوں نے طرابلس کا اَور راستہ نکالا ہی طرابلس اور بترون کے بیچمیں ایک پہاڑ حائل ہی جو بحر میں بہی داخل ہی اِس سے شمال کی طرف دیرالنوریہ ہی جو ایک بلند پہاڑ پر آباد ہی لیکن بسبب دشواری راہ کے اُسپر بہت تکلیف سے چڑھا جاتا ہی *

شہر جبیل کو یونانی بیابوس کہتے ہیں اور توریت میں اسکا نام حیبال لکھا ہی چنانچہ ملوک ثالث کے (ص ٥ عــــ ١٨) میں اور حزقیال کے (ص ٢٧ عــــ ٩) میں لکھا ہوا ہی آثار قدیمہ بہی ستون وغیرہ کے اسمیں کچہہ ہیں اور ایک قلعہ ہی نہایت بلند باشندے اسکے چھہ سو کے قریب ہیں تبغ جو اسکے قرب و جوار کے پہاڑوں سے لوگ لاتے ہیں بہت اچھا ہوتا ہی *

لسان طویل سے شمال غربی کی طرف داخل بحر میں شہر بیروت آباد ہی اور راس لسان (٥ ٢٨) طول شرقی (٣٣ ٥٠) عرض شمالی میں واقع ہی اور راس سے یہہ شہر بطرف مشرق مائل بشمال ایک گھنٹہ کی راہ پر واقع ہی اور یہہ دمشق کا فرضہ ہی یعنی کشتیاں یہاں یمکو وہاں کے واسطے روانہ کیجاتی ہیں لیکن جہازوں کا لنگر اِس شہر میں نہیں ہوتا جب مغرب کی طرف سے ہوا چلتی ہی تو جہاز خلیج مارجرجس میں مصب نہر بیروت کے قریب جاکر ٹہرتا ہی اور

اگر وهاں هوا شمالي چلے تو بڑا خطرہ هوتا هی گرد اِس شهر کے شهر پناہ
هی مگر سنه ۱۸۴۰ میں لشکر انگلشیه کي توپوں سے (جو واسطے
اخراج دولت مصریه کے برشام میں آیا تها) ٹٹي برج اسکے گرگئے هیں
آثار قدیمه اِسمیں بهي بهت هیں اکثر کهنڈر اُنمیں سے مٹي سے پٹ
گئے هیں چنانچه جب وهاں کي زمین کهودتے هیں تو بڑے بڑے پتهر
اور ستون اور سنگ مرمر وغیرہ کي صورتیں اور پوجا کي مورتیں بني
هوئي نکلتي هیں اور بعض جگهه مکانات مٹي سے پٹے هوئے ویسے هي
ظاهر هوئے تهے اور قبل زمانه سلاطین عثمانیه کے عهد سلطنت وجیه پاشا
سنه ۱۲۶۴ هجري میں بعضے دروازوں کے قریب پاني کے بنبے نکلے جو
نهایت سخت پتهروں میں تراشی هوئے اتنے فراخ هیں که اُسمیں ایک
آدمي طویل القامت کهڑا چلا جائے پس وجیه پاشا نے حکم کیا که اسمیں
لوگ گهسیں اور اسکے پاني کا چشمه معلوم کریں غرض که لوگ اُسمیں
دور تک چلے گئے مگر بجز پاني کے کچهه نپایا اور وہ پاني* بارش کا
جمع هوکر بهتا تها جبکه وہ سب نکال ڈالا گیا تو وہ بهنا پاني کا موقوف
هو گیا مکانات بیروت کے بهت خوش قطع بنے هوئے هیں فيزماننا شهر
سے باهر باغات میں مکانات لوگوں نے بهت بنائے هیں آب و هوا یهاں
کي بهت اچهي هی مگر اسکے گرد و نواح کي نهایت خراب هی
چنانچه ایام گرما میں بیماري بهت هوتي هی اور اسکے دیهات میں سے
موضع مسیطله کي آب و هوا نهایت هي اچهي هی اسمیں بڑے بڑے
پتهر بهت سے هیں اُنکو قراش کر تعمیر کے واسطے شهر میں لاتے هیں
باغات بیروت اور دامن جبل لبنان کے بیچمیں ایک وادي هی
بهت وسیع اور نهایت سرسبز و شاداب جسمیں باغات بهت سے هیں
اور بیروت کے باغوں میں اکثر اس وادي کي نهروں کا پاني پهونچتا
هی اِس سے جنوب شرقي کي طرف زیتون کي جهاڑي هی طول اِسکا
تین گهنته کي راہ اور عرض ڈیڑہ گهنته کي راہ هی اسکو صحراے شویفات

کہتے ھیں اسمیں زیتون کے درخت بہت پرانے ھیں بعضے کہتے ھیں کہ رومانیوں کے وقت کے ھیں اِسي سبب سے اُنکو رومانیہ کہتے ھیں بلکہ عرفیہ میں اس صحرا کي مانند کوئي صحرا نہیں ھی اسکے مغرب کي طرف ایک پرانا قریہ تھا جسکو قرطبہ کہتے تھے لیکن اب بباعث گذرنے مدت مدید کے اُسکا نشان بھي باقي نہیں رھا ھاں نام اُسکا دفتر اموال سلطاني میں لکھا ھی اِس قریہ کي جانب جنوب ایک اَور قریہ تھا اُسکو فیجنیہ کہتے تھے وہ بھي ویران ھوگیا ھی بجز ایک کموئیں کے جسکو بیرالتعامہ کہتے تھے اور کچھہ نشان بھي باقي نہیں رھا اب ان دونوں گانوں کي جگہہ زیتون کے درخت جمگئے ھیں اِس صحرا سے شمال کي طرف بحر کے کنارہ پر بیروت سے ایک گھنٹہ کي مسافت پر اِمام اوزاعي فقیہ کا مقام ھی ابن خلکان نے لکھا ھی کہ کنیت انکي ابو عمر اور نام اُسکا عبدالرحمن بیٹے عمر بیٹے یحمد اوزاعي تھے جو اھل شام کے امام تھے بیروت میں رھتے تھے سنہ ۸۸ ھجري میں شہر بعلبک میں پیدا ھوئے اور بقاع میں پرورش پائي اور سنہ ۱۵۷ میں بیروت میں وفات پائي بیروت کے دروازہ پر خنتوش ایک گانو ھی جسمیں اُنکي قبر ھی اور اوزاعي منسوب ھی اوزاع کي طرف جو ایک قبیلہ ھی ذي کلاع میں سے جو یمن میں ھی اور بعضے کہتے ھیں کہ اوزاع ایک قبیلہ ھی ھمدان میں سے اور بعضوں نے کہا ھی کہ اوزاع ایک گانوں ھی دمشق کا جو باب الفرادیس کے راستہ پر واقع ھی *

شہر بیروت مشہور شہروں میں سے تھا یہاں تک کہ اغسطس قیصر روم نے رومانیوں کے اھل شہروں کا صدر اسے مقرر کیا تھا اور اُسکا نام اپنے بیٹے کے نام پر جولیافیلکس رکھا اور ملک اغریفوس اکبر نے اِس شہر کو خوب رونق دي اور بازي گاھیں اور حمام وغیرہ اسمیں بنوائے سنہ ۲۰۰ ھجري میں اسمیں ایک مدرسہ علم فقہ کا مقرر ھوا اور بلاد یونان اور بلاد مصر سے طالب علم آئے چنانچہ اُس زمانہ میں اِس شہر کا

لقب مدينةالعلما تها بعد غلبه اهل اسلام کے سنه ۱۱۱۰ ع میں اهل فرنگ نے اسکو لیا لیکن سنه ۱۱۸۷ ع میں ملک صلاح‌الدین ایوبي نے نو روز تک اسکا محاصره کیا یہاں تک کہ دسویں دن اهل فرنگ نے خود دیدیا بعد اسکے پھر سنه ۱۱۹۷ میں اهل فرنگ نے اسکو فتح کیا اور سنه ۱۲۹۱ تک اسپر قابض رهے مگر پھر اهل اسلام اسپر غالب هوئے اور اهل فرنگ تواتر محاصرات سے ضعیف و مغلوب هوگئے اسوقت سے سنه ۱۸۳۰ تک ویران هوتا گیا بعدہ یہہ دارالوزارت برشام کا مقرر هوا پھر آبادي زیادہ هونے لگي چنانچه دس برس کے عرصه میں باشندے اسکے دوچند هوگئے اب تیس هزار کے قریب هیں اور تجارت وغیرہ میں برشام کا ایک بڑا شہر هوگیا هی اشیاے تجارت وهاں کي وہ هیں جو برشام میں پیدا هوتي هیں *

شہر صیدا بیروت سے جانب جنوب ایک روز کي راہ پر کنارہ بحر پر آباد هی زمانه قدیم میں اسکا نام صیدون تھا یوسیفوس یہودي نے لکھا هی که اس شہر کا نام صیدون بکر کنعان بن‌حام بن‌نوح علیه‌السلام کے نام پر هی چنانچه اسکا ذکر سب سے مقدم تکوین کے (ص ۱۰ اور ص ۴۹) یشوع کے (ص ۱۱ اور ص ۱۹) قضاۃ کے (ص ۱) حزقیال کے (ص ۲۷) میں مرقوم هی اور اسکي شہر پناہ اور اسمیں قلعه بھي هی مگر سنه ۱۸۳۰ ع میں اهل فرنگ کي توپوں سے ایک طرف سے گر پڑي هی جسکا بیان پہلے مذکور هوا مکانات اسکے بہت مستحکم هیں لیکن بازار اسکے تنگ باشندے اسکے چھه هزار کے قریب هیں زمانه سابق میں تجارت خوب هوتي تھي اب یہاں سے موقوف هوکر بیروت میں هوتي هی شہر مذکور زمانه قدیم میں احمد باشا جزار تک دارالوزارۃ تھا بعد اسکے احمد باشا نے حصن عکا کو دارالوزارۃ مقرر کیا یہاں تک که اسمعیل باشا هوا سلیمان باشا اور عبدالله باشا تک یہي مقام دارالوزارۃ رها اور بعد انقطاع دولت مصریه کے شہر بیروت دارالوزارۃ

پہلو ہوا لیکن باعتبار وضع قدیم کے صیدا کی طرف منسوب رہا چنانچہ
اسي سبب سے اُس ریاست کو ایالت صیدا اور وهاں کے رئیس کو وزیر
صیدا ابتک کہتے هیں اِس شہر میں باغ وغیرہ بہت هیں جنمیں انواع
و اقسام کے میوجات وغیرہ پیدا هوتے هیں وہ نہر کہ جسمیں سے سارے
اهل شہر پاني پیتے هیں اُسي میں سے باغوں میں بھي پاني پہونچتا
هی پاني اِس نہر کا مخرج کے قریب باروک میں تو بہت اچھا هی
لیکن صیدا کے نزدیک کا نہایت خراب اِس سبب سے کہ یہہ ایک منزل
کی مسافت تک بہتي هی اور ناش آفتاب اُسپر پڑتي هی چار پائے اور
آدمي اُسمیں نہاتے دھوتے هیں اور شہر کے قریب اُن بنبوں میں سے هوکر
گذرتي هی جنکي سندہ لید گوبر وغیرہ سے بند کي جاتي هیں اس لیئے
صیدا کے قریب اسکا پاني نہایت غلیظ اور گندہ هی سبط اشیر ایک فرقہ
هی اسباط بني اسرائیل میں سے یہہ شہر اُنکي جاگیر میں تھا چنانچہ
یشوع کے (ص ١٩ عــــ ٢٨) میں لکھا هی لیکن وہ کبھي اُسپر قابض
نہوسکے چنانچہ قضاۃ کے (ص ١ عــــ ٣١ اور ص ١٠ عــــ ١٢) میں
مرقوم هی کہ سنہ ٧٢٠ برس قبل از مسیح شلمناصر ملک اثور نے اسکو
لیا تھا اور سنہ ٣٣٢ مسیح تک اهل شہر اسکندر بن فیلقوس مکدوني
کے محکوم رهے پھر ملوک مصر اور سوریا بعدہ رومانیین پھر مسلمانوں کے
زیر حکم رهے بعد ازاں سنہ ١١١١ ع میں اهل فرنگ نے اسکو اپنے قبضہ
میں کیا پھر ملک صلاح‌الدین ایوبي نے بعد حصلین کي لڑائي کے سنہ
١١٨٧ میں اسکو فتح کیا پھر بار دیگر اهل فرنگ اسپر قابض هوئے اور
سنہ ١٢٩١ تک اسپر قابض رهے سترهویں صدي کے شروع تک تباہ اور برباد
رها پھر اُسپر امیر فخرالدین معني نے اسکو لیکر بود و باش یہیں اختیار
کي اور عمارات اسمیں مانند مکانات بیروت کے بنائیں بعد اُسکے اهل
فرانس کا یہہ شہر بہت بڑي تجارتگاہ هوا اور ابتک دمشق کا فرضہ هی
یعني یہاں کشتیاں بنکر وهاں کے واسطے جاتي هیں احمد باشا جو یہاں کا

حاکم تھا اُنکے اہل فرانس کو سنہ ۱۷۹۱ میں نکلا اور اِسي سبب سے تجارت انکي بہت کم ہوگئي یہاں تک کہ اب قابل ذکر کے نہیں رہي *

صیدا سے جنوب کي جانب صور کے راستہ پر ایک قریہ ہی صرفند اور قریب اُسکے شہر صارفیہ صیدا واقع ہی جسکا ذکر کتب مقدسہ میں ملوک ثالث (ص ۱۷) لوقا (ص ۴) میں مرقوم ہی *

شہر صور راس لسان پر داخل بحر میں واقع ہی یہہ صیدا سے بطرف جنوب ایک منزل کي مسافت پر ہی اور صور اور عکا کے درمیان میں ڈیرہ دن کا راستہ ہی یہہ شہر بہت پرانا ہی اور عہد حکومت فیلیقیون میں امارت اور عظمت اور وسعت تجارت اور اہل شہر کے علم ناخدائي اور اَوْر صفتوں میں مشہور اور معروف تھا چنانچہ نبوت اشعیا کے (ص ۲۲) حزقیال (ص ۲۷) میں لکھا ہی کہتے ہیں کہ اِس شہر کو صیدون کے بعض باشندوں نے ہیکل سلیمان علیہ السلام کے بننے سے دوسو چالیس برس پہلے بسایا تھا چنانچہ ذکر اُسکي آبادي کا سفر یشوع کے (ص ۱۹) اور سفر ملوک ثاني کے (ص ۲۳) میں مذکور ہی اُن دنوں میں وہ راس لسان جو اب بیابان کے متصل ہی ایک جزیرہ تھا اور یہہ شہر قدیم بیابان میں واقع ہی تھا تاریخ یوسیفوس کے مطابق اِس شہر کے باشندوں کے مکانات جزیرہ میں بھي بنے ہوئے تھے عہد حکومت شلمناصر ملک اثور سنہ ۷۲۰ قبل مسیح میں یہہ شہر نصف سے زیادہ جزیرہ پر آباد تھا بختنصر ملک بابل نے تیرہ برس تک اسکا محاصرہ کیا بعد اُسکے اسکندر بن فیلقوس نے قبل مسیح سنہ ۳۳۲ میں اُسکو چاروں طرف سے گھیرا اور بعد سات مہینے کے اسکو فتح کیا اور شہر قدیم کے اکثر کھنڈروں کو کھدواکر اِس لیئے دریا میں ڈلوایا کہ جزیرہ جنگل کے قریب ہوگیا اور ایک سڑک لشکر کي آمد و رفت کے واسطے بنوائي تھي چنانچہ دریا کے بالو سے وہ سڑک زمین کے برابر ہوگئي اور جزیرہ اِس بیابان سے نہایت ہي متصل ہوگیا اور یہہ راس لسان جسپر

اب شهر صور واقع هی بن گئي يهه شهر كئي بار خراب اور كئي مرتبه آباد هوا عهد افرنج ميں ايک راهب يعني عابد مسيحائي ارض فلسطين ميں رهتا تها سنه ۱۲۹۱ کے آخر ميں وه وهاں سے چلا گيا بعد اُسکے يهه شهر نهايت هي خراب اور تباه هوا اور ايسے هي ابوالفدا نے لكها هی که ملک حما کے وقت ميں بهي خراب تها چنانچه كتاب تقويم البلدان ميں مندرج هی که يهه اب خراب اور خالي هی اسي شهر ميں نبوت اشعيا (ص ۲۲) اور حزقيال (ص ۲۶ و ۲۷) کي تمام هوئي ستون اور بنيے پاني کے زمين کے نيچے اور كهنڈر وغيره کے نشان ابتک باقي هيں * اور بڑے بڑے كنيسوں کے احاطے بهي ابتک كهچے هوئے قايم هيں اِس شهر کے اكثر باشندے اُن پتهروں كو نكال نكال كر جو عمارات سابق کي زمين ميں دب گئے هيں انكو بيروت ميں ليجاتے هيں اور فروخت كرکے اپني گذر كرتے هيں *

اِس سے جنوب شرقي کي طرف ايک گهنٹه کي راه پر ايک مقام هی جسكو راس العين كهتے هيں اُس مقام ميں پاني بهت هی گرداگرد اُسکے چشمے بنے هوئے هيں جنكے ذريعه سے پاني وهاں جاري رهتا هی اور باغات كو پهونچتا هی اور پن چكياں بهي اُس سے پهرتي هيں مگر يهه معلوم هوتا هی که زمانه سابق ميں شهر صور ميں بنيا پاني كا كسي نهر سے لائے تهے آنميں سے يهه باقي ره گئے هيں اب شهر صور ميں كچهه قدرے تنبغ اور روئي اور پتهر کے كوئيلوں کي تجارت هوتي هی باشندے اسكے تين هزار آدميوں کے قريب قوم متاوله اور نصاری كاتو ليک اور روم هيں *

شهر عكا شهر صور سے ڈيڑه دنكي راه پر جنوب کي طرف واقع هی اور زمانه قديم ميں ايک بطلميسه مصر کے نام پر اسكا نام بهي بطلومايس تها چنانچه (ابركيسس کے ص ۲۱ عـــ ۷) ميں مرقوم هی چونكه اِس مقام ميں ملک اغوف بن ملک طاهر برقوق کے عهد ميں

اهل فرنگ اور مسلمانوں کے درمیان میں لڑائي هوئي تهي اِس سبب سے یهه شهر بهت مشهور هوگیا اهل اسلام نے اهل فرنگ پر فتح پائي اور سنه ۱۷۹۹ تک وهاں فرماں روا رهے بعد اُسکے نپولین بوناپارت فرانسیسي نے آکر ایک مدت اسکا محاصرہ کیا اور اِس شهر میں احمد باشا جزار تها جو بوناپارت سے مقابل هوا اور بحر قبطان سمت انگلیزي کا پاني اُس پر بند کردیا چنانچه اِس سبب سے بوناپارت جو احمد باشا پر غالب هوگیا تها وهاں سے لوت آیا جب که ابراهیم باشا حاکم مصر یهاں سے چلا گیا سلطان محمود عثماني نے آٹهه مهینے تک اُسکا محاصرہ کرکے سنه ۱۲۴۸ هجري کي پهلي تاریخ اُسکو فتح کیا اور وهاں کے حاکم عبدالله باشا کو گرفتار کرکے قاهرہ کي طرف بهیجا اور خود اُسکے بندوبست اور استحکام آلات حرب اور مهمات حصار میں مصروف هوا یهاں تک که سنه ۱۸۴۰ ع میں فرنگیوں کا لشکر آیا اور لڑائي کرکے ایک گهنٹه میں فتح کیا اب یهه شهر اُن شهروں کي تجارت گاه هی اور گرداگرد اُسکے سرسبز اور سیراب جنگل هیں اس شهر میں پاني بهنے کي راه سے چار گهنٹه کي مسافت سے بڑے بڑے پلوں کے اوپر سے جو ابتک باقي هیں آتا هی باشندے اسکے اهل اسلام اور نصاری اور روم اور کاتولیک اور موارنه سب قریب چهه هزار کے هیں *

جوں عکا سے جنوب کي طرف ایک شهر حیفا هی جو اب ذکر کے قابل نهیں صرف اُسمیں ایک قلعه شکسته باقي رہ گیا هی یهاں سے هر سال کسیقدر گیهوں اور جو وغیرہ تجارت کے واسطے لیجاتے هیں *

حیفا سے اوپر جبل کرمل هی اور اُسکے مغرب کي طرف ایک بڑا دیر لاٹینیوں کے رهبانوں کا بنایا هوا هی یهه سب مقامات مذکورہ صیدا سے جانب شمال اور جبل کرمل سے بطرف جنوب واقع هیں اور یهه بهي سبط اشیر کے حصوں میں سے هی جو اسباط بني اسرائیل میں سے ایک سبط هی *

اُن پہاڑوں کا بیان جو عکا سے مشرق کی طرف واقع ہیں

اب ہم اُن پہاڑوں کا ذکر کرتے ہیں جو جبل لبنان سے آخر سلسلہ مرج ابن عامر کے نزدیک اور عکا سے بطرف مشرق واقع ہیں *

واضح ہو کہ وہ بلاد جو ولایت جبل‌لبنان کے تابع ہیں اکیس قطعے ہیں *

قطعہ اول زاویہ کے شمال کی طرف سے طرابلس کے مشرق تک ہی اسمیں ایک پہاڑ ہی جسے جبل تربل کہتے ہیں *

دوسرا کورہ جانب جنوب طرابلس کے واقع ہی اور یہہ دو قسم پر ہی جسمیں سے کورۂ علیا پہاڑ میں ہی اور کورۂ سفلی بحر کے کنارہ پر کورۂعلیا کے گانوں میں سے ایک امیون جو دارالحکومت ہی اسمیں بنی عازار کے مشایخ جو اِس قطعہ کے حاکم ہیں رہتے ہیں اور کسبا بزیزا اور بسوما اور کفرعقا اور کفرخریر علاوہ اُسکے ہیں اور کورہ‌سفلی کے گانوں نخلہ قلموں فیع اور ملند ہیں منجملہ اُنکے ملند میں طائفہ روم کا ایک بڑا دیر بنا ہوا ہی *

تیسرا قطعہ جبۂ بشرہ ہی یہہ طرابلس سے جانب جنوب اور کورہ سے اوپر جنوب شرقی کی طرف اونچے پہاڑ میں واقع ہی بشرہ اس قطعہ کا صدر ہی اور اھدن طرزا حصرون کرم‌سدہ بزعون حدشیث اور حدث اِسکے قریے ہیں اِس قطعہ میں دو دیر ہیں ایک دیر قنوبین جو وادی کے نشیب میں ہی اور دوسرا دیو قزحیا جو کسی اَوْر جگہہ ہی قریۂ بشرہ سے اوپر ارزلبنان ہی اور وہاں ایک درخت صنوبر کا تھا جو پرانے پن سے گرگیا اور اب اُس جگہہ ایک ھیکل بن گئی ہی *

چوتھا قطعہ جبۃالمنیطرہ ہی جو جبل سے مشرق کی طرف راس جبل میں واقع ہی منیطرہ میروبا عاقورہ اور تنورین جسکے قریے ہیں *

پانچواں قطعہ بلاد تبرون ہی اوربلاد تبرون وہ ہی جو شہر تبرون سے جبل کی طرف قریب ہی عرنہ کروخلبس بقسمیا بستعلہ اور دوما وغیرہ

خسکہ قریے ہیں اور صورات اور اصیا اور رحلتا اور حردین اور بعودار اِن پانچوں دیہات میں آؤر بلاد کی نسبت تنبغ اچھا پیدا ہوتا ہی *

چھٹا قطعہ بلاد جبیل ہی جو شہر سے اوپر جبل کی طرف واقع ہی اور اُسکے قریوں میں سے ایک علم شہت ہی جو اِن شہروں میں غنی کے نام سے مشہور ہی اور بربارہ اور غرزوز اور ملصف اور کعرز اور بصعاز ہیں اِن پانچوں گانوں کو دیہات بلاد جبیل کہتے ہیں اور ایک وادی علمات ہی جسمیں تنبغ بہت عمدہ ہوتا ہی اور ماسواے اسکے آؤر وادی بھی بہت ہیں مثل جاسات حاسات اور جہالپی وغیرہ کے بہت سے ہیں بلاد تہرون اور بلاد جبیل اِن دونوں قطعوں میں پانی کی بہت قلت ہی چنانچہ بارش کا پانی اکثر صرف میں آتا ہی اور اکثر باشندے یہاں کے پانی کی تلاش میں صبح سے جاتے ہیں اور باوصف اسکے دو پہر تک پانی نہیں پاتے اور بعضے گانوں میں چشموں پر پاسبان مقرر ہیں کہ وہ کسیکو گھر کی ضرورت سے زیادہ پانی بھرنے نہیں دیتے *

ساتواں قطعہ فتوح ہی جو بلاد جبیل سے جانب جنوب کے واقع ہی اور بوار اور عینة اُسکے گانوں ہیں اور اسکے مشرق کی طرف جبل شہروح ہی *

آٹھواں قطعہ کسروان ہی مزرعہ کفریبان شہروح ریفون اور جعیتا عجلتون غزیر عرمون غطا ساحل علما عین طورہ اور زوق مکایل زوق مصبح اور زوق الاکراد وغیرہ اِسی قطعہ کے قریے ہیں منجملہ اُنکے زوق الاکراد ویران و خراب ہوگیا ہی اور اسی سبب سے اُسکو زوق الخراب کہتے ہیں علاوہ اُنکے اور بہت سے گانوں اور ملکیں ہیں قطعہ کسروان کی دارالریاست قریہ غزیر ہی چنانچہ عہد سابق میں یہہ قریہ دارالحکومت بنی سیفا کے امیروں کا تہا اور ابتک اُنکے مدفنوں کے قبے موجود ہیں اور جب اُنکی حکومت منقطع ہوئی تو یہہ قریہ دارالریاست بنی شہاب کے ہوئے اور جب اُنکی دولت نے بھی انقراض پایا تو بنی حبیش حاکم

هوئے جو اُنکي اولاد میں سے تھے اور کسروان کي حکومت پھر بني خازن کي طرف لوٹ آئي اِس قطعہ کے افضل گانوں میں سے دولتمندي اور تجارت میں زوق مکابل هی جہاں موارنہ نے دو مدرسے بنائے ایک عین‌ورقاہ میں اور دوسرا هرهریا میں لاٹینیوں کا ایک مدرسہ عین‌طورہ میں تھا دوسرا غزیر میں اور جعبیا کے قریب ایک غار هی جسمیں سے نہر کلب کا ایک چشمہ نکلا هی اور کسروان کے سارے قلعوں میں سے اُسکا پاني نہایت عمدہ هی اُسپر ایک بڑا پل بنا تھا مگر اُسي زمانہ میں ایک ایسا بڑا اهلا آیا جسنے بڑے بڑے پتھر اُسکے نکال کر پل کے قریب اِسقدر ڈالدیئے کہ وہ پل بند هوکر گرگیا چنانچہ آثار اُسکے ابتک باقي هیں اور یہہ سلاب امیربشیر شہابي کے عہد میں آیا تھا مگر امیر مذکور نے سنہ ۱۲۲۴ هجري میں دوسرا پل بنوا دیا *

نواں قطعہ متن هی اور یہہ بیروت سے مشرق کي طرف واقع هی جسکے دیہات عاریا اور عبادیہ هلالیہ راس‌المتن جزبیہ شبابیہ صلیما فالوغا کفرسلوان مقین شویر بسکنتا بیت شباب بکفیا وغیرہ هیں اور جو دیہات اسکے اطراف میں هیں اُنکو قاطع‌المتن کہتے هیں اور اِس نویں قطعہ میں طائفہ روم اور کاتولیکیین اور موارنہ اور منجملہ طائفہ دروز کے امراء معیین کے (جو حکام اِس قطعہ کے هیں) بہت سے دیر بنے هوئے هیں اور یہہ امراء معیین تین طائفہ هیں منجملہ اُنکے ایک فرقہ بنوقایدبیہ نصاری هی جو فی‌زماننا بیروت اور بنوصراد اور بنوفارس کے حکام اُنہیں کي اولاد میں سے هیں قرنایل کے قریب پتھر کے کوئیلوں کي کان هی لیکن آجکل بباعث امتزاج گندھک کے کوئیلے اُسکے خراب هوگئے هیں قطعہ متن کي زمین بہت اچھي هی جسمیں صنوبر کے درخت بہت سے هیں اور اُسکے جو قریے بلندي پر واقع هیں اُنکي هوا بہت اچھي هی اور موسم گرما میں پاني بہت ٹھنڈا هوتا هی اور موسم سرما میں برف بہت پڑتا هی *

دسواں قطعہ ساحل بیروت ھی جسکے دیہات سن الفیل اور بوشریہ اور شیاح اور برج اور حدث ھیں وہ بڑا معلم جسکا نام اسدالشدیاق تھا اور غیر مذھب والوں کو اپنے مذھب میں لانا چاھتا تھا اور بطریرک یوسف حبیش مارونی کي قید میں مرگیا قریہ حدث کا رھنے والا تھا اور قریہ لعبدادکفرشیما جہاں سنہ ۱۸۰۰ع میں شیخ ناصف باجي پیدا ھوا جو لغت داني اور شاعري میں بہت مشہور ھیں اِسي قریہ میں ساحل تمام ھوکر جبل شروع ھوا ھی اِس بقعہ میں باغات وغیرہ بہت ھیں اور آب و ھوا یہاں کي بہت اچھي ھی مگر جو شہر بیروت کے قریب ھیں ھوا وھاں کي نہایت خراب اور بیماریاں پیدا کرتي ھی *

گیارھواں قطعہ غرب ھی اور یہہ دو قسم ھی ایک غرب اسفل اور دوسرا عرب اعلی منجملہ اُنکے عرب اسفل کے دیہات شویفات اور شامون عین عوب برقوبل اور سرحمول ھیں اور شویفات میں بني رسلان کے امرا رھتے ھیں جو اب جبل میں دروز کے حاکم ھیں اور عالیہ اور بسوس اور کحالہ اور سوق الغرب اور عیثات شملان اور عیناب وغیرہ غرب اعلی کے قریے ھیں اور مشایخ تلاحقہ یہاں کے حاکم ھیں سوق الغرب میں طائفہ روم کا مدرسہ بنا ھوا ھی یہہ گیارھواں قطعہ اَور قطعوں کي نسبت جبل لبنان کي آب و ھوا کي حسن و لطافت میں افضل ھی اور شملان میں ایک بڑا کارخانہ ھی جسمیں انگریزوں کے کارخانوں کي مانند حریر بُنا جاتا ھی *

بارھواں قطعہ جرد ھی جو قطعہ غرب کے مشرق کي طرف واقع ھی اور یہاں کے قریوں میں سے ایک قریہ بتاتر ھی جہاں مشایخ بني عبدالملک جو اس قطعہ کے حاکم ھیں رھتے سہتے ھیں اور یحمدون اور سقارون بدغان عین دارہ اور رشمیا بھي وھاں کے دیہات ھیں شیخ بشارہ جو بڑے فقیہ تھے وھاں کے رھنے والے تھے اور نیز جوارہ جنھوں نے کرنال شرشل انکلیزي کو خرید کیا تھا جو منجملہ اولاد شریف کے تھے

اور یہہ لوگ افرنجیہ میں آلدوک اور مولسروک کے نام سے مشہور و معروف ہیں *

تیرھواں قطعہ شحار ہی جو غرب اسفل اور غرب اعلی سے جانب جنوب کے واقع ہی اِس قطعہ کے قریوں میں سے عبیہ ہی جسکي آب و ہوا بہت خوب اور اُسکي فضا نہایت مرغوب ہی اور اسمیں تنوخي امیروں کے عہد کي بہت عمدہ عمدہ عمارتیں بني ہوئي ہیں چنانچہ امیر عبداللہ تنوخي کا کنبد بنا ہوا ہی جسکا لقب طائفہ دروز کے نزدیک سید ہی اور اسمیں ایک مدرسہ امریکا والوں کا بھي بنا ہوا ہی کفربھتي اور عین‌درافیل اور بوم اور ناعمۃ اور متعلقۂ‌داموز وغیرہ اِس قطعہ کے قریے ہیں اِس قطعہ کے حاکم مشایخ ابي‌نکد کي اولاد میں سے ہیں جو قطعہ مناصف کے بھي حاکم ہیں اور قطعہ مناصف چودھواں قطعہ ہی اِس قطعہ کا اور مدینۃالجبل کا بہت بڑا قصبہ دیرالقمر ہی اِس لیئے کہ اِسمیں تجار رہتے ہیں اور وہاں دوکانیں ہو ایک قسم کي بہت ہیں امرا مبني معین کے وقت کي بڑي بڑي عمارتیں بني ہوئي ہیں جو اپنے عہد حکومت میں جبل شوف پر بستے تھے اِس قطعہ میں اہل اسلام اور دروز اور نصاری اور کاتولیکیین اور موارنہ اور یہود آتھہ ہزار کے قریب ہیں مگر وہ سب شریر اور متعصب ہیں اور یہہ قطعہ مشایخ بني ابن مکد کا جو کبھي یہاں کے حاکم تھے دارالاقامت تھا مگر جب کہ دروز اور موارنہ میں سنہ ۱۸۴۱ میں باہم فساد برپا ہوا اور اُنھوں نے حاکموں کو یہاں سے نکالا تو اُنھوں نے قریہ عبیہ اور قریہ جاھلیہ میں بود و باش اپني اختیار کي علاوہ انکے بیت الدین بھي اِس قطعہ کا ایک قریہ ہی جو طائفہ دروز کي معبدگاہ ہی امیربشیر شہابي نے اُسکو خرید کر بڑے بڑے سنگین مکان رنگین پتھر کے بنوائے اور اُسمیں سنہري نقش و نگار کے گھر بنوائے ازانجملہ ایک مکان ہی اچھا بلند اور سواے اسکے ایک اَور مکان ہی جسکو سقف کہتے ہیں اور بہت بلندي پر بنا ہوا ہی چنانچہ امرا ایام

گرما میں اُسمیں جاکر رہتے ہیں اور امیر قاسم اور امیر خلیل اور امیر امین کی آل و اولاد کے واسطے اچھے اچھے مکان اُس جگہہ بنے ہوئے ہیں تعداد ان مکانوں کی سواے اُن مکانوں کے جو لشکر کے واسطے بنے ہوئے ہیں یا وہ مکانات جو باغات بیت‌الدین میں بنے ہوئے ہیں کل قریب تین سو کے ہی تیم‌القاعہ کا پانی تین ساعت کی راہ کی مسافت سے یہاں لائے ہیں اور اس نہر کے واسطے پہاڑ کو کاٹا اور زمین کے نشیب و فراز کو برابر کیا اسکے برابر کوئی حاکم جبل لبنان میں نہیں ہوا جو سنہ ۱۲۰۰ ہجری سے سنہ ۱۲۵۷ ع تک حکمراں رہا اور یہہ حاکم قریہ غزیر میں جو قطعہ کسروان کا ایک قریہ ہی سنہ ۱۷۲۷ع میں پیدا ہوا تھا اور بمقام قسطنطنیہ سنہ ۱۸۵۱ میں مرگیا *

پندرھواں قطعہ عرقوب ہی اور یہہ بھی دوقسم ہی عرقوب اعلی اور عرقوب ادنی منجملہ انکے عرقوب اعلی کے دیہات زملتا اور مہریہ اور ورھانیہ اور عرقوب ادنی کے قریات باروک اور فریدیس اور کفرنبرچ ہیں عرقوب اعلی مشایخ بنی‌العمید کے تحت حکومت ہی اور عین‌زملتا اُنکی دارالحکومت ہی اور عرقوب ادنی کے حاکم مشایخ بنی‌العماد ہیں اور اُنکی دارالریاست باروک اور کفرنبرچ ہی *

سولہواں قطعہ شوف ہی اور یہہ بھی دوقسم ہی ایک شوف حیثی ہی جسکے دیہات مختارہ اور عین‌قنیہ اور بغدران اور عین ماطور اور باتر اور یما اور غریفہ اور عین یال ہیں دوسرا شوف سویجانی ہی جسکے قریات جدیدہ اور سمقانیہ اور بعقلین ہیں مشایخ بنو جنبلاط اِس قطعہ کے حاکم ہیں دارالریاست انکی مختارہ اور بغدران اور عین قنیہ ہی قریہ مختارہ میں شیخ‌بشیرجنبلاط کا مکان ہی جو عز و وقار میں بلاد مذکورہ کے سارے مشایخوں پر فوقیت رکھتا تھا *

سترھواں قطعہ غربی‌البقاع ہی جو شوف اور عرقوب کے مشرق کی جانب واقع ہی اسکے قریوں میں سے زحلہ ایک قریہ ہی جو اِس قطعہ

کے آؤر قریوں کی نسبت بہت بڑا هی چنانچه باشندے اسکے نو هزار کے قریب هیں یهه تینوں قوم کے نصاری اور نهایت هي کریم‌النفس هیں اور اسکے ایک جانب معلقه هی اور اُسکي جانب جنوب برمکه اور جدیثه اور مشغره اور سغبین وغیرہ دیہات هیں اور زحله اور اسکے گرد و نواح کے قریے حکام متن کے تابع هیں اور سغبین وغیرہ یعني شوف کے مشایخ اِس قطعه کو شوف البیاض کہتے هیں *

آٹھارهواں قطعه اقلیم جزین هی جو آج دارالریاست هی اور کفرجونه اور جرجوع اور بکاسین اور روم اور بسرہ اور قیتوله پرگنات اُسکے گنے جاتے هیں اور هر ایک پرگنهه کے تحت میں کئي کئي قریے هیں *

اُنیسواں قطعه اقلیم تقاع هی جسکے دیہات براصبه جیابیه عبرا صالحیه اور هلالیه وغیرہ هیں اور قریب اُسکے صیدا کي مانند اکثر باغات هیں *

بیسواں قطعه اقلیم خرنوب هی جو شوف سے مغرب کي طرف کو واقع هی اور دیہات اُسکے برعوثیه حسانیه مغیریه دبیه زعرریه اور برجا وغیرہ هیں *

اکیسواں قطعه جبل‌ریحان هی جو خرنوب کي جانب جنوب واقع هی اور میدون اور وردیه وغیرہ اسکے قریے هیں اقالیم مذکورہ بالا اور جبل ریحان مشایخ جنبلاط کے تحت حکومت هیں جو ان بلاد کے بڑے مشایخ هیں اور اِن سب قطعات کي حکومت ایک ایسے حاکم کے متعلق هی جو دیرالقمر میں رهتا تها سنه ۱۸۴۲ ع تک ایک حکومت قایم رهي مگر بعد اُسکے دو قسموں پر منقسم هوئي ایک شمالي پر جو حاکم نصاری کے تحت حکومت هی اور دوسري جنوبي پر جو حاکم دروز کے تحت حکومت هی اور تمامي لوگ دو قسموں میں منحصر هیں چنانچه نقشه مندرجه هذا سے واضح هوگا *

قسم شمالي کے آدمیوں کي تعداد

قطعات	نصاری	دروز	مسلمان اور متاوله
قطعه کسروان	۱۰۰۴۳	*	۱۹
بلاد جبیلي اور جبة المنیطره	۷۴۷۰	*	۳۱۹۶
بلادالتبرون	۹۸۰۳	*	۱۸۸
فتوح	۲۰۹۹	*	*
زاویه	۱۷۴۱	*	۹۰
قویطع	۴۸۵	*	۱۳۹
جبةبشره	۱۰۲۰۰	*	*
کوره	۲۵۰۰	*	۱۲۶
قاطع المتن	۴۱۸۱	*	*
متن وزحلهو ساحل بیروت	۱۳۶۱۷	۲۱۵۳	۲۰۰
بسکنتا و قرب و چواران	۲۸۲	*	۵
میزانکل	۶۰۴۱۲	۲۱۵۳	۳۹۴۳

قسم جنوبي کے آدمیوں کي تعداد

قطعات	نصاری	دروز و مسلمان و متاولہ
قسم ساحل بیروت	۸۷۲	*
غرب اسفل	۱۳۵۱	۱۰۸۱
غرب اعلی	۱۵۶۳	۷۷۱
جرد	۲۰۱۶	۸۹۱
عرقوب اعلی اور اسفل	۱۳۰۵	۱۱۵۳
مناصف	۱۱۱۷	۸۳۸
شحار	۱۶۳۱	۹۹۰
شوف	۱۳۲۵	۳۵۱۷
جبل ریحان	۳۲۷	۶۸۶
اقلیم جزین	۳۲۷۱	۹۷
اقلیم التفاح	۱۷۸۳	۳۱
اقلیم الخرنوب	۱۵۰۲	۱۰۱۵
دیرالقمر	۱۷۷۷	۳۰۰
میزان کل	۱۹۹۳۱	۱۱۳۷۰
مجموعہ قسم شمالي	۶۰۳۱۲	۶۰۸۷
میزان ہردو قسم	۸۰۳۵۳	۱۷۳۵۷

بلاد متفرقات کا بیان جو نہر اردن کے مغرب اور بحیرۂ طبریہ کے درمیان میں واقع ہیں

بلاد شقیف نہرزہراني اور قاسمیہ کے بیچمیں واقع هی نہر زہراني شمال کي طرف اور قاسمیہ جانب جنوب اسمیں ایک قلعہ مسمی بشقیف هی جسکا ذکر مذکور ہوا *

بلاد بشارہ یہہ صور سے جنوب شرقي کي طرف واقع هی اور اکثر باشندے اسکے متاولہ ہیں دارالریاستہ اسکي تبنین هی جسمیں ایک قلعہ هی جو هاهیو حاکم طبریہ نے سنہ ۱۰۷ میں بنایا تھا معقل اور لغزو اور صور اور اُسکے قرب و جوار نے دشمن لوگ انگریزوں کي اطاعت نہیں کرتے تھے اور اسي سبب سے انگریزوں کا ارادہ تھا کہ اُس قلعہ کو فتح کریں لیکن سنہ ۱۱۸۷ میں صلاح الدین ایوبي نے بعد جنگ حطین کے اِس قلعہ کو لیلیا بیت جبیل اور حدیث اور طیبہ اور زیریہ اور بدیاس اور قانا جو سبط اشیر کے حصے میں آئے تھے اور ذکر انکا (یشوع کے ص ۹ عـــ ۲۸) میں مذکور هی دیہات اِس اقلیم کے ہیں اور ہونین اِسمیں ایک بہت بڑا قلعہ هی لیکن اب خراب هی اور حکومت اِن بلاد کي مشایخ متاولہ کے ماتحت هی جو اولاد علي صغیر میں سے گنے جاتے ہیں اور اولاد اُنکي مناکرہ اور حیدریہ اور صعبیہ هی اور بلاد بشارہ مرج عیون کے تابع هی اور یہہ مرج عیون مابین بشارہ اور وادي تیم کے واقع هی جو نہر لیطاني کے بائیں طرف کو هی اور وادي تیم اور بلاد شقیف کے درمیان میں فاصل هی اور ابل القمح جسکا ذکر سفرالملوک ثاني کے (ص ۲۰ عـــ ۱۴ و ۱۵) میں مذکور هی اور مطلہ اور کفرکلي اور قلیعہ اور جدیدہ اور خیم اور اَبل الهوا جسکو اَبل بھي کہتے ہیں اور مرج عیون اسکے دیہات ہیں بلاد بشارہ کا حصہ شرقي سبط نفتالي منجملہ اسباط بني اسرائیل کے ماتحت هی *

بلاد صفد جسکو بلاد صفت بھي کہتے ھیں اُسکے اصلی قریوں میں سے قریہ قدس ھی اوریہہ وہ قادس نقشانی ھی جسکا ذکر یشوع کے (ص ۱۹ سے ص ۲۱) تک اور قضاۃ کے (ص ۴ اور ملوک ثالث (ص ۱۵) میں مرقوم ھی اور قریب اُسکے عہد بني اسرائیل اور مولویس کے مکانوں کے آثار ابتک باقي ھیں اور صفد ایک ایسا بڑا شہر ھی جسکي آبادي تین قسموں پر منقسم ھی اور باشندے اُسکے اھل اسلام اور یہود اور نصاری ھیں مگر نصاری کم ھیں اور اسمیں ایک قلعہ بھي ھی جسکو سنہ ۱۱۴۰ میں انگریزوں نے بنایا تھا ملک صلاح الدین نے سنہ ۱۱۸۸ میں اُسکو فتح کیا اور ملک معظم نے اُسکو ۱۲۲۰ میں اوجاڑا بعد اسکے اھل فرنگ نے باتفاق سلطان اسمعیل بادشاہ دمشق کے ۱۲۴۰ میں فتح کیا پھر سنہ ۱۲۶۶ میں سلطان مصر ملک بیبرس نے اُسکو لے لیا سولھویں صدي کے شروع میں یہودیوں کا ایک مدرسہ صفد میں مشہور تھا طلبا جمیع اطراف سے آتے تھے علی الخصوص اوریا اور افریقہ کے بہت تھے یہودي صفد میں رھنے سے نہایت خوش ھیں اور ھمیشہ خواھاں رھتے ھیں اِس لیئے کہ وھاں اِنکے علما بہت رھتے ھیں اور وھیں مرے اور مدفون ھوئے سنہ ۱۸۳۷ کے اول روز ایسا ایک زلزلہ عظیم آیا کہ صفد خراب ھوگیا اور تخمیناً ایک ھزار مسلمان اور چار ھزار یہودي اُسمیں ھلاک ھوئے بلاد صفد کے قریے عکبرہ اور مبرون اور کفرا اور برعم اور جش اور راس الاحمر وغیرہ ھیں *

وہ قطعہ زمین کا جو بحیرہ حولہ کے مغرب طرف میں واقع ھی اُسکو اِس لیئے ارض الحنطہ کہتے ھیں کہ گیہوں یہاں بہت عمدہ پیدا ھوتے ھیں فرعم اور جاعولہ اور قباعہ اور ملاحہ اُسکے قریے ھیں اُس نہر پر جو بحیرہ حولہ اور بحیرہ طبریہ کے درمیان میں ھی ایک پل ھی جسکو نبات یعقوب اور جسربني یعقوب بھي کہتے ھیں اور زعم اُنکا یہہ ھی کہ حضرت یعقوب نے جبکہ بین النہرین سے مراجعت کي تھي یہاں

ایک نہر کھدوائی تھی چنانچہ یہہ ذکر تکوین کے (ص ۳۳) میں لکھا
ہی پل اور کاروان سرا سنہ ۱۴۰۰ یا سنہ ۱۵۰۰ میں بنے ہیں اور وہ
زمین جو نہر سے مشرق کی جانب ہی اُسکو ارض البثنیہ کہتے ہیں
منجملہ قبایل یہود کے جو منسی ابن یوسف کے حصہ میں آئی تھی *

صفد میں عرب کے کئی قبیلے یعنی عرب الاکراد اور عرب الشعار اور
زبید اور سواعد اور صویلات وغیرہ رہتے سہتے ہیں *

صفد سے مغرب کی طرف ایک قطعہ ہی جسکو جیال کہتے ہیں
اور منجملہ اُسکے دیہات کے سعسع اور ترشیحہ وغیرہ ہیں اور شیخ صالح
ترشیحی اسی ترشیحہ سے نسبت رکھتے ہیں یہاں کے باشندے نصاری
اور دروز اور مسلمان ہیں *

قطعہ جیال سے جنوب کی جانب کو مابین عکا اور طبریہ کے ایک قطعہ
ہی جسکے دیہات شاغور منصورہ اور مغار اور مجدل کروم اور رامہ اور
کفرعنان وغیرہ ہیں باشندے اسکے دروز اور مسلمان اور نصاری ہیں بعینہ
اور زیب اور شیخ داؤد اور شعب اور شفاعمر اور مجدل شہر عکا کے
اطراف کے گانوں ہیں اور باشندے بھی اُسکے وہی تین قومیں ہیں *

بلاد ناصرہ کے گانوں ناصرہ اور کفرکنا اور صفوریہ اور اکسل اور اُم جبیل
اور تانا الجلیل ہیں مگر یہہ اب خراب ہیں *

بلاد طبریہ دارالحکومت شہر طبریہ ہی جسکو یوسیفوس یہودی
کے قول کے بموجب ھیرودتوس نے آباد کیا تھا اور نام اُسکا طبیاریوس
قیصر کے نام پر رکھا تھا وہاں یہودیوں کا وہ مدرسہ مشہور تھا جسمیں وہ
حاخام یہودی بھی مدرس تھا جسنے کتاب مشنہ میں تقلیدات یہود کو
جمع کیا ہی اور وہ سنہ ۱۹۰ سے سنہ ۲۲۰ ع تک زندہ رہا اِس مدرسہ
میں وہ حرکات جو لغت عبرانی میں مستعمل ہیں وضع کی گئی ہیں
اور اسفار عہد قدیم کو انہوں نے ضبط کیا اِس بلاد کو اہل اسلام نے عہد
خلافت عمر بن خطاب سنہ ۶۳۷ مسیحی میں فتح کیا پھر اہل فرنگ

نے اُسکو لے لیا اور سنہ ۱۱۸۷ تک اُنکے قبضہ میں رہا مگر پھر ملک صلاح الدین ایوبی نے بعد جنگ حطین کے اُسکو فتح کیا بعد اسکے سنہ ۱۲۴۰ میں اهل فرنگ نے والي دمشق کے اتفاق سے اُسکو حاصل کیا اور انجام کار اُسکو والي مصر نے سنہ ۱۲۴۷ میں اپنے قبض و تصرف میں کرلیا ابتدا سے سنہ ۱۸۳۷ میں نصف سے زیادہ یہہ شہر زلزلہ کے هل چل سے ویران هوگیا اور اسکے قریب ایک چشمہ گرم پاني کا هی اور اُسپر ایک حمام هی جسمیں لوگ اب نهایا کرتے هیں ابراهیم باشا حاکم مصر نے اپنے عهد حکومت میں بهت سے مکان بنوائے اور توتے پھوتے مکانوں کي مرمت کروائي حمام کے قریب ایک بحیرہ هی بهت بڑا اور وسیع جسمیں هر چاروں طرف سے پاني آکر جمع هوتا هی اور اِس بحیرہ سے کشتي نهر اردن میں جاتي هی اُسمیں موجیں بهت آتي هیں اور مچھلیاں کثرت سے هیں اور گرداگرد اُسکے باغات اور درخت بهت سے هیں مجدل اور کرک کفرسبت اور عولم اور سیرین اور حطین اور لوبیہ طبریہ کے مکانات اور دیہات هیں اور اُس میدان میں جو مابین حطین اور لوبیہ کے واقع هی ایک لڑائي هوئي تهي جو وقعہ حطین کے نام سے معروف هی اِس لڑائي میں ملک صلاح الدین ایوبي نے انگریزوں کو هر چاروں سے گھیرا اور کھیت بهي اهل اسلام کے هاتهہ رها اُسوقت میں طبریہ اور ناصرہ دونوں فرقہ زبلون کے ماتحت تهے جو اسباط بني اسرائیل میں سے هی *

بلاد نابلس کا بیان

یہہ بلاد آتهہ قطعوں میں منقسم هی *

اول شمال کي طرف قطعہ جانین هی جسکو حارثہ شمالیہ بهي کهتے هیں اور مرج ابن عامر میں سے بهي ایک جزو اعظم اسمیں شامل هی جانین اور عرانہ اور جلبون جسکا اسم قدیم جلبوع هی اور ملوک اول کے (ص ۲۱ ــــ ۲۱) میں مرقوم هی اور نورس جهاں گیهوں بهت

پیدا ہوتے ہیں اور زرعین جسکا نام اصل میں ازراعیل ہی اور ملوک ثالث کے (ص ۱۸ عـــ ۴۶) میں مذکور ہی اور سولم جسکو زمانہ قدیم میں سوتم کہتے تھے اور ملوک رابع کے (ص ۴ عـــ ۸) میں لکہا ہوا ہی اور تبن جو اصل میں تاہبن ہی اور جسکا ذکر انجیل لوقا کے (ص ۷ عـــ ۱۱) میں مرقوم ہی اور بیسان جسکا نام اگلے وقتوں میں بیت‌سان تہا اور ملوک اول کے (ص ۲۱ عـــ ۱۰ اور عـــ ۱۲) میں لکہا ہوا ہی اور جرقبن اس قطعہ کے دیہات ہیں یہہ قطعہ بہی ماتحت سبط ایساکر کے ہی جو اسباط بنی اسرائیل میں سے ہی *

قطعہ ثانی حارثہ ہی جسکے دیہات طوباسن اور سیریس اور جدیدہ اور شیلون اور کفر وغیرہ ہیں *

تیسرا قطعہ شعراویہ ہی جسکی دو قسمیں ہیں شعراویہ شرقیہ شعراویہ غربیہ منجملہ اُنکے قند قومیہ اور وسیلۃالظہر اور دومیر اور رامہ اور قصمہ اور جبع اور سانور جسمیں ایک مشہور قلعہ ہی شعراویہ شرقیہ کے قریب ہوہی قلعہ مذکور ایک ایسے پہاڑ پر نہایت متانت کے ساتھہ بنا ہوا ہی جسپر تنگی اور دشواری راہ کے باعث سے کوئی چڑہ نہیں سکتا احمدپاشا جزار کے عہد میں شیخ یوسف جزار لوٹ گیا تہا اور خود احمد پاشا نے اُس قلعہ کا کئی مرتبہ محاصرہ کیا اور اُسکے لشکر کے بہت سے آدمی ہلاک ہوئے مگر فتح نکرسکا اور جب تک وہ قلعہ قائم رہا منتظر وقت کا بیٹھا یہاں تک کہ سنہ ۱۲۱۹ ہجری میں احمد پاشا نے انتقال کیا یہہ شیخ یوسف ایک مدت تک باغی رہا یہاں تک کہ بلاد شعراویہ شرقیہ کے مشایخ بہی عبداللہ پاشا سے پہر گئے اور عبداللہ پاشا نے اُنکا محاصرہ کیا امیر بشیر ابن امیرقاسم ابن امیرعمرشہابی حاکم جبل‌لبنان نے دلیری اور مردانگی کو کام فرما کے اپنے آدمیوں سے اُس قلعہ کا محاصرہ کیا اور چند روزہ محاصرہ کے بعد اُسکے قبض و تصرف سے متمتع ہوا بعد اُسکے عبداللہ پاشا نے اُس قلعہ کو توڑ پہوڑ کر برابر کیا یہہ سب واقعے سنہ ۱۸۳۰ ع کے ابتدا میں واقع ہوئے *

. . دوسري قسم شعراويه غربيه جو مابين شعراويه شرقيه اور بحر کے
واقع هی اور قاقون اور دير اور مجادل زيتا اور ميتل وغيره اسکے ديهات
هيں اِس سر زمين ميں نهر ابي زابورة بهتي هی اور اُن مقامات ميں
سے جو کنارہ بحر پر راس کرمل کي جانب جنوب واقع هيں شهر
عثليث بهي هی جو اب تک قايم هی اور عمارات اسميں بڑے بڑے
پتهروں کي سنگين بني هوئي هيں مگر يهاں تک ويران هيں که رات کو
چراغ بهي نهيں جلتا اور وهاں آثار اُس قلعه قديم کے بهي موجود هيں
جو اهل فرنگ کا بنايا هوا تها اور طنطورہ جسکا نام زمانه قديم ميں دور
تها اور خرابه قيساريه جسکو ملک هيرودوس نے آباد کرکے بنام قيصر
اغسطس کے قيصريه نام اُسکا رکها اور قيساريه فلسطين اب اِس ليئے مشهور
هوا که قيساريه فيليس سے ممتاز هووے جسکو بانياس نے بسايا تها اور ذکر
اُسکا پهلے بهي هوچکا منسي بن يوسف کے قبض و تصرف ميں هيں *

چوتها قطعه وادي شغير هی جسکے ديهات بيت‌امرين اور برقه اور
اجنسنيا اور راميں اور طول کرم اور سبسطيه هيں پهلے زمانه ميں نام
اِس سبسطيه کا سامرة † تها جيسے که ملوک ثالث کے (ص ۱٦ عـــ ۲۴)
ميں لکها هی *

پانچواں قطعه بيناوي هی جو شهر نابلس کے مشرق کي طرف واقع
هی اور جسکے قصبات بيتا اور هووارہ اور سالم اور بيت‌دجن جسکا پها
نام بيت‌داغون هی اور عقربه اور سيلون جسکو زمانه قديم ميں شيلو کهتے
تهے اور ملوک اول کے (ص ۱ عـــ ۳) ميں يهي نام اُسکا لکها هی
اِسي قطعه کے قصبے هيں *

چهٹا قطعه صعب هی اور حجه اور فندق اور غرون اور جلجوله جسکو
جلجال بهي کهتے هيں اور کفرسابا جسکو اِنطيفاطروس کهتے تهے اور
ايرکسوس کے (ص ۲۴ عـــ ۳۱) ميں لکها هی اور حرم‌علي بن‌عليم جو

---

† وہ سامري جسکا کرساله مشهور هی اِسي قريه سے منسوب هی *

بحر اور ارسوف کے قریب واقع هی اِسي قطعه کے قصبے هیں اور یهه سارے قصبے سب سبطافرام اسرائیلي کے ماتحت هیں اور سبطافرام اور سبط منسي کے حصوں کي سرحد طنطورہ سے یافا تک بحر سے غرباً اور نہر اردن تک شرقاً ممتد هی اور مقامات اِسکے مقابل هیں نہر اردن سے بطرف مشرق جبل عجلون اور جبل صلت اور جلعاد هیں اور یهه سب سبط جاد کے ماتحت هیں اور اِس سے جنوب کي طرف سبطروبیل کے حصه میں هی *

ساتواں قطعه جورۂ عمرہ هی بوزین جسکے شیخ حسن بوزیني هیں اور رجیبشابت ابیا اور رافید وغیرہ اِس قطعه کے قصبے هیں *

آٹھواں قطعه جورۂ مرداء هی اور عین ابوس اور حوارہ اور فرخه اور لبّن اور ساویه وغیرہ اِسکے قصبے هیں *

بیان شہر نابلس

نابلس کا نام قدیم شخیم هی چنانچه تکوین کے (ص ۱۲ و ۳۳ و ۳۴ و ۳۷) میں یہي نام لکھا هی اِسمیں نہریں اور باغات بہت سے هیں یهه شہر جبل عیبال اور جبل عزریم کے درمیان میں واقع هی شیخ عبدالغني نابلسي که جو علم تصوف اور صناعت شعر میں مشہور و معروف هیں اِسي شہر سے منسوب هیں دمشق شام میں پیدا هوئے اور نابلس میں بارهویں قرن هجري میں وفات پائي یهه شہر سبط منسي اسرائیلي کے تحت حکومت هی اکثر باشندے یہاں کے مسلمان هیں قبیله بنوجرار اور بنوطوقان کے بڑے اکابر اِسي قصبه میں رهتے سهتے هیں اور اِن بلاد کے مشایخ اور حاکم هیں *

شہر یافا

بحر کے کنارہ پر واقع هی اِسمیں بیابان اور باغات بہت هیں اور اسکي عمارتیں نہایت مضبوط اور ساري پتھر کي بني هوئي هیں یہاں تک که بڑے بڑے دروازے بھي پتھر کے هیں اور کل وہ چیزیں جو اِن بلاد میں

پیدا ہوتي ہیں یہاں آکر بکتي ہیں یہہ شہر (۳۴° ۵۳) طول شرقي اور (۳۲° ۲) عرض شمالي میں واقع ہی اِسمیں اور اورشلیم میں چالیس میل کا فاصلہ ہی باشندے اِسکے قریب نو ہزار آدمیوں کے ہونگے *

شہر رملہ

شہر یافا سے جانب جنوب شرقي تین گھنٹہ کي راہ پر زمین سر سبز اور سیراب میں واقع ہی سلیمان بن عبدالملک بن مروان اموئي نے اسکو آباد کیا تھا ایک مدت تک انگریز اِس پر قابض رہے مگر سلطان صلاح الدین بن ایوب نے سنہ ۵۸۳ ہجري میں انگریزوں سے چھینا ابوالفدا نے عزیزي سے روایت کي ہی کہ رملہ شہر قدیم نہیں بلکہ شہر لد قدیم تھا مگر سلیمان بن عبدالملک نے اسکو ویران کرکے رملہ کو آباد کیا انتہی کلامہ بعد اُسکے پھر انگریزوں نے اُسکو لے لیا اور سنہ ۱۲۶۶ مسیحي تک اُسپر قابض متصرف رہے یہاں تک کہ پھر سلطان بیبرس اُسپر غالب آیا او اُسیوقت میں شہر یافا کو بھي اُسنے فتح کیا یہہ حال ایک پراني جامع مسجد میں جو رملہ کے قریب ہی ایک پتھر پر لکھا ہوا ہی شیخ خیرالدین رملي مصنف فتاوای خیریہ جو فقہاؤں کے نزدیک بہت معتبر ہی یہیں کے تھے اور یہہ شہر اگلے وقتوں میں امراء بني طفیح کي دارالامارت تھا *

شہر لُدْ

رملہ سے شمال شرقي کي طرف ایک گھنٹہ کي راہ پر واقع ہی اسمیں ایک بڑا کنیسہ مارجرجس کے نام کا ویران پڑا ہی پہلے وقتوں میں یہہ شہر بہت بڑا تھا اور اہل فرنگ اور مسلمانوں کي لڑائیوں کے باعث سے نہایت شہرت کو پہونچا تھا رملہ اور یافا اور لد کے گرداگرد املاک اور قریے بہت سے ہیں اور اکثر باشندے اسکے مسلمان ہیں *

اورشلیم کا بیان

یہہ قدس شریف کے نام سے معروف ھی اور یہہ کئي سبب سے
تمام عالم کے شہروں سے زیادہ تر مشہور ھی اگرچہ فيزماننا پہلي سي
بات اُسکي باقي نہیں رھي مگر بباعث اُن مقامات مقدس کے جو وھاں
مشہور و معروف ھیں اور اُسکے اطراف کے قرب و جوار میں جہاں
نصارے سب طرف سے جوق جوق آکر زیارت کرتے ھیں اب تک عظمت
و بزرگي اُسکي تھوڑي بہت قایم ھی گرد اِسکے ایک شہر پناہ ھی جو
سلیمان علیہ السلام نے سنہ ۹۳۸ میں بنائي تھي اور اسکے چار دروازے ھیں
دروازہ غربي کي طرف ایک قلعہ نہایت پرانا ھی اور گرداگرد اُسکے خلیج
ھی اور دروازہ جنوبي کے قریب محراب داؤد ھی گمان کرتے ھیں
کہ داؤد نبي یہیں مدفون ھیں اور مشرق کي طرف شہر پناہ کے اندر
حرم شریف ھی اور یہہ ھیکل قدیم کي جگہہ پر بني ھوئي ھی ابوالفدا
نے لکھا ھی کہ وہ عمارت جو صخرہ پر بني ھوئي تھي خراب ھوگئي مراد
اُس عمارت سے ھیکل ھی اور اُس صخرہ پر بباعث دشمني کے یہودیوں
نے شہر کي غلاظت ڈالي یہاں تک کہ عمرالقدس نے اسکو فتح کیا اور
جب کہ بعض لوگوں نے صخرہ کا مقام اُسے بتایا تو اُسنے اُس صخرہ کو
پاک صاف کرکے اُسپر ایک مسجد بنوائي اور وہ مسجد بہت مدت تک
بني رھي یہاں تک کہ ولید بن عبدالملک وھاں کا حاکم ھوا چنانچہ
اُسنے اُس صخرہ کا ایک قبہ یعني گنبد بنوایا جو اب تک قایم ھی
اِنتہی کلامہ یہہ واقعہ سنہ ۶۶ ھجري میں واقع ھوا تھا مگر کنیسہ قیامہ
جسپر لوگ گمان کرتے ھیں کہ یہہ حضرت مسیح کي قبر پر بنا ھی
وہ شہر میں داخل ھی مگر یہہ صحیح نہیں ھی کہ وھاں حضرت عیسیٰ کا
مزار شریف ھو اِس لیئے کہ حضرت مسیح علیہ السلام شہر سے باھر دفن
کوئے گئے تھے اور اورشلیم آبکي نسبت سابق میں بہت بڑا تھا اور اگر فرض
کریں کہ یہہ مکان شہر پناہ سے باھر تھا تو یہہ بات لازم آتي ھی کہ یہہ

شہر قلعہ سے شمال شرقي کي طرف پھر گیا ہو یہاں تک کہ حرم شریف کے قریب ہوگیا ہو اور پھر خاص شمال کي طرف پھر گیا ہو یہاں تک معلوم ہوتا ہی کہ یہہ جگہہ اُسوقت میں شہر پناہ کے داخل تھي اور اِس صورت پر چاہیئے کہ جنوب اور شمال کي طرف بہت وسیع اور عریض ہو اور بیچمیں سے تنگ بصورت بالو کي گھڑي کے اور یہہ ایسي عجیب غریب شکل ہی کہ کسي اَور جگہہ سوا اسکے معلوم نہیں ہوتي شمال غربي کي زمین شہر سے بلند ہی اور یہہ بات آبادي شہر اور شہر پناہ کي نسبت خلاف حکمت ہی غرض کہ باعتبار اِن ملاحظاوں کے یہہ نتیجہ حاصل ہوتا ہی کہ یہہ کنیسہ قبر مسیح علیہ السلام پر نہیں اور اب قبر کي جگہہ کسکو معلوم نہیں ہی الله جلشانہ نے اُسکو ہماري نظروں سے پوشیدہ کیا جیسے کہ حضرت موسی کي قبر کو یہودیوں سے مخفي رکھا اِس شہر کے گرداگرد بجز شمال اور مغرب کي طرف کے سواے کئي وادي محیط و حاصر ہیں چنانچہ جانب جنوب وادي ابن ہبنوم ہی اور مشرق کي طرف وادي قدرون جسکو وادي یہوشافاط بھي کہتے ہیں اور وہاں باغ جسمانیہ ہی اور برکۂ سلوان اور ایک گانو ہی جسکو سلوان بھي کہتے ہیں اور شہر کے قریب مشرق کي طرف جبل زیتون اور اُس سے مشرق کي طرف قریہ بیت عنیا ہی جسکو اب عازریہ کہتے ہیں کہ عازر † وہاں مجسم کھڑا ہی اور جنوب غربي کي طرف اورشلیم سے دوگھنٹہ کي راہ پر بیت الحم ایک قریہ ہی جو داؤد علیہ السلام کا گانو ہی اور عیسی علیہ السلام اِسي قریہ میں پیدا ہوئے تھے *

شہر حبرون

جسکو خلیل بھي کہتے ہیں قدس سے جنوب کي طرف ایک منزل پر واقع ہی اور یہہ وہ پرانا شہر ہی جسمیں حضرت ابراھیم خلیل الله علیہ السلام اور اسحاق علیہ السلام اور یعقوب علیہ السلام رہتے تھے اور اپنی

---

† یہہ وہ شخص ہی کہ جسکو حضرت عیسی علیہ السلام نے زندہ کیا تھا *

مستوراتہ سمیت اُسي جگہہ مدفون هوئے عہد بني اسرائیل میں یہہ شہر بھي لویںؔ کے ایک شہروں میں سے تھا اور یہہ سبط یہودا کے حصہ میں هی جیسے که سبط بنیام کے حصه میں اورشلیم هی یہودي اور وهاں کے اکثر لوگ اس شہر کو نہایت بزرگ جانتے هیں *

شہر غزة

جنوب غربي کي طرف شہر خلیل سے ڈیڑہ منزل کے فاصله پر واقع هی جو بلاد شام میں منجمله بلاد مصر کے پہلا شہر هی اور اسکو غزهاشم اِس لیئے کہتے هیں که عمرو ابن‌عبدالمناف یعني امیرهاشم جدامجد رسول خداصلعم کے برسم تجارت وهاں آئے تھے اور وهیں پر اُنهوں نے وفات پائي ابن حوقل نے لکھا هی که هاشم بن عبدالمناف کی قبر یہاں هی اور امام‌شافعي یہاں پیدا هوئے تھے اور عمر بن خطاب ایام جاهلیت میں جبکه راهزني کیا کرتے تھے یہاں قید هوگئے تھے اِس سبب سے که یہہ قصبه اهل حجاز کي راہ میں واقع هی یہہ ایک قصبه هی باغات وغیرہ اسمیں بہت هیں کنارہ بحر پر اسمیں کچھہ درخت کھجور اور انگور کے هیں اور درمیان اِس قصبه اور بحر کے ریت کے ٹیلے هیں اور قریب اِن ٹیلوں کے باغات هیں اور اِسمیں ایک چھوٹا سا قلعه بھي هی اِنتھي کلامه اِس قصبه سے شمال کي طرف بحر کے کنارہ پر شہر عسقلان هی اسمیں بھی آثار قدیمه هیں اور یہہ اطراف بلاد فلسطائین میں داخل هی اور یہہ سبط دان اور سبط شمعون اِسرائیلي کے حصه میں هی *

شہر عرلش کو بعضے ضلع مصر سے جانتے هیں اور بعضے علاقه فلسطین سے اور یہہ غزة سے جنوب غربي کي طرف کنارہ بحر پر واقع هی اور اِسکے هرچہار طرف بالو هی اور آثار قدیمه بھي اِسمیں هیں *

تمام هوا حصه سوم یعني اُن ممالک کا بیان جو قطعه ایشیا کے مغربي طرف پر واقع هیں آینده جو جنوباً واقع هیں بیان کیا جاویگا *

-+++***++-

NO. 15.

GEOGRAPHY

PART IV.

Compiled from various English works,

BY

THE REV. WILLIAM WILKINSON, MINISTER
OF SEHORE.

Contributed to and published by the Allygurh
Scientific Society.

1870.

Printed at the Institute Press.—Allygurh

رسالہ علم جغرافیہ

مسمی بمرأت غریب

حصہ چہارم

مولفہ ولیم ولکنسن صاحب بہادر پادري سہور جس کو انہوں نے
متعدد انگریزي کتابوں سے تالیف فرماکر حق طبع اُسکا
سیٔن ٹیفک سوسٔیٹي علیگڈہ کو مرحمت فرمایا
اور
سیٔن ٹیفک سوسٔیٹي نے بنظر افادہ عام اِس کو
چھاپ کر مشتہر کیا

علیگڈہ

مطبوعہ اِنسٹیٹیوٹ پریس

سنہ ۱۸۷۱ ع

DEDICATED

TO

HIS GRACE THE DEKU OF ARGYLE

BY

THE SCIENTIFIC SOCIETY

اِس کتاب کو

بنام نامی

جناب ہز گریس ڈیوک آف آرگائل

کے

سیں ٹیفک سوسئیٹی نے معزز کیا

فہرست

جغرافیہ حصہ چہارم

پانچویں فصل

چھٹی فصل

جغرافیہ

حصہ چہارم

ایشیا کے جنوبي ممالک کے بیان میں

بلاد عرب کا بیان

اہل عرب نے بلاد عرب کا نام جزیرۃ العرب رکھا هی مگر حقیقت میں یہہ جزیرہ نما هی *

حد شمالي اِسکي فلسطین اور کچھہ سوریا اور الجزیرہ هی *

مشرقي الجزیرہ اور عراق عرب اور بحر فارس کہ جسکو خلیج عجم بهي کہتے هیں اور کچھہ بحر الہند حد جنوبي بحر هند *

مغربي بغاز باب المندب اور بحر احمر کہ جسکو بحر قلزم بهي کہتے هیں اور بغاز سوئیز اور کچھہ بغاز شام *

یہہ ملک (۱۲½°) سے (۳۵°) تک عرض شمالي میں اور (۳۲½°) سے (۹۵°) تک طول شرقي میں واقع هی طول اعظم اِسکا میل جغرافوي سے چودہ سو میل اور عرض اعظم گیارہ سو پچاس میل رقبہ اسکا گیارہ لاکھہ میل مربع هی اور باشندے اِسکے ایک کرور کے قریب هیں اور یہہ پانچ حصوں پر منقسم هی *

اول یمن دوسرا حجاز تیسرا تہامہ چوتہا نجد پانچواں یمامہ کہتے هیں کہ سر زمین بحرین عراق میں داخل هی مگر در حقیقت وہ بلاد عرب میں سے هی لیکن عراق کے متصل *

قسم اول ـــــ یمن یہہ کنارہ بحر قلزم کے قریب هی تہامہ کے جنوب میں باب المندب تک اور وهاں سے بحر هند کے کنارہ پر سے هوتا هوا مدخل

خلیج عجم تک اور وہاں سے خلیج عجم کے کنارہ پر ہوتا ہوا بحرین تک پس بحر اِسکے تینوں طرف سے محیط ہی اور چوتھی طرف ارض تہامہ اور یمامہ اور بحرین ہی *

حضر موت اور شجر اور مہرہ اور عمان اور نجران یہہ سب اُسکے اقسام ہیں اور کبھی شجر کو عمان کی طرف بھی مضاف کرکے شجر عمان کہتے ہیں — وجہہ تسمیہ یمن کی یہہ ہی کہ یمن یمین سے مشتق ہی یعنی اگر کعبہ شریف سے مشرق کی طرف منہہ کیا جاوے تو یمن یمین کو یعنی سیدھی طرف واقع ہوتی ہی یہی سبب ہی کہ شام بھی بسبب واقع ہونے بطرف شمال کے شام کے نام سے موسوم ہی *

قسم دوم — حجاز جو بحر احمر کے قریب تہامہ سے ایلہ تک پھیلا ہوا ہی مکہ معظمہ اور مدینہ شریف (جسکا اصلی نام یثرب ہی اور اُسے مدینۃالرسول بھی کہتے ہیں) اِسی قسم میں داخل ہی — وجہہ تسمیہ حجاز کی یہہ ہی کہ حجاز بمعنی حاجز یعنی ایک شی دو چیزوں کے بیچ میں ہونے والی کو کہتے ہیں چونکہ یہہ نجد اور تہامہ کے درمیان میں واقع ہی اِس سبب سے نام اسکا حجاز رکھا گیا *

قسم سوم — تہامہ ہی جو بحر احمر کے کنارہ پر حجاز اور یمن کے بیچ میں واقع ہی یمن اُسکی جنوب کو ہی اور حجاز شمال کو پڑا ہی *

قسم چہارم — نجد ہی اور یہہ شمالاً شام اور شرقاً عراق اور غرباً حجاز اور جنوباً یمامہ سے محدود ہی سر زمین اِسکی بلاد عرب میں بہت اچھی ہی چنانچہ ارض العالیہ اِسمیں ایک مقام ہی — نقل ہی کہ اِس ارض العالیہ میں بسوس ایک عورت تھی اور اسکا بھتیجا جساس بن مرۃ شیبانی تھا بسوس کی ایک اُونٹنی سراب نامی کلیب ابن ربیعہ کے گھر میں ایکروز چلی گئی جو بکر ابن وائل کے قبیلہ سے تھا اور اُسنے مرغی کا ایک انڈا توڑ ڈالا پس کلیب نے طیش میں آکر ایک تیر اُسکے تھن میں مارا اِس وجہ سے جساس اور قبیلہ کلیب میں چالیس برس تک دشمنی اور لڑائی

رهي اسي سبب سے عرب میں جو لڑائي که ایک مدت تک قائم رهتي هی ضرب المثل کے طور پر اسکو حرب بسوس کهتے هیں اور اسمیں جبل عکاد هی زبان عربي جهاں کے باشندوں کي بولي زمانه اسلام کے بعد تمام ملک عرب سے افصح سمجهي گئي هی *

قسم پنجم ـــ یمامه مابین نجد اور یمن کے واقع هی اور مشرق کي طرف بحرین اور مغرب کي جانب حجاز سے ملا هوا هی اور اسکو عروض بهي کهتے هیں اس سبب سے که یهه مابین یمن اور نجد کے عارض هی ـــ ابواسحق اصطخري نے لکها هی که زمین عرب میں ایله کي طرف ایک جنگل هی که جو تیهٔ بني اسرائیل کے نام سے معروف هی اگرچه دیار عرب سے متصل هی لیکن دیار عرب میں سے نهیں اور اهل عرب کے واسطے اسمیں پاني اور چراگاه بهي نهیں هی انتهي کلامه ـــ یهه قسم اُس خط مفروض سے جو بحیرهٔ لوط جنوبي سے راس خلیج ایله تک بحر احمر سے کهنچا هوا هی مغرب کي طرف واقع هی اسکو بریهٔ طورسینا بهي کهتے هیں پهلے سام بن نوح علیه السلام کي اولاد نے اُس بلد میں آکر بود و باش اختیار کي اور اُن سے کئي قبیلے وهاں پیدا هوئے اور کئي پشتیں هوگئیں اکثروں میں سے جنگلوں میں رهنے لگے اور ایک دوسرے سے ایسے مختلط هوگئے که اُنکي کچهه رسم مقرره باقي نهیں رهي انهیں سب لوگوں کا نام بادیهٔ عرب هی پس اُن میں سے کئي قبیلے مشهور هوئے چنانچه عاد بن عوص بن ارم بن سام بن نوح علیه السلام زیاده تر مشهور قبیله هی جسکا ذکر سفر تکوین کے (ص ۱۰ عـــ ۲۲ و عـــ ۲۳) میں لکها هی جو حضر موت کے ریگستان میں ٹهرا کرتے تهے اور ثمود بن جاثر بن ارم بن سام بهي ایک قبیله هی جسکا ذکر تکوین کے (ص ۱۰ عـــ ۲۳) میں لکها هی پهلے یهه لوگ یمن میں رهتے تهے حمیر بن عبدشمس نے جسکا لقب سبا تها ان کو وهاں سے نکال دیا چنانچه اُنهوں نے حجر میں جو حجاز میں واقع هی جاکر بود و باش

اختیار کی چنانچہ یہہ بات ضرب المثل ہوگئی ہی کہ قوم عرب جبکہ متفرق ہوجاتی ہی تو یہہ مثل کہا کرتے ہیں — (لعبت بہم ایدی سبا) یعنی سبا کے ہاتھوں نے ساتھہ اُنکی بازی پیش کی — اور طم بھی ایک قبیلہ ہی اولاد لود بن سام علیہ السلام سے چنانچہ تکوین کے (ص ۱۰ عـــ ۲۲) میں مذکور ہی — اور جدیس بھی ایک قبیلہ ہی اولاد جاشر سے جسکا ذکر پہلے تحریر ہوچکا ہی یہہ دونوں قبیلے ساتھہ رہتے تھے ایک بار ان میں باہم تلوار چلی جب سے اُنہوں نے بادیوں میں رہنا اختیار کیا چنانچہ عفیرہ بنت عباد جدیسیہ جسکو شموس کہتے تھے اُسکو عملاق بادشاہ طم نے (جو بدکار اور ظالم تھا) اپنے گھر میں چھپا لیا تھا اُس کے بھائی اسود نے اِس بات پر غیرت کھاکر اپنی قوم جدیس سے مدد لی اور طم پر چڑھائی کرکے اُنکو ہلاک کیا بعد اُسکے طم کے بچے کچھے لوگوں نے حسان بن تبع سے مدد لیکر جدیس کو ہلاک کیا عرضکہ اسطرحپر یہہ دونوں قبیلے تباہ ہوگئے — یمامہ ایک قبیلہ ان دونوں قبیلوں کا بنایا ہوا ہی جسکو جون کہتے ہیں — یاقوت نے مشترک میں لکھا ہی کہ یمامہ میں جدیس قوم کی ایک عورت جو کے رہنے والی جسکا نام خذام جدیسہ تھا اور بسبب زرقیت چشم کے اُس کو زرقاء کہتے تھے تین دن کی مسافت کی شی اُس کو دکھلائی دیتی تھی اِسلیئے عرب لوگ تیز نگاہ والے شخص کو (ابصرمن زرقاء الیمامہ) کہتے ہیں اور ایک قبیلہ جرہم ہی اور عمالیق بن الیفاز بن عیسو بھی ایک قبیلہ ہی جسکا ذکر تکوین کے (ص ۳۶ عـــ ۱۲) میں لکھا ہی یہہ قبیلہ بھی قبائل بادیہ عرب میں سے معروف ہی یہانتک کہ جو شخص یہہ بات کہے کہ میں اُن کے دوستوں میں سے ہوں تو کوئی بدو اُس کو نہ لوٹیگا اور بنی قحطان بن عابر بن شالح بن ارفخشاد بن سام بن نوح علیہ السلام نے بھی بلاد عرب کے اطراف یمن میں سکونت اختیار کی تھی چنانچہ سفر تکوین کے (ص ۱۰ عـــ ۲۵ عـــ سے ۳۰ تک) میں

الکھاھی اور نام اُن کی نسل کا عرب العربا ھی یمن اور حجاز کے بادشاہ تھی قحطان کی نسل میں سے تھے چنانچہ جسنے یمن میں پہلے پہل بادشاہی کی یعرب بن قحطان تھابعد اُسکے یشجب بن یعرب اور بعد اُسکے عبدشمس بن یشجب جسکا لقب سبا تھا اور اُن کی اولاد حمیر اور کہلان اور عمرو اور اشعر اور عاملہ تھی عرب العربا انھیں کی اولاد میں سے ھیں اور جس نے حجاز میں پہلے پہل بادشاھی کی جرھم بن قحطان تھا بعد اُسکے عبدیالیل بن جرھم بعد اُس کے جرھم بن عبد یالیل پھر عبدالمدان پھر نغیلہ بعد اُس کے عبدالمسیح پھر وہ مضاض جس نے اپنی بیٹی رعلہ کا نکاح اسمعیل بن ابراھیم خلیل اللہ سے کردیا تھا پھر عمرو بن حارث بعد اُسکے مضاض بن عمرو اور بعضے بادیہ عرب میں کے عرب العاربہ ھیں اور یہہ جرھم ثانی کا قبیلہ ھی جو اپنا نسب کو اِسمعیل سے نہیں بلکہ عدنان سے بتاتے ھیں کیونکہ اُسمعیل اور عدنان کی بود و باش میں کئی پہاڑوں کا فرق تھا چنانچہ بعضوں کے نزدیک آٹھہ پہاڑوں کا اور بعضوں کے نزدیک سات پہاڑوں کا بعض کے نزدیک تین پہاڑوں کا عدنان کے کئی قبیلے ھیں ازانجملہ ایک قبیلہ نہر جسکا لقب قریش ھی وہ زیادہ تر مشہور ھی اور اس قبیلہ سے آل قریش ھی جو کعبۃاللہ کے متولی تھے کہتے ھیں کہ پہلے یہہ قوم بشراکت بنی اسمعیل متولی تھی جبکہ ثابت بنی اسمعیل نے وفات پائی تو مضاض بن عمرو جرھمی کی اولاد کعبہ کی متولی ھوئی مگر جب خزاعہ نے مکہ پر غالب ھوکر پھر قریش کو متولی بنایا اور اولاد جرھم کو وھاں سے خارج کر دیا پھر وہ ابوغبشان ملکانی اور صبا خلیل بن جشر خزاعی تک وھاں کے متولی رھی بعد اُسکے قصی بن کلاب قرشی نے انھوں کو شراب پلاکر حالت نشہ میں کعبہ کی کنجیئیں خرید لیں جبکہ ابوغبشان ھوش میں آیا نہایت نادم ھوا لیکن اُس ندامت سے کچھہ فائدہ نہوا چنانچہ وہ بات ضرب المثل ھوگئی ھی عرب کہا کرتے ھیں (اخسر من ابی غبشان) اور عرب ایام جاھلیت میں عبادت

باللہ کئي طور پر کیا کرتے تھے اور اُنکے بت اور معبود بہت تھے جیسے لات اور عزے اور ہبل اور نسر اور سواع اور یغوث وغیرہ اور اکثر ستاروں کو جیسے سورج اور چاند اور عطارد اور مشتري وغیرہ کو پوجا کرتے تھے اور انکے نام بھي ایسے ھي ھوتے تھے جیسے عبدالعزے اور عبدالیغوث اور وتیم اللات اور عبدالشمس اور عبدالمشتري وغیرہ اور انکي بلاد میں نصارے اور یہود اور مجوس بھي بہت رھتے تھے اھل عرب زمانہ قدیم میں فصاحت بلاغت اور سخاوت و شجاعت اور شاعري میں نہایت مشہور تھے یہانتک کہ ابتک بھي وہ ضرب المثل ھیں اور انہوں نے وقت مقرر کو رکھے تھے کہ اُسوقت ایک جگہہ مجتمع ھوکر خرید اور فروخت اور تفاخر اور مشاعرہ کیا کرتے تھے معلقات سبعہ کہ جو مشہور اور معروف ھیں اُنھیں لوگوں نے کہکر کعبہ کے دروازہ پر لٹکائے تھے علماء اھل اسلام نے اُن اشعاروں کي فصاحت اور صناعت کي مشرح کي ھیں جو آجکل بہت سي پائي جاتي ھیں سنہ ۶۲۲ع مسیحي میں اسلام نے ظہور پایا اور اکثر اھل عرب نے اُس دین متین کو قبول کیا سنہ ۲۷۷ ھجري میں طائفہ قرامطہ نے جنکا ذکر صحیفہ (۱۰۶) میں مذکور ھی قوت اور مکنت حاصل کرکے کوفہ اور بصرہ اور ارض بحرین کو فتح کیا اور ابي طاھر خلیفہ قرامطہ کا بڑا لشکر جمع کرکے مکہ کو آیا اور قریب تیس ھزار آدمي دیسي اور پردیسیوں کو قتل کرکے بیت اللہ سے حجر اسود کو لے گیا *

آخر صدي مذکور اور ابتداے صدي حال میں طائفہ وھابیہ نے قوت حاصل کي جو عبدالوھاب تمیمي واریا واقع نجد کے رھنے والے سے منسوب ھیں اور اُس زمانہ میں محمد سعود علوي جو شہر کا حاکم تھا عبدالوھاب کا شریک و معاون ھوگیا تھا بعد اُسکے عبدالعزیز بن سعود قایم ھوا اور وزیر بغداد نے اِن دونوں سے مدد طلب کرکے لشکر عظیم سے بغداد کو فتح کیا یہہ فتح سنہ ۱۷۹۳ع میں بنام زید بن مساعد شریف مکہ کے قایم ھوئي اور عراق میں بھي خرابي واقع ھوئي چنانچہ اُنہوں نے مسجد علي پر

غالب هوکر اُسکو تباه اور خراب کیا سنه ۱۸۰۳ ع میں عبدالعزیز نے اپنے بیٹے کو بارہ هزار فوج دیکر طائف اور مکه کي طرف بهیجا اُس نے اِن دونوں کو فتح کرکے جدہ کا محاصرہ کیا هي تها که ناگاہ عبدالعزیز کے مرنے کي خبر پهونچي وہ سنتے هي داریا کو واپس چلا آیا اور پهر سنه ۱۸۰۳ ع میں لشکر کشي کرکے حجاز اور مدینه کو لیکر سنه ۱۸۱۵ ع تک اُس پر قابض اور متصرف رها *

ابراهیم باشا حاکم مصر نے اِن کے اخراج کا قصد کرکے فوج کشي کي اور بعد کئي لڑائیوں کے فتحیاب هوکر حجاز سے اُن کو نکال دیا سعود نے پچاس برس کي عمر میں مرض تپ سے داریا میں وفات پائي *

بلاد عرب نصف سے زیادہ ویران اور بیابان هی اُن صحراؤں میں بارش کم هوتي هی اور نباتات بهي کم اُگتي هیں صرف اِسقدر هوتي هی که بدوي لوگ اپنے چار پائے چرا لیتے هیں مگر اِن صحراؤں میں پہاڑ اور وادي بہت سرسبز و شاداب هیں خصوصاً حضر موت اور شحر کے پہاڑ جو بلاد یمن میں سے هیں *

اِس کے سلسله پہاڑوں میں سے جبل شراۃ هی جو ایله کے قریب احرا سے عقبه تک هی اور جنوباً بحر احمر تک چلا گیا هی اور عرض اُس کا مابین چالیس اور اسي میل کے پهر وہ سلسله وهاں سے مشرق کي طرف پهرکے یمن اور عدن سے گذرتا هوا خلیج فارس تک اور وهاں سے بحرین پر هوتا هوا فرات کے مصب تک چلا گیا هی *

شہر سے مشرق کي طرف طی کے آجا اور سلمی دو پہاڑ هیں کہ حاج کوفه کے راسته میں پڑتے هیں اور بعضے کہتے هیں که طي کے تین پہاڑ هیں آجا اور سلمی اور عوجا نقل مشہور هی که آجا ایک شخص تها جو سلمي پر عاشق تها اور عوجا ان دونوں کا کٹنا تها پس اُن تینوں کو اِن

تینوں پہاڑوں پر سولی دی گئی تھی یہی باعث ہی اُن پہاڑوں کو اِن کے نام سے موسوم کیا اور کوہ جودی بھی جبال طی میں سے ہی *

دوسرا جبل عارض ہی جو شمالاً اور جنوباً لنبا ہی کنارہ جنوبی اُس کا بلادیمن کے متصل صعدۃ کے قریب سے شروع ہوکر شمالاً خلیج عجم کے نزدیک تمام ہوا ہی اس پہاڑ پر ھجر ایک شہر ہی جسمیں کھجور کے درخت اور چشمیں بہت ہیں اور اس سے بطرف شمال جبل احد اور جانب جنوبی جبل عیر ہی اور حجاز کے پہاڑوں میں سے جبال مکہ اور جبال منی ہی جسکو جبال اخاشب بھی کہتے ہیں اور اخاشب ایک اور کالا پہاڑ بھی ہی جبل آجا کے قریب اور مابین اِن دونوں پہاڑوں کے ریت ہی مگر بہت دور تک نہیں ہی *

بلاد عرب کی ندیوں کا بیان

بلاد عرب میں کوئی ندی ایسی نہیں ہی کہ جسمیں کشتی چلے اگرچہ اس بلاد کے پہاڑوں سے کئی ندیاں نکلی ہیں لیکن گرم بالو میں رہ جاتی ہیں بحر تک نہیں بہتیں صنعاء یمن کے قریب ایک چھوٹی سی ندی ہی کہ وہ بحر ہند میں جاکر گرتی ہی اور دوسری بلاد بنی مہرہ میں ایک اور ندی ہی جو بحر ہند میں جاکر ملی ہی *

بیان ہوائے بلاد عرب

اِس بلاد کے پہاڑوں کی ہوا معتدل ہی بخلاف وہاں کے وادیوں کے جہاں کی ہوا بہت گرم ہی شمال یمن میں اساڑہ کے مہینے سے اگھن تک اور یمن سے مشرق کی طرف اگھن سے پھاگن تک اور حضر موت میں پھاگن سے بیساکھ تک بارش ہوتی ہی بادیوں میں اکثر بارش بہت ہوتی ہی جس سے زمیں بھی سرد ہو جاتی ہی اور نباتات صحرائی بھی کچھہ اُگتے ہیں اور اِتفاقاً کبھی لو چلتی ہی جس سے نباتات مرجھا جاتی ہیں *

بیان غلۂ بلاد عرب

بادیہ عرب میں کچھہ پیداواری نہیں ہوتي مگر چنے اور وہ غلے جنکے واسطے تھوڑا پانی بھي کافي ہوتا ہی پیدا ہوتے ہیں اور پہاڑ اور وادیوں میں جس جگہہ کہ زمین اچھي ہی اور صلاحیت نباتات اور درختہ کي رکھتي ہی اُسمیں جھاؤ اور گوگلی کے درخت اور بید مہندي ادرک سونٹھہ اور چنبیلي املي چھوہارا گنا گیہوں جو سعیتھہ قہوہ تبغ بھنگ مرچ بیگن ایلوا اور میوجات میں انار بادام پستہ زردآلو سیب بہي انجیر گلاب لیموں نرگس بنفشہ شقایق تیل ارنڈ کھیرا ککڑي خربزہ تربوز اور کیلہ وغیرہ بہت پیدا ہوتے ہیں اور طلح جسکا گوند صمغ عربي کہلاتا ہی اور کھوپرہ اور لدان کے درخت وغیرہ اِسکے اطراف جنوبي کي زمین بہت اچھي اور خوب سوسبز و شاداب ہی اِسي سبب سے رومانیوں اور یونانیوں نے جنوبي سمت کا نام عرب صعیدیہ اور شمالي طرف کا نام عرب صخریہ رکھا ہی *

بیان حیوانات بلاد عرب

گھوڑے یہاں کے نہایت مشہور ہیں اور اُونٹ بھي یہاں بہت ہوتے ہیں چنانچہ وہ لوگ اِن پر اپني اوقات بسري کرتے ہیں اور وہاں اِن سے کام بہت پڑتا ہی اور گدھے بھینسیں بیل گاے گورخر بھیڑیں اور جنگلي بھیڑیں سوئر خرگوش اور ہرن بہت ہیں اور بیابانوں میں شیر بھیڑ چیتا بھیڑیا جنگلي بکریاں لومڑي اور نیولہ اور جنگلي چوہے ہوتے ہیں (کتاب دستور میں لکھا ہی کہ جنگلي چوہے کے دوپیر ہوتے ہیں اور اطراف جنوبي میں نسناس ایک جانور ہوتا ہی جو پھل اور میوہ وغیرہ بہت کھاتا ہي) بلاد عرب کے پرندوں میں سے شترمرغ ہنس چرغ چکور کوا تغدري کبوترشہري اور جنگلي گدھ باز شاہین اور ہدہد وغیرہ بہت ہیں اور بحر احمر میں دریائي

پرندے اور جو دریا کہ اسکو محیط هی اُسمیں مچھلیاں اور کچھوے اور اِن شہروں اور صحراے نجد میں سانپ بچھو سوسمار مورچہ اور رتیلا وغیرہ اور ٹیڑھي اِن بلاد میں نجد کے جنگل سے آکر اکثر باغات کو تباہ کرتي هی *

بیان معادن بلاد عرب

زمانہ قدیم میں بلاد عرب میں کانیں بہت تھیں فيزماننا کم هیں یمن کے ملک میں سونے اور چاندي کي کانیں اکثر تھیں جس پر باشندے یمن کے فخر کیا کرتے تھے اب بعض بعض مقامات بلاد عرب میں لوهے تانبے اور رانگہ کي اور یمن میں مہرہ یمني اور عقیق یمني کي اور خلیج فارس اور اطراف عمان اور بحرین میں موتي نکلتے هیں بیشک بلاد عرب میں بہت سي کانیں هیں کہ وہ ابتک ظاهر نہیں هوئي هیں *

بیان تجارت بلاد عرب

جب تک کہ مغرب اور هندوستان کا راستہ نہیں کھلا تھا تب تک راس خشمید پر تجارت خوب هوتي تھي کیونکہ اُسپر سے اکثر اشیاے تجارت یورپ اور هندوستان کو آتي جاتي تھي جبکہ یہہ راستہ کھل گیا آمدرفت اسباب تجارت کي اُن بلاد سے موقوف هوئي اور تجارت وهاں کي کم هوگئي اب وهاں سے بن یمني قهوہ لاتے هیں خصوصاً شہر صنعا جہاں کا قهوہ بن حجازي کے نام سے معروف هی اور صمغ عربي لوبان ایلوا مرمکي اور سنا کالي مرچ مہندي اور عود اور دوائیں وغیرہ اور بلاد افرنگ سے انواع و اقسام کے کپڑے اور چاندي لوها تانبا رانگ اور هتیار اور شورہ بلاد عرب کو لیجاتے هیں اور بلاد حبش سے بکریاں هاتھي دانت اور مشک اور افریقہ کے اطراف شرقیہ سے سونا هاتھي دانت کھوپا اور لونڈي غلام اور مصر سے چانول شکر اور زیت اور هندوستان سے السي اور روئي اور برشام سے صابون بلاد عرب میں لیجاتے

هیں اور یہہ سب اشیاے تجارت بڑے بڑے جنگلوں میں اونٹوں پر جایا کرتی هیں چند سال سے جو راستہ هندوستان کا اسکندریہ مصر سوئیس اور عدن پر سے هوکر کھلا هوا هی اکثر سیاح اور سوداگر بعوض راس امید کے اسی راہ سے آیا جایا کرتے هیں کیونکہ وہ راہ بحر احمر میں جاتی هی بباعث کثرت پتھروں کے کہ جن سے کشتی اور جہاز ٹوٹ جاتے هیں مخطور هی اور ایسی خراب دھاریں جنکی مار دھاڑ سے جہاز کہیں کا کہیں چلا جاتا هی *

بحر احمر شمال کی طرف دو خلیجوں میں منقسم هی بطرف مشرق خلیج عقبہ اور بجانب جنوب خلیج سوئیس اور اُس گوشہ میں جہاں یہہ دونوں ملی هیں طورسینا اور جبل حوریب واقع هی جس جگہہ اللہ جلشانہ نے بنی اسرائیل کے واسطے بواسطۂ حضرت موسیٰ کے شریعت نازل فرمائی تھی — یہہ پہاڑ درحقیقت دوپہاڑوں سے ملا هوا هی ایک جبل یہودیہ هی جو شمال شرقی کی طرف جنوب سے مغرب کی طرف لمبا چلا گیا هی — دوسرا راس خلیج سوئیس کی طرف سے آیا هی اور جہاں یہہ دونوں ملے هیں وهاں کئی ٹیلے هیں هر ایک ٹیلہ کا نام عربوں کے هاں مقرر هی چنانچہ جبل فیران جسکا اصلی نام سفر تکوین کے (ص ۲۱) اور تثنیہ کے (ص ۳۳) میں فاران لکھا هوا هی اور جبل موسیٰ اور جبل فریع اور جبل کاترینا وغیرہ هیں — طورسینا فی زماننا جبل موسیٰ کے نام سے معروف هی اِس پر طائفۂ روم کا ایک دیر بنا هوا هی یہہ نہایت قلب جگہہ هی کوئی راستہ اسپر چڑھنے کا نہیں هی بجز ایک دروازہ کے جو زمین سے ۲۸ فٹ بلند هی یہہ دیر عرض شمالی سے (۵۵'۳۲'۲۸) اور طول شرقی سے (۱۸'۵۸'۵۳) میں واقع هی بلندی اس کی باعتبار سطح سمندر کے سات هزار پانسو فٹ هی — اور جبل کاترین (۸۹۰۰) قدم بلند هی — اور جبل موسیٰ سے راس محمد تک جہاں بحر احمر سے دو خلیجیں نکلی هیں ایک سلسلہ پہاڑ کا هی جسکا نام جبل طارفا هی اور اس سلسلہ

کي چوٹیاں خلیج عقبہ کے قریب جو مغرب کي طرف هی مختلف الارتفاع هیں آٹھہ سو سے دو هزار قدم تک بلند اِس اطراف میں پشم کے کیڑوں کي مانند کیڑے هوتے هیں جهاؤ کے درخت کا پوست کهاتے هیں اور اُن سے ایک قسم کا گوند جسے منّاہ کهتے هیں نکلتا هی مزا اُس کا میٹھا هوتا هی طائفہ روم کے پادري اُسے جمع کرکے بیچتے هیں تثنیہ میں جبل موسیٰ اور حدود فلسطین کے درمیاں بدوؤں کے کئي قبیلے هیں چنانچہ صوالحہ سعیدیہ عوارمہ علیقات مزینہ بني سلیماني اور تیاهہ وغیرہ *

راس خلیج پر داخل بحر میں ایلہ ایک شہر في زماننا ویران پڑا هی حبش اور عرب یمن کے بیچ میں یہاں لڑائي هوئي تهي ذونواس حمیري بادشاہ یمن عرب جو حبش کي قید میں تها لڑائي سے پہلے بحر میں کود کر ڈوب مرا یہہ شہر وادي عرب کے کنارہ پر هی یہ وادي مذکور ایلہ سے بحیرۂ لوط تک اور شرقاً جبل شراہ تک وسیع هی اس کا ذکر پہلے مذکور هوچکا هی *

اس جبل شراہ سے کرک کیطرف ایلہ کي نصف مسافت کي مانند جبل هارون هی جہاں هارون حضرت موسیٰ کے بهائي مدفون هیں یہہ حال سفر عدن کے (ص ۲۰ ع ۲۴ سے ع ۲۸ تک) لکها هی *

اس سے مشرق کي طرف وادي موسیٰ هی شہر بصرہ قدیم یہیں تها جسکو یوناني اور روماني قصبہ عربیہ صخریہ کہتے تهے ـــ قلعہ عقبہ اب کچھہ قابل اعتماد نہیں هی مگر حجاج مصر کي فرودگاہ هی اور اُس کو عقبہ ایلہ کہتے هیں کیونکہ اور قلعے بهي عقبہ کے نام سے مشهور هیں جیسے عقبہ فردق وغیرہ *

بلاد عرب کے مشہور شہروں کا بیان

اِس بلاد کے مشہور شہروں میں سے شہر مکہ هی جو حجاز میں متصل هی اور یہہ ایسے وادي میں واقع هی جو پہاڑوں کے بیچ میں هی

گلکتکاري وغيره يهاں کچهه نهيں هوتي طول اِس شهر کا شمال سے جنوب تک قريب دو ميل کے هی اور عرض اُس کا (دامن جبل ابي قبيس سے جو اُسکے اوپر مشرق کيطرف سے مشرف هی راس جبل قعيقعاں تک جو اُس کے غربي طرف سے مشرف هی ايک ميل هی) اِس شهر ميں کوئي پاني کا چشمہ بجز چاه زمزم کے نهيں هی † مگر اس پاني کا بسبب زخموں اور پتهروں کے دهوئے جانے کے پينے کے قابل نهيں هی شريف ادريسي سے منقول هی کہ خليفه مقتدر بالله بعد کي راه بهت دور سے اس ميں پاني لايا تها اِس شهر ميں ايک مسجد حرام هی کعبہ اُس کے بيچ ميں هی اندرون مکہ کو بکہ کهتے هيں اور وجهه تسميہ اس کي يهه هی کہ بکہ بمعني اژدحام کے هی چونکہ اژدحام خلايق وهاں بهت هوتا هی اِس سبب سے اُس کو بکہ کے نام سے نامزد کيا اهل مکہ حاجيوں سے تجارت کرکے اپني گذر اوقات کرتے هيں باشندے اِس شهر کے پچيس هزار کے قريب هيں *

مکہ سے مغرب کي طرف بحر احمر کے کنارہ پر شهر جده هی يهه مکہ کا فرضہ هی اور وه (۳۹° ۲۷´) طول شرقي ميں (۲۱° ۲۹´ ۱۳´´) عرض شمالي ميں واقع هی گرد اِس کے شهر پناه هی باشندے اِس کے اهل هند اور يمن اور مصر و شام اور مغرب اور بلاد ترک سب باره هزار کے قريب هيں اور يهه چشمے کا پاني پيتے هيں قهوه اور اشياے هند کي تجارت اهل فرنگ اور اهل مکہ و مدينہ سے کيا کرتے هيں مکہ کے مقامات مشهور ميں سے صفا اور مروه هيں جو جبل ابي قبيس کے متصل هی اور وادي منی اور جبال عرفات اور مزدلفہ جسکو جمع بهي کهتے هيں اور بطن محسر وغيره اور مکہ سے جانب جنوب جبل ثور هی اسميں ايک غار مشهور هی اور ثبير بهي ايک پهاڑ هی جو منی اور مزدلفہ

---

† مکہ ميں ايک کنوا نهيں بلکہ زياده چار کنوئيں هيں موٴلف کتاب کا ديده بيان کرتا هی ـــ مولوي فيض الحسن

سے نظر آتا ھی مکہ کے قریب اوٗر کئي پہاڑ ھیں کہ وہ بھي سواے جبل مذکور کے ثبیر کے نام سے موسوم ھیں چنانچہ ثبیرالزنج ثبیرالاعرج ثبیرالخضرا ثبیرالنضع ثبیر غیناء اور ثبیر احدب جسے اثبر بھي کہتے ھیں اور ثبیر ایک چشمہ کا نام بھي ھی بلاد مزینہ میں واقع ھی *

اور مکہ سے شمال مغرب کي طرف حدیبیہ ایک قریہ ھی بعضے کہتے ھیں کہ حل میں داخل ھی اور بعضے کہتے ھیں کہ حرم میں واقع ھی *

ایلہ سے مشرق کي طرف مائل بہ جنوب شہر تبوک ھی جو مدینہ اور دمشق کے بیچ میں واقع ھی وھاں سنہ ۹۰۰ ھجري میں مسلمان اور روم کے مابین ایک بڑي لڑائي ھوئي تھی *

تبوک سے شرقاً مائل بہ شمال دومہ جندل ھی نقل ھی کہ ایک شخص مسمی اکیدر شہر دومہ کا رھنے والا جو عراق میں عین التمر کے قریب واقع ھی اطراف شام کے بني کلیب کا حاکم تھا اور سیر کرتا پھرتا تھا راہ میں ایک پرانا شہر دیکھا کہ بالکل ویران ھوگیا تھا صرف کچھہ کھنڈر باقي رہ گئے تھے اور اُسمیں ایک مکان باقي تھا اُس کو جندل کہتے تھے جب کہ اکیدر اُس طرف سے لوٹا اُس ویران شہر کو پھر آباد کیا اور زیتون وغیرہ کے درخت بھي اُس میں لگائے اور دومۃالعراق سے فرق کرنے کے لیئے اُس کا نام دومہ‌جندل رکھا تبوک مذکورہ کي لڑائي کے سال میں خالد بن ولید نے اُسکو فتح کیا ایام جاھلیت بني کلیب میں وھاں ایک بت ودہ نامي تھا کہ دومۃالجندل اور تبوک اور اطراف شام کے لوگ اُس کي زیارت کو جایا کرتے تھے زھیر بن حباب کلبي اور زھیر بن شریک کلبي اِس شہر کے مشھوروں میں سے ھیں *

اور حجر بکسر مہملہ و سکون جیم ایک شہر ھے دومہ جندل سے جانب جنوب شام کے حاجي یہیں آکر اُترا کرتے ھیں کہتے ھیں کہ وہ ثمود کا شہر تھا اور حجر بہ فتحتین قطعہ یمامہ میں شہر یمامہ کے قریب

واقع هی بني حنيفه اور بعض اهلِ مصر یہاں آکر اُترتے هیں اور بني حنيفه بکر بن وائل کي اولاد میں سے هیں جنمیں سے ایک شخص مسیلمه کذاب هوا تها جو نبوت کا دعوی کرتا تها اور عرب مستعربه قبائل ربیعه الفرس میں سے هیں جنمیں کے امام حریري مصنف کتاب مقامات حریري مشهور هیں امام مذکور قریه مشان میں رهتے تهے حجر مذکور میں بہت لوگوں کي قبریں هیں جو مسیلمه کذاب کي لڑائي میں بدور خلافت ابوبکر صدیق مارے گئے تهے *

بلاد عرب میں کئي مقام کے نام سے موسوم هیں چنانچه حجر راشده اور حجر بني سلیم دیار بني عقیل میں اور حجر دوس جہاں دوس اور کنانه میں لڑائي هوئي تهي *

دوسرے ایک جنگل بهي بلاد عذره اور غطفان میں اور یمن میں بهي کوئي مقام اِسي نام سے مشہور هی *

حجر سے مشرق کي طرف تیما ایک قصبه هی جسمیں ایک قلعه هی قلعه تبوک سے بهي پرانا طی کي قوم اسمیں رهتي هی اُنکا ایک قلعه ابلق الفرد کے نام سے معروف هی جسے سموال بن عادیاه یہودي نے بنایا هی *

تیما سے شمال مشرق کي طرف شہر ثعلبیه هی گرد اِسکے شہر پناه هی اور پاني یہاں بہت هی اور یہه حجاج عراق کي نهائي راه میں واقع هی اور تیما سے جنوب شرقي کي طرف فید ایک مقام هی جو نجد کے ملک میں شمار کیا جاتا هی اور یہه مقام حجاج عراق کي نصف راه میں واقع هی وه راه جو آجا اور سلمی کے قریب کوفه پر هوکر جاتي هی *

حجر سے بطرف مغرب مائل بجنوب بحر کے کناره پر مدین هی اِسمیں ایک کنواں هی کہتے هیں که حضرت موسی نے اِس سے پاني پیا تها چنانچه سفر خروج کے (ص ۲۰) میں لکها هی اُس کنوئیں کا نام

اهل عرب کے نزدیک یشعبب هی اور اِس سے جنوب شرقي کي طرف بحر کے قریب ینبع هی جہاں اولاد حسن بن علي بن ابي طالب رهتي تهي اور اِس سے ایک منزل کے فاصلہ پر بحر کے قریب ایک بندر هی جو اُسکا فرضہ کہلاتا هی اور قریب اسکے مشرق کي طرف جبل رضوي هی اِس پہاڑ سے حجرمسن یعني سنگ خارہ لوگ دور دور ملکوں کو لیجاتے هیں *

اِس سے سات منزل کے فاصلہ پر شہر مدینہ هی جسکا نام اصل میں یثرب هی لیکن چونکہ لقب اُسکا مدینہ زیادہ مشہور هوگیا هی اِس لیئے وہ اِسي نام سے کہلاتا هی یہہ شہر کف دستہ میدان میں آباد هی اِس سے بطرف شمال جبل اُحد هی اور اُس سے جانب جنوب جبل عیر کہجور کے درخت اسمیں بہت هیں زمین اِسکي سہو حاصل نہیں هی اِس لیئے اکثر اشیاے ضروري یہاں مصر سے ینبع کي راہ آتي هیں باشندے اِس کے پندرہ هزار کے قریب هیں اکثر لوگ اُس کو مدینۃالرسول اور بعضے طیبہ بهي کہتے هیں مدینہ سے شمال کي طرف چالیس منزل کے فاصلہ پر خیبر هی اس میں یہودي بہت رهتے هیں یہہ لوگ نہایت مکار اور بد طینت اور بے وفا هیں مگر ان میں سے سموآل بن عادیا یہودي وفاداري میں ضرب‌المثل تها کہتے هیں کہ اولاً عمالقہ پھر بني عترہ بن اسد بن ربیعہ یہاں کے حاکم تهے هوا یہاں کي نہایت خراب تهي ایک قسم کي تپ برد سر کے ساتهہ جسے حمی صالب کہتے هیں اکثر پیدا هوتي تهي کہجوریں یہاں اِس کثرت سے هوتي هی کہ لوگ اُس کو دور دور لیجایا کرتے هیں *

مدینہ سے جنوب شرقي کي طرف ایک رات دن کي راہ پر شہر نجار هی جو مدینہ کا فرضہ یعني پرمست کہلاتا هی عبدالملک بن نخسن جاري احول وغیرہ اُسي کي طرف منسوب هیں *

اُس سے جنوب شرقي کي طرف ایک منزل پر ایک چشمه هی جسکو بدر کہتے هیں اور اِسکے قریب ایک گانؤں هی اُس کا بهي نام بدر هی جس میں مسلمان اور اهل قریش مشرکین کے بیچ لڑائي هوئي تهي اور مسلمانوں نے فتح پائي یهه لڑائي بہت مشہور هی اُسکو بدرالقتال اور بدرالموعد بهي کہتے هیں اسود بن زبیعه بن مطلب بن نوفل قرشي جو مشرک تها اسي لڑائي میں مارا گیا تها *

بدر سے جنوب شرقي کي طرف حجفه ایک مقام هی جو اب ویران هی اِس کے اور مکه کے بیچ میں عسفان هی جہاں حجاج مصر اور شام ٹهہرا کرتے هیں اِس کو مدرج عثمان بهي کہتے هیں *

مکه سے مشرق کي طرف جبل غزوان کے بیچ میں طائف هی یهه مقام حجاز میں نہایت سرد هی کیونکه کبهي کبهي برف پہاڑ کي چوٹیوں پر گرتي هی اور پاني کو جماتي هی میوے یہاں بہت پیدا هوتے هیں اُس کے قریب باغ بہت هیں اور بباعث اُن چشموں اور ندیوں کے جو اس پہاڑ سے نکلي هیں خوب سرسبز رهتي هیں گلاب اور انگور بہت کثرت سے پیدا هوتا هی باشندے اِس کے قبیله ثقیف میں سے هیں جسمیں سے کلیب بن یوسف ثقفي شام کا حاکم تها جو حجاج کے نام سے معروف تها — یهه قوم قیس عیلان میں سے هی اور بعضے کہتے هیں که ایاد میں سے اور بعضے کہتے هیں که قوم ثمود میں سے ایام جاهلیت میں طائف میں ایک بت اُن کا تها جسکو لات کہتے تهے *

یمامه اور تهامه کے بیچ میں شہر عکاظ هی جسمیں هر روز بازار لگتا هی اور هرسال اطراف و جوانب سے عرب لوگ وهاں جمع هوا کرتے هیں اور باهم مشاعره اور خوشیاں کیا کرتے هیں اور مہینے بیس روز تک وهاں رهتے هیں *

صنعاء بلاد عرب کے مشہور شہروں میں سے یمن کا ایک قصبه هی عرض شمالي اس کا (۲۱°۰۵) هی کہتے هیں که یهه دمشق کي مانند هی

اور بسبب کثرت درختوں اور نہروں کے هوا یہاں کي معتدل هی بازار اس کا نہایت خوش قطع اور وسیع جنمیں خرید اور فروخت بہت هوتي هی زمانہ قدیم میں یمن کے بادشاهوں کا دارالسلطنت تھا اُس کا اُس کے قریب ایک عالیشان محل بنا هوا هی اُس کو خمدان کہتے هیں ملک حبش نے بادشاہ سیف بن ذي یزن الحمیري سے اُسکو لے لیا تھا جسوقت میں کہ اُس نے یمن پر چڑھائي کي تھي *

صنعاء سے جنوب شرقي کي طرف شہر مآرب هی جسکو شہر سداد بھي کہتے هیں عبدالشمس سباء نے اس میں ایک دیوار بنائي تھي جسکے سبب سے بہت مدت سے سیلاب وهاں نہیں آیا تھا اس دیوار کے قریب بہت لوگوں نے مکانات بناکر بودوباش اختیار کي اتفاقاً ایک بار اِسقدر بارش هوئي اور سیلاب آیا کہ وہ دیوار گر پڑي اور بہت مخلوق اُس کے صدمہ سے هلاک هوگئي اِس سیلاب کا نام سیل‌العرم هی اِس کے سبب عربوں کے بہت سے قبیلے متفرق هوگئے اِس کا ذکر پہلے بھي مذکور هوچکا هی *

اس کے اطراف میں پتھروں پر بخط حمیري جو حمیر بن سبا کي طرف منسوب هی کتبے کھدے هیں في زماننا وہ خط کوئي نہیں پڑہ سکتا بعض کہتے هیں کہ یہہ عاد اور ثمود کے وقت کے هیں اور حمیر کي طرف اِس سبب سے منسوب هیں کہ حمیر نے ثمود کو یمن سے نکال دیا تھا پس وہ حجر میں جاکر رها *

صنعاء سے شمال غربي کي طرف صعدہ هی یہاں کے چمڑے اور دباغت اِس کي مشہور هی لوگ تجارت کے واسطے یہاں سے اور شہروں کیطرف لیجایا کرتے هیں *

صنعاء سے مغرب کي طرف بحر احمر کے کنارہ سے ایک منزل کے فاصلہ پر شہر زبید هی اور اُس کا فرضہ یعني پرمست علاقہ هی جو بحر پر واقع هی *

اس سے جانب جنوب بحر احمر کے کنارہ پر شہر مخا ہی جہاں کا بن یعنی قہوہ مشہور ہی وہاں سے سوداگر اطراف میں لیجایا کرتے ہیں اصل قہوہ اسي شہر کي طرف منسوب ہی لیکن عوام‌الناس غلطي سے مکہ کي طرف منسوب کرتے ہیں اور اُس کو قہوہ حجازي کہتے ہیں — یہہ شہر (١٣°٢٠') عرض شمالي اور (٤٣°٢٠') طول شرقي میں واقع ہی مکانات اُس کے پختہ سنگین اور باشندے اُس کے پانچ ہزار کے قریب ہیں *

اس سے چار منزل اور صنعاء سے چھہ منزل پر بیت‌الفقیہ ایک مقام ہی قہوہ وہیں پیدا ہوتا ہی ہر چار طرف سوداگر وہاں آتے ہیں اور بن خرید کر لیجاتے ہیں *

بحر ہند کے کنارہ پر شہر عدن ہی یہہ شہر جہازوں کي لنگر گاہ ہی پہلے یہاں کي تجارت بڑي مشہور تھي لیکن اب اعتبار کے قابل نہیں رہي اس کے گردنواح کي زمین خشک خراب بھوڑ کي طرح کي ہی اب یہہ شہر اہل فرنگ کے ماتحت ہی اُن کے جہاز ہندوستان سے سوئیس کو اِسي راہ سے جاتے آتے ہیں *

جزیرہ سقوطرہ بھي یمن کے تابع ہی جہاں کا صبر سقوطري یعني ایلوا مشہور ہی اور یہہ سب شہر شاہ یمن کے ماتحت ہیں جو بڑا بادشاہ مستقل بنفسہ ہی *

شہر مسقط بلاد عمان کا قصبہ ہی باشندے اس کے ایک لاکھہ کے قریب ہیں *

احساء بلاد بحرین کا ایک قصبہ ہی جسمیں نہریں بہت ہیں اور چشمے گرم پاني کے وہاں جاري ہیں غوطہ دمشق کے قریب کھجور کے درخت بہت کثرت سے ہیں کہ لوگ یہاں سے کھجور یمامہ کیطرف لیجاتے ہیں اور گیہوں سے مبادلہ کر لاتے ہیں *

احساء سے شمال کي طرف خليج عجم کے کنارہ پر قطيف ايک مقام هی جهاں بحر سے موتي نکالے جاتے هيں اس ميں بهي کهجور کے درخت بهت هيں احساء ميں اور اُس ميں دو منزل کا فاصله هی اور بصرہ سے چهه منزل کا اور کاظمه سے چار منزل کا اُس کے قريب خليج عجم ميں بحرين کے کئي جزيرے هيں وهاں ايسے موتي نکلتے هيں که اُس کي مانند تمام دنيا ميں کهيں نهيں هوتے *

کاظمه شهر ايله سے جانب جنوب خليج عجم کے کنارہ پر واقع هی بعضے اس کو عراق ميں جانتے هيں *

قصبه احسا سے بطرف جنوب مائل بغروب شهر يمامه هی يهه شهر بهت بڑا هی نهريں اور کهجور کے درخت اس ميں بهي بهت هيں قريب اس کے ايک وادي هی جسکو خرج کهتے هيں اس وادي ميں بهت گانؤں آباد هيں گيهوں اور جو خوب پيدا هوتا هی يهه شهر مسيلمه کذاب کا هی جو بني حنيفه ميں سے تها جسکا ذکر پهلے مذکور هوا *

اور بلاد عرب کے قديم شهروں ميں سے مهجم ايک شهر هی جو زبيد سے شمال شرقي کي طرف واقع هی اس ميں اور صنعاء ميں چهه منزل کا فاصله هی *

اور سر زمين زبيد ميں جانب جنوب حصن‌تعز ايک قلعه پهاڑ کي چوٹي پر هی يمن کے بادشاہ اِسي قلعه ميں رها کرتے تهے *

صنعاء سے مشرق کي طرف جون کے کنارہ پر داخل بحر ميں شهر ظفار هی يهه بلاد شجر کا ايک قصبه هی جهاں هندوستان کے درخت مثل کهوپرہ اور پان وغيرہ کے بهت هوتے هيں اور هندوستان سے وهاں اشياے تجارت بهي جايا کرتي هيں *

ظفار سے شمال کي طرف رمال الاحقاف هی جو بلاد عاد ميں سے هی *

صعدہ کے شمالی طرف صنعاء سے دس منزل پر یمن کے شمالی پہاڑوں پر شہر بخران واقع ہی جو ہمدانی بن کہلان بن سباء کی جاگیر میں تھا ایام جاہلیت میں اُن کا وہاں ایک بت تھا جسکو یعوق کہتے تھے *

اہل عرب کے اشعار میں پہاڑوں اور وادیوں اور باغوں کے نام بہت لائے ہوئے ہیں جہاں وہ جاکر اونرتے اُسی کا ایک نام رکھہ دیتے پھر اُس کو کسی کے نام سے منسوب کردیتے مثلاً برقاء جندب برقاء شملیل اور برقاءالاجدین وغیرہ کہ قریب سولہہ ناموں کے برقاء کے نام پر ہیں اور علی ہذالقیاس برقہ کے نام پر قریب نوے مقاموں کے نام ہیں چنانچہ برقہ ثہمدی برقہ احواف اور برقہ اجداد وغیرہ اور ایسے ہی لفظ ذی پر جیسے ذی سلم ذی الغضا ذی قار اور ذی طلوع وغیرہ اور ایسے ہی لفظ ذات پر چنانچہ ذات الشیم ذات حرمل اور ذات عرق وغیرہ اور لفظ بطن پر چنانچہ بطن انف بطن مرد بطن آباد اور بطن الحرو وغیرہ کہ قریب بیس مقام کے اسی نام سے ہیں لیکن اب اہل عرب میں اگلی سی فصاحت نہیں رہی اِس لیئے بہت سے مقامات کے نام بہی بہول بہال گئے ہیں *

پانچویں فصل

بلاد فارس غربی یعنی مملکت ایران کے بیان میں

جاننا چاہیئے کہ بلاد عجم فی زماننا تین ملکوں میں منقسم ہی ایران افغانستان اور بلوچستان *

ایران کو فارس بہی کہتے ہیں پس مملکت ایران افغانستان اور بلوچستان سے مغرب کی طرف ہی اگرچہ فارس ایک ضلع ہی اضلاع مملکت ایران میں سے لیکن اُس ضلع کے نام سے تمام مملکت کو بلاد فارس کہتے ہیں یہہ مملکت ان حدود اربعہ کے ساتھہ محدود ہی *

شمالاً کچهه حصه ارمینیه اور گرجستان کا اور بحر خزر اور کچهه بلاد تاتار جو مملکت مستقل هی *

شرقاً افغانستان اور بلوچستان *

جنوباً بحر هند اور خلیج فارس *

غرباً خلیج فارس اور عراق عرب اور کردستان اور کچهه حصه الجزیرے کا *

رقبه اسکا پانچ لاکهه میل مربع هی اور باشندے اسکے ایک کرور بیس لاکهه کے قریب هیں ـــ یهه مملکت آٹهه ضلعوں میں منقسم هی *

اول آذربیجان جو ارمینیه گرجستان اور الجزیرے کے قریب هی *

دوسرا گیلان جسکو گیل بهي کهتے هیں اور یهه مابین آذربیجان اور بحر خزر کے واقع هی آذربیجان بطرف مغرب اور بحر خزر بطرف مشرق *

تیسرا مازندران جو گیلان سے مشرق کي طرف هی اور بحر خزر سے جانب جنوب *

چوتها بلاد جبل اسکو عراق عجم بهي کهتے هیں یهه آذربیجان اور مازندران سے جنوب کي طرف واقع هی *

پانچواں خوزستان جو عراق عرب کے مشرق کي طرف واقع هی *

چهٹا فارس هی یهه خلیج فارس سے شمال مشرق کي طرف هی *

ساتواں کرمان جو فارس سے مغرب کي طرف هی اور بلوچستان اور افغانستان سے مشرق کي طرف اور کچهه خلیج فارس اور کچهه بحر هند کے قریب هی *

آٹهواں خراسان جو شمالاً بلاد تاتار سے اور شرقاً افغانستان اور جنوباً کرمان اور غرباً فارس اور بلاد جبل اور مازندران سے محدود هی *

خوزستان زمانہ قدیم میں مملکت بابل کا ایک حصہ تھا اور فارس مملکت خود مستقل تھي اور حصہ شمالیہ مملکت آثور کے ماتحت تھا پھر مستقل ھوکر قوي ھوگئي اِس مملکت کو مملکت مادي کہتے تھے بادشاہ فارس نے بادشاہ مادي کي لڑکي سے شادي کي اُس سے سنہ ۵۸۰ قبل از حضرت مسیح کے ملک فورس پیدا ھوا جو خسرو کے نام سے معروف ھي جسنے فارس اور مادي کو ایک مملکت کرلي سنہ ۳۳۰ قبل مسیح تک جب تک کہ سکندر نے داریوس پرفتح پائي یہہ دونوں ایک ھي مملکت رھي بعد وفات سکندر کے یہہ بلاد سلوقس میں ھوگئي پھر قبیلہ فرتنیین حاکم ھوئے اور اُنھوں نے دوسري حکومت قایم کي اور روم کو بلاد فارس اور مادي سے نکالدیا اور یہہ سلطنت بعد سنہ ۲۶۰ ع کے فارسیوں میں ساساني بادشاہ ھوئے اور یہہ منسوب ھیں ساسان کي طرف جو بلاد خراسان کا ایک ضلع ھی اِس مملکت کے بادشاہ کسراے عجم کہلاتے تھے اُس زمانہ میں مابین شاہ ایران اور سلطان روم کے لڑائي ھوا کرتي تھي کبھي یہہ غالب ھوتے اور کبھي وہ آخرش مسلمانوں نے فتح پائي پہلي لڑائي قادسیہ کوفہ کے قریب ھوئي تھي جو عراق عرب سے مغرب کي طرف ھی بعدہ یہہ سلطنت تا قائم ھونے دولت سلجوقیہ کے سنہ ۱۰۵۵ ع تک خلفاء کے ماتحت رھي لیکن درمیان میں سلاطین سامانیہ نے قبل از قیام دولۃ سلجوقیہ کے ماوراءالنھر کو لےلیا تھا اِس لیئے دولت اسماعیلیہ قوي ھوگئي تھي بعدہ تاتاریوں کا جمیع بلاد پر تسلط ھوگیا اب بھي اُسي خاندان کي سلطنت ھی اور مسکوب یعني روس نے بھي اس مملکت میں سے کئي ملک وسیع جہات گرجستان اور اطراف شمالي آذربیجان وغیرہ میں سے دبا لیئے اِس لوئے یہہ مملکت نسبت سابق کے کم رہ گئي *

زمین اِس مملکت کي بہ نسبت سطح سمندر کے بہت بلند ھی اور پہاڑ اور وادیاں اور دشت بھي اِسمیں بہت ھیں اسکے سلسلہ جبال

میں سے ایک وہ سلسلہ ہی جو گیلان اور مازندران میں واقع ہی اور سلسلہ کوہ کردستان جو جنوب شرقي کي طرف سے شروع ہوکر خوزستان اور فارس اور کرمان پر سے ہوتا ہوا چلا گیا ہی اور سلسلہ جبال عراق عجم وغیرہ بھي أسي سلسلہ کا ٹکڑا ہی اور ایسے ہي اِس ملک میں جنگل اور صحرا بھي بڑے بڑے وسیع ہیں زمین آنکي شور ریتیلي ہی ازانجملہ صحراے رمل اسوہ ہی جو خراسان سے شمال شرقي کي طرف واقع ہی اور صحراے خراسان جو صحراے کرمان کے متصل ہی — رقبہ ان دونوں صحراؤں کا ایک لاکھ چالیس ہزار میل مربع ہی اِنکے اتنے طول طویل ہونے سے کوئي آنکے بیچمیں ہوکر نہیں گذرسکتا ایک ملک سے دوسرے ملک کے جانے والے آسکے گرد پھرکر بڑي مشقت سے جایا کرتے ہیں اِس صحراء میں نمکین بحیرے بھي کئي ایک ہیں ازانجملہ ایک بحیرہ ارمیہ ہی جو آذربیجان سے شمال غربي کي طرف واقع ہی طول اِس بحیرے کا نوے میل اور عرض بتیس میل ہی مگر عمق یعني گہرائي اسکي چار ہاتھہ سے زیادہ نہیں ہی — وہ پہاڑ جو اسکے گرد و نواح میں ہیں اُنمیں سے قریب چودہ ندیوں کے نکلکر اِس بحیرہ میں آکر ملي ہیں اُس مقام پر اِس بحیرہ کا پاني بھي بتیس فٹ کے قریب اونچا اُٹھتا ہی کہتے ہیں کہ اسکا پاني بحیرہ لوط کي مانند کہارا اور کڑوا ہی مچھلیاں اسمیں زندہ نہیں رہ سکتیں اُس مقام کو بحیرہ تلا کہتے ہیں *

فارس سے مشرق کي طرف ایک اور بحیرہ ہی طول اُسکا ساٹھہ میل ہی علاوہ انکے اور کئي بحیرے ہیں جیسے بحیرہ شیراز وغیرہ مگر آنکے ذکر کي کچھہ حاجت نہیں ہی *

بحیرہ ارمیہ کے قریب ایک ایسا حوض ہی کہ پاني اُسمیں کچھہ مدت تک رہنے سے پتھر ہو جاتا ہی اور اُس پتھر کو رخام تبریزي کہتے

هیں مگر اُسمیں سے بجز شاہ ایران کے یا جسکو واسطے کہ اِجازت ہو کوئي اَوْر لے نہیں سکتا *

بیان رودھاے بلاد ایران

اِس بلاد کي ندیوں میں سے ایک رود قزل‌اوزان هی جو جبال عراق عجم میں سے نکلي هی اور شمال کي طرف بہتي هی پھر مشرق کي طرف پھرکر بحر خزر میں گرتي هی طول اِسکا اپنے پیچ کے سمیت چار سو میل هی *

رود قرصو اسکو اهل عرب نهر هود اور دجلهٔ احواز کہتے هیں یهه بهي جبال عراق عجم میں سے نکلي هی اور جبال خوزستان میں سے گذرکر دجله میں جاکر گرتي هی *

رود نهاوند یهه بهي جبال عراق عجم میں سے نکلکر جانب جنوب مائل بغروب بہتي هوئي بصره کے اوپر فرات میں جاکر ملي هی *

رود طاب شیراز مغرب کي طرف کے ایک پهاڑ سے نکلکر خلیج فارس میں جاملي هی طول اسکا ۱۸۰ میل هی *

رود قارون بلاد خوزستان میں سے گذرتي هوئي راس خلیج فارس میں چهه میهانه کے ذریعه سے ملتي هی — یهه ندي دو ندیوں سے منقسم هی ایک مغرب کي طرف سے آتي هی جسکا اشاره نبوت دانیال کے (ص ۸ عـــ ۲) میں لکها هی باب سوسان قصبه عیلان پر بہتي هی *

جو ندیاں که بحر خزر میں ملتي هیں به سبب قریب هونے پهاڑوں کے کناره بحر سے بهت چهوٹي هیں اور وسط بلاد میں بهت سي ندیاں هیں جو بحروں میں گرتي هیں *

بیان هواء مملکت ایران

هوا یهاں کي اکثر مختلف هی اطراف بحر خزر میں سے نهایت مرطوب که اگر کیسي هي گرمي هو لیکن تهوڑي سردي سے بدرجه کمال سرد هوجاتي هی اِسي سبب سے اُن اطراف میں مرطوب

ذات الجنب اور استسقا اور امراض عین بہت لاحق ہوتے ہیں اور جہات متوسطہ میں بباعث بلندي اُس مقام کے فصل شتا میں سردي بہت ہوتي ہی چونکہ اِسمیں صحرا بہت ہیں اِس سبب سے ایام صیف میں گرمي بھي نہایت ہوتي ہی یہاں تک کہ شہر کے باشندے مارے گرمي کے شہر چھوڑ کر کسي اَور طرف کو چلے جاتے ہیں اور آخر ایام گرما اطراف اصفہان میں تپ بہت عارض ہوتي ہی لیکن ہمدان اور شیراز کي ہوا بہ نسبت تمام مملکت ایران کے اچھي ہی اور اطراف خلیج فارس اور بحر ہند کي ہوا بہت گرم ہی اور اکثر وہاں لو چلتي رہتي ہی *

بیان زمین مملکت ایران

اکثر زمین اِس مملکت کي سبز حاصل نہیں اور اطراف اصفہان اور ہمدان اور شیراز میں دشت پر فضا اور سبزہ و نباتات وہاں کے جو ندیوں کي بدولت سرسبز و سیراب رہتي ہیں نہایت فرحت افزا ہیں —— زمین آذربیجان کي اچھي ہی اور علی‌ہذاالقیاس شمالي خراسان کي بھي —— اِن بلاد میں اکثر میوجات جیسے انجیر انار زردآلو بادام خرما دراقن اورانواع و اقسام کے خربزے اور تربوز بھي اور انگور ہوتے ہیں کہتے ہیں کہ یہاں خربزہ بیس قسم کا ہوتا ہی اور انگور چودہ قسم کا خرما یہاں کا مشہور ہی *

حاصلات یہاں کي بھنگ تمباکو افیون تل ریوند ترنگبین زعفران روئي مصطکي اور بعض قسم کے گوند خوشبودار ہیں —— گیلان اور مازندران میں باغ بہت ہیں اور اُنکے قریب کے پہاڑوں سے جو ندیاں نکلي ہیں اُن سے اُنمیں پاني پہونچتا ہی لیموں چنبیلي اور شہتوت بہت ہوتے ہیں گیلان کے باشندے حریر کي تجارت کي بدولت غني ہیں مگر مازندران میں حریر بہت کم ہی *

بیان حیوانات اور معدنیات بلاد ایران

گھوڑا یہاں کا عربي ترکي اور ھجني سے بھي اچھا ھوتا ھی باشندے یہاں کے خچر اور گدھے بہت پالتے ھیں گائیں وھاں کي چھوٹي ھوتي ھیں مگر بکریاں بڑي بڑي اطراف کرمان کي بکریوں کا اون بہت عمدہ ھوتا ھی چنانچہ کشمیري دوشالوں کي مانند اُسکے دوشالے بُنے جاتے ھیں جنگل میں یہاں کے گورخر بھیڑیا چیتا لومڑي اور سوئر وغیرہ بہت ھیں اطراف بحر خزر میں بلي ھوتي ھی بہت عظیم الجثہ اور یہاں کے بیابانوں میں ھرن اور کئي طرح کے پرندے اکثر ھیں بحر خزر اور انہار مازندران اور خلیج عجم میں مچھلیاں بہت ھیں *

اِس ملک میں نمک بہت ھوتا ھی بلکہ بباعث شوریت کے اکثر زمین اسکي خراب پڑي ھی — تانبا جبال کرمان اور مازندران میں رانگہ اور گندھک کرمان اور فارس میں لوھا آذربیجان میں رانگہ چاندي تانبا اور فیروزہ اُن پہاڑوں میں جو بحر خزر کے گرد و نواح میں ھیں سنگ رخام (یعني سنگ مرمر) طراف ھمدان میں نفط شیراز اور بوشہر میں ھوتا ھی *

کرمان میں ایک جگہہ غار ھی کہ اُس سے ایک قسم کا تیل ٹپکتا ھی اُسکو مومیائي کہتے ھیں یہہ غار ھمیشہ بند رھتا ھی سال بھر میں ایک مرتبہ کھولا جاتا ھی اور جسقدر کہ اُسمیں سرخ رنگ مانند دانہ انار کے پیدا ھوتا ھی اُسپر مہر لگاکر خزانہ شاھي میں رکھا جاتا ھی جمیع امراض کے واسطے وہ مانند تریاق کے ھی اور سونے سے بھي زیادہ قیمتي ھی اور مومیائي خراسان میں بھي بعض بعض مقامات میں دستیاب ھوتي ھی *

بیان مصنوعات مملکت ایران

حریر اور مخمل مشہد اور اصفہان اور تبریز میں بُنا جاتا ھی اور دري قالین اور شالیں وغیرہ کرمان خراسان اور آذربیجان میں

اور زین وغیرہ ھمدان میں اور زرین کپڑا کاشان اور اصفہان میں اور باقي سوتي کپڑے کئي چکھہ بنے جاتے ھیں ھتیار لوھے اور فولاد کے شیراز میں بنتے ھیں شراب شیراز کي بہت عمدہ ھوتي ھی نیل اور ریشم اور شکر روس اور ھندوستان سے اور بکري کے چمڑے بخارا سے اور بن یعني قہوہ بلاد عرب سے لوگ وھاں تجارت کے واسطے لیجاتے ھیں *

احکام یہاں کے حکومت شاھي کے طور پر ھیں اکثر لشکر وھاں کا غیر منتظم ھی سواے دو ھزار پیادہ اور نو ھزار چار سو سواروں کے کہ اطراف آذربیجان میں روس کے مقابل میں ھیں اور باقي جو قریب تیس ھزار کے ھی سب غیر منتظم آمدني سالانہ اِس مملکت کي زر اراضي اور خراج اور جزیہ سب ملا کے بیس کرور کے قریب ھوگي *

باشندے ان بلاد کے مجوسي یعني فارسي آتش پرست اور تاتاري ترک اور اکراد مختلف الاصول ھیں مگر اب اھل اسلام میں سے شیعہ بہت ھیں اور کچھہ صوفي مذھب اصل باشندے یہاں کے مجوسي جو مذھب زردشت کے پیرو تھے کچھہ انمیں کے اطراف یزد میں خراسان کے جنوب قریب چار سو کے باقي ھیں جنکا پہاڑ پر آتشکدہ بنا ھوا ھی اسمیں آگ کو محفوظ رکھتے ھیں اِس بلاد میں نصاری قوم ارمن نساطرہ اور یعاقبہ بھي ھیں اور اکثر نساطرہ آذربیجان میں اور اطراف ارمیہ اور جبال کردستان میں رھتے ھیں *

یہاں کے شاعروں میں سے حافظ شیرازي اور سعدي شیرازي اور فردوسي طوسي اور کشاجم مشہور ھیں بعض بادشاھوں نے علم کے منتشر کرنے میں بہت کوشش کي چنانچہ سلطان ھلاکو خاں نے مراغہ میں (جو توابعات آذربیجان میں سے ھی) ایک رصد بنوائي تھي جسپر نصیرالدین طوسي مشہور معروف فاضل کو مقرر کیا تھا اور طوسي طوس کي طرف منسوب ھی جو بخارا کا ایک قریہ ھی سیوطي نے کتاب النسب میں لکھا ھی کہ امام محمد غزالي بھي یہیں کے تھے *

ملک ایران کے شہروں کا بیان

آذربیجان سے شمال غربی کی طرف شہر خوے ہی یہاں کا دیبا جو ایک قسم کا ریشمی کپڑا ہی بہت مشہور ہی باشندے اسکے پچیس ہزار کے قریب ہیں *

اِس سے جانب جنوب اور بحیرۂ ارمیہ سے بطرف مغرب ایک منزل کے فاصلہ پر شہر ارمیہ ہی اور گرد اسکے جبال نساطرہ ہیں اِس شہر کے باشندوں میں سے اکثر عیسائی ہوگئے ہیں کہتے ہیں کہ زردشت جو مجوسیوں کا پیغمبر ہی اسی شہر کا تھا باشندے اسکے دوہزار کے قریب ہیں *

بحیرۂ ارمیہ سے مشرق کی طرف شہر مراغہ ہی باغات اسمیں بہت ہیں سلطان ہلاکوخاں نے بعد فتحیابی کے اسماعیلیہ پر اِسی شہر میں بود و باش اختیار کی تھی باشندے اسکے پندرہ ہزار کے قریب ہیں اکثر اہل فن اِس شہر کی طرف منسوب ہیں — منقول ہی کہ زمانہ سابق میں یہہ ایک گانوں تھا وہاں لید گوبر بہت پڑا رہتا تھا اور گدھے چارپائے لوٹا کرتے تھے ایک وقت بادشاہ مروان بن محمد کا اُسپر گذر ہوا اسنے وہاں شہر آباد کرکے اُسکا نام مراغہ (یعنی گدھے لوٹنیکی جگہہ) رکھا — یہاں ایک ٹیلے پر ہلاکوخاں مذکور کا مرصد بنا ہوا ہی جسکے متولی نصیرالدین طوسی اور اُنکے معاون موئدالدین عرضی اور محیي الدین مغربی تھے *

آذربیجان سے مشرق کی طرف اُس پہاڑ کے قریب جو اردبیل اور گیلان میں فاصل ہی شہر اردبیل آباد ہی یہہ زمانہ قدیم میں آذربیجان کے بڑے شہروں میں سے تھا اُس کے قریب ایک بلند پہاڑ سبلان ہی برف اس پر ہمیشہ جمی رہتی ہی *

اس سے جانب جنوب مائل بغروب شہر میانہ ہی جسکو میانج بھی کہتے ہیں اِس کی طرف بھی اکثر علماء اور فقہاء منسوب ہیں *

مراغہ سے بطرف شمال (۳۶۰۰۱۷٫۵۷) طول شرقي اور (۴۸٫۵۰۰۵٫۱۰۰) عرض شمالي میں شہر تبریز ہی بلاد عجم کے شہروں میں سے یہہ شہر دولت اور تجارت میں مشہور تھا ۲۵۰ مسجدیں اور بہت سے مدرسے اور مکتب اس میں آباد تھے لیکن اب متواتر لڑائیوں کے ہونے سے اُس عظمت پر نہیں رہا ہی اکثر علماء جیسے امام ابوذکریا یحي تبریزي شارح دیوان حماسہ اِس کي طرف منسوب ہیں وہاں ایک غوطہ نہایت اچھا بنا ہی *

ہمدان کے قریب بلاد جبل میں ایک مقام ہی ماوشان جو بہت سرسبز اور سوراب ہی *

شہر قم یہہ شہر (۲۹٫۵۰) طول شرقي اور (۳۵٫۵۴۳) عرض شمالي میں واقع ہی کہتے ہیں کہ یہہ شہر سنہ ۸۲ ہجري میں آباد ہوا اِس میں سات گاؤں تھے قریب قریب پس سب ملکو ایک شہر آباد ہوگیا اس میں پستہ اور بُندق وغیرہ بہت پیدا ہوتا ہی اور یہہ پہاڑوں کے بیچ میں ایک اچھي مرغزار میں واقع ہی *

شہر کرمان جسکو قرمیسین بھي کہتے ہیں بلاد جبل سے بطرف مغرب ایک دشت آباد اور سرسبز و شاداب میں آباد ہی یہہ عراق عجم کے بڑے شہروں میں سے شمار کیا جاتا ہی محیط اِس شہر کا قریب تین میل کے ہی باشندے اس کے تخمیناً ایک لاکھہ بیس ہزار کے ہیں اقسام میوہ اور زعفران یہاں بہت پیدا ہوتا ہی تانبے کي توپیں اور آؤر ہتیار اور فرش اور سوتي کپڑے یہاں اکثر بُنے جاتے ہیں *

بلاد جبل سے بطرف شمال اُس ندي پر جو دریاے قزل اُوزان میں گرتي ہی حد آذربیجان پر شہر زنجان آباد ہی باشندے اس کے دس ہزار کے قریب ہیں *

بلاد جبل کے وسط میں دامن کوہ الوند پر شہر ہمدان واقع ہی اس میں نہریں اور باغ باڑیاں بہت ہیں کہتے ہیں کہ زمانہ قدیم میں

اس کا نام اکتبانا تھا یہہ بہت بڑا شہر تھا سات شہر پنا ہیں اس میں تھیں گرد گزد ایک دوسرے کے کہ ہرایک شہر پناہ بیرونی شہر پناہ اندرونی سے کچھہ بلند بنی ہوئی ہی باشندے اُس کے چالیس ہزار کے قریب ہیں اور چھہ سو یہودیوں کے بھی گہر ہیں یہہ لوگ گمان کرتے ہیں کہ یہاں استیر اور مرد خاے کی قبر ہی اکثر علما اور شعرا مثلاً ابن خلوف ہمدانی شاعر اور شیخ احمد بن حسین بدیع‌الزمان جو مقامات حریری والے سے پہلے تھا اس کی طرف منسوب ہیں چونکہ یہہ شہر بلاد کوهستان میں واقع ہی اِس سبب سے شاہ ایران ایام گرما میں یہاں آکر رہا کرتے تھے *

اصل دارالسلطنت یہاں کا شہر تخت جمشید ہی جسکو چہل منار بہی کہتے ہیں یہہ شیراز سے شمال کی طرف ہی اور اصفہان اور ہمدان سے جانب جنوب اکثر مکانات اِس کے شکستہ ہوگئے ہیں خصوصاً منار جو ایک بلند چبوترے پر بنے ہوئے ہیں اِس چبوترے پر چڑھنے کی ایک سو چار سیڑھیاں بنی ہوئی ہیں اور اُس پر منار بہتر بہتر فٹ بلند بنے ہوئے ہیں جنکی انتہائے بلندی سطح زمین سے ایک سو چہتر ہی اُس کی چار دیواری اور مکانات کی چھتیں بھی ٹوٹ گئی ہیں *

ہمدان سے جنوب کی طرف نہاوند ہی جو ایک پہاڑ پر واقع ہی نہریں باغ اور میوے اس میں بھی بہت ہیں حضرت عمر بن خطاب کے عہد خلافت میں مسلمانوں اور مجوسیوں میں یہاں ایک بڑی لڑائی ہوئی تھی (۳۰°۳۵) عرض شمالی اور (۵۱°۲۲′۳۰″) طول شرقی میں اُس پہاڑ پر جو بلاد جبل اور مازندران میں فاصل ہی شہر تہران آباد ہی عجم کے بادشاہ اکثر اس میں رہا کرتے تھے مگر موسم گرما میں ہوا وہاں کی خراب ہوتی ہی اِس لیئے اِس موسم میں باہر چلے جایا کرتے تھے باشندے اِس کے قریب نوے ہزار کے ہیں *

شہر اصفہان (۲۳°۳۹'۴۲'') عرض شمالي اور (۳۷°۳۴'۵۱'') طول شرقي میں واقع ہی کہتے ہیں کہ اس مقام پر دو شہر تھے ایک کا نام جي تھا اور اُس کو شہر سنان بھي کہتے تھے اور دوسرا یہودیہ اُسکا نام اِس سبب سے یہودیہ تھا کہ جب بخت نصر نے یہودیوں کو بابل سے نکالا اُن کے واسطے اِس مقام پر مکان بنوائے پس جي ویران ہوگیا اور یہودیہ باقي رہا اُس کا نام اصفہان رکھا گیا اور بعضے کہتے ہیں کہ جي وہ مقام ہی جسمیں بدعت اول ظاہر ہوئي اصفہان زمانہ قدیم میں دارالسلطنت تھا چنانچہ اب تک اس میں مکانات سنگین نہایت عمدہ موجود ہیں لیکن اب اُس عظمت پر نہیں رہا باشندے بھي اُس کے کم قریب ساٹھہ ہزار کے رہ گئے ہیں اِس شہر کي طرف بھي اکثر عالم جیسے امام ابوالفرج علي بن حسین صاحب کتاب آغاني منسوب ہیں *

اصفہان کے مشہور قریوں میں سے قریہ راوند ہی اُس کي طرف بھي بعض عالم منسوب ہیں *

بلاد جبل کي جانب شمال کو جسکو بلاد دیلم کہتے ہیں تہران سے شمال غربي کي طرف (۱۵°۳۳'۴۹'') طول شرقي اور (۱۱°۴۶'') عرض شمالي میں شہر قزوین آباد ہی اُس کو قزمین بھي کہتے ہیں چنانچہ اُس کے قرب کے باعث سے بعضے بحر خزر کو بحر قزمین بھي کہتے ہیں زمین اُس کي بہت اچھي ہی صرف بارش کے پاني سے زراعت ہوتي ہی باشندے اُسکے چشموں کا پاني پیتے ہیں انگور کے درخت اور اَور اشجار بہت ہیں اکثر علما اس کي طرف بھي منسوب ہیں چنانچہ شیخ محمد قزویني مصنف کتاب عجائب المخلوقات اور کتاب اثارالبلدان اور کتاب تلخیص المفتاح جو علم بیان میں ہی *

شہر قاشان یہہ شہر قم سے جنوب غربي کي طرف واقع ہی یہہ بہت بڑا شہر ہی باشندے اُس کے تیس ہزار کے قریب ہیں *

اب هم بترتیب صوبجات مرقومه بالا هر ایک صوبه کا مشهور شهر بیان کرتے هیں *

اولاً صوبه آذربیجان میں طبریز جو قسطنطنیه اور طرابزون کے قافلوں کي بهت بڑي تجارت گاه هی خصوصاً اُس میں ریشمیں کپڑے کي خرید و فروخت بهت هوتي هی اور صوبه کردستان میں کرمان شاه اور خوزستان میں دزفل اور شوستر اور فارس میں شیراز اور بندر ابو شهر میں (جو خلیج فارس پر هی) چهل منار جو دارالخلافت قدیم هی اور بعضے قدیم شهروں کے کهنڈر بهي اُس صوبه میں هیں اور صوبه لارستان میں لار اور تارون اور صوبه کرمان میں شهر کرمان اور بندر بگرون اور صوبه خراسان میں هرات جسکا حاکم پهلے خود مستقل تها اب امیر کابل کے تحت تصرف میں هی اور مشهد *

عراق عجم میں اصفهان هی جو اس مملکت کے اور شهروں کي به نسبت زیاده تر آباد هی اور تهوڑا عرصه گذرا که یهه دارالامارت اِس مملکت کا تها چنانچه باشندے اِس کے تخمیناً دو لاکهه هیں *

صوبه طهران میں طهران جو دامن کوه البرز پر واقع هی في زماننا دارلخلافت یهي هی باشندے اس کے ایک لاکهه تیس هزار کے قریب هیں لیکن موسم گرما میں بسبب خراب هونے هوا کے نصف کے قریب اور شهروں میں چلے جاتے هیں شهر یزد اور کاشان اور همدان اِسي صوبه میں واقع هیں *

صوبه جیلان میں شهر رشد که بڑي مشهور تجارت گاه هی اور لهجان *

صوبه مازندران میں شهر ساري جو اِس صوبه کي دارالامارت هی اور شهر عمول اور ابوالفرش یهه بڑي تجارت گاه اور نهایت آباد هی اور شهر مشهد بهي اسي صوبه میں هی *

صوبہ استرآباد میں شہر استرآباد جو اِس صوبہ کي دارالحکومت ہی چنانچہ شہر ہاے رشد اور ساری اور عمول اور اشرالفرش اور استر اباد کہ بحیرہ کسپین کے جنوبي گردنواح میں واقع ہیں ان میں اور روس میں بذریعہ جہازوں کے خوب خرید و فروخت ہوتي ہی بلکہ اکثر دخاني جہاز بھي جاري رہتے ہیں *

واضح ہو کہ ہرایک صوبہ میں پادشاہ کي طرف سے ایک ناظم مقرر ہی اِس تمامي مملکت میں سے تیس لاکھہ باشندوں کے قریب خانہ بدوش ہیں باقي سب کشتاري اور پیشوں میں مشغول رہتے ہیں یہہ لوگ نہایت خلیق اور خوش مزاج اور چرب لسان ہوتے ہیں لیکن باوصف اس کے فریبي اور دروغ گو بھي ہیں اکثر شہر اِس مملکت کے بباعث غلاظت وغیرہ کے خراب ہیں کل باشندے اس کے تخمیناً ایک کرور باعتبار وسعت کے بہت کم ہیں اِس سبب سے کہ وسط فارس اور عراق عجم اور خراسان کي زمین سیر حاصل نہیں ہی طول اس کا بارہ سو میل اور عرض پانسو میل ہی کل رقبہ پانچ لاکھہ میل مربع ہی *

بلاد فارس شرقي یعني افغانستان اور بلوچستان کا بیان

حدود اربعہ اِس کے یہہ ہیں شمالاً کوہ پروپامیشن اور شرقاً رود سندھہ جنوباً بحر ہند اور غرباً ایران بیچ میں اُس کے ریگستان ہی جو ایران سے رودہ سندھہ تک چلا گیا ہی *

اس سے بطرف شمال افغانستان اور جانب جنوب بلوچستان رود سندھہ اِسي ریگستان سے نکلا ہی رقبہ ان دونوں ملکوں کا تین لاکھہ پچاس ہزار میل مربع ہی *

افغانستان کا بیان

باشندے اس کے ساتھہ لاکھہ ہیں پہاڑ اِس ملک میں بہت ہیں کوہ ہمالیہ کي ایک شاخ بھي ہي اس میں سے ہوکر گذري طرز حکومت

اس کي بطور طوائف الملوک کے ھی صوبجات اور ریاست کا بندوبست کچھہ نہیں ھی ھرایک گانوں اور شہر کا حاکم مستقل ھی آپس میں اُن کے لڑائیاں بھي ھوتي رھتي ھیں لیکن سب میں سے امیر کابل بڑا حاکم ھی باشندے اس ملک کے شجاعت میں مشہور ھیں *

اطراف شمالي کے بڑے اور مشہور شہروں میں کابل جلال آباد اور پیشاور ھیں لیکن پیشاور اب تحت حکومت سرکار گریٹ برٹن کے ھی *

کابل سے جانب جنوب غزنین ھی اس میں ایک قلعہ بہت مستحکم بنا ھوا ھی *

غزنین سے بطرف جنوب قندھار ھی اور حد غربي پر فراہ نگر دارالامارۃ ان سب کي کابل ھی اطراف جنوبي کے باشندے بباعث متصل ھونے ریگستان کے خانہ بدوش ھیں صنعت اُن کي سوائے پشمینہ اور ریشم کے اور کچھہ نہیں ھی چونکہ آب و ھوا یہاں کی معتدل ھی اِس سبب سے میوے کثرت سے پیدا ھوتے ھیں اکثر میوہ فروش ھینگ انگور وغیرہ وھاں سے لاکر ھندوستان میں فروخت کرتے ھیں اور دھوسے اور دوشالے بھي لاتے ھیں *

باشندے کابل کے ساتھہ ھزار ھیں اس میں بھي ایک قلعہ نہایت مستحکم ھی جسکا نام بالاحصار ھی شہر مذکور بلند زمین پر آباد ھی جو بہ نسبت سطح سمندر کے چھہ ھزار پانسو فٹ عموداً بلند ھی بازار یہاں کا نہایت وسیع اور بہت خوش قطع آمدورفت افغانستان سے ھندوستان کودو گھاٹیوں کي راہ سے ھی ایک نام درۂ خیبر ھی جسکا طول دس میل کا ھی اس سے جنوب و مشرقي درہ بولان ھی جو ساٹھہ میل کا طویل ھی کل باشندے اس کے سنت جماعت ھیں اھل فارس سے بسبب تعصب مذھبي کے بہت دشمني رکھتے ھیں اور یہود اور نصارے سے اسقدر تعصب نہیں کرتے ھیں اور اپنے آپ کو یہودا کہتے ھیں اور

کہتے ہیں کہ بخت نصر بادشاہ نے ہمکو بابل سے اِس ملک میں لاکر بسایا ہی *

ملک افغانستان کي حد شمالي پر کشمیر بلخ اور ہرات واقع ہیں اگرچہ یہہ خود مستقل ہیں لیکن تاہم کچھہ افغانستان کے ماتحت ہیں *

بلوچستان کا بیان

یہہ قطعہ صحراء مذکورہ بالا کے فاصل ہونے کے باعث افغانستان سے جدا ہی طرز حکومت اسکي افغانستان سے بھي بدتر ہی اور بطور افغانستان امیر اور خان اور سرداروں کے زیر حکومت ہی اور یہہ سات ضلعوں میں منقسم ہی کلات سراوان کچھ گنداوا جھلاون لس بیلا اور مکران اور کوہستان اگرچہ ہر ایک ضلع کا خان خود مستقل ہی لیکن یہہ سب کلات کے خان کے تابع ہیں چنانچہ اِسي لحاظ سے ضلع کلات دارالخلافت اِس ملک کي تصور کیا جاتا ہی اگرچہ راہ و رسم و دین و مذہب میں مثل افغانوں کے ہیں لیکن وحشت اور خونریزي میں اُنسے بھي زیادہ ہیں اکثر باشندے اِسکے صرف بھیڑ اور اُونٹ کے پالنے اور راہ زني کرنے اور ڈاکہ ڈالنے سے اپني گذر اوقات کرتے ہیں اور یہہ سب دو قومیں ہیں سمت مشرق قوم براہو اور بطرف مغرب قوم بلوچ *

حاصلات اس ملک کي گھي چمڑے اُون اور بعض دوائیں اور خشک میوے وغیرہ ہیں جو شخص انسے امن چاہے اور مسلوک ہو اُس سے وفاداري اور نمک حلالي سے پیش آتے ہیں اگرچہ چوري اور جھوٹ کو معیوب جانتے ہیں لیکن بڑے قوم کے ہلاک کرنے اور شہر کے لوٹنے میں مستعد رہتے ہیں *

رقبہ اسکا ایک کرور پچاس لاکھہ میل مربع ہی اور باشندے اسکے تخمیناً بیس لاکھہ آدمي ہیں *

شہر کلات جو اسکا دارالخلافت هی ایک پہاڑ پر آباد هی اور تخمیناً آٹھہ دس هزار فٹ بلند — باشندے اسکے بیس هزار کے قریب هیں اهل فرنگ نے سنہ ۱۸۲۹ ع میں اور دوبارہ سنہ ۱۸۳۱ ع میں اسکو لیا تھا مگر پھر چھوڑ دیا — زمین اسکي کوهستاني هی یا جنگل اور میدان کشتکاري یہاں بہت کم هوتي هی صحراؤں میں گرمي شدت هوتي هی *

چھٹي فصل

هندوستان کے بیان میں

مملکت هندوستان سے وہ قطعہ مراد هی جو شمالاً کوہ همالیہ سے جنوباً بحر هند تک اور شرقاً برم پتر سے غرباً تا رودسندہ اور سلسلہ کوہ سلیماني تک محدود هی اور یہی سلسلہ کوہ سلیمان کا درمیان هندوستان اور افغانستان کے فاصل هی *

یہہ قطعہ (۸° ۵۷) عرض شمالي سے لیکر (۳۶°) درجہ تک اور (۶۷°) درجے طول شرقي سے لیکر (۹۲°) درجہ تک واقع هی چنانچہ نہایت طول و عرض اسکا تقریبا اٹھارہ سو میل هی اور رقبہ ایک کرور چھیالیس لاکھہ تین هزار دوسو بارہ میل مربع هی — کل باشندے اسکے تخمینا اُنیس کرور هیں *

طرز حکومت اِس مملکت کي چار طور پر هی — ایک یہہ کہ اکثر شہروں میں خاص نظم و نسق سرکار دولتمدار انگریز بہادر کا هی دوسرے یہہ کہ بعضے شہر ماتحت حکومت حکام و رؤساے والا مقام هیں لیکن وے رئیس تابع اور فرمان پذیر سرکار انگریز کے هیں تیسرے ممالک اسیے خود مستقل هیں چنانچہ کشمیر بوتان اور نیپال — چوتھے یہہ کہ بعضے مقامات ماتحت حکومت غیر سرکار کے هیں جیسے چندرنگر اور گوهہ کہ شاہ فرانس اور پرتگیز کے ماتحت هی حاصل یہہ کہ خاص سرکار انگلشیہ کے ماتحت حکومت کے باشندے تیرہ کرور هیں اور دوسرے رئیسوں کے ماتحت حکومت چار کرور پچاس

لاکھہ — عرض کہ تمام مملکت میں تین خمس پر سرکار انگریز کا تصرف هی اور باقي پر اور رئیسوں کا مگر وے بھي تابع فرمان دولت انگلشیہ هیں اور کل باشندوں میں سے نوعشر هندو اور ایک حصہ اور اقوام مختلف مثلاً مسلمان یہود عیسائی اور فارسي وغیرہ هیں — هندوؤں میں سے قوم برهمن راجپوت اور سکھہ زیادہ تر مشہور هیں *

سلسلہ کوہ همالیہ هندوستان کے اَور پہاڑوں کي نسبت بہت طول اور بلند اور وسیع هی چنانچہ حدود چین سے کشمیر تک برابر هزار میل لنبا هی اور اوسط بلندي اُسکي عموداً بائیس هزار فت بلکہ بعض ٹیلے اِسکے عموداً پانچ میل تک بلند هیں — یہہ سلسلہ چھہ سلسلوں سے مرکب هی جو برابر برابر مشرق سے بطرف مغرب مائل بشمال چلے گئے هیں اور مابین انکے صرف گھاٹیاں فاصل هیں ازانجملہ بیچمیں کا سلسلہ نہایت بلند اور برف کا محل هی اور اسکے دونوں طرف کے سلسلے بلندي میں کم هوتے گئے هیں اور رود برم پتر کے مہانہ سے لیکر تاجنوب هندوستان راس کماري تک خلیج بنگال واقع هی اور اِسکے حد غربي پر راس کماري سے تا مہانہ رود سندہ بحر عرب هی *

یہہ تمام قطعہ بشکل مثلث هی جسکے دو ضلعوں کو پاني محیط اور ایک طرف کا قاعدہ پہاڑوں سے محدود هی *

خلیج بنگال کے کنارہ پر کوئي جگہہ قابل لنگرگاہ جہازوں کے نہیں هی مگر حد غربي پر ایک بمبئي نہایت رونق‌دار اور مشہور لنگرگاہ هی اور رود نربدہ کے مہانے سے سمت شمال خلیج کھمبائت هی اور صوبہ کچھہ کي جانب مغرب خلیج کچھہ واقع هی *

اِس تمام مملکت هندوستان کے جنوب میں بجز جزیرہ سیلان کے اور کوئي بڑا جزیرہ بیان کے قابل نہیں هی اور اِس قطعہ کا ضلع غربي ملیبار اور ضلع شرقي منڈل کے نام سے مشہور هی *

واضح ہو کہ تمام ہندوستان چار قطعوں میں منقسم ہی ایک وہ قطعہ جو حد شمالی کوہستان ہمالیہ پر واقع ہی — اسمیں شیکم بوتان اور نیپال اور کشمیر واقع ہیں سوائے انکے سارے ملک اسکے تحت حکومت سرکار انگریز ہیں *

دوسرا خاص ہندوستان جو دامن کوہ ہمالیہ سے لیکر نربدہ تک اور نربدہ کے چشموں سے لیکر برم پتر تک واقع ہی — اس قطعہ میں میں کئی صوبے ہیں سمت مغرب صوبہ لاہور یعنی پنجاب اور راجپوتانہ اور سندہ اور لاہور سے بطرف مشرق صوبہ دہلی اور بہار اور اور بنگالہ اور دہلی سے جانب جنوب صوبہ اجمیر اور اکبرآباد اور الہ آباد اور اجمیر سے جنوب کو صوبہ مالوہ اور اس سے سمت مغرب صوبہ گجرات ہی *

تیسرا قطعہ ملک دکن ہی اسکے سمت شمال رود نربدہ اور کوہ بندیاچل اور بطرف جنوب رود کشنا ہی — اس قطعہ میں صوبہ خاندیس برار اور کٹک واقع ہیں اور انسے جنوب صوبہ اورنگ آباد گولکندہ اور صوبہ سرکاری اور راجمندری اور گنجم اور کچھہ حصہ کنکن جسکو کنکان بھی کہتے ہیں جنوب غربی میں ہی اور بیجاپور *

چوتھا قطعہ رود کشنا سے راس کماری تک واقع ہی — اس قطعہ میں بعض اطراف جنوبی کنکن اور بیجاپور اور علاوہ انکے کنارہ کالاگھات تراونکور اور میسور اور کرناٹک ہی — اسی ترتیب سے یہہ صوبجات آئین اکبری میں بھی مرقوم ہیں *

بیان رودہاے ہندوستان

سلسلہ کوہ ہمالیہ اور کوہ ہندوکش سے کئی ندیاں نکلکر جانب جنوب بہتی ہیں چنانچہ رود منی کیانگ میکوئی اور ایراودی ممالک آنام اور سیام اور برہما میں سے ہوکر گذرتی ہیں — اور رود برم پتر گنگ جمنا اور سندہ ہندوستان کے قطعات شمالی میں سے گذرکر مائل بجنوب

بهتي هيں ـــ علاوه انكے قطعات دكن ميں سے بهي بڑي بڑي نديان نكلي هيں چنانچه اِس قطعه كے وسط ميں رود نربده دامن كوه بندياچل كے متصل (جو هندوستان كے بيچميں جانب مشرق سے شروع هوكر غربا سيدها صوبه خانديس تک چلا گيا هى) بهتي هوئي بحر عرب ميں جاملي هى *

اِس رود كے جنوبي سمت كو كچهه تهوڑے فاصله پر تبتي ندي بهتي هوئي اُسيقدر مسافت طى كركے وه بهي بحر عرب ميں جاملي هى مصب اسكا بندرسورت كے قريب هى *

اِس رود كے دكن طرف حد غربي هندوستان كے قريب ايک پهاڑ هى جسكا نام كوه گهات غربي هى اُسكے سمت شرقي پر تمام ملک دكن بلند اور سبزانهوار كوهستاني زمين ركهتا هى جو سمت مشرق مائل به نشيب هوتي گئي هى اِسكي حد شرقي پر ايک آؤر سلسله هى جو گهات شرقي كے نام سے معروف هى پس چونكه دكن كے كوهستان مشرق كي طرف مائل به نشيب هيں اِس ليئے اِسكي نديان بهي اُسي سمت كو بهتي هيں يعني گهات غربي سے نكلكر شرقا خليج بنگال ميں جاكر ملي هيں اُنميں سے خاص اور نامور مهاندي اور گوداوري كشنا اور كاوري هيں *

رود گنگا كا بيان

يهه ندي تمام هندوستان كي نديوں سے بڑي هى كوه‌هماليه كے دامن شمالي رود سنده كے چشمه كے قريب سے نكلكر آٹهه سو ميل بهكر برم پتر كي كئي شاخوں سے ملكر خليج بنگال ميں جاكر گرتي هى ـــ اِس ندي ميں اور بهت سي نديان اطراف شمالي اور جنوبي سے آكر ملي هيں جو نديان كه اطراف شمالي سے اسميں آكر ملي هيں كوه هماليه سے نكلي هيں چنانچه گنڈک گومتي گهاگرا اور جمنا جو گنگا كي نصف مسافت پر الهآباد كے قريب آكر ملي هى اور جو اطراف جنوبي سے

آکر ملي هیں کوہ بندیا چل سے نکلي هیں چنانچه چمبل اور سون جو گنگا اور جمنا کے سنگم سے سمت مشرق و جنوب تخمیناً دو سو میل آگے اُسمیں آکر ملي هی پس گنگا کے مہانه کے قریب اُسکي دو شاخیں پهوټکر ایک مثلث پیدا کرتي هیں جسکا زاویه یعني گوشه دو سو میل بحر سے دور هی اُن میں کي ایک شاخ کا نام گنگا اور دوسري کا نام هوگلي هی جو شہر کلکته پر سے هوکر گذرتي هی اور گنگا شہر ڈهاکه پر سے اِن دونوں شاخوں کے کنارہ پر بحر کے قریب کئي جزیرے هیں اور ایک بڑا بن بنام سندر بن هی جس میں بجز شیر اور اَور درندوں کے آبادي نہیں هی *

برم پتر کا بیان

یهه دریا تهوڑي سي مسافت پر بحر سے جا ملا هی اِسي سبب سے یهه نہایت زور شور سے بہتا ہے هی اور جہازوں اور کشتیوں کي آمدورفت اس میں بہت کم هی *

نربدہ اور تاپتي کا بیان

بندیا چل اور دکن کي شمالي حد کے بیچ میں یهه دونوں ندیاں بہتي هوئیں خلیج کهمبائت میں جاکر گرتي هیں اور یهه دونوں بباعث سلسله کوہ متذکرہ کے ایک دوسرے سے علحدہ هیں *

رودهاے دکن کا بیان

اِس قطعه کي بڑي اور مشہور ندیاں خلیج بنگال میں جاکر گرتي هیں چنانچه مہاندي کا مصب گنگا سے ایک سو تیس میل سمت جنوب شہر پوري جہاں جگنناتهه کا بہت بڑا مندر مشہور هی دور هی * پس وهاں سے تخمیناً چار سو میل کے فاصله پر سمت جنوب و مغرب رود گوداوري هی یهه دونوں خلیج بنگال میں گرتي هیں وهاں سے ستر میل سمت جنوبي کو کشنا ندي بهي خلیج مذکور میں گرتي هی اور هندوستان کي عین جنوبي سمت کو مقابل شمالي حد جزیرہ

سیلان کے رودکاویري کے چند شاخیں خلیج مذکور میں ملي هیں یهه تینوں ندیاں گهاٹ غربي سے نکلي هیں *

جاننا چاهیئے که تمام سر زمین هندوستان میں کوئي وسیع جهیل نهیں هی هاں صرف کچهه کي سمت مغربي پر ایک وسیع جهیل رن کچهه کے نام سے مشهور هی پاني اِس کا نمکین هی وسعت اِس کي پانچ هزار میل مربع سے زیاده هی *

هندوستان کے صوبوں اور بڑے شهروں کا بیان

شهر کلکته جو في زماننا مملکت هندوستان کي دارالسلطنت هی بحر کے کناره سے سو میل کے فاصله پر آباد هی اسمیں پادشاه هند و انگلینڈ کے امیرالامرا نواب گورنر جنرل صاحب بهادر رهتے هیں اور یهه شهر رود هوگلي کے دونوں طرف آباد هی بطرف جنوب خاص کلکته اور سمت شمال قصبه هوڑا مگر خاص کلکته ندي کے کناره پر چهه میل طویل اور ڈیڑه میں عریض هی اور اُس کے دو حصه هیں ایک میں اهل فرنگ رهتے هیں اور ایک میں اهل هند جهاں اهل فرنگ رهتے هیں اُسمیں مکانات نهایت عالیشان اور سڑکیں بهت خوش قطع بني هوئي هیں اور محل نواب گورنر کے سامنے ایک بڑا وسیع میدان هی جسمیں کئي سڑکیں نکلي هیں جنپر اکثر صاحبان انگریز صبح شام گهوڑوں اور بگهیوں پر سیر اور تفریح طبع کے واسطے پهرتے هیں قلعه یهاں کا جو ولیم فورتهه پادشاه انگلستان کے نام سے مشهور هی بهت مضبوط اور مستحکم بنا هی *

رود هوگلي متصل اِس شهر کے قریب نصف میل کے عریض هی اسکے کنارے کنارے شهر سے متصل ایک پکي سڑک اور ایک دیوار مضبوط اور کئي گهاٹ مال تجارت کے آتارنے کے واسطے بنے هوئے هیں باشندے اِسکے تخمیناً چهه لاکهه اُن میں سے تخمیناً ایک ثلث مسلمان اور پندره هزار عیسائي اور باقي هندو هیں *

هوگلي سے اوپر کي جانب کو گنگا کے زاویہ مثلث سے قریب ایکسو بیس میل کلکتہ سے شمال کي طرف شہر مرشدآباد هی جو صوبہ بنگالہ کا قدیم دارالامارۃ تها یہہ شہر بہت وسیع هی اور ندي کے کنارے کنارے آتهہ میل لمبان بسا هی لیکن بد قطع اور اکثر مکانات اس کے شکستہ اور ویران اور بهي غلاظت اِس شہر میں بہت سي هی باشندے اس کے تخمیناً ایک لاکهہ پینستهہ هزار *

شہر ڈهاکہ یہہ بهي زمانہ سابق میں بڑي تجارت گاہ تها مگر اب اس قدر نہیں هاں اب تک وهاں کي اشیاے تجارت مثلاً ڈوریہ وغیرہ کے مشہور هیں اکثر مکانات یہاں کے کچے یعني مٹي اور بانس کے اور پختہ کم هیں البتہ بڑے بڑے مکان پرانے ٹوٹے هوئے بہت هیں باشند اس کے چهتر هزار کے قریب هیں *

شہر پٹنہ رود گنگا سے جنوب کي طرف کلکتہ سے تخمیناً تین سو میل کے فاصلہ پر واقع هی یہہ شہر صوبہ بہار کي دارالامارۃ تها گرد اس کے پراني شہر پناہ اب تک قایم هی اِس لیئے راستے اُس میں نہایت تنگ هیں طول اس کا ڈیڑہ میل اور عرض پون میل هی شہر پناہ اِس کي سابق میں بہت مستحکم تهي لیکن اب جا بجا سے ٹوٹ پهوٹ گئي هی باشندے اِس کے دو لاکهہ چوراسي هزار *

شہر گیا پٹنہ سے جانب جنوب پچپن میل واقع هی وہ هندوؤں کي بڑي تیرتهہ گاہ هی اسي لیئے زیادہ تر مشہور هی بودہ جو هندوؤں میں بڑا اوتار هوا هی یہیں پیدا هوا تها *

پٹنہ سے تخمیناً ساتهہ میل کے فاصلہ پر بطرف مغرب رود گنگا کے شمالي کنارہ پر شہر بنارس آباد هی یہہ بهي هندوؤں کي معبد گاہ هی زمانہ قدیم سے اب تک علم سنسکرت کے درس و تدریس میں مشہور هی اور مندر اس میں بہت سے هیں ازانجملہ ایک بندري‌ناتهہ کا شیوالہ یعني مندر هی جو تمام شہر کي عمارات سے بلند هی اس پر ایک کلس

سونے کا رکھا ہوا ہی جو بہت دور سے چمکتا ہوا نظر آتا ہی اور اُسمیں ایک مسجد اورنگ زیب کي بنائي ہوئي ہی اُس پادشاہ نے اِنکے شہوالے آس پاس کے توڑ کو اُن کے پتھروں سے یہہ مسجد بنائي تھي اکثر مکانات یہاں کے پختہ اور بلند وسیع خوش قطع رئیس اور ساہوکار یہاں کے نہایت دولتمند اِس شہر میں زرین کام بہت ہوتا ہی چنانچہ ایک محلہ اُس کے بُننے والوں کا علحدہ آباد ہی اور کئي قسم کا ریشمي اور سوتي کپڑا یہاں بُنا جاتا ہی سڑکیں یہاں کي نہایت تنگ اور تیڑھي برھمن اس میں بہ نسبت اور شہروں کے بہت ہیں چنانچہ بعضے کہتے ہیں کہ اِس میں آٹھہ ہزار صرف برھمنوں ہي کے گھر ہیں یہہ لوگ اکثر اُن ہندوؤں سے جو تیرتھہ کیواسطے آتے ہیں بہت کچھہ کما لیتے ہیں مدرسے بھي اسمیں بہت ہیں جنمیں درس و تدریس انگریزي فارسي سنسکرت اور ہندي کي ہوتي ہی علی الخصوص ہندي اور فارسي کا رواج بہت ہی باشندے اِسکے تخمیناً دولاکھہ ہیں *

اِس سے پچھم طرف گنگا کے کنارہ جنوبي پر شہر مرزاپور ہی جو خاص کر تجارت میں بہت مشہور ہی اور گنگا کے سنگم پر شہر الہ آباد آباد ہی جو خلیج بنگالہ سے براہ رود گنگا آٹھہ سو بیس میل اور سیدھي بخط مستقیم کلکتہ تک چار سو پچھتر میل دور ہی اکبر بادشاہ نے اِسمیں ایک بڑا مستحکم قلعہ بنایا تھا سرکار انگریزي نے اُسکي اور زیادہ تر مرمت کي ہی اِسمیں بھي ہندو تیرتھہ کے واسطے بہت آتے ہیں لیکن بنارس کے برابر آبادي اور تجارت اُسمیں نہیں ہوتي ہی باشندے اِسکے تخمیناً پینسٹھہ ہزار *

صوبہ اودھ کي دارالامارۃ شہر لکھنؤ ہی جو گومتي پر آباد ہی گومتي اِس شہر سے ایکسو ستر میل پر بہہ کر گنگا میں جاملي ہی نواب لکھنؤ کے وقت میں یہہ شہر تین حصوں پر منقسم تھا ایک

پرانا شہر اسمیں تجارت بہت ہوتي تھي ۔ لیکن سڑکیں تنگ اور غایط مکانات بدقطع — دوسرا خاص بادشاهي محل لیکن جب سے که سرکار انگریز کا تسلط اسپر هوا اور شاه اوده کو معزول کیا اکثر محلات شاهي کو توڑکر باغ اور باغچے وهاں لگائے گئے — تیسرا حصه اهل شہر کي عمارات اور مسجدیں وغیره هیں سڑکیں اسمیں اچھي اور مکانات خوش قطع منار اور قبه دور دور سے بہت خوشنما نظر آتے هیں — یهه شہر کلکته سے چھه سو پچاس میل کے فاصله پر هی باشندے اِسکے تخمیناً تین لاکھه *

اِس سے آسي میل کي مسافت پر گهاگره کے جنوبي کناره پر شہر فیض آباد آباد هی عهد سلطنت سلاطین دهلي میں صوبه اوده کي دارالامارة تھا لیکن جب سے که لکھنؤ دارالسلطنت هوا یهه ویران هوگیا اکثر مکانات اِسکے شکسته اور آبادي بھي کم هی *

الهآباد سے تین سو میل کے فاصله پر جمنا کے کنارہ جنوبي پر شہر اکبرآباد آباد هی اسکو سنه ۱۵۶۶ ع میں اکبر بادشاه نے دارالسلطنت قراردیا تھا اِسي سبب سے اکبرآباد کے نام سے موسوم هوا زمانه سابق میں اسکا نام آگره تھا لیکن سنه ۱۶۴۷ ع میں شاهجهاں بادشاه نے دهلي کو پھر دوباره دارالسلطنت قرار دیا پر یهه شہر دوسو برس تک به نسبت اکثر شہروں کے آباد اور بارونق رها فيزمانناً اگرچه شہر ویران هوگیا هی لیکن اکثر عمارات اور خصوص قلعه یہاں کا بےنظیر هی خصوصاً اکبر بادشاه کا مقبره جو قصبه سکندره میں هی اور موتي مسجد قلعه کي اور تاج بي بي کا روضه جو جمنا کے کناره بتمامه سنگ مرمر کا بنا هوا هی یهه شہر کلکته سے آٹھه سو تیس میل کے فاصله پر هی باشندے اسکے تخمیناً ایک لاکھه بیالیس هزار هیں *

اسکے گرد و نواح کے مشہور شہروں میں سے بھرت پور هاتھرس اور متھرا هیں *

آگرہ سے ایکسو بیس میل سمت شمال جمنا کے کنارے پر شہر دھلي آباد هی جسکو شاهجهان‌آباد بهي کہتے هیں هندوؤں کي کتب تواریخ سے ثابت هوا که یهه شہر بہت قدیم هی اور بیس میل مربع آباد تها بلکه لکها هی که شاهجهان سے پہلے اِسکے باشندے بیس لاکهه تهے لیکن سلطان محمود غزنوي نے بہت هلاک کیئے اور بعد ازاں سنه ۱۳۴۰ ع میں محمد تغلق نے کچهه باشندوں کو لیجاکر دیوگڈه میں بسایا اور اُسکا نام دولت آباد رکها مگر شاهجهان نے اپنے عهد میں اسکو از سر نو آباد کیا محیط اسکا سات میل گرد اسکے شہر پناه مستحکم اور بلند جامع‌مسجد یہاں کي سنگ سرخ سے نہایت عالیشان اور خوش قطع بني هی اِسمیں ایک نہر هی جو یہاں سے کرنال تک علي‌مردان خاں کے نام سے مشہور هی اِسي نہر کے باعث دهلي میں پاني ملتا هی اور یهه جو جمنا کے مخرج سے نکلر دوآبه میں هوکر ایکسو پچاس میل کي مسافت طی کرکے دهلي میں آئي هی وهاں ضابطه خاں کے نام سے معروف هی مگر في‌زماننا بند پڑي هی اِس شہر میں کئي مدرسے هیں اور دلچسپ مکانات خصوصا محل شاهي اور جامع مسجد وغیرہ یہاں کي مشہور هیں یهه کلکته سے نو سو چھپن میل دور هی اِسکے گرد و نواح کے مشہور شہر میرٹهه هانسي اور سردهنه — باشندے اِسکے تخمینا ایک لاکهه پچاس هزار *

رود چنبل کے قریب جو ملک مالوہ میں بہتي هوئي جمنا میں جاملي هی شہر گوالیار آباد هی قلعه اسکا به نسبت اور تمام هندوستان کے قلعوں کے نہایت مستحکم پہاڑ کي چوٹي پر بنا هوا هی یهه شہر عالیجاہ سیندهیه قوم مرهته کي دارالامارة هی *

گوالیار اور آگرہ کے بیچمیں چنبل کے کنارہ پر دهولپور هی یهه بهي ایک چهوٹي سي ریاست کي دارالحکومت هی *

رود گنگا کے کنارہ پر شہر فرخ آباد آباد هی زمانہ سابق میں یہہ بھي مستقل ریاست تھي گرد اسکے شہر پناہ تھي لیکن اب توت گئي هی سڑکیں اسمیں صاف اور وسیع اکثر مکانات پختہ بلند اور خوش قطع اور گرد اسکے باغات اور وہ مکانات جو اب سڑک پر هیں باشندے اسکے تخمینا ساٹھہ هزار *

اِس سے آگے رود گنگا پر سواے هردوار اور سري نگر کے اور کوئي شہر مشہور نہیں هی اور یہہ دونوں بسبب معبدگاہ هونے هنود کے بہت مشہور هوگئے هیں — هردوار میں ایک بڑا میلہ لگتا هی جسمیں ایک کرور سے دو کرور تک آدمي جمع هوجاتے هیں اِس سے قریب سرکار انگریز نے ایک نہر گنگا سے کھود کر نکالي هی جو سہارن پور اور روڑکي کو هوتي هوئي کانپور کے نزدیک پھر گنگا میں جاملي هی *

قطعۂ همالیہ کي کوهستاني ریاستوں کا بیان

سواے اِن شہروں کے جو رود گنگا پر آباد هیں اسکے شمال کي جانب کے پہاڑوں پر انگریزوں کي کئي چھاونیاں تبدیل آب و هوا کے واسطے آباد هیں جیسے نیني تال منسوري شملہ سپاتو بلکہ ایام گرما میں نواب گورنر جنرل صاحب بہادر معہ اپنے اهل عملہ کے کوہ شملہ پر آکر رہا کرتے هیں *

شہر سري نگر ان برفیدہ پہاڑوں کے بیچمیں بستا هی اگرچہ بباعث شدت سرما کے آباد کم هی لیکن اسمیں ایک بڑا شیوالا هی گنگا مکھي یعني گنگا یہاں سے نکلي هی اِس لیئے اکثر هنود تیرتھہ کے واسطے یہاں آتے هیں *

ملک نیپال بھي کوہ همالیہ کے درمیان سمت شرقي میں واقع هی شرقاً و غرباً ۴۸۰ میل طویل اور شمالاً و جنوباً ۱۹۰ میل عریض چنانچہ نقشہ میں (۸۰° ۲۰) سے لیکر (۸۹° ۲۰) تک طولاً واقع هی دارالحکومت اِسکا کٹ مندو باشندے اِسکے تخمیناً تیس هزار *

دوسرا شہر کٹ منڈو سے جانب جنوب تھوڑے فاصلہ پر للتا پٹن هی باشندے اِسکے بیس هزار *

اُمراء اور اهل فوج اِس ملک کے گورکھے اور رعیت میں کسان وغیرہ نیورکي قوم مگر هندوستان سے کچھہ برهمن بھی وهاں جاکر بسے هیں باشندے اِس ملک کے هندو نهیں بلکہ بودہ کا مذهب رکھتے هیں اور گرو لامہ تبت والے کے معتقد هیں اطراف شمالي میں اُس ملک کے آدمي مثل شیکم اور بھوٹان وغیرہ کے پھیلے هوئے هیں *

شیکم ایک چھوٹي سي ریاست نیپال اور بھوٹان کے درمیان میں واقع هی — دارالامارت اِسکا شهر شیکم حاکم وهاں کا مطیع سرکار انگریز هی *

بھوٹان شرقاً و غرباً دو سو میل کے طول میں اور نوہ میل بہ تعداد اوسط عرض میں واقع هی حاکم وهاں کا دیو راجہ لقب رکھتا هی — دارالحکومت اُسکا تسیودون دوسرا شهر اِسکا نیا کہا هی مگر حال اِن شهروں کا کم معلوم هی سرکار انگریز کي طرف سے ایک صاحب رزیڈنٹ کٹ منڈو میں تشریف رکھے هیں آب و هوا اِن قطعات همالیہ کي بسبب نشیب و فراز سطحات زمین کے مختلف‌الکیفیت هی کهیں گرم اور کهیں سرد علی‌هذالقیاس حاصلات بھي اِس میں هر قسم کے کهیں بطور بلاد حارہ اور کهیں مثل سطح برفیدہ کے پیدا هوتے هیں اور نشیب کي زمین اکثر سبز حاصل هی اور درخت و اشجار بکثرت پیدا هوتے هیں مگر بعضے وادیوں میں دلدل کے واقع هونے سے هوا مرطوب اور خراب رهتي هی اختلاف آب و هوا کا اِن قطعات میں نزدیک نزدیک پایا جاتا هی یعني کهیں هوا معتدل اور اچھي هوتي هی اور اُسکے تھوڑي هي دور پر مخالف اور بري چنانچہ قدرت ایزدي ایسے مقام پر نظر آتي هی کہ کاشمیر اور نیپال میں بعضے وادي پھول و پھل پیدا هونے سے مثل اقالیم حارہ کے بهت خوشنما اور سر سبز دکھلائي دیتے هیں اور

آس سے تھوڑي دور پر اونچے بلند برفيدہ پہاڑ مثل بلاد منطقہ باردہ کے نظر آتے ھیں گویا کہ اُن وادیوں میں بہشت اور دوزخ کا اجتماع ھی باوجود نشیب و فراز اور راہ ھاے دشوار گذار اِس ملک کے سوداگر لوگ بڑي بڑي بلند گھاٹیوں اور برفیدہ پہاڑوں پر گذر دو آمد رفت اپني سعہ اشیاء تجارت کے جانب تبت یارقند اور ترکستان شرقي وغیرہ میں رکھتے ھیں چنانچہ ایک گھاٹ کاراکورم کا نسبت سطح سمندر کے (۱۸۶۰۰) فٹ بلند ھی اور دوسرا پرنزلا (۱۸۵۰۰) فٹ اور تیسرا دھورا گھاٹ (۱۷۷۵۰) فٹ بلند ھی اور ملک تبت میں قریب اُس تالاب کے جو اُس ملک والوں کي تیرتھہ گاہ ھی ایک گھاٹ بنام نیتي گھاٹ بہت دشوار گذار اور سیدھي چڑھائي کا ھی جس پر سے اشیاے تجارت سواے بھیڑ بکري کے اور کسي جانور پر لد کر جا نہیں سکتي *

منجملہ ریاستہاے مذکورہ کے ایک کشمیر ھی جو بعد فتحیابي ملک پنجاب کے سرکار انگریز نے گلاب سنگھہ کو خیر خواھي میں عطا فرمایا ھی وہ ایک بلند وسیع زر خیز وادي میں کوہ همالیہ کے گوشہ شمال و غربي کے در میان واقع ھی خوبي اِس خطہ بےنظیر کي زمانہ قدیم سے مشہور چلي آتي ھی اِس لیئے آسکے لکھنے کي کچھہ حاجت نہیں یہاں کے شہروں میں سے دو بڑے شہر ھیں — ایک سري نگر جسکو کاشمیر بھي کہتے ھیں دوسرا اسلام آباد سري نگر ایک اچھي جھیل کے کنارہ پر واقع ھی جو چاروں طرف سے خوب خوشنما نظر آتي ھی — رود جہلم کوہ همالیہ سے نکلکر اس جھیل میں سے ہوکر گذرتي ھی اُسکا سیلاب کبھي اسقدر بڑھتا ھی کہ جسکے سبب شہر کو بہت سا نقصان پہونچتا ھی — اشیاے تجارت وھاں کي دو شالہ اور پشمینہ وغیرہ — طول اِس قطعہ کا (۱۱۰) اور عرض (۶۰) میل ھی *

صوبۂ پنجاب کا بیان

دهلي سے تین سو چهیاسي میل کے فاصله پر شمال و مغرب کي طرف رود راوي کے کنارہ پر شهر لاهور آباد هی ـــ یهه شهر درانیوں کي دارالخلافت تها جو هندوستان پر فوج کشي کرکے آئے تهے اُس زمانه میں اِس شهر سے اکبرآباد تک پانچسو میل کي مسافت تک بادشاہ کے سفر کے واسطے سڑک بنی هوئي تهي اور دونوں طرف اُسکے سایه دار درخت لگے هوئے تهے بعد اُس کے سکهوں کي دارالامارت چند مدت تک رها فی زماننا تسلط سرکار دولتمدار انگریز بهادر کا هی باشندے اِسکے پچانوہ هزار *

اِس سے تیس میل کے فاصله پر شهر امرت سر هی جو سکهوں کي تیرتهه گاہ هي باشندے اُس کے نوہ هزار *

واضح هوکه ملک پنجاب بشکل مثلث هی اِس مثلث کا ایک ضلع کوهستان همالیه سے متصل هی اور ضلع غربي کوہ سلیماني سے اور ضلع جنوب و مشرق رود ستلج هی غرضکه اِن ضلعوں سے ملک پنجاب محیط هی وجهه تسمیه اِسکي یهه هی که پانچ ندیاں ستلج بیاس راوي چناب جهلم اِس میں سے گذر کرسمت جنوب صوبه ملتان میں رودسندہ سے ملتي هیں *

شهر امرت سر سکهوں کے نزدیک مانند بنارس کے تیرتهه گاہ هی تجارت اِس میں بهت هوتي هی رئیس اور ساهوکار یهاں کے بهت مالدار هیں اِس میں ایک بڑا تالاب هی جسکو سکهوں نے بزرگ سمجهکر اُسکا نام امرت سر یعني چشمه آب حیات رکها هی یهه شهر اُسي کے نام سے موسوم هوا هی بیچمیں اِسکے ایک مندر هی جو نانک پنتهوں نے بنوایا هی *

لاهور سے جنوب و مغرب کي طرف رودچناب پر شهر ملتان آباد هی اِس میں ایک قلعه نهایت مستحکم پهاڑ کي چوٹي پر چالیس پچاس

فٹ بلند بنا ہوا ہی اور اِس میں کئی برج ہیں ریشمی کپڑے اور دری وغیرہ اِس شہر میں بُنی جاتی ہیں *

لاہور سے دوسو میل کے فاصلہ پر اور کابل سے بھی دوسو میل جانب جنوب سرحد افغانستان پر رودسندھ کے اوپر اٹک ایک قلعہ بہت مستحکم ہی اور دریاے کابل پر شہر پیشاور آباد ہی جو دروازہ ہند سمجھا جاتا ہی اور اِن سے جانب جنوب ڈیرہ اسماعیل خاں اور ملتان کے قریب ڈیرہ غازی خاں ہی یہہ دونوں رودسندھ کے سمت مغرب آباد ہیں اور افغانستان کی تجارت کی منڈی ہیں اور دریاے ستلج کے کنارہ پر بہاولپور بھی بڑی مشہور تجارت گاہ ہی *

بیان ملک سندھ

جاننا چاہیئے کہ ملتان سے مہانہ سندھ تک ملک سندھ کے نام سے مشہور ہی طول اِس ملک کا (۳۰۰) میل اور اوسط عرض (۱۵۰) میل ہی دارالامارت اِسکی شہر حیدر آباد ہی جو رودسندھ پر آباد اور بمبئی سے سمت شمال (۷۵۱) میل دور ہی اور ندی کے اُس پار قصبہ کوٹھری ہی جہاں سے ریل کرانچی بندر کو جاتی ہی اور براہ تری اُتر کی طرف دخانی جہاز ملتان تک جاری رہتے ہیں اور یہاں سے چھہ میل کے فاصلہ پر میانی ایک مقام ہی جہاں صاحبان انگریز اور امیر سندھ میں لڑائی ہوئی تھی اور اسی فتحیابی سے تمام ملک سندھ اُن کے قبضہ میں آیا ہی قلعہ یہاں کا نہایت مستحکم ہی عہد شاہی میں امیر سندھ قندھار کے ماتحت تھا فی زمانا سرکار انگریز کے تحت میں ہی *

بحر عرب کے کنارہ سے (۱۷۰) میل پر رودسندھ کی بھی دو شاخیں ہوگئی ہیں اور مثل گنگا کے مہانہ کے اِس سے بھی ایک مثلث پیدا ہوا ہی *

اِس قطعہ مثلث کے بیچمیں شہر تہتہ آباد ہی جو سابق میں صوبہ تہتہ کي دارلامارت تھا چونکہ رود سندھ ایک بڑے وسیع صحرا میں سے ہوکر گذرا ہی اِسکے اطراف کے قطعات بہت کم آباد ہیں صرف کنارے کنارے کچھہ کشتکاري ہوتي ہی ہوا یہاں کي ایام گرما میں نہایت گرم اور پاني مطلقا نہیں برسنا فی الحال بحر کے کنارے پر ایک لنگرگاہ کرانچي بندر کے نام سے مشہور ہی دشت سندھ کا بہت وسیع ہی جس کا طول ساڑے پانسو میل اور عرض ڈیڑہ سو میل ہی گرمیوں میں لو اِس قدر چلتي ہی کہ مکانوں کے دروازے اور کھڑکیاں لوگ بند کرلیتے ہیں صرف کسیقدر ہوا کے آنے جانے کیواسطے اوپر سے کھلا رکھتے ہیں چونکہ وہاں پاني مطلقاً نہیں برسنا ہی وہاں کے مکانوں کي چھت ہموار ہوتي ہیں ماھي پشت نہیں صرف مٹي کے ڈھیر چھتوں پر لگا دیتے ہیں — باشندے یہاں کے مغل ہیں جو تاتاریوں کي مانند خانہ بدوش ہوتے ہیں چنانچہ جہاں جگہہ چرائي کے لایق پاتے ہیں چلے جاتے ہیں بلکہ [کہتے ہیں کہ یہہ سابق میں قوم مغل میں سے تھے اُدہوں نے یہاں آکر بود و باش اختیار کي تھي کل رقبہ ملک سندھ کا چون ہزار چار سو میل مربع ہی اور باشندے آٹھارہ لاکھہ *

بیان ملک راجپوتانہ

دشت سندھ کے مشرق طرف ملک راجپوتانہ واقع ہی یہہ ملک بھي بباعث متصل ہونے ریگستان کے نہایت گرم اور کم آباد ہی پاني بجز کنوؤں کے دستیاب نہیں ہوتا بلکہ وہ کنوئیں بھي نہایت گہرے ہوتے ہیں اِس قطعہ کے مشہور شہروں میں سے بیکانیر جیپور اجمیر جسکو مارواڑ بھي کہتے ہیں جودھپور اودہ پور ہیں *

اجمیر کا قلعہ جو پہاڑ پر بنا ہوا بہت مستحکم ہی — شہر اجمیر دهلي سے دوسو تیس میل بطرف جنوب و مغرب واقع ہی باشندے

یہاں کے قوم جات اور راجپوت ہیں گذراوقات انکي أونٹوں کے پالنے سے ہوتي ہی *

بیان ملک مالوہ

ملک راجپوتانہ سے جنوب کي طرف ملک مالوہ ہی زمانہ سابق یعني بکرماجیت کے عہد میں دارالامارت اسکي شہر آجین تھا یہہ شہر (۵۶ ۷۵) طول شرقي اور (۳۰ ۲۳ ۲۶) عرض شمالي میں اور شہر دھلي سے چار سو پینتیس میل کے فاصلہ سے آباد ہی مرھٹوں کي عملداري میں سیندھیہ نے اسکو اپني دارلحکومت مقرر کیا تھا لیکن اب شہر گوالیار میں رھتے ہیں یہہ شہر سپراندي پر آباد ہی *

نربدا سے قریب ماندو ایک بڑا شہر بلند پہاڑ کے اوپر اکبربادشاہ کے عہد میں چوبیس میل کے محیط میں آباد تھا اب ویران پڑا ہی چنانچہ ابتک أسمیں بڑي بڑي عمارات عالیشان اور مکانات کھنڈر پڑے ہیں جو اسکي عظمت قدیمہ پر دلالت کرتے ہیں *

تمام مالوہ کي زمین بہت بلند اور ہموار ہی — اِس ملک کے پہاڑوں میں سے کئي ندیاں نکلي ہیں خصوصا سون کرمناسہ اور چمبل جنوب کي طرف سے نکلکر گنگا اور جمنا میں جاملي ہیں *

اِس قطعہ کا حصہ جنوبي رود نربدہ سے ملحق ہی اور ندیاں یہاں سے نکلکر خلیج کھمبائت میں گرتي ہیں — رود سون اور نربدا بندیاچل کے پہاڑوں سے ایک ھي جگہہ سے نکلکر ایک دوسرے سے برعکس یعني سون مشرق کي طرف بہہ کر شہر پٹنہ سے بائیس میل اوپر ڈیڑہ ہزار میل کي مسافت طی کرکے گنگا میں جاکر ملي ہی اور نربدا مغرب کي طرف بہہ کر أسیقدر مسافت طی کرکے خلیج کھمبائت میں گرتي ہی اِن دونوں ندیوں کے باعث ملک دکن بطور جزیرہ کے ہوگیا ہی *

مالوہ کے مشہور شہروں میں سے ایک شہر اندور ہی جو ہولکر کی دارالامارت ہی اِسکے قریب ایک چھاونی ہی جسمیں نواب گورنر جنرل صاحب بہادر کي طرف سے صاحب رزیڈنٹ بہادر رہتے ہیں اندور سے جنوب کي طرف چھہ میل کے فاصلہ پر ایک اور چھاونی بنام مؤ ہی اُسمیں سرکار ذوي‌الاقتدار انگریز کي طرف سے کچھہ فوج رہتي ہی اور اُس سے شمال کو ایک چھوٹي سي ریاست جاورہ کي ہی جو جنرل مالکم صاحب بہادر نے سنہ ۱۸۱۷ ع میں نواب عبدالغفور خاں رشتہ‌دار نواب امیر خاں والي ٹونک کو علاقہ ہلکر سے دلوائي تھي تاکہ وہ تنخواہ فوج سرکاریکي جسکي چھاونی مہدپور میں تھي اُسمیں سے ادا کیا کرے اب شہر جاورہ نواب عبدالغفور خاں کے بیٹے نواب غوث محمد خاں کے حسن اِنتظام سے خوب آباد اور رونق پر ہی *

دوسرا شہر بھوپال ہی جو ایک جھیل یعني بڑے تالاب کے کنارہ پر آباد ہی عالمگیر بادشاہ کے عہد میں دوست محمد خاں قوم افغان نے سنہ ۱۷۲۰ ع میں اِس ریاست کا رئیس ہوکر بادشاہ کي طرف سے نوابي کا خطاب پایا اُنہوں نے ایک قلعہ نہایت مستحکم بناکر اُسکا نام فتح گڈہ رکھا سنہ ۱۸۱۳ ع میں وزیر محمد خاں اور نظیر محمد خاں کے وقت میں جو نواب سکندر بیگم کے والد تھے سیندھیہ نے چالیس ہزار فوج اور بھوسلا والي ناگپور نے تیس ہزار فوج سے اِس قلعہ کا آٹھہ مہینے تک محاصرہ کیا اور بہت سے حملے کیئے لیکن باوجودیکہ قلعہ کے اندر چھہ ہزار آدمي تھے اور اُسمیں سے بھي کام آتے آتے کل دو ہزار آدمي رہگئے تھے اور قحط غلہ کا اِستقدر تھا کہ کھجور کي گھٹلیاں بھون بھون کر کھایا کرتے تھے لیکن تسپر بھي وہ فتحیاب نہوسکے آخر کار سرکار ذوي‌الاقتدار انگریز کي طرف سے سیندھیہ اور بھوسلا کو ممانعت کي گئي کہ آیندہ محاصرہ سے باز آئیں نظیر محمد خاں کے وقت سے بباعث حسن‌انتظامي اور دانائي قدسیہ بیگم اور سکندر بیگم کے یہہ ملک خوب آباد اور رعایا خورم و شاد ہی شہر میں بھي انتظام اور رونق خوب ہی *

اِسي ضلع میں سیہور ایک قصبہ هی اور قریب اُسکے ایک چھاوني هی کچھہ فوج سرکاري وهاں بهی رهتي هی *

اندور کے قریب دهار اور دیواس دو چهوٹي ریاستیں هیں رئیس اِنکے قوم پنوار راجپوتوں میں سے هیں جو قبل از مرهٹوں کے اِس ملک کے بهي حاکم تهے *

بیان صوبہ کچھہ بهوج

رود سندہ سے جنوب و مغرب کي طرف صوبہ کچھہ هی اِسکے سمت شمال دشت سندہ اور بطرف جنوب و مشرق خلیج کچھہ واقع هی اور یهہ دو حصہ پر منقسم هی ـــ حصہ شمالي کا نام جهیل کچھہ جسکا پاني نمکین هی اور یهہ ایک سو ساٹهہ میل طویل اور تخمیناً پچاس میل عریض هی ـــ دوسرا حصہ جنوبي کهیں کوهستان اور کهیں ریگستان ـــ حاصلات اسکي کپاس جو اِس ملک کي خاص جنس تجارت هی گهوڑے یہاں کے بہت مشہور هیں *

شهر بهوج اِسکي دارالامارت هی کچھہ کا راؤ اِسمیں رهتا هی گرد اِسکے شهر پناہ باشندے اِسکے بیس هزار *

خلیج کچھہ کے کنارہ شمالي پر ماندوي لنگرگاہ هی اشیاے تجارت ملک حبش عرب اور فارس کي یہاں بہت آتي هیں اور دوسري لنگرگاہ لکهپت بندر هی جو سندہ کے موهانہ کوري نامي پر واقع هی باشندے ماندوي کے پچاس هزار *

بیان صوبہ گجرات

صوبہ کچھہ کے مشرق طرف صوبہ گجرات هی بطرف شمال اِسکے مارواڑ یعني صوبہ راجپوتانہ اور بطرف مشرق خاندیس اور مالوہ اور سمت جنوب خلیج کهمبایت اور بحیرہ عرب هی یهہ قطعہ بهي بطور جزیرہ نما

کے هی تین سو میل طویل اور ایکسو اَسي میل عریض سابق میں
دارالخلافت اس کي شهر احمدآباد تها جو اب مرتهوں کے ماتحت هی
یهه شهر سابرمتي ندي پر آباد هی' في زماننا گائیکوار جو یہاں کا حاکم هی
شهر بڑودہ میں رهتا هی جسکے باعث بڑودہ خوب آباد هی چنانچه
باشندے اُس کے تخمیناً ایک لاکهه اور احمدآباد کے بهي اسیقدر هیں *

بندر سورت رودتپتي کے مهانه پر اور شهر کهمبایت جیلیج کهمبایت کے
سمت شمال اور بهڑوچ نربدا کے مہانه پر مشهور تجارت گاہ هیں *

رقبه اس کا پچیس هزار میل مربع اور باشندے بیس لاکهه کے
قریب هیں یهه ملک خوب زرخیز اور زمین اس کي سیر حاصل هی *

بیان ملک بندیل کهند

صوبه مالوہ کے پورب طرف ملک بندیل کهند هی یهه ملک رود گنگا
اور بندیا چل کے درمیان میں واقع هی گنگا سمت شمال اور بندیا چل
جانب جنوب اس میں کئي ریاستیں هیں ازانجمله ریواں اور جهانسي
هیں جنمیں مستحکم قلعے بنے هوئے هیں اب یهه دونوں سرکار انگریز کے
ماتحت هیں *

ملک دکن کا بیان

ملک دکن دس صوبوں میں منقسم هی تین صوبے خاندیس
اورنگ آباد اور بیجاپور حصه غربي میں اور دو کتک اور صوبهسرکار ضلع
شرقي میں اور پانچ حیدرآباد بیدر ناندیر برار اور گونڈوانه وسط
دکن میں *

صوبه خاندیس گجرات سے مشرق کي طرف هی اور سمت شمال
اس کے مالوہ اور بطرف پچهم برار اور گونڈوانه نربدا اور تپتي اُس میں
بهتي هیں جنکے باعث یهه صوبه خوب زرخیز اور زمین اُسکي سیر حاصل
هی لیکن مرهٹوں اور پنداروں کي لوٹ مار سے ویران هوگیا هی یعني
آبادي کم هی طول اُس کا دو سو دس میل اور عرض اَسي میل *

مشہور شہر اس صوبہ کا برہانپور رود توپتی پر آباد ہی زمانہ سابق میں یہہ شہر اِس صوبہ کا دارالامارۃ اور خوب آباد تھا اور عمدہ عمدہ عمارتیں عالیشان اسمیں بنی ہوئی تھیں آہد ریشم اور ریشمی کپڑے کی تجارت اِس میں بہت ہوتی ہی نربدا اور تپتی کے بیچ میں ایک بلند پہاڑ پر آسیر گڈھ ایک قلعہ نہایت مستحکم بنا ہی *

صوبہ اورنگ‌آباد کے سمت شمال صوبہ خاندیس اور جانب جنوب بیجا پور بطرف مشرق بیدر اور بطرف مغرب بحر عرب ہی — یہہ صوبہ تین سو میل طویل اور ایکسو ساٹھہ میل عریض ہی بیچ میں اس کے شمال سے جنوب کی جانب کوہ گہاٹ غربی ہوکر گذرا ہی — اس پہاڑ کے پچھم طرف اِس صوبہ کی زمین بلند اور میزانہ وار ہی جو بلحاظ سطح سمندر کے تخمیناً اٹھارہ سو فٹ عموداً بلند ہی اسی باعث ہوا اِس کی معتدل اور زمین اِس کی سیر حاصل ہی — دارالامارۃ اس کی شہر اورنگ‌آباد جسکے نام سے یہہ صوبہ موسوم ہی — یہہ شہر اورنگ زیب بادشاہ نے آباد کرکے اپنے نام سے اس کو نامزد کیا تھا نظام‌الملک والی دکن اس میں رہا کرتا تھا لیکن اب ویران ہی باشندے اِس کے فی زمانا ساٹھہ ہزار کے قریب ہیں سڑکیں اِس کی وسیع اور خوش قطع ہوا بازار اسکا دو میل طویل — اِس میں بھی ایک روضہ مثل تاج بی بی کے روضہ کے بنا ہوا ہی لیکن اُتنا خوش قطع نہیں ہی محیط اس شہر کا سات میل ہی *

دوسرا مشہور شہر اِس صوبہ کا احمد نگر ہی جسکو احمد نظام شاہ نے سنہ ۱۴۹۳ع میں بسایا تھا اور گرد اِس کے شہر پناہ بفواتی تھی — باشندے اِس کے بیس ہزار *

تیسرا شہر پونا ہی جو سابق میں مرہٹوں کی دارالامارۃ تھا — یہہ شہر دامن کوہ گہاٹ غربی پر ایک ایسے میدان میں آباد ہی جو

باعتبار سطح سمندر کے دو هزار فت عموداً بلند هی اور بمبئي سے الهائیس میل دور هی — باشندے اسکے پچهتر هزار *

اس صوبه کي نصف غربي پر شهر بمبئي بهت بڑي لنگرگاه هی فی‌زماننا یهه تمامي ممالک مغربي کي دارالامارة هی — نواب گورنر ممالک مغربي اسمیں رهتے هیں ایک قلعه اسمیں بهت مستحکم بنا هوا هی *

عمارات اس شهر کي بهت بلند اور عالیشان تجارت اسمیں بهت هوتي هی جهاز بهي یهاں اکثر بنتے هیں — یهه شهر بندر سورت سے جنوب کي طرف واقع هی باشندے اسکے تخمینا آٹهه لاکهه هیں *

صوبه برار یهه صوبه (۱۸° سے ۲۳°) تک عرض شمالي اور (۷۸° ۳۰ سے ۸۳°) تک طول شرقي میں واقع هی طول اسکا دوسو نوے میل اور عرض دوسو چالیس میل هی رقبه اسکا چهپن هزار سات سو تیئیس میل مربع باشندے اسکے تخمیناً بائیس لاکهه سرزمین اس صوبه کي کوهستاني اور میدان ناهموار بڑے بڑے جنگل اور بن اسمیں کهڑے هیں *

دارالامارة اسکي شهر ناگپور هی اگرچه یهه شهر ایک بلند میدان پر آباد هی (جو عموداً گیارہ سو فت بلند هی) لیکن بباعث کثرت پهاڑ اور جهاڑوں کے دور سے معلوم بهي نهیں هوتا باشندے اسکے تخمینا آسي هزار *

اس صوبه کے ضلع غربي میں وردہ اور وین گنگا بهتي هوئیں تپتي میں جاکر گرتي هیں سر زمین اسکي سیر حاصل هی لیکن اطراف شرقیه میں صرف گوند اور جنگل هی *

جبلپور هوشنگ‌آباد بیتول منڈله سیتابلدي هنگن‌گهاٹ اور چانده اس صوبه کے مشهور شهر هیں *

صوبه کٹک جسے اوڑیا بهي کهتے هیں سمت شمال صوبه بنگال بطرف مشرق خلیج بنگال بطرف مغرب برار اور گونڈوانه جانب جنوب صوبه سرکار — طول اسکا ۵ ۰ ۰ اور عرض ۰ ۰ میل — حصه غربي اسکا جو

گونڈوانہ سے متصل ہی ویسے ہی یہہ بھی کوہستان اور میدان ناہموار ہی جسمیں بجز جنگلی درختوں کے اور کچھہ نباتات نہیں اُگتی مگر اِن درختوں کی لکڑی ہر ایک کام میں مثلاً تعمیر اور جہازوں وغیرہ کے کام میں آتی ہی *

دارالامارۃ اِس کی شہر کٹک ہی جو بحر کے کنارہ اور رود ہوگلی کے موہانہ سے دوسو ساٹھہ میل دور ہی *

دوسرا مشہور شہر پوری ہی جہاں جگناتھہ کا مندر ہی یہہ شہر بحر کے کنارہ پر واقع ہی *

صوبہ بیجاپور یہہ صوبہ (۱۵ سے ۱۸) عرض شمالی اور (۷۳ ۷۶) تک طول شرقی میں واقع ہی سمت شمال اِسکے صوبہ اورنگ آباد بطرف مشرق حیدرآباد اور بیدر جانب جنوب صوبہ کنارہ بطرف مغرب بحر هند ہی — تین سو میل طویل اور دو سو میل عریض صوبہ اورنگ آباد کی مانند اِسمیں سے کوہ گھاٹ غربی ہوکر گذرا ہی وہ قطعہ زمین جو گھاٹ غربی اور سمندر کے بیچ میں واقع ہی اکثر ویران اور کوہستان ہی جسے وہ لوگ کانکن کہتے ہیں — اسکے سمت جنوب و مشرق (جو دھاروا کے نام سے مشہور ہی) بہت زرخیز آب و ہوا بھی اچھی رکھتا ہی — اورنگ زیب کے عہد میں شہر بیجاپور اِسکی دارالامارۃ تھا اِسمیں ایک قلعہ بہت مستحکم ہی گرد اِسکے شہر پناہ اُسی عہد میں شہر پناہ کے اندر پندرہ ہزار سوار رہا کرتے تھے ابتک بہت عمدہ مسجدیں اور بلند اور خوش قطع عمارتیں ویران پڑی ہیں — باشندے اِسکے بہت کم ہیں *

اِس صوبہ کے سمت شمال پونا سے بیس میل جانب جنوب شہر ستارا واقع ہی سابق میں سیواجی پیشوا کی (جو مرہٹوں کا بڑا اور اول راجہ تھا) دارالامارۃ تھا *

شہر ساوت وازي جو قطعہ کنکن میں واقع هی اور شہر کھولہ پور جو اِس صوبہ کے سمت جنوب هی اِسکے مشہور شہروں میں سے هیں *

ساوت وازي سے دکن طرف گوهہ کا ملک هی جو پرتگیز کے ماتحت هی اُنهوں نے اسکو لنگرگاه اور بڑي تجارت گاه اپني بنایا هی *

صوبہ حیدرآباد یہہ صوبہ نواب نظام‌الملک کے ماتحت هی — اِسکے سمت شمال برار اور خاندیس بطرف مغرب اورنگ‌آباد اور بیجاپور جنوباً صوبجات میسور اور کرناٹک شرقاً صوبہ سرکار هی — اِس تمام قطعہ کي زمین وسیع اور میزانہ وار هی رود تپتي اور گوداوري اور کشنا اِسکے پہاڑوں میں سے نکلکر اِس صوبہ کے بیچمیں سے هوکر گذري هیں جنکے باعث سر زمین اِسکي سیر حاصل اور زرخیز هی لیکن بباعث بدانتظامي کے کشتکاري او آبادي بہت کم هی *

شہر حیدرآباد صوبہ گلکنده کي دارالامارة تہا یہہ شہر چار میل طویل اور تین میل عریض هی گرد اسکے شہر پناه جسکے نیچے سے ایک ندي گذر کر رود کشنا میں گرتي هی في زمانا نظام‌الملک اسي میں رهتا هی اِسي سبب سے اِس شہر میں مسجدیں اور عمارتیں بہت عمده هیں — باشندے اسکے دو لاکہہ باقي مشہور شہر اسکے گلکنده نان‌دیر شولہ پور بیدر حسن‌آباد گلبرگہ وغیره هیں *

صوبہ سرکار صوبہ کٹک کي حد جنوبي سے خلیج بنگال کے قریب تک چار سو ستر میل طویل اور آسي میل عریض هی — رقبہ اس کا ازتیس هزار میل مربع — باشندے اسکے چالیس لاکہہ *

اِس صوبہ کي حد غربي پر کوه گہاٹ شرقي واقع هی قطعہ زمین مابین کوه مذکور اور سمندر کے ناهموار هی کشتکاري کے قابل نہیں البتہ اسکے اطراف جنوبي جسمیں سے گوداوري اور کشنا گذري هیں بہت زرخیز اور سیر حاصل هی اِس پہاڑ کي لکڑي سے بحر کے کنارہ پر خصوصاً کورانجي بندر میں جہاز بنتے هیں *

مشہور شہر اس صوبہ کے وزاگہپٹم اور مسولیپٹم یہہ دونوں بحر کے کنارہ پر آباد ہیں اور راجمندري گوداوري کے کنارہ جنوبي پر شہر اور رودکشنا کے کنارہ شمالي پر اور گنتور اسکے سمت جنوبي پر آباد ہیں *

مملکت ہندوستان کے چوتھے قطعہ کا بیان

یہہ قطعہ رودکشنا اور بحر ہند کے بیچ میں واقع ہی اور نواب گورنر مندراس کے تحت حکومت ہی اِسکے اطراف شرقي میں صوبہ کرناٹک اور وسط میں صوبہ میسور کرنل اور بنور اور غربي میں صوبہ مراوں کور کوچن ملیبار اور صوبہ کنارہ واقع ہیں *

شہر مندراس بحر کے کنارہ پر آباد ہی جس کنارہ کا نام کارومنڈل ہی یہہ شہر اگرچہ بندر نہیں ہی لیکن تجارت اِسمیں بہت ہوتي ہی اُس میں علاوہ ایک قلعہ کے جو سرکار ذوي الاقتدار انگریز بہادر نے بنایا ہی اور بہت مکانات عالیشان بنے ہیں اور چونکہ یہہ شہر نشیب میں ہی اِسلیئے سمندر کي طرف سے نظر نہیں آتا اور کلکتہ سے آٹھہ سو ستر میل کے فاصلہ پر واقع ہی باشندے اس کے تخمیناً ڈیرہ لاکھہ — جو جہاز کہ اِسمیں آتے ہیں اُن کا لنگر کنارہ سے دو میل کے فاصلہ پر ہوتا ہی وہاں سے اشیاء تجارت کتموران کشتیوں میں جنپر موج کا اثر نہیں ہوتا بہر کو اُتارتے ہیں *

باقي اور مشہور شہر صوبہ کرناٹک کے ترچنور چنگي پوتلي مدورا ترانکو اور پارنگہپٹم اور تنجي ویلي پنڈچري جو فرانس کے ماتحت ہی آرکٹ اور دلور پلي کٹ اور نلور وغیرہ ہیں *

صوبہ میسور کي دارالامارۃ شہر سرنگ پٹن ہی جو رودکاوري میں ایک جزیرہ پر آباد ہی گرد اس کے بہت مستحکم شہر پناہ ہی شہر کے بیچ میں حیدر علي اور ٹیپو سلطان کے مقبرے ہیں *

مشہور شہر اِس صوبہ کا شہر میسور ہی جو قدیم دارالامارۃ تھا اور چھاوني بنگلور جہاں نواب گورنر جنرل صاحب بہادر کي طرف سے

صاحب رزیڈنٹ رہتے ہیں اور کچھہ فوج سرکاري بھي وہاں رہتي ہی اور چتل دروگ بلاري اور کداپا ہیں *

صوبہ کنارہ کا بڑا شہر منگلور جو ایک کھاري جھیل پر آباد ہی جھیل مذکور براہ ایک آبناے کے سمندر سے مل گئي ہی یہہ بھي مشہور تجارت گاہ ہی جانیپتھہ والے اسمیں بہت رہتے ہیں *

صوبہ ملیبار کے مشہور شہر کانانور تلچري اور کالیکٹ ہیں یہہ تینوں شہر بحر کے کنارہ پر آباد ہیں *

ملیبار کي جانب جنوب صوبہ کوچن ہی دارالامارۃ اس شہر کي کوچن یہہ بھي ایک مشہور تجارت گاہ ہی اور یہہ ایک راجہ کے ماتحت ہی *

اِس سے سمت جنوب صوبہ تراون کور ہی یہاں کا بھي حاکم راجہ ہی ـ دارالامارۃ اِسکي شہر تري‌وندرم ہی جو خوب آباد ہی *

یہہ سب صوبے زرخیز ہیں وہاں کي کشتکاري بہت ہوتي ہی *

جزیرۃ سیلان یعني لنکا کا بیان

ہندوستان کے تعلق میں صرف ایک ہي جزیرۃ قابل‌الذکر ہی سنسکرت کي پشتکوں میں نام اِسکا لنکا ـ اور وہاں کے باشندوں کے محاورہ میں سنگھل دیپ اور اہل عرب اور ہندوستان کے مسلمانوں کے نزدیک سرندیپ مشہور ہی ـ یہہ جزیرۃ ہندوستان کے گوشہ جنوب و مشرق کو واقع ہی اور اس سے بواسطہ خلیج منار اور آبناے پالک کے منفصل ہی بلکہ اِس کے شمالي اور مغربي سمت پر ایک جزیرۃ منار بھي واقع ہی ـ ہندوستان کے قطعہ کرناٹک کے جنوب کو ایک اَور جزیرۃ رامیشرم نامي ہی اِن دونوں کے بیچ میں پاني دریا کا اتنا کم ہی کہ زمین دریا کي اکثر نظر آتي ہی کہتے ہیں کہ اگلے زمانہ میں وہ زمین قطعہ ہندوستان اور اُس جزیرۃ سے مثل خاکناے کے واصل تھي اِس لیئے

سنسکرت کي کتابوں میں نام اِسکا سیتبند رامیشر یعني راجه رام چندر کا
پل هی اور انگریزي میں ترجمه اُسکا آدم کا پل لکھا هی *

هندوستان سے اِس جزیرہ میں جہاز جانیکي دو راهیں هیں - ایک
منار سے سیلان کے درمیان جو بطور آبناے کے هی - دوسري کرناٹک اور رامشرم
کے درمیان سے لیکن یهه دونوں راهیں پاني کي قلت سے جہاز کے لیئے
بہت مشکل اور تنگ اور خطرناک هیں *

صورت اِس جزیرہ کي بیضوي یعني انڈے کیسي هی مگر سمت
شمال کا ایک گوشه مثل نوک کے تنگ اور کچھه نکلا هوا هی اِس
گوشه کي طرف سے جس قدر جنوب کو جاتے هیں زمین جزیرہ کي
نسبت شمال کے وسیع پاتے هیں *

عرض شمالي اِسکا (٥° ٥٢) سے لیکر (٩° ٥٠) تک هی اور طول
شرقي (٧٩° ٥٠) سے لیکر (٨٢° ١٠) تک *

اِس جزیرے کا شرقي کنارہ اونچي اور سیدھي چٹانوں سے محدود
هی اور پاني دریا کا بھي اُسي طرف عمیق هی مگر اُس طرف جہازوں
کے لیئے کوئي لنگرگاہ مقرر نهیں هی صرف ایک کھاڑي جو جزیرہ کے قطعه
شرقي پر ترنگ کومالي کے نام سے مشہور اور دریا سے ملي هوئي هی
سب طرف کے جہازوں کا لنگر وهاں هوتا هی اور نام اُس کھاڑي کا بسبب
واقع هونے شہر ترنگ کومالي کے اُس کے کنارہ پر اُسي کے نام سے مشہور
هی *

اِس جزیرہ کے اطراف شمالي اور غربي میں زیادہ تر نشیب هی پر
کنارہ جنوبي اونچا هی بلکه وسط کي زمین نسبت دریاے شور کے بحساب
اوسط دو هزار فٹ سے تین هزار تک بلند هی *

اِس میں کئي سلسلے پہاڑوں کے پھیلے هیں جن میں کي ایک
چوٹي باوا آدم کے پہاڑ کے نام سے مشہور اور (٧٤٢٠) فٹ بلند هی اور
دوسري ایک اَور چوٹي (٨٢٨٩) فٹ کي بلندي رکھتي هی ان پہاڑوں

میں سے کئي ندیاں نکلکر نشیب کي طرف بہتي هیں چنانچه بڑي
ندي اُن میں کي مہابلي گنگا هی جو دو سو میل کي راه طے کرکے
ترنگ کومالي کي کہاڑي میں جا ملتي هی *

یہه قطعه تمام سرسبز و شاداب زرخیز خوش فضا سبزه زار هی
پہاڑوں کي چوٹیوں پر بھي بہت اونچے اونچے درخت هیں *

آب و هوا اِس جزیرے کي بسبب محیط هونے دریاے شور کے نسبت
قطعه هندوستان کے سرد اور فرحت بخش هی اور اُن ندیوں سے جو
پہاڑوں سے نکلي هیں زمین وهاں کي خوب سبز حاصل رهتي هی
چنانچه سب طرح کي نباتات مثل بلاد منطقه حاره کے اچھي طرح
پیدا هوتي هیں خاص کر گرم مصالحه میں سے ایک چیز دارچیني
وهاں بکثرت پیدا هوتي هی اور اُس کي وهاں بڑي تجارت هی سواے
اِس کے ناریل اور تاڑ کے درخت بھي بہت هیں اور اشیاے تجارت وهاں
کي کپاس قہوه دهان نیل اور سیاه مرچ وغیره جو وهاں کثرت
سے پیدا هوتي هیں علاوه اِس کے انواع واقسام کي لکڑي بہت عمده عمارت
اور میز کرسي بنانے کے لایق پہاڑوں سے میسر آتي هی *

جنگل وهاں کا بڑا وسیع هی جس میں سب طرح کے حیوانات
وحشي اور درندے پائے جاتے هیں مگر نسبت سب کے ایک جانور یعني
هاتھي اِس کثرت سے هوتا هی که غول کے غول اُن کي زراعت نیشکر
وغیره پر جو آکر گرتے هیں تو اُس کو بالکل تباه و خراب کردیتے هیں
صاحبان انگریز اُن کا شکار کیا کرتے هیں چنانچه ایک صاحب افسر نے
دو سال کے عرصه میں چار سو هاتھي شکار کئے تھے خدا تعالی نے اِس
سر زمین کو وه برکت دي هی که سواے سرسبزي و شادابي و پیداواري
حاصلات کے کناره پر اُس کے موتي بھي نہایت عمده نکلتا هی جو وهاں
کي اشیاے تجارت میں ایک عمده شی هی *

سيلان کے خاص شہروں کا بیان

جزیرہ لنکا کے گوشہ شمال پر جو مثل ایک نوک کے نکلا ہوا ہی شہر جافنا ہی جو صوبہ جافنا پٹم کي دارالامارت ہی وہاں ایک بڑا قلعہ ہولندیزیوں کا بنایا ہوا ہی سرکاري عملداري سے پہلے اُس قوم کے لوگ اِس جزیرے میں بود و باش رکھتے تھے مگر اب وہ لوگ وہاں کم ہیں اور پاني کي قلت سے جہازوں کي آمد و رفت وہاں کم ہوگئي ہی اِس لیئے اب تجارت وہاں کي کم مشہور ہی ۔ باشندے شہر جافنا کے آٹھہ ہزار اور اکثر مسلمان ہیں *

ترنک کومالي کے کنارہ پر شہر ترنک کومالي ہی جہاں فوج کي چھاوني رہتي ہی *

اسي سمت میں تھوڑي دور پر جانب جنوب شہر باتي کالاؤ ایک چھوٹے سے جزیرہ پر واقع ہی وہاں ایک قلعہ بھي بنا ہی مگر آمد و رفت جہازوں کي مشکل سے ہوتي ہی *

سواے اِن کے اِس کنارہ شرقي پر کوئي شہر قابل الذکر نہیں ہی مگر مہابلي گنگا کے کنارہ پر قدیم دارالخلافت اِس جزیرے کا کاندي ہی یہہ شہر اس قطع ہموار کے وسط میں پہاڑوں کے اندر واقع ہی چونکہ وہ پہاڑ اور جنگل سب سرسبز ہیں اِس لیئے وہ شہر بہت خوش فضا اور خوش نما نظر آتا ہی مگر اکثر مکانات اُس کے ٹوٹ گئے ہیں اور باقي کھنڈر سے بد قطع رہگئے ہیں تعداد وہاں کے باشندوں کي تیس ہزار ہی *

سمت جنوب و مغرب میں ایک جزیرے پر شہر گال واقع ہی وہ فرنگستاني جہازوں کے لیئے ایک لنگرگاہ ہی جو کوئلے کے لیئے وہاں آتے ہیں زمین اُس کے اطراف کي خوش فضا ہی *

سیلان کے کنارہ غربي پرگال سے ۷۵ میل کے فاصلہ پر کولمبو بڑا شہر دارالتجارت ہی گو وہاں کوئي بندر نہیں مگر شہر کے سامنے جہاز مثل

مندراس کے لنگر کرتے هیں اور چونکه سوداگر فرنگستان اور اور ملکوں کے وهاں زیادہ رهتے هیں اِس لیئے وہ شہر بھي آباد اور خوش قطع نظر آتا هی سنگهلي لوگ اُس کے گرد و نواح کے گانوں میں آباد هیں یہاں بھي ایک قلعه مضبوط بنا هوا هی اُس کے پاس ایک جهیل میٹھے پاني کي بھري رهتي هی اِس شہر میں هر قوم کے آدمي تین هزار ساتھه کے قریب بستے هیں اور کل جزیرے کے باشندے ۱۹۱۹۴۸۷ هیں *

ساتویں فصل

ممالک متوسطه هند و چین کے بیان میں

حکماے یونان نے زمانه قدیم سے اپني اصطلاح میں هندوستان کو دو قسم کیا هی ایک وہ قطعه جو رود گنگ کے غرب و جنوب میں واقع هی دوسرا جو اُس کے شمال و مشرق میں هی *

واضح هو که قطعه غربي اور جنوبي خاص قطعه هندوستان سے مراد هی *

گنگا کے شمال و مشرق کا قطعه پار یعني اُس طرف کا کہلاتا هی پس یهه پار کا قطعه خلیج بنگاله کے کنارہ شرقي سے لیکر بحدود چین تک وسیع هی عرض شمالي اُسکا (۲۶) اور طول غربي (۱۴°۹۴) پر هی جہاں راس نگرائس واقع هی اور اِس قطعه کي حد جنوبي (۲۲°۲) عرض شمالي پر اور (۳۰°۴) طول شرقي پر هی جہاں راس زمانیه واقع هی چنانچه یهه راس جزیرہ نماے ملایا کي منتهی هی اور اِس قطعه کي حد شمالي پر آسام اور ممالک تبت اور چین اور ملک سیام اور آنام هیں *

اِس کي جنوبي و شرقي سمت پر تین طرف بڑي بڑي کهاڑیاں جانب دریا زمین پر دور تک چلي گئي هیں اُن میں سے زیادہ مشہور ایک کهاڑي خلیج مارتبان جو ملک برهما اور صوبه تنسرم کے بیچ میں هوکر گئي هی اور سمت مشرق پر ایک کهاڑي سیام هی جس سے جزیرہ

ملایا ملک سیام سے منفصل ہی اور اُس کے شمال و مشرق پر ٹانکن کھاڑی کے ذریعہ سے ممالک آنام چین سے منفصل ہی *

یہہ تمام قطعہ اُن بڑے وادیوں کو مشتمل ہی جن میں سے رود ہاے کبیر اُس کوہستانی ملک سے نکلکر اِن وادیوں میں ہوکر گذرتی ہیں جس سے کوہستان ملک چین اور تبت کا علحدہ ہوگیا ہی اور منبع اُن رودوں کا اُن پہاڑوں وحشت ناک میں نا معلوم ہی مگر اُن میں سے ایک بہت بڑی رود ایراوادی ہی جو اِس قطعہ کے حصہ غربی میں ہوکر گذرتی ہی *

دوسری میکوی جو ملک سیام میں گذرکر اُس سے باہر جاکر گرتی ہی *

تیسری مائی کیانگ جو ملک کمبوج میں سے ہوکر گذرتی ہی اِن تینوں رودوں کے وادی اِس قطعہ کے بلند سلسلہ پہاڑوں سے جدا کیئے گئے ہیں اور یہہ پہاڑ کوہستان ہمالیہ سے نکلکر اُس پر عموداً جنوب کی طرف باہم متوازی چلے گئے ہیں *

اُن سب میں سے جو سلسلہ قطعہ غربی پر واقع ہی برہما کو صوبہ ہاے آسام اور بنگالہ سے جدا کرتا ہی اور آخر کو حد جنوبی راس نگرائس پر تمام ہوا ہی *

دوسرا سلسلہ وہ ہی جو ایراوادی اور میکوی کے درمیان ہوکر گذرتا ہی ہی اور منتہاے حد جنوبی ملایا پر تمام ہوتا ہی یہی سلسلہ سب سے زیادہ دراز اور بلند ہی *

تیسرا سلسلہ وادی میکوی اور مائی کیانگ کے درمیان فاصل ہی گو کہ وہ بھی بہت اونچا اور دراز ہی لیکن تعداد بلندی اُس کی معلوم نہیں *

جو سلسلہ پہاڑوں کا بموازات اُس قطعہ شرقی کے کنارے پر ہی وادی کمبوج کو صوبہ ہاے کوچن چین اور ٹانکن جو چین کے صوبے ہیں جدا کرتا ہی *

اِن سب ندیوں کا پاني وقت مختلف پر چڑھ کر اُن وادیوں میں پھیلتا ہی اِس سے معلوم ہوا کہ منبع اُن کا مختلف جگہوں میں ہی *

پس اِن ندیوں کے اِس قطعہ میں پھیلنے سے یہہ قطعہ نہایت سرسبز و شاداب و زرخیز ہی حتی کہ پہاڑوں کے نشیبوں اور اوپر چوٹي کے اتنے بڑے بڑے درخت لگے ہوئے ہیں کہ اور ملکوں کے درخت اُن کے سامنے چھوٹے چھوٹے پودے نظر آتے ہیں *

حیوانات اُس قطعہ میں مثل جنگل ہاے منطقہ حارہ کے ہوتے ہیں ہاتھي گینڈا شیر اور بن مانس وغیرہ اور اقسام کے بندر اور پرندوں کے پر چمکیلے اور رنگین ہوتے ہیں *

آدمي یہاں کے سواے ملایا کے دوغلے مغل یعني چین اور تاتار کے معلوم ہوتے ہیں لیکن پہاڑوں کے اوپر کي قومیں موگ اور کارن کہلاتي ہیں *

اُس ملک کے اصلي باشندے خاص کر ملک برھما میں اکثر بودوباش رکھتے ہیں لیکن ملایا کے باشندے اُن کے ساتھہ ملتے ہیں جو جزیرہ سماترہ اور جاوہ وغیرہ میں جا بسے ہیں — پس یہہ تمام قطعہ اپنے اقسام طبعي یعني پہاڑ اور وادي وغیرہ کو جو باشندے ان مقامات کے بحسب محل مختلف الطبع ہیں اور اِس قطعہ کے اقسام طبعي سے مناسبت رکھتے ہیں شامل ہی اور اقسام طبعي اُس قطعہ کے یہہ ہیں *

صوبہ آراکان جو خلیج بنگالہ کے شمال مشرق پر واقع اور منتہي برھم پتر سے لیکر پانسو میل تک چلا گیا ہی *

صوبہ پیگو ایراوادي کے مہانہ پر واقع ہی جہاںکہ ایراوادي کي دو شاخیں آس میں سے ہوکر گذرتي ہیں پس یہہ قطعہ اُسکي ساقوں کا قاعدہ بنکر اُسکو مثلث بناتا ہی — باقي تمام وادي جو ایراوادي سے پیگو کے اوتر طرف پڑتا ہی ملک برھما کے نام سے مشہور ہی *

صوبہ پیگو اور ملایا کے بیچ میں صوبہ جات تنسرم واقع هیں اور یہہ صوبہ اُس اونچے اور دراز پہاڑوں کے سلسلوں کے ذریعہ سے ملک سیام اور لاؤس سے منفصل هی یعني (لاؤس) وادي میکوي کے شمالي حصہ سے اور (سیام) اُس کے جنوبي حصہ سے مراد هی — یہہ دونوں ملک تیسرے سلسلہ کے ذریعہ سے ملک کمبود جو کہ تمام وادي ماني کیانگ پر شامل هی منفصل هی *

چوتھا سلسلہ مذکورہ بالا ملک مذکور یعني کمبود کو اِس قطعہ کے باقي حصہ یعني کوچن چین سے جدا کرتا هی — اِن اقسام میں سے جو صوبے صاحبان انگریز کے ماتحت هیں تفصیل اُنکي یہہ هی *

آسام جو صوبہ بنگالہ سے متصل هی اور اُس سے جنوب آراکان اور آراکان کے متصل صوبہ پیگو اور پیگو سے جنوب کو صوبجات تنسرم اور اُس سے جنوب کو ایک ٹکڑا جزیرہ نما ملایا هی اِس سے معلوم هوتا هی کہ خلیج بنگالہ کے تینوں طرف کے کناروں پر عملداري سرکار انگریزي کي محیط هی *

سوا ان صوبوں کے اور دو چار جزیرے بھي انکے ماتحت هیں چنانچہ راس نگرائس سے جنوب کو ایک سلسلہ جزائر بنام اندمان واقع هی یہہ سلسلہ شمالاً اور جنوباً ایک سیدھے خط میں پھیلا هی مگر اِسمیں صرف وحشي آدمي مثل بھیل اور گونڈ وغیرہ کے آباد هیں لیکن سرکار انگریز نے یہاں ایک جگہہ (جو ایک اچھي لنگرگاہ هی) چھاوني فوج کے لئے مقرر کي هی جہاں کچھہ فوج رهتي هی اور اِس جگہہ وہ مفسد لوگ جو هندوستان سے کالے پاني کو بھیجے جاتے هیں فوج کي حفاظت میں قید رهتے هیں *

اِس سلسلہ سے جنوباً کچھہ فاصلہ پر دوسرا سلسلہ جزائر بنام نکوبا واقع هی پر یہہ بہت چھوٹا سلسلہ هی جسکا حال کم معلوم هی *

جزیرہ پولوپینانگ یا پرنس آف ویلز جو ملایا کے غربي کنارہ پر واقع هی *

جزیرہ سنگاپور جہاں سرکار انگریز کي طرف سے ایک شہر سنگاپور اباد کیا گیا هی اور وہ شہر چین کي اشیاے تجارت کے جہازوں کا بڑا لنگر گاہ هی *

صوبہ آراکان کا بیان

آراکان خلیج بنگالہ کے شمالي کنارے اور ایک سلسلہ پہاڑوں کے درمیان واقع هی اس سلسلہ کے ذریعہ سے وہ قطعہ وادي ایراوادي کے نشیب سے منفصل هی اور عرض درمیان سلسلہ اور ایراوادي کا دس میل سے سو میل تک هی اور وہ قطعہ بہت زرخیز اور پیداواري کے لایق هی تعداد اُسکے باشندوں کي تخمیناً دولاکھہ پچاس هزار اور یہہ قطعہ سرکار انگریز کے ماتحت سنہ ۱۸۲۶ع سے بعد فتحیابي برهما کے راس نگرائس تک آگیا هی *

دارالامارت اِسکي شہر آراکان جو آراکان ندي کے کنارے پر واقع اور اُسکے نام سے مشہور اور یہہ بہت بڑا شہر هی جہاں تجارت بهي بکثرت هوتي هی *

صوبہ پے گو کا بیان

یہہ ایراوادي کے نشیب کے جنوبي حصہ پر مشتمل هی سرکار انگریز کو سنہ ۱۸۵۲ ع میں بعد لڑائي برهما کے هاتهہ آیا ــــ اِس صوبہ کا طول شمال سے جنوباً دوسو چالیس میل اور عرض ایکسو چالیس میل هی لنگرگاہ اِس صوبہ کي رنگون اور باشندے اِسکے تیس هزار *

دارالامارت اسکا شہر پے گو جو ایراوادي کے کنارہ رنگون سے ساتهہ میل کے فاصلہ پر واقع هی لیکن اب حال اُسکا کچهہ ترقي پر نہیں هی صرف چهہ هزار باشندے اُسکے هیں یہاں ایک مشہور دیول هشت پہلو مخروطي شکل کا تین سو ساتهہ فٹ کا اونچا ایک چبوترے تیس فٹ کے بلند پر بنا هوا هی اُس ندي کے وادي پر پےگو سے کچهہ اوپر بڑہ کر

ایک شہر پروم اِس صوبہ کے منتہی پر ہی یہاں بڑی تجارت آتش لکڑی کی کہ جو عمارت کے کام میں آتی ہی ہوتی ہی *

صوبجات تنسرم کا بیان

صوبہ پیگو سے جنوب کے صوبجات چار صوبوں میں منقسم ہیں مارتبان تاہوئی مرگوئی اور تنسرم چونکہ تنسرم اِن چاروں صوبوں کا دارالامارت ہی اِس لیئے نام چاروں کے اُسی کے نام سے مشہور ہیں اور حصہ مرگوئی اور تاہوئی کے مقابل میں کئی جزیرے بطور مجموعۃ الجزائر کے واقع ہیں — باشندے صوبجات تنسرم کے تلین برھما اور موگ قوم کے ہیں اور پہاڑ کی چوٹیوں پر کارن قوم کے لوگ رہتے ہیں *

سوائے ان کے جزیرہ نمائے ملایا کی سمت جنوبی اور غربی پر شہر ملکا واقع ہی جو پہلے پرتگیز اور اُن کے بعد ہولندیز کے ماتحت اور بڑی تجارت گاہ تہا اُس وقت سے پولوپینانگ اور سنکاپور کی ترقی سے اس کا تنزل ہوگیا مگر اب بہی یہاں کئی مدرسے چینی زبان سیکھنے کے لیئے (جو صاحبان انگریز اُس کو حاصل کرتے ہیں اور مدرسے انگلش زبان کے چینی لوگوں کے لیئے) جاری ہیں — باشندے وہاں کے تخمیناً پانچ ہزار *

مملکت برھما کا بیان

اُس کی حدود اربعہ میں شمال و مغرب کی طرف آسام اور تبت جو کوہ ہمالیہ اُن کا فاصل ہی اور مشرقی سمت پر مملکت چین اور جنوبی سمت پر پیگو چنانچہ معہ صوبہ پیگو کے عرض شمالی اُس کا (۳۵ ۲۵) سے لیکر (۲۵) درجے تک اور طول شرقی اُس کا (۹۲) درجے سے لیکر (۱۰۲) درجے تک ہی اور سوائے اُن صوبجات کے جو پہلے برھما میں داخل تہے اب خاص قطعہ برھما کا طول (۵۳۰) میل اور عرض (۳۲۰) میل اور تمامی وسعت اُس کی (۹۹۰۰۰) میل مربع ہی — باشندے برھما کے تخمیناً چالیس لاکہ جو آبادی کے

نشیب میں بستے ہیں اور وہاں اُن سے کئی شہر آباد ہیں — ایراوادي سے قطعہ برہما کي تنصیف ہوگئي ہی اور اُس کے اطراف کي زمین بہت زرخیز ہی گیہوں دھان نیشکر تماکو کپاس اور نیل بہت پیدا ہوتا ہی *

پہاڑوں کے اوپر کے لوگ مثل چین کے اگرچہ پہلے ہندو تھے مگر اب بودہ کا مذہب رکھتے ہیں پر آئین اور قانون اُن کے اب تک ہندوؤں کے شاستر کے موافق جاري ہیں *

رنگون سے شمال کو پانسو میل دور ایراوادي ندي کي ایک شاخ کے دونوں کناروں پر دو شہر یعني آوا اور امورا پورہ واقع ہیں اور اُن دونوں میں وقتاً بعد وقت ایک دوسرا اُس ضلع کا دارالخلافت رہا ہی *

امورا پورہ ایک اچھي جھیل کے کنارہ پر (جو سات میل لنبي اور تقریبا میل چوڑي ہی) شہر خوش قطع بشکل مربع مستحکم شہر پناہ میں بستا ہی سڑکیں اُس کي وسیع سیدھي باہم متقاطع — بادشاہي محل عین بیچ میں بنا ہوا ہی عمارات تمام شہر کي چوبین اور کئي ایک گنبد سنہري ملمع کیئے ہوئے ہیں — باشندے وہاں کے تخمیناً تیس ہزار *

دوسرا شہر آوا سنہ ۱۸۲۹ ع میں دارالخلافت مقرر ہوا اور اُسوقت سے اموراپورہ کے لوگ آکر وہاں بسے مگر سنہ ۱۸۳۹ ع میں بسبب زلزلے کے وہ شہر منہدم اور مسمار ہوگیا — عمارت اُس کي اگرچہ چوبین اور خام تھي مگر دیوتوں کے گنبدوں کي نمایش کے سبب شہر دور سے خوشنما معلوم ہوتا تھا تعداد وہاں کے باشندوں کي پچیس ہزار سے تیس ہزار تک بالفعل دارالخلافت اُس ضلع کي منشوبو جو آوا سے شمال کو (۲۷) میل دور ایک بڑي جھیل کے کنارہ پر واقع ہی بادشاہ وہاں کا اکثر شہر منڈلي میں رہتا ہی جو اموراپورہ سے تھوڑي دور ایراوادي کے کنارہ پر ہی *

رودهائے میکونگ اور صاني کیانگ کي نشیبوں میں لاؤس اور سیام هیں چنانچه حصه جنوبي سیام حصه شمالي لاؤس هی طول ملک سیام کا کنارہ بحر سے تین سو میل تک هی اور وهاں سے آگے لاؤس سیام سے زرخیز اور آباد کم هی اور اس حصه کے باشندوں کي تعداد تخمیناً دس لاکهه هی *

دارالخلافت سیام کا بن کاک جو پندرہ میل شمال کو خلیج سیام سے رود میکونگ کے کنارہ پر واقع هی — یهه شهر تین حصوں میں منقسم هی ایک محل بادشاهي بطور قلعه کے علحده ایک جزیرے میں خوب مستحکم اور خوشنما بنا هی — دوسرا خاص شهر میکونگ کے کنارہ پر جسکي عمارت لکڑی کی هی — تیسرا عین دریا میں مکانات چوبي اور بانسوں کے بنے هیں که سوداگر لوگ اُنکے سامنے تختوں پر اپني دوکانیں لگاتے هیں اور خوب خرید و فروخت هوتي هی شهر کے آدهے باشندے دریا میں رهتے هیں اور آدهے خاص شهر میں تعداد باشندوں کي پچاس هزار سے لیکر ساٹهه هزار تک اور اُنمیں اکثر چین کے سوداگر مالدار هیں *

ملایا کا بیان

صوبه تنصرم سے جنوباً جزیرہ نما کے طور پر طولاً واقع هی یهاں سے راس بلاکا تک هزار میل طویل هی پس پے گو کي حد غایته مرتابان سے لیکر راس بلاکا تک بارہ سو میل طویل هی اور عرض اُس کا ساٹهه میل سے ایکسو اسي میل تک هی *

وہ سلسله جو برهما اور سیام سے شروع هوکر اِس تمام جزیرہ نما میں سے گذر کر جنوباً چلا گیا هی بذریعه اُس کے یهه قطعه برهما اور سیام سے منفصل هی اکثر یهه قطعه کوهستاني نظر آتا هی اِس سلسله سے جو دونوں طرف سے بلند هی بهت سي ندیاں نکلکر نشیب کیطرف بهتي هیں اِس لیئے آب و هوا یهاں کي معتدل اور پهاڑ بهي خوب سرسبز رهتے هیں پر اِس سلسله

کے اطراف شرقي اور غربي میں موسم مختلف هوتا هی چنانچه شرقي کي طرف جو قطعه کمبود اور کوچن چین هی اور اُسکے اطراف سے هواے شمالي اور شرقي موسمي یہاں تک پہونچتي هی بسبب اُسکے برسات یہاں ماه نوامبر سے لیکر مارچ تک بخوبي هوتي هی اور جب هواے موسمي جنوب اور غربي کیطرف سے پھرکو آتي هی تو اُس سلسله کے باعث شرقي قطعه اسکا اُس هوا سے محفوظ رهتا هی اور اُسوقت اطراف غربي سے ملاقي هوکر وهاں مثل هندوستان کے گرمي میں بارش پیدا کرتي هی — زمین اُس قطعه کي نسبت کوهستان کے بهت زر خیز نهیں هی مگر میوجات بهت پیدا هوتے هیں اور وه قطعه همیشه سرسبز و شاداب رهتا هی — باشندے سیام اور ملایا کے نصفا نصف هیں زبان اُنکي ملایا بولي مثل فارسي کے خوب خوش لهجه اور شیرین معلوم هوتي هی اور ملایا کے لوگ خاص کر تجارت کے کام میں معروف هیں تجارت وهاں کي کاني دهاتیں مثل سونا اور رانگا وغیره کي هی جو وهاں کثرت سے پیدا هوتا هی اور سونا وهاں کي سب ندیوں میں پایا جاتا هی *

ملایا خاص صوبه تنصرم کے جنوب میں واقع اور پانسو میل کے قریب طویل هی لیکن اُس سے غربي سمت پر جزیره پولوپینهانگ اور سمت جنوب و غرب پر ملکا سرکار انگریزي کي عملداري میں هی اِس جزیرے میں بحکم سرکار ایک شهر بنام جورزٹون آباد هوا هی یہاں کے حاکم نواب گورنر جنرل کے طور پر آبناے ملکا کے لیئے مقرر هیں اور اُسکے باشندے دوهزار اکثر چیني هیں اور تمام جزیرے کے چالیس هزار *

اس قطعه کے انتهاے راس کے قریب جزیره سنگاپور هی جو انگریزوں کي عملداري سنه ۱۸۱۹ ع میں اُسمیں هوئي هی چونکه وه چین اور هندوستان کے جهازوں کي لنگرگاه اور عین وسط راه میں واقع هی اِس لیئے وه بحکم سرکار جلد آباد کیا گیا اور وهاں ایک شهر بھي اِس جزیرے کے نام سے آباد هی آبادي اُسکي تین قسم پر هی ایک

انگریزوں کي ـ الگ اور دوسري ملایا والوں کي اور تیسري چینی والوں کي ـ انگریز بڑے مالدار سوداگر بہولی رہتے ہیں اِس لیئے وہ محلہ بہت خوش قطع بنا هی سڑکیں وسیع مکانات بلند ابتدا میں وهاں کے باشندے قریب ڈیڑہ سو کے تھے مگر سنہ ۱۸۲۹ ع میں اٹھارہ ہزار کے قریب ہوئے اور پھر سنہ ۱۸۵۴ ع میں ساٹھہ ہزار ہوگئے اور زیادہ انمیں کے شہری لوگ ہیں اهل زراعت کم ـ آب و هوا یہاں کي بسبب قرب خطاستوا کے گرم هی مگر صحت بخش اور تندرستي کے لیئے اچھي هی *

بیان صوبہ آنام جسکو کوچن چین بھي کہتے هیں

آنام اِس تمام قطعہ متوسط کي شرقي سمت پر واقع هی ـــ یہہ صوبہ دو قطعوں میں منقسم هی شمالي ٹانکن جو خاص آنام کے نام سے معروف هی اور جنوبي کوچن چین درمیاني حد ان دونوں کي (۹ء) پر واقع هی *

اِن دونوں حصوں میں ٹانکن بڑا زرخیز قطعہ هی کپاس اور ریشم وهاں بہت پیدا ہوتا هی ـــ دارالامارہ اُسکا کاچاؤ رودسوگسا کے کنارہ پر بڑا شہر هی جو دریاے شور سے ۸۰ یا ۹۲ میل دور هی تعداد باشندوں کي ڈیڑہ لاکھہ *

قطعہ کوچن چین پہاڑوں میں واقع هی مگر اُس میں وادي بہت زر خیز هیں نیشکر ریشم الایچي دارچیني اور سیاہ مرچ وهاں بکثرت پیدا ہوتي هی ـــ دارالامارۃ اُس صوبہ کا ہوائي هی جسکو ثوری هوا بھي کہتے هیں دریاے شور سے دس میل کے فاصلہ پر بہت مستحکم شہر پناہ میں جو ایک مثل بڑے قلعہ کے هی واقع هی گرداگرد اُسکے خندق بھي کھدي هی شہر پناہ اُسکي ایک ایسا بڑا قلعہ هی جسکي حفاظت کے لیئے چالیس ہزار آدمي اُس میں رہنا چاهیئے اُسکے حوالي کي زمین پیدا واري کے لایق هی سڑکیں اُس میں سیدھي پختہ چاروں

طرف کو گئي هيں فرانسيس لوگ يہاں اکثر رهتے هيں بلکه وه لوگ يہاں کے رئيس کے اميروں اور مشہوروں ميں هيں تعداد باشندوں کي ساٹهه هزار *

اِس قطعه کي جنوبي سمت کو شہر ساٹي گان واقع هی اور يہه بهي ايک مشہور لنگر گاه اهل فرانس کي هی جو في الحال وهاں زياده تر دخيل هيں *

آٹهويں فصل

مجموعةالجزائر کے بيان ميں

يہه مجموعه جزيروں کا بحرالکاهل اور بحر هند کے درميان ملکا کے جنوب اور مغربي سمت سے ليکر شرقاً آستريليا کي حد شمالي تک وسيع واقع هی اِس ميں بعضے بڑے بڑے جزيرے اور بعض چهوٹے قريب قريب واقع هيں چنانچه حکماے جغرافيه نے اُن کے ساتهه قطعه آستريليا کو شامل کرکے باعتبار اِس کے که اکثر اِن ميں کے نو يافته هيں نام اِس مجموعه کا آسترل ايشيا (يعني قطعه جنوبي ايشيا) رکها هی گويا که يہه قطعه نسبت اور قطعات يورپ ايشيا امريکا اور افريقه کے پانچواں قطعه خشکي زمين کا هی بيان اِس کا يہاں مجملاً کيا جاتا هی مفصل آستريليا ميں مذکور هوگا *

وه جزيره جو اِن سب کے غربي سمت پر هي بنام سماتره مشہور هي اور بذريعه آبناے ملکا کے جزيره نماے ملايا سے منفصل اور يہه ايک قطعه مستطيل سا اطراف شمال و مغرب سے جنوب اور مشرق کو چلا گيا هی *

اسکي جنوبي حد کے قريب سے جزيره جاوا شروع هوتا هي جو اُس سے بذريعه آبناے سندهه کے منفصل هی اور يہه قطعه بهي مستطيل شرقي بجانب غرب کو هي ليکن سماتره سے چهوٹا *

اِس جزیرہ کي سمت شرقي پر ایک سلسلہ چھوٹے جزائر کا شرقاً چلا گیا هی کہ اُن میں سب سے بڑا تیمور لنگ کے نام سے مشہور هی *

اِس سلسلہ جزائر کي سمت شمال شرقي پر بحیرۂ جاوا اُن کو دوسرے مجموعۃالجزائر سے جدا کرتا هی چنانچہ اُن میں سے بڑے اور مشہور بورنیو جو سماترہ کي سمت شمال اور مشرق پر واقع هی اور سلي بیز جو بورنیو کے کنارہ شرقي پر ـــ یہہ جزیرے بذریعہ آبنا ے مقاصر کے منفصل هیں *

اِس سلي بیز سے آگے شرقاً مجموعۃالجزائر ملکا اُن میں سب سے بڑا گلو لو اور اُسکے آگے شرقاً ایک بڑا جزیرہ پاپوآ یا نیوگني واقع هیں اور یہہ قریب آسٹریلیا کے شمالي حد تک پہنچا هی اور اس سے بذریعہ آبنائے ٹورز کے منفصل هی *

اِس جزیرہ کے آگے شرقاً بہت سے چھوٹے چھوٹے جزائر نیو آئرلینڈ اور نیو برٹن اور جزایر سلیمان کے نام سے مشہور هیں *

سلي بیز کي عین شمالي سمت پر دوسرا سلسلہ جزائر جو جنوب سے شمال کو چلا گیا هی فلي پائن کے نام سے مشہور هی اور یہہ بحیرۂ چین کے سمت شرقي پر محیط هی ان میں سب سے بڑا مشہور جزیرہ لوزون یا منلا هی جو اُن کي شمالي سمت پر هی ـــ ان جزائر میں اکثر کوهستان اُن کے وسط میں واقع هی *

پہاڑوں کے دامن میں دریا تک نشیب هی چنانچہ اُن پہاڑوں سے کئي پہاڑ آتش فشاں هیں خاصکر ایک پہاڑ سمبلوا کے نام سے جزیرہ جاوا کي سمت شرقي پر واقع هی اور سب جزیرے اکثر زر خیز حتی کہ پہاڑوں کي چوٹیوں تک سر سبز هیں ـــ هر قسم کے پھول اور نباتات یہاں سے یورپ کو لیجاتے هیں *

ان میں مثل جزیرہ نماے ملایا کے سونے اور هیرے اور رانگے کي کانیں هیں *

حیوانات اِن میں مثل منطقہ حارہ کے سب قسم کے پائے جاتے ہیں جیسے گینڈا ہاتھی ٹائیر بن مانس اور اقسام کے بندر *

آدمي یہاں کے کچھہ ملایا کچھہ حبشي کچھہ تاتاري کئي قومیں ہیں مگر علم و ہنر کے شایق ہونے سے مثل وحشیوں کے نہیں ہیں — طرز حکومت اُن کا باختیار امراء ہی اور بعضوں میں مثل بورنیو وغیرہ کے بادشاہي حکومت کے طور پر ہی بزان میں جسقدر شرقاً چلے جائیئے اسیقدر زیادہ وحشي آدمي پائے جاتے ہیں یہانتک کہ بعضے اُن میں کے مردم خوار بھي ہیں *

اِن مجموعۃالجزائر میں کوئي شہر نامور آباد نہیں ہی لیکن اہل فرنگ خاص کر پرتگیز اور ہولندیز اور ہسپانیہ کے لوگ اور کچھہ انگریز بھي کہیں کہیں بودوباش رکھتے ہیں *

تمام شد

تذکرۂ قطعہ ایشیا